صبح سعادت خورشید رسالت

مصنفہ و مولفہ

احقر الزمن سید محمد محمود حسن محمود
رضوی نقش بندی مجددی عزیزی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ:- سید محمد محمود حسن
مقابل لسبیلہ مارکیٹ
۴۶۸/۴۴ نشتر روڈ - کراچی

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صبح سعادت خورشیدِ رسالت

حصّہ اوّل

مُصنّفہ و مُولفہ

احقر الزمن سیّد محمد محمود حسن محمود
رضوی نقش بندی مجدّدی عزیزی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

ملنے کا پتہ:- سیّد محمد محمود حسن مقابل سبیلہ مارکیٹ

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین حصّہ اوّل

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۱	ہدیہ محمود	۱
۲	خطبہ باری تعالیٰ	۲
۳	درود و سلام	۳
۴	خالقِ دو عالم کی کریمی	۶
۵	مہمان نوازی اور ہمسایہ کے ساتھ سلوک	۹
۶	میدانِ قیامت میں گنہگاروں کے ۱۲ گروہ	۲۵
۷	سچا امانت دار سوداگر عرش کے سایہ میں	
۸	گلزار جنّت کا روح افزا سماں	۲۹
۹	اصحاب کہف واقعہ	۳۳
۱۰	سلطان کونین محبوب دارین کا اصحاب کہف کے متعلق معجزہ	۴۱
۱۱	حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے ملاقات	۴۳
۱۲	وہ کون ہے جس نے دنیا بھر کا سفر کیا	۵۰
۱۳	اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے محبت کرنا	۵۷
۱۴	اللہ تعالےٰ کے ذاکرین بندوں کے واقعات	۶۳
۱۵	ایک حبشی غلام کا رات بھر ایک قبر میں یا اِلٰہی کرنا۔	۶۵
۱۶	ایک حبشی چرواہے کے پتھر پر عصا مارنے سے پانی کا جاری ہونا	۶۷
۱۷	جنگل میں ایک اندھی دھندی بڑھیا کا ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا	۶۸
۱۸	ایک بادشاہ کے لڑکے کا بادشاہی پر لات مار کر خدا کی راہ میں فنا ہونا۔	۷۰
۱۹	دو بلیوں کا آپس میں گفتگو کرنا۔	۷۳
۲۰	جنگل میں ایک بندے کا اللہ کا ذکر الٰہی کرنا	۷۴
۲۱	ایک پتھر کا خوفِ الٰہی سے زار زار رونا	۷۵
۲۲	ایک شخص کے گھر سے چور سارا مال چرا کر لے گئے	۷۶
۲۳	ایک پرندے کا ہم سال ذکر الٰہی میں مشغول رہنا	۷۷
۲۴	فضیلت نماز جمعہ	۸۰
۲۵	نماز جمعہ ترک کرنا بڑا گناہ ہے	۸۲
۲۶	فضائل درود شریف	۸۵
۲۷	درود شریف کے متعلق چند حکایتیں	۸۸
۲۸	ایک شخص کا مرنے کے بعد گناہوں کے سبب سے گدھے کی شکل ہو جانا	۹۰
۲۹	خالد بن کثیر کو آتش دوزخ سے نجات کی خبر	۹۲
۳۰	رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے درود	۹۶
۳۱	آداب و برکات محفلِ میلاد شریف	۹۹
۳۲	دوشنبہ کے دِن حضور کی ولادت کی برکت	۱۰۲
۳۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت سن کر حاضرین کے لئے دعائے خیر فرمانا	۱۰۴
۳۴	رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کی فضیلت	۱۰۴
۳۵	گلشن دنیا میں رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری	۱۰۵
۳۶	واقعہ اصحابِ فیل	۱۰۸
۳۷	بیکسوں کے یاور کی آمد	۱۳
۳۸	صبح ولادت	۱۸
۳۹	آنحضرتؐ کی ولادت سے بتوں کا منہ کے بل گر پڑنا	۱۲۱

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۴۰	ایام رضاعت	۱۲۵
۴۱	رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی وفات	۱۲۶
۴۲	ابو طالب کی کفالت	۱۲۷
۴۳	حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمِ شفیق کے ساتھ ملک شام کا سفر	۱۲۷
۴۴	خشک سالی میں بارش کیلئے حضورؐ کا دعا فرمانا	۱۲۸
۴۵	حجرِ اسود کے نصب کرنے کا واقعہ	۱۲۹
۴۶	حضور رسول مکرمؐ کا تجارت کی طرف مائل ہونا	۱۳۱
۴۷	سید الرسلؐ شہنشاہِ کل کی شادی مبارک	۱۳۳
۴۸	نکاح کی فضیلت میں چند حدیثیں	۱۳۵
۴۹	غارِ حرا اور زمانۂ نبوت	۱۳۵
۵۰	تمہید نبوت	۱۳۶
۵۱	آغاز تبلیغ	۱۳۹
۵۲	تبلیغ عام اشاعتِ اسلام	۱۴۰
۵۳	سلطانِ دوجہاں اور مخالفتِ قریش	۱۴۱
۵۴	محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کفارِ مکہ کے مظالم	۱۴۳
۵۵	عشاقِ نبی پر ظلم وستم کی آندھیاں	۱۴۵
۵۶	سیدنا حضرت بلال کا ایمان لانا	۱۴۷
۵۷	عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کفارِ مکہ کے مظالم	۱۵۳
۵۸	رات کی تاریکی میں مسلمانوں پر حملہ	۱۵۴
۵۹	مسلمانوں کو حبش کی ہجرت کا حکم	۱۵۶
۶۰	سیدنا حضرت امیر حمزہ کا ایمان لانا	۱۶۰
۶۱	سیدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم کا اسلام قبول کرنا	۱۶۱
۶۲	کفارِ مکہ کا باہمی معاہدے سے مخالفت کرنا	۱۶۷
۶۳	شعبِ ابو طالب	۱۶۹
۶۴	حضور پرنور کے عمِ شفیق کا انتقال پرملال	۱۷۳
۶۵	وفات ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ	۱۷۵
۶۶	طائف میں تبلیغِ اسلام	۱۷۶
۶۷	ہادیِ اسلام پر خشت باری	۱۷۹
۶۸	عُقبہ اولیٰ	۱۸۳
۶۹	عُقبہ ثانیہ	۱۸۵
۷۰	نکاتِ معراج شریف	۱۸۶
۷۱	شبِ معراج	۱۹۳
۷۲	ایک نیچری کا معراج بالجسد کو خلاف جانا	۲۰۱
۷۳	معجزات زمانہ شیر خواری	۲۰۴
۷۴	معجزات زمانہ عہد نبوت	۲۰۵
۷۵	مسجد نبوی کی تعمیر میں خلفائے راشدین کی ترتیب	۲۰۷
۷۶	ایک دشمنِ نبیؐ کا حضور پرنور کے قتل کا ارادہ	۲۰۸
۷۷	حضور سرور اکرم کا ایک منافق کی موت کی خبر دینا	۲۰۹
۷۸	عمیر بن وہب کا سرکار ابد قرار کے قتل کے ارادے سے تلوار لیکر روانہ ہونا	۲۰۹
۷۹	حضور رحمتِ دوعالمؐ کے موئے مبارک کی برکت	۲۱۱
۸۰	تاجدار مدینہ کے جبۂ مبارک کے دھوون سے بیمار کو شفا	۲۱۱
۸۱	لعاب دہن مبارک کی برکت سے شیر خوار بچوں کا دودھ نہ طلب کرنا	۲۱۲
۸۲	حضور اکرم نور مجسم کے دست مبارک کی خوشبو سے ایک صحابی کا خوشبودار ہونا	۲۱۲
۸۳	ایک نابینا کا بینا ہونا	۲۱۳
۸۴	ایک سانپ نے آکر حضورؐ کے گوش مبارک میں کچھ کہا	۲۱۳
۸۵	بتوں کا اوندھے منہ زمین پر گرنا	۲۱۵
۸۶	درخت کا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کرنا	۲۱۵
۸۷	پانی کا دودھ اور مکھن بننا	۲۱۷

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۸۸	ایک اونٹ کا حضورؐ سے فریاد کرنا	۲۱۷
۸۹	خشک لکڑی کا تلوار ہو جانا	۲۱۹
۹۰	چاند کا دو ٹکڑے ہونا	۲۱۹
۹۱	سورج کا غروب ہو کر حضور کے حکم پر پھر طلوع ہونا۔	۲۲۰
۹۲	ایک بھیڑیے کا انسانوں کی طرح کلام کرنا	۲۲۱
۹۳	ایک مردے کو زمین کا قبول نہ کرنا	۲۲۲
۹۴	معجزہ احیائے موتیٰ	۲۲۲
۹۵	بے دودھ بکری کا دودھ دینا	۲۲۳
۹۶	مسلمانوں کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنا	۲۲۴
۹۷	حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ کی ہجرت	۲۲۴
۹۸	ہجرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۵
۹۹	ہجرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۵
۱۰۰	ہجرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۶
۱۰۱	غار ثور سے محبوب خدا کی روانگی	۲۳۱
۱۰۲	رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ میں پہنچنا	۲۳۴
۱۰۳	نماز اور زکوٰۃ	۲۳۶
۱۰۴	بدر اولیٰ	۲۳۷
۱۰۵	تحویل قبلہ	۲۳۷
۱۰۶	غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳۸
۱۰۷	غزوہ بدر	۲۳۸
۱۰۸	ابو جہل کا سر کاٹ کر حضور کے آگے ڈال دینا	۲۴۳
۱۰۹	کفار کی بے جان لاشوں کا حضور سے گفتگو کرنا	۲۴۴
۱۱۰	اسیرانِ جنگ پر رحمت اللعالمین کی رحمت	۲۴۵
۱۱۱	حضرت عباس عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا	۲۴۶
۱۱۲	فضیلت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۷
۱۱۳	کہرام مکہ	۲۴۸
۱۱۴	فضیلت اصحاب اہل بدر	۲۴۹
۱۱۵	اسمائے گرامی اصحاب اہلِ بدر	۲۵۰
۱۱۶	حضور کے تمام صحابہ کرام سے محبت کرنا عین ایمان ہے	۲۵۱
۱۱۷	غزوہ قرقرالکدار	۲۵۲
۱۱۸	غزوہ السویق	۲۵۳
۱۱۹	کعب بن اشرف کا قتل	۲۵۴

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۱۲۰	غزوہ بنی قینقاع	۲۵۶
۱۲۱	ابو رافع یہودی کا قتل	۲۵۷
۱۲۲	حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا کی شادی	۲۶۰
۱۲۳	حضرت خیر النسا فاطمہ زہرا کی رخصتی	۲۶۴
۱۲۴	حضرت بی بی بتول کا جہیز	۲۶۵
۱۲۵	بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا آپس میں برتاؤ	۲۶۵
۱۲۶	رحمت اللعالمین کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مصروفیات	۲۶۵
۱۲۷	غزوۂ احد	۲۶۷
۱۲۸	غزوۂ حمراء الاسد	۲۷۷
۱۲۹	غزوہ بدر ثانی	۲۷۸
۱۳۰	دس شیدان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت	۲۷۹
۱۳۱	حضرت عاصم کی لاش پر شہد کی مکھیوں کا پہرہ	۲۸۱
۱۳۲	حضرت عاصم کے ساتھیوں کا حال	۲۸۲
۱۳۳	حضرت عاصم کے قاتل سفیان بن خالد کا قتل	۲۸۳
۱۳۴	واقعۂ بیر معونہ	۲۸۵
۱۳۵	غزوۂ بنو نضیر	۲۸۷
۱۳۶	غزوۂ خندق	۲۸۹
۱۳۷	دشمنان اسلام کا عورتوں پر حملہ	۲۹۳
۱۳۸	غزوہ بنی قریظہ	۲۹۴
۱۳۹	غزوہ احزاب کے بعد اسلام کی ترقی	۲۹۶
۱۴۰	غزوۂ الغابہ۔ غزوۂ بنی مصطلق	۲۹۷
۱۴۱	واقعۂ حدیبیہ اور بیعت الرضوان	۲۹۸
۱۴۲	مکہ مکرمہ کے جگر گوشوں کا قبول اسلام	۳۰۸
۱۴۳	غزوہ خیبر	۳۰۹
۱۴۴	مہاجرین کی حبشہ سے واپسی	۳۱۴
۱۴۵	بادشاہان جہاں اور والیان ملک کو دعوتِ اسلام	۳۱۵
۱۴۶	فرمان بنام شاہ حبش	۳۱۸
۱۴۷	فرمان بنام والی مصر شاہِ مقوقش	۳۱۸
۱۴۸	فرمان بنام خسرو پرویز والی ایران	۳۱۹
۱۴۹	فرمان والی عمان	۳۲۱
۱۵۰	سریۂ موتہ ۸ھ	۳۲۲

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہدیۂ محمود

محمود ناتواں و ہیچمداں، ایازِ سلطان دوجہاں، حامی بیکساں، اپنے اس گلشن دل سے، جس کی حضور ہی کے دست کرم نے آب یاری کی اور گل ہائے وحدت سے آرائش کی! انھیں میں سے چند گل ہائے خلوص وعقیدت نسبت محمودیت اور ایازی کو اُجاگر کرنے کے لئے دربارِ دُربارِ محبوب کردگار میں انتہائی عجز وادب کے ساتھ دست بستہ پیش کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ اے آقائے کون ومکاں اس ایاز، ایازِ کورنگاہ حضوری کو شرفِ قبولیت سے نوازا جائے۔

اے رحمۃ اللعالمین! یہ محتاج رحم وکرم، بڑی آس سے دست بدعا ہے، کرم فرمائیے۔ اے رحمۃ اللعالمین! اے سید المرسلین! اے سلطان دوجہاں۔ دلرائے کون ومکاں! آپ کی محبوب امّت کا ایک محتاج رحم وکرم آپ کے سامنے بڑی آس لے کر حاضر ہوا ہے۔ دامن خالی ہے گہر ہائے مدعا سے بھر دیجئے ؎

جو چاہیں آپ عطا کردیں اپنی رحمت سے
کمی ہے کون سی مولا بھرے خزانے میں

اے مقبول ومحبوب ارحم الراحمین! اے مقرب "قاب قوسین"! یہ ناچیز وہیچ مقدار تالیف آپ کے سامنے بصد نیاز وادب پیش ہے۔ آپ اس کو قبول فرمالیجئے اور گمراہوں کے لئے مشعلِ ہدایت بنادیجئے، جو بے راہ ہوں ان کو راہ پرلے آیئے۔ پڑھنے اور سننے والوں کے لئے باعثِ مغفرت بنادیجئے۔

ان بزرگانِ کرام کی قبروں کو بھی بارشِ نور سے نواز دیجئے۔ جن کی تصانیف وتالیف سے اس احقر الزمن نے استفادہ حاصل کیا ہے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

ساری تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے زیبا ہیں جس نے بنی آدم کے دلوں کو فیضان انوار کے لئے مستعد بنایا اور تفویض معارف و اسرار کے لئے مقرر فرمایا۔ اپنے برگزیدہ رسولوں اور اپنے پیارے نبیوں کو ہماری ہدایت کے لئے مامور فرما کر معارف و اسرارِ الٰہی کی راہیں حاصل کرنے کے طریقے سکھائے۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس سے اپنے نفس کے فساد کے لئے اللہ جلّ شانہٗ سے مغفرت چاہتے ہیں اور اُس کی مدد مانگتے ہیں نیز اپنی بداعمالیوں سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں، جس کو اللہ تبارک تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی۔ اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا جس پر سے اُس نے اپنی نظر رحمت اٹھالی اور ہدایت نہ عطا فرمائی اس کو کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا لہٰذا ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوا اُس خدائے واحد و بے نیاز کے کوئی ہمارا معبودِ برحق نہیں اور شہادت دیتے ہیں کہ آقائے نامدار، حبیبِ کردگار خدائی کے مالک و مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کے نور، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جن کو خداوند قدوس نے یقیناً بشیر و نذیر اور سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔ ایسے بشیر و نذیر اور سراپا رحمتِ کُل پر بے حد و بے شمار رحمتیں نازل فرما اور اُن کے آل و اصحاب رضوان اللہِ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بے حد و لاتعداد برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔

اَمَّا بَعْد

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اب اس سے زیادہ ہم سیاہ کاروں اور گنہگاروں کی بلند اختری اور خوش قسمتی کیا ہوسکتی ہے کہ جو کام خداوند کریم اور اس کے فرشتے کرتے ہیں اُسی کام کے کرنے کا ہمیں بھی حکم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم جتنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس انعام واکرام کا شکریہ ادا کریں کم ہے۔ مسلمانو! آؤ اب اپنے آقا و مولا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں تاکہ ہم سے ہمارا پروردگار اور سرکارِ والا تبار بھی خوش رہیں۔ یعنی اللہ جل شانہٗ اور اس کے فرشتے رسولِ مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا کرتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ساقی کوثر، شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اور سلام بھیجو۔

درود وسلام

درود اُن پر جو آئے نورِ بزمِ اوّلیں ہوکر
درود ان پر جو آئے رحمۃ اللعالمیں ہوکر
درود ان پر جو آئے مومنوں کے دل نشیں ہوکر
درود ان پر جنھوں نے سرپرستی کی یتیموں کی
درود ان پر کہ جن سے دوجہاں کی قسمتیں چمکیں
درود ان پر کہ جن کی پشت پر مُہرِ نبوّت تھی
درود ان پر جنھوں نے ناز اُٹھائے اپنی اُمّت کے
درود اُن پر کہ جن سے دل کی دنیا جگمگا اُٹھی

سلام ان پر جو آئے بانیِ دینِ مبیں ہوکر
سلام ان پر جو آئے راحتِ قلبِ حزیں ہوکر
سلام ان پر جو آئے شمع بزمِ عارفیں ہوکر
سلام اُن پر جو آئے حامیِ اندوہ گیں ہوکر
سلام اُن پر جو آئے رونقِ دنیا و دیں ہوکر
سلام ان پر جو آئے پیشوائے مرسلیں ہوکر
سلام اُن پر جو آئے دوجہاں کے نازنیں ہوکر
سلام اُن پر جو آئے ہیں قلب میں نورِ مبیں ہوکر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

درود ان پر کہ جن کے واسطے سب کچھ ہوا ظاہر
سلام ان پر جو محمود آئے ختم المرسلیں ہو کر

قطعہ

تیری رحمت تری شفقت تری عظمت کے نثار
تری شوکت تری قدرت تری حکمت کے نثار
تری تعریف کی تصویر میں گویائی کہاں
اے مصوّر تیری جدّت تری صنعت کے نثار

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا یعنی پروردگارِ عالم کی نعمتوں کا شمار کسی کے بس کی بات نہیں کہ شمار کر سکے۔ کونین کی ہر شے اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

اے باغبانِ دو عالم تیرے قربان! تو نے گلشنِ دنیا کو گلہائے رنگارنگ سے سنوار کر چمن چمن، روش روش کو سرسبز و شاداب کر دیا۔ کائنات عالم کی ہر شے تیری ہی قدرت کا ایک نمونہ ہے۔ ذرّے ذرّے چمک دمک کر تیری صنعت و حکمت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ یہ انسان جس کو تو نے اشرف المخلوقات کے خطاب سے مخاطب کیا۔ یہ انسان جس کے لئے تو نے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم فرمایا بے شک یہ تیری قدرت کاملہ کا ایک خُلاصہ ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ گلشنِ قدرت کا ایک اَدنیٰ شگوفہ ہے۔

اے خداوند کریم! تو مالک و مختار ہے، قادرِ مطلق ہے اور ایسا قادرِ مطلق ہے کہ ہر شے پر تیرا ہی قبضہ ہے۔ کونین کی ہر شے تیرے ہی زیرِ فرماں ہے۔ چاند اور سورج تیرے ہی حکم سے گردش میں ہیں۔ گردشِ لیل و نہار پر تیرا ہی حکم جاری ہے۔ بارانِ رحمت تیری عنایات و کرم سے زمین کی پیاس بجھاتا ہے۔ سوکھی زمینوں اور کھیتوں کو تو ہی سرسبز و شاداب کرتا ہے۔ شکم مادر میں بچے تیرے ہی فضل و کرم اور قدرت سے پرورش پاتے ہیں۔ آسمان کو بے ستون تو نے استادہ کیا پھر اس کو چاند اور تاروں سے تو نے ہی زینت بخشی۔ زمین پر گلہائے بوقلموں تو نے ہی کھلائے۔ شاخوں کو پھول پتوں سے تو نے آراستہ کیا، موتی کو آب و تاب تو نے ہی بخشی۔ جس نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جو کچھ پایا تجھ سے پایا۔ امیر و فقیر سب تیرے ہی دستِ نگر ہیں تو سب کا پالن ہار ہے اور سب تیرے محتاج اور تُو بے نیاز اور ہم نیاز مند۔ النسانِ مجید ان کو خلعتِ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے تُونے ہی نوازا۔ خضرؑ و الیاسؑ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو حیاتِ ابد تونے ہی عنایت فرمائی جناب عیسیٰؑ و ادریسؑ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو چرخ بریں پر زندہ تونے ہی اُٹھایا۔ جنابِ ابراہیم خلیل اللہ پر آتشِ نمرود کو تونے ہی گلزار کیا۔ جناب موسیٰ علیٰ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو دریائے نیل میں تونے ہی راستہ عطا فرمایا۔ فرعون کو مع اس کے لشکر کے اسی راہ میں غرق فرمایا۔ ہم جیسے گنہگاروں اور سیاہ کاروں کو ایسا رؤف و رحیم آقا و مولا تونے ہی عنایت فرمایا۔ اصحابِ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اپنی رضامندی کا مژدہ تونے ہی سُنایا اولیاءِ کرام کو بیخوف و خطر ہونے کی بشارت تونے ہی دی۔ صدیقین کو راستی کلام سے عزت تونے ہی بخشی۔ عارفین کو حلیۂ معرفت سے مالامال تونے ہی کیا۔ عابدین کو عبادت میں لذت، تونے ہی عطا فرمائی۔ صابرین سے اپنی معیّت کا وعدہ تونے ہی فرمایا۔ شاکرین کو مزیدِ انعام کا مستحق تونے بنایا مومنین کے لئے فردوس بریں کی نعمتیں تونے ہی خاص کیں۔ اے خداوند کریم تیرے بے شمار انعام و اکرام اور لاتعداد نعمتوں کا شکر احاطۂ تحریر و تقریر سے بالا ہے۔

نظم

کرتا ہوں اس کی حمد جو ربِّ قدیم ہے لاریب جو بڑا ہی غفور الرّحیم ہے	باغوں میں جس کے حکم سے چلتی نسیم ہے جس کا کہ ذرّے ذرّے پہ لطفِ عظیم ہے

پھر کیوں نہ اس کی دل سے سدا بندگی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبیؐ کروں

خالق ہے، بے نیاز ہے، پروردگار ہے قبضے میں جس کے گردشِ لیل و نہار ہے	رحمان ہے، رحیم ہے، آمرزگار ہے جس کے کرم سے دونوں جہاں میں بہار ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

لازم ہے اس کا شکریہ میں ہر گھڑی کروں
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبیؐ کروں

موسیٰ کو رودِ نیل میں رستہ عطا کیا
آتش کدہ خلیل پہ گلزار کر دیا
چرخ بریں پہ زندہ کسی کو اُٹھا لیا
نورِ نبیؐ سے کر دیا عالم کو پُرضیا

کیا کیا عیاں میں اس کی کرم گستری کروں
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبیؐ کروں

میری لحد میں آپ ہی تشریف لائیں گے
کوثر پہ آپؐ ہی مجھے پانی پلائیں گے
آنکھوں کو میری جلوہ زیبا دکھائیں گے
محشر میں آپؐ ہی میری بگڑی بنائیں گے

تعریف آپ کی میں کما ینبغی کروں
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبیؐ کروں

ایسا رسُولؐ ہم کو خدا نے عطا کیا
محمود جس کی شان ہے والشمس والضحیٰ
جس نے خدا کے قہر سے ہم کو بچا لیا
تعریف جس کی آئی ہے قرآں میں جا بجا

پھر کس لئے میں اُن کی ثنا میں کمی کروں
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبیؐ کروں

خالقِ دو عالم کی شانِ کریمی

سیّدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا یہ دستور تھا کہ آپؑ بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ کئی روز ہو گئے اور کوئی مہمان نہ آیا، آپ مہمان کی تلاش میں شہر کے باہر تشریف لے گئے۔ دور سے ایک بوڑھا شخص جو نہایت ہی ضعیف و نحیف تھا آتا ہوا دکھائی دیا۔ جناب خلیل اللہ اُسکو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور بڑی تعظیم و تکریم سے اس کو اپنے ہمراہ لے آئے کھانے کے لئے دستر خوان بچھایا گیا اور کھانا چنا گیا۔ گھر کے سب آدمی دستر خوان پر بیٹھے جنابِ خلیل اللہ بھی دستر خوان پر تشریف لائے اور اس بوڑھے مہمان کو اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ کھانا شروع کیجئے۔ گھر کے تمام آدمیوں نے بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا اور وہ پیر مرد بغیر بسم اللہ کہے کھانا کھانے لگے۔ جناب خلیل اللہ نے اس بوڑھے مہمان سے فرمایا کہ تو نے کھانا شروع کرنے سے قبل بسم اللہ کیوں نہیں کہی۔ اُس نے جواب دیا کہ بسم اللہ کسے کہتے ہیں۔ میں نے تو آج تک اس کا نام بھی نہیں سُنا اور نہ کسی آتش پرست نے مجھ کو بتایا۔ بوڑھے کی اس بات سے سیدنا ابراہیمؑ علیٰ نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بیتاب ہو گئے اور جذب میں آکر اُس مُنکرِ خدا آتش پرست کے سامنے سے دستر خوان کھینچ لیا اور گھر سے باہر کر دیا۔ مسلمانو! خداوند عالم کا منکر۔ اللہ کے دوستوں کے نزدیک مردود ہے۔ جیسا جناب سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان میں لکھا ہے۔ شعر

بخواری براندش چو بیگانہ دید — کہ مُنکر بود پیش پاکان پلید

لیکن اس کردگارِ عالم کو جو دوست، دشمن، فرماں بردار، نافرمان، اچھّے اور بُرے سبھی کا پالن ہار ہے، اس کو جنابِ خلیل اللہ کی یہ بات پسند نہ آئی، فوراً جبرئیل علیہ السّلام سے فرمایا۔ کہ اے جبرئیل جاؤ اور میرے خلیلؑ سے کہدو کہ اے خلیلؑ باوجودیکہ یہ بوڑھا آتش پرست جو میرا منکر ہے آگ کو پوجتا ہے اور میرے آگے سجدہ نہیں کرتا۔ میں نے اس کو دو سَو برس کی عمر عطا کی اور ہمیشہ اس کے عیش و آرام کا خیال رکھا اس کی جان و مال کی حفاظت کی۔ کبھی بھوکا پیاسا نہ رکھا۔ لیکن تم کو اس سے تھوڑی ہی دیر میں نفرت ہو گئی اور اپنے دستر خوان سے اُٹھا کر گھر سے نکال دیا اے خلیلؑ اگر وہ میری نافرمانی کرتا تھا۔ آگ کے آگے سجدہ کرتا تھا۔ میرا نام نہیں لیتا تھا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تواس میں تمھارا کیا نقصان تھا۔ تم نے اس کی طرف سے بخشش کا ہاتھ کیوں روک لیا۔ جناب خلیل اللہ اس فرمانِ الٰہی کو سُن کر بہت روئے اور غمگین ہوئے، دوسرے دن صبح پھر اُس مجوسی کو بلا کر دعوت دی۔ اِس بوڑھے آتش پرست نے سیدنا ابراہیم علیہ السّلام سے عرض کیا کہ مجھ کو حیرت ہے کہ کل آپ نے اپنے دسترخوان سے اُٹھا دیا اور آج پھر مجکو دعوت دے رہے ہیں۔ جناب خلیلؑ اللہ نے سارا احوالِ وحی اُس سے کہہ سُنایا۔ یہ بوڑھا آتش پرست خداوند کریم کے اس عنایات و کرم کو سُن کر بیتاب ہو جاتا ہے اور اپنی حالت پر افسوس کرتا ہے کہ ایک میں ہوں کہ اس کا منکر ہو رہا ہوں اور ایک وہ پروردگار ہے کہ میری نافرمانیوں پر بھی کیسے کیسے احسان و سلوک فرما رہا ہے۔ بس فوراً ہی جناب ابراہیم خلیل اللہ کے دستِ حق پرست پر ہاتھ رکھ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور پڑھ لیتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔ (از درۃ الناصحین صفحہ ۱۲۹)

نظم

ہر دل کا میرے یارب، ارمان ہے تو تو ہے
ایمان کی تو یہ ہے، ایمان ہے تو تو ہے

مومن بھی تیرے بندے کافر بھی ترے بندے
سب ملتوں کا پیارے، ایمان ہے تو تو ہے

طوفان بپا کرے تو، آتش کو گُل کرے تو
قہّار نام تیرا، رحمان ہے تو تو ہے

تیرا سُراغ ہم نے، خود گم ہوئے تو پایا
ہستی یہ عاشقوں کی، قربان ہے تو تو ہے

تو منبعِ مکارم، تو مرجعِ دوعالم
کیونکر تری ثنا ہو سبحان ہے تو تو ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مہمان نوازی اور ہمسایہ کیساتھ سلوک کرنیکی فضیلت

سیّد المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کسی مسلمان کے ہاں مہمان آتا ہے تو ہزار برکتیں اور رحمتیں اس کے ساتھ آتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُسکے اور اس کے گھر والوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ اور درختوں کے پتّوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، یہی نہیں بلکہ اللہ جلّ شانہٗ، عم نوالہ، ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے، اور مہمان کے ہر لقمے کے عوض حج و عمرے کا ثواب عنایت فرماتا ہے اور جنت میں جائے راحت قرار دیتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ جس نے مہمان کی تعظیم کی اس نے گویا ستّر نبیوں کی تعظیم و تکریم کی۔ (از کنز الاخبار) درۃ الناصحین جلد اول)

امیر المومنین سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں جب کوئی مہمان آتا تھا تو آپ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور بڑی عزت و توقیر اور فراخ دلی سے اس کی خدمت کرتے۔ لوگوں نے آپ سے تعظیم و تکریم کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آقائے نامدار، حبیب کردگار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس گھر میں مہمان ہوتے ہیں وہاں فرشتے کھڑے رہتے ہیں۔ لہٰذا مجھ کو شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے کھڑے رہیں اور میں بیٹھا رہوں (عجیبہ و درۃ الناصحین صفحہ ۱۲۳)

حضور اکرم، نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مومن کے ہاں کوئی مہمان آتا ہے اور صاحب خانہ اپنے مہمان کی تعظیم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس صاحب خانہ کیلئے جنّت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جس نے اپنے مہمان کے لئے ایک درہم خرچ کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہزار درہم خرچ کئے۔ (از درۃ الناصحین صفحہ ۱۲۳) نظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جو مہمان کی اپنے کرتے ہیں عظمت	خدا کے یہاں اُن کی ہوتی ہے عزّت
جہاں آتے جاتے ہیں مہمان پیہم	برستی ہے اُس گھر میں ہر وقت رحمت
جو خوش ہو کے کرتے ہیں مہماں نوازی	خدا اُن کی روزی میں دیتا ہے برکت
جو دیتے ہیں دل میں جگہ مہماں کو	وہ رہنے کو پاتے ہیں گلزارِ جنت
ثوابِ عظیم اُن کو دیتا ہے خالق	جو مہمان کی دل سے کرتے ہیں خدمت

جو خدمت میں مہمان کی خم ہیں ہر دم
بلندی پہ ہے اُن کی محمود قسمت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

رحمتِ عالم، نورِ مجسم، صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں یعنی کسی کو اپنے ہاتھوں سے ضرر نہ پہنچاؤ اور نہ کسی کی اپنی زبان سے برائی اور غیبت کرو اور یہ بھی آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چغلخور جنّت میں داخل نہ ہوگا لہٰذا ایسی بات نہ کہو کہ دو مسلمانوں میں جھگڑا اور فساد برپا ہو جائے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز ناپسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ ایمان دار اور پرہیزگار آدمی کو خوش کرنا بہت ہی بڑے ثواب کا کام ہے اور موجب بخشش بھی ہے، فرائض کے بعد اسی کا مرتبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل نہایت پسند ہے۔ دین دار پرہیزگار آدمی کو جو خوش کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن خوش اور شاد کرے گا۔

(احیاء صفحہ ۴۱۲)

سیّدِ عالم، فخرِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ فلاں عورت دن بھر روزہ رکھتی ہے اور رات بھر عبادت الٰہی میں مصروف رہتی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مگر پڑوسیوں سے لڑتی جھگڑتی اور پریشان کرتی ہے۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورت دوزخ میں جائے گی۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! پڑوسیوں کو تکلیف نہ دو، ان کے ساتھ مروّت اور محبّت سے پیش آؤ۔ ہمسائیگی چالیس گھر تک ہے۔ وہ شخص جو اپنے پڑوسیوں کو اپنے ظلم وستم سے ڈراتا اور خوف زدہ رکھتا ہے وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا (احیاء ص ۲۱۹)
رسُولِ مکرّم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے اپنے ہمسائے کو ستایا اس نے مجھ کو ستایا اور جس نے مجھ کو ستایا اس نے خدا کو ستایا، آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے ہمسائے کو ڈرائے گا اور دھمکائے گا وہ جنّت سے محروم رہے گا۔ لہٰذا مسلمان بھائیو اور بہنو ناحق کسی کو تکلیف نہ دو۔ ظلم وستم سے دور بھاگو۔ ماں باپ کی فرماں برداری کرو۔ جو شخص اپنے ماں باپ کو ستائے گا۔ پڑوسیوں کو پریشان کرے گا اس کے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ سردارِ دوجہاں، شہنشاہِ مرسلاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ نے والدین کی نافرمانی کو حرام کر دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ جو شخص توحید و رسالت کا اچھّی طرح قائل اور پنجوقتہ نماز اور روزے کا پوری طرح پابند ہوگا وہ قیامت کے دن نبیوں۔ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا، بشرطیکہ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے۔ ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی اور نافرمانی کرنے پر جنّت حرام ہو جاتی ہے۔ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتا۔ لہٰذا والدین کی نافرمانی اور پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے باز آجاؤ اور جلد توبہ کرلو کہیں ایسا نہ ہو کہ موت کا سپاہی آپہنچے اور توبہ بھی نصیب نہ ہوئے۔ رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر میت کو روزانہ صبح و شام اُسکا اصلی ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر مردہ گناہگار دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے اگر نیک اور جنتی ہے تو باغِ جنّت کا نظارہ کرایا جاتا ہے اور یہ بھی بتادیا جاتا ہے کہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

قیامت کے دن تم لوگوں کے لئے یہ ٹھکانے ہوں گے۔ خیال کرو کہ جو شخص ہر روز صبح شام باغ بہشت دیکھے گا اس کو کس قدر فرحت و خوشی حاصل ہوتی ہوگی۔ اور جو ہر روز جہنّم کا آتش خانہ دیکھے گا۔ اس کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ لیکن بھائیو! قبر میں رنج و غم کرنا اور پچھتانا کچھ کام نہ دے گا، جو کچھ بھی کرنا ہو اس زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیکی سے اپنی جھولیاں بھرلو۔ (تفسیر حقانی سورۂ مومن ۱۸۹)

کل قیامت میں اللہ جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ اپنی تمام نعمتوں کی بابت جو ہم کو عطا کر چکا ہے سوال کرے گا کہ کان تم کو نیک باتیں سُننے کو عطا فرمائے تھے، تم نے ان سے کیا کام لیا؟ دین کی باتیں اور قرآن کی آیتیں سُنیں یا راگ راگنی اور فاحشہ عورتوں کے گانے؟ یا لوگوں کی برائی بھلائی اور غیبت وغیرہ سُننے میں قوت سماعت صرف کی؟ آنکھوں کی بابت سوال ہوگا کہ بتاؤ آنکھوں کی روشنی کو اچھی چیزوں کے دیکھنے میں صرف کیا۔ یعنی قرآن پاک کی تلاوت، حدیث شریف کی تلاوت۔ بیت اللہ شریف کے دیکھنے یا والدین اور عالم دین کی صورت دیکھنے میں صرف کیا یا بری چیزوں کے دیکھنے میں مثلاً غیر عورتوں کی طرف گھورنے۔ فاحشہ اور بازاری عورتوں کے ناچ رنگ اور سینما وغیرہ کے دیکھنے میں صرف کیا ہے؟ دل کی نسبت پوچھا جائے گا کہ دل میں خاص اللہ و رسولؐ کی محبت رکھی تھی یا غیر اللہ کی محبّت میں سرشار رکھا تھا؟ عمر کی بابت سوال ہوگا کہ اپنی عمر کس کام میں صرف کی نیک کاموں میں مثلاً نماز پڑھنے روزہ رکھنے، زکوٰۃ صدقہ کرنے، حج کرنے میں، غرض یاد الٰہی میں صرف کی یا بُرے کاموں میں، مثلاً شراب پینے، جوا کھیلنے۔ سینما دیکھنے۔ جھوٹ بولنے۔ غیبت کرنے۔ حسد کرنے۔ ہمسائے کو ستانے اور ماں باپ کو دُکھ دینے میں؟ مال و زر کی بابت پوچھا جائے گا کہ کہاں سے کمایا؟ کس طرح حاصل کیا؟ کہاں خرچ کیا؟ بُرے کاموں میں یا نیک کاموں میں؟ اگر وجہ حلال سے کمایا تھا اور اچھے اور نیک کاموں میں خدا کی راہ میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صرف کیا ہوگا تو نجات پائے گا۔ ورنہ جہنّم کا کندہ بنا دیا جائے گا۔ بادشاہ سے رعیّت کے عدل و انصاف کی نسبت سوال ہوگا۔ عورت سے شوہر کے مال و اسباب و عزّت و حرمت کی بابت باز پرس ہوگی۔ بادشاہ یا حاکم نے لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف سے کام نہیں لیا۔ اور عورت نے شوہر کے مال میں خیانت کی ہوگی یا اپنی عصمت کی حفاظت نہ کی ہوگی تو خدائے بزرگ و برتر اس کو دوزخ میں جھنکوا دے گا۔ اسی طرح مرد سے عورتوں اور اولادوں کی بابت پوچھا جائے گا۔ اگر عورتوں میں عدل و انصاف نہ ہوگا اور احکامِ شریعت اور دین کے ضروری مسائل نہ سکھائے ہوں گے تو اس مرد کو بھی سخت عذاب ہوگا۔

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! کسی کو ناحق نہ ستاؤ کسی کے ساتھ ظلم نہ کرو، ماں باپ کی انتہائی عزّت کرو اُن کی نافرمانی نہ کرو، ان کی خدمت پر ہمیشہ مستعد رہو۔ والدین کی فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ باغِ بہشت عنایت فرماتا ہے اور ان کی نافرمانی پر دوزخ میں جلاتا ہے۔ ماں باپ کو بُرا بھلا کہنا۔ گالیاں دینا۔ لعنت کرنا گناہِ کبیرہ ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ماں باپ کو بھی گالیاں دیتا ہے۔ فرمایا ہاں جب کوئی کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور دوسرا اُسکے ماں باپ کو گالی دیتا ہے تو گویا اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ سرکشی کرنے والے اور پڑوسیوں کو پریشان و ایذا دینے والے پر روزی تنگ کر دی جاتی ہے اور یہ بھی رسولِ مکرم، نورِ مجسّم، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے ہمسائے کی تعظیم کی اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی۔ اور جس نے اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائی اس پر اللہ جلّ شانہٗ اور اس کے کل فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (حیرۃ القلوب)

رسولِ مکرّم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مفلس وہ شخص ہے کہ باوجود نماز۔ روزے اور نیک کاموں کے اُس نے کسی کو گالی دی۔ کسی کو قتل کیا کسی کو ناحق

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ستایا اور پریشان کیا ایسا شخص ظالم ہے اور ظالم کی ساری نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ اگر ظالم کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی تو مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور ظالم کو جہنّم میں جھونک دیا جائے گا۔ (عقائد اسلام صفحہ ۲۳۴)

قطعہ

تماشا گاہِ قدرت ہے یہ دنیا	سراپا جائے عبرت ہے یہ دنیا
یہیں بنتی ہے جنّت اور دوزخ	کہ عقبیٰ کی حقیقت ہے یہ دنیا

مسلمان بھائیو اور بہنو! بد اخلاقی چھوڑ دو۔ خوش اخلاقی اختیار کرو۔ عالم باعمل کی نصیحتوں پر عمل کرو۔ غیبت اور چغل خوری سے بچو۔ اپنے پڑوسیوں کو ایذا یا تکلیف نہ دو۔ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرو۔ سُود خوری اور شراب نوشی سے جلد توبہ کرکے اپنا بگڑا ہوا معاملہ درست کرلو ابھی سانس ہے لہٰذا آس ہے مرنے کے بعد رونا۔ اور پچھتانا کام نہ آئے گا۔ کل قیامت کے دن چغل خور بندر کی صورت پر ہوں گے۔ حرام خور۔ سود خور خنزیر یعنی سور کی مانند ہوں گے اور منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ علمائے بے عمل اور واعظین جن کا قول وفعل درست نہیں ہے، ان کی زبانیں سینے پر لٹکی ہوں گی اور زبانیں کاٹی جائیں گی مُنہ سے پیپ بہتی ہوگی پڑوسیوں کے ستانے والوں کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے، یا اللہ تیری پناہ۔ اے ربّ کریم ہم کو تمام گناہوں سے محفوظ رکھ۔ (خلاصۃ التفاسیر صفحہ ۱۰۵)

اللہ کے غضب سے ہمیشہ ڈرا کرو	ہمسائے کی برائی سے ہر دم بچا کرو
اے بھائیو! گناہ کی باتوں سے تم بچو	فرمانِ حق پہ دل سے ہمیشہ عمل کرو
اپنے پڑوسیوں کو ستاتے ہیں جو سدا	لعنت خدا کی ہوتی ہے اُن پر صبح و مسا
ہمسائے کا خیال جو کرتے ہیں روز و شب	رہتا ہے اُن سے آٹھوں پہر خوش ہمارا رب
بھولے سے بھی ستاؤ نہ ماں باپ کو کبھی	ورنہ پڑے گی تم پہ مصیبت بڑی بڑی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ماں باپ کو جو رکھتے ہیں محمودؔ خوش سدا انساں برائیوں سے ہمیشہ بچا کرے	باغِ بہشت کرتا ہے خالق انھیں عطا اور اتباع سنّتِ خیر الوریٰ کرے
پہنچاتے جو نہیں کبھی ہمسائے کو ضرر دونوں جہاں میں ہوتے ہیں محمودؔ وہ بشر	

درُودشریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اِسلام میں غیبت کرنا یعنی کسی کے پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنا کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا گناہِ عظیم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ غیبت کا گناہ زنا کے گناہ سے کہیں زیادہ ہے۔ شبِ معراج، نبیوںؑ کے سرتاج، رحمت عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ لوگ مردار کھاتے ہیں اور اپنا چہرہ اور سینہ تانبے کے ناخنوں سے نوچتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے اور دِل دُکھاتے تھے۔ (اعظم التفاسیر سورۂ حجرات)

نیک اعمال کو غیبت اس طرح تلف کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی تمام نیکیاں اُس کو مِل جائیں گی جس کی اس نے غیبت کی تھی، آقائے نامدار، حبیب کردگار، جناب احمد مجتبیٰ، محمد مُصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسی قبر پر گزر ہوا جس پر سخت عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس صاحبِ مزار پر عذاب ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ لوگوں کا گوشت کھاتا تھا یعنی غیبت کرتا تھا۔ پس اے مسلمان بھائیو اور بہنو! کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے اور پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنے کا نام غیبت ہے، اس بُرے کام سے بچو اور کبھی کسی کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

غیبت نہ کرو ورنہ قبر کے عذاب میں مبتلا ہو گے اور تمھارے سارے نیک عمل ان لوگوں کو دے دیئے جائیں گے جن کی تم نے غیبت کی ہو گی ۔

ہمارے آقا و مولا، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ غیبت سُننے والا بھی غیبت کرنے والے کے برابر ہے جو شخص غیبت سُنے اور جو غیبت بیان کرے دونوں گناہ میں برابر ہیں (عمدۃ النصائح صفحہ ۱۳۸)

خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جامع مسجد میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ جماعت میں سے ایک شخص نے غیبت شروع کی میں نے اس کو منع کیا۔ اُس کے بعد پھر انھوں نے کسی کی غیبت کرنا شروع کی۔ اس دفعہ میں بھی غیبت سُننے میں شریک ہو گیا۔ جب رات ہوئی اور میں سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص طویل القامت سیاہ رنگ مہیب شکل آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک طباق تھا جس میں سور کا گوشت رکھا تھا۔ مجھے کہا کہ اس گوشت کو کھاؤ، میں نے جواب دیا کہ سور کا گوشت حرام ہے قسم خدا کی میں نہ کھاؤں گا، اس نے کہا کہ تم لحم خنزیر سے بدتر چیز کھا چکے ہو یعنی لحمِ مسلم جس کی تم نے غیبت سُنی ہے لہٰذا لحم خنزیر کیوں نہیں کھاتے۔ آخر اُس نے وہ خنزیر کا گوشت میرے منہ میں جبراً ٹھونس دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو میرے منہ سے خنزیر کے گوشت کی بدبو آتی تھی اور چالیس برس تک میرا یہ حال رہا کہ جب میں کھانا کھاتا تو میرے منہ سے سور کے گوشت کی بدبو آتی رہی (عمدۃ النصائح ص ۳۷)

غیبت سے تم بچا کرو اے مومنو سدا
غیبت جو کرتا ہے وہ ہے مردودِ بارگاہ
غیبت کسی کی کوئی جو کرتا ہے جابجا
پوشیدہ عیب تم نہ کسی کے عیاں کرو

غیبت پسند کرتا نہیں میرا کبریا
مقبول اس کی ہوتی نہیں ایک بھی دعا
وہ لحم اپنے بھائی کا کھاتا ہے بیجا
اور نیکیوں کو اپنی نہ تم رائیگاں کرو

انور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

محمود کی ہے بس یہی اٹھوں پہر دعا
غیبت سے دور رکھیو مجھے اے میرے خدا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ مگر لوگ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم توڑتے ہیں کہ حق سے اندھے بہرے بن کر اور اُس کی راہ سے بھٹک کر دوزخ میں اپنا گھر بناتے ہیں اور یہ بھی قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ○ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم گنہگاری و بے ایمانی میں حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں۔ اے مسلمان بھائیو اور بہنو! خبردار ہو جاؤ!! تم کو اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کے حضور پیش ہونا ہے اور حساب دینا ہے۔ حساب و کتاب یعنی قیامت کا دن بڑا ہیبت ناک اور سخت دن ہے۔ اس دن ایسی نفسی نفسی ہوگی کہ باپ بیٹے اور ماں بیٹی سے بھائی بھائی سے بی بی شوہر سے بھاگے گی اور سوا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی کسی کا نہ ہوگا۔ ہر شخص کو اُس دن اپنی اپنی پڑی ہو گی۔ اور یہ حال ہو گا کہ ایک دوسرے کا خیال بھی نہ ہوگا۔ اگر ایک ذرّہ برابر بھی نیکی کسی سے کوئی مانگے گا تو کوئی نہ دے گا لہٰذا اِس زندگی کو غنیمت جانو اور بُرے کاموں سے دور رہو، سچے دل سے توبہ کرو اور نیک اعمال بننے کی کوشش کرو۔

بھائی کو بھائی چھوڑ دے۔ بیٹی کو مائی چھوڑ دے
خاوند لگائی چھوڑ دے ایسی پڑے کھل بل بہم
کوئی نہ کام آئے وہاں۔ غیر از عمل اے مومنو!
یا مُصطفےٰ ہوویں شفیع۔ یا بخشے مولےٰ از کرم

اے ایماندارو خبردار ہو جاؤ۔ مال و اولاد اور دنیا کی لالچ میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یاد سے غافل نہ ہو جاؤ۔ خدا کی یاد سے جو غافل ہو گیا وہ بڑے نقصان میں پڑا یہ نقصان ابھی نہیں موت کے وقت معلوم ہو گا۔ اُس وقت افسوس کرنا اور پچتانا کچھ کام نہ آئے گا۔ یہ زندگی اگرچہ عارضی ہے لیکن غنیمت ہے کیونکہ اسی سے دنیا و آخرت دونوں میں سُرخروئی حاصل ہو سکتی ہے، آؤ! صمیمِ قلب سے توبہ کرو۔ نیک کاموں کی طرف مخاطب ہو جاؤ روزہ رکھو۔ نماز پڑھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ صدقہ خیرات نہ روکو۔ قرآن پاک کو صحیح پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ نیک کام اختیار کرو اور لوگوں کو بھی بتاؤ۔ بُرے کاموں سے خود بچو اور دوسرے لوگوں کو بھی منع کرو۔ خدا نے یہ ہاتھ پاؤں، دل دماغ، جسم و روح اس لئے نہیں دیئے ہیں کہ نیکی برباد گناہ لازم کرلو۔ طاقت تم کو اسی لئے عطا کی ہے، بنی نوع انسان کو گناہوں سے باز رکھو، خود بھی ان سے دور رہو اور دوسروں کو بھی روکو ورنہ نتیجہ بہت خراب ہو گا اپنے کو ریاکاری اور بدکاری، سود خواری۔ شراب خوری اور دِل آزاری سے دور رکھو، ہر بُرے کام سے اس طرح دور بھاگو جس طرح کمان سے تیر۔ اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرو۔ شریعت کا پابند بناؤ۔ جو کوئی شادی بیاہ وغیرہ میں ناچ گانے کی محفل قائم کرے کسبیوں اور بازاری عورتوں کو بلائے اور منع کرنے سے نہ مانے تو تم ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دو بلکہ ان سے دور رہو ایسی گندی محفلوں میں ہرگز شرکت نہ کرو۔ جس کام میں خدا اور رسولؐ کی نافرمانی ہوتی ہے اُس کام میں کسی کا کہنا نہ مانو عقلمند وہی ہے جو موت سے پہلے توشۂ آخرت مہیا کرلے اور قبر میں جانے سے قبل اپنی قبر کو نیک اعمال سے آراستہ کرلے اور موت کے آنے سے پہلے سچی پکّی توبہ کرکے خدا کی یاد اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت سے دِل کو آباد کرلے ورنہ جس وقت موت آجائے گی یہ دنیا خواب و خیال ہو جائے گی اُس وقت حسرت و افسوس کرنا کچھ کام نہ دے گا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تمھارے رُوبرو آکر فرشتہ جب کھڑا ہوگا
عزیز و اقربا حسرت سے تجھکو دیکھتے ہونگے
فرشتہ روح کھینچے گا تری رگ رگ سے جب آکر
چلے آئیں گے تجھ کو دفن کر کے سب ترے ساتھی

بڑی مشکل میں اُس دم قلب مضطر مبتلا ہوگا
لبوں پر دم تیرا ہوگا تو بے قابو پڑا ہوگا
نہ کام آئے گا کوئی توڑا دم توڑتا ہوگا
اندھیری قبر ہوگی اور تو تنہا پڑا ہوگا

اُسے تنہائی مرقد کا اے محمود کیا کھٹکا
جو دِل میں سیّد عالم کی الفت لے گیا ہوگا

قیامت کے دن چغلخور بندر کی صورت پر ہوں گے سود خوار پاؤں اوپر اور سر نیچے منہ کے بل کھینچے جائیں گے ظالم اندھے ہوں گے۔ اپنے اچھے عمل پر گھمنڈ کرنے والے گونگے بہرے ہوں گے۔ علماء اور واعظین جن کا قول فعل کے خلاف ہوگا یعنی جو عالم بے عمل ہوں گے اُنکی زبانیں سینے پر لٹکی ہوں گی اور فرشتے ان کو کاٹیں گے اُن کے منہ سے پیپ بہتی ہوگی۔ ہمسایوں کے ستانے والے لُولے لنگڑے ہوں گے حاکموں سے لوگوں کی بُرائی اور غیبت کرنے والے آگ کی سُولیوں پر لٹکے ہوں گے جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتے مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں گے، جو لوگ متکبر اور مغرور ہیں اُن کو گندھک کی چادر پہنائی جائے گی۔ اور حرام خور سوز کی صورت پر اُٹھائے جائیں گے۔ قیامت کے دن یہ بھی سوال کیا جائے گا کہ مال وجہ حلال سے مہیا کیا یا حرام سے اور کس طریق پر خرچ کیا نیک کاموں میں یا گناہ کے کاموں میں تو اے مسلمانو! مال حرام سے ایک دم پرہیز کرو۔ مال حلال کماؤ اور حلال کمائی خود بھی کھاؤ۔ بیوی اور بچوں کی پرورش پر صرف کرو۔ تجارت۔ ملازمت۔ محنت مزدوری دستکاری سب حلال ہے۔ شراب وغیرہ کی تجارت۔ جوئے کی کمائی۔ دھوکے بازی چوری اور زنا کاری۔ رشوت کا لینا اور رسود دینا اور سود کھانا قطعی حرام ہے۔ پس اے ایمان والو۔ حرام کی کمائی اور حرام خوری سے پرہیز کرو۔ جو حرام مال کھائے گا جہنّم کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جیل خانہ میں جھونک دیا جائے گا۔ رسول مکرّم نور مجسّم، صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر ایک لقمہ بھی حرام کمائی کا پیٹ میں ڈالا جائے تو چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی اور فرمایا کہ جو کپڑا دس درم کو مول لیا جائے اور اس میں ایک درم حرام کا ملا ہوا ہو تو جب تک وہ کپڑا بدن پر رہتا ہے نماز نہیں ہوتی اور جو جسم حرام کی کمائی سے پرورش پایا ہوگا وہ جنّت میں نہ جائے گا۔ جو مال حرام سے صدقہ خیرات کیا جائے وہ قبول نہیں ہوتا اور جو مال اس کے مرنے کے بعد دنیا میں رہ جاتا ہے وہ اس کے لئے جہنّم کا توشہ بن جاتا ہے یہ بھی فرمایا کہ جب تک انسان شبہہ کی چیزوں کو نہ چھوڑے پرہیزگاروں میں شمار نہیں کیا جاتا۔

میدان قیامت میں گنہگاروں کے بارہ گروہ

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے نامدار، خدائی کے مالک ومختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (یوم یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا) یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم آپ مجھ کو خدا کے کلام سے خبر دیجئے۔ جب صور پھونکی جائے گی اور لوگ گروہ در گروہ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

یہ سُن کر رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر آب دیدہ ہوئے کہ آنسوؤں سے آپ کے کپڑے تر ہو گئے اور فرمایا، اے معاذ تو نے ایک بڑے امر کا سوال کیا ہے۔

(پہلا گروہ)

محشر کے دن میری امت کے بارہ غول ہوں گے۔ ایک غول اپنی قبر سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اُٹھے گا۔ ان کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پڑوسیوں کو ستایا کرتے تھے اور بغیر توبہ کئے مر گئے یہی ان کی سزا ہے اور جگہ ان کی دوزخ ہے۔

دوسرا گروہ

اس حالت میں قبروں سے اُٹھے گا کہ شکلیں ان کی جانوروں کی سی ہوں گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نمازمیں سستی اور غفلت کرتے تھے اور بے توبہ کئے مر گئے یہ ان کی سزا ہے، ان کی جگہ بھی جہنم میں ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ پس ان نمازیوں کی قیامت میں خرابی ہوگی جو اپنی نمازوں کی پرواہ نہیں کرتے یعنی وقت پر ادا نہیں کرتے۔ ناغہ کر دیتے ہیں یا گنڈے دار نماز پڑھتے ہیں یا اداے نماز میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔

تیسرا گروہ

یہ گروہ اپنی قبروں سے اس طرح اُٹھے گا کہ ان کے پیٹ پہاڑ کے مانند بڑے ہوں گے اس میں سانپ بچھو بھرے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے اور بغیر توبہ کئے مر گئے یہ انکی سزا ہے اور جگہ ان کی دوزخ ہے۔

زکوٰۃ فرائض اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے۔ ہر مال دار کے لئے زکوٰۃ فرض ہے زکوٰۃ نہ دینے والے کو مختلف عذابوں میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ گنجا زہریلا سانپ اس کی گردن میں لپٹے گا۔ دونوں طرف کے کلّوں کو پکڑ پکڑ کر نوچے گا۔ اور ہاتھ کی انگلیوں کو چبائے گا۔ جو عورتیں اپنے زیوروں کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتیں اور زیورات پہنتی ہیں، قیامت میں ان کو آگ کے زیورات پہنائے جائیں گے، چاندی سونے کی تختیاں گرم کر کے ان کی پیشانی اور پیٹھ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور پہلو داغے جائیں گے۔ جب تختیاں سرد پڑ جائیں گی تو پھر گرم کر لی جائیں گی۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔ اے مسلمان مالدارو حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے مال میں بڑی برکت عطا کرے گا اور تم گناہوں سے بچو گے۔

سَو روپیہ میں شرعی اصول سے ڈھائی روپیہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جس کے پاس چھتیس تولہ پانچ ماشہ ۴ رتی چاندی ہو اور پانچ تولہ تین ماشہ ۴ رتی سونا ہے، ان پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

مالدارو کیا غضب کرتے ہو تم	بے زکوٰتی مال کیوں رکھتے ہو تم
آگ کی تختی سے داغے جاؤ گے	اپنی کنجوسی کا بدلہ پاؤ گے
سانپ پکڑے گا ترا گلّا ضرور	ڈر خدا سے اے بخیلِ بے شعور
دے خوشی سے مال و زر کی تو زکوٰۃ	تاکہ روزِ حشر ہو تجھ کو نجات

چوتھا گروہ

ایسا ہوگا کہ ان کے منہ سے خون نکلے گا اور آگ نکلے گی ان کی آنتیں پیٹ سے نکلی ہوئی زمین پر لوٹتی ہوں گی۔ یہ وہ تجّار فجّار ہیں جو خرید و فروخت میں جھوٹ بولتے اور لوگوں کو دھوکا دیتے تھے۔ بے توبہ کئے مر گئے ان کی یہ سزا ہے اور جگہ ان کی دوزخ ہے۔

سچا امانتدار سوداگر عرش کے سائے میں کھڑا کیا جائے گا

حضور مکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچا امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے روز نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ اور عرش مجید کے سائے میں ہوگا۔ آقائے نامدار، حبیب کردگار، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم غلّے کے ایک ڈھیر کی طرف سے گزرے، جو ایک دکاندار کے ہاں لگا ہوا تھا تو آپ نے اس میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہاتھ ڈالا اس کے اندر پانی سے بھیگے ہوئے گیلے دانے تھے اور ڈھیر کے اوپر سوکھے دانے رکھے ہوئے تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے غلّے والے تو نے سوکھے اور گیلے غلّے کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا کہ لوگ واقف ہو کر خرید کرتے اور دھوکا نہ کھاتے پھر یہ بھی فرمایا کہ دھوکا دینے والا آدمی ہم میں سے نہیں۔ جو سوداگر یا تاجر جھوٹی قسم کھا کر مال واسباب فروخت کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب لوگ اپنی ناپ تول کو درست نہ رکھیں گے اور خراب ناپ تول اختیار کریں گے تو دنیا قحط میں مبتلا ہو جائے گی۔ بادشاہ کی طرف سے ظلم ہوگا۔ غرض دنیا والے طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا ہو جائیں گے پس اے ایماندار مرد اور عورتو! جلد توبہ کر کے اپنے لین دین اور ناپ تول کو درست کر لو۔ آج کل ہم ناپ تول کو درست نہ رکھنے کے باعث ظلم سلطانی اور بلائے آسمانی میں مبتلا ہو رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک سب سے پیاری عبادت وہ ہے جو میرے بندے میرے لئے کرتے ہیں، وہ پرخلوص نصیحت ہے اور فرمایا اصل دین نصیحت ہے۔ جس مسلمان کو مسلمان کی فکر نہیں وہ مسلمان نہیں۔

پانچواں گروہ

قیامت کے دن اپنی قبروں سے اس طرح اُٹھے گا کہ ان کے بدن ورم سے پھولے ہوں گے، ان کے بدن سے مُردار سے زیادہ بدبو آئے گی یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں سے چُھپ چُھپ کر گناہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتے تھے، یہی ان کی سزا ہے۔ اور جہنّم ان کا ٹھکانا، افسوس ہے ان لوگوں پر جو لوگوں اور سلطانی سپاہیوں سے ڈرتے ہیں اور خدائے عزّ وجل کے غضب سے نہیں ڈرتے کہ جس کی پکڑ سے کوئی کہیں نہیں بھاگ سکتا۔ شعر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

زاہدِ پارسا بتا پیتا ہے کس سے چھُپ کے تو
ایسی بھی ہے جگہ کوئی میرا خدا جہاں نہ ہو

چھٹا گروہ

قیامت کے دن چھٹا گروہ قبروں سے اس طرح اُٹھے گا کہ ان کی گردنوں کو ڈس ڈس کر سانپوں نے چھلنی کردیا ہوگا اور سر تن سے جدا ہوگا، یہ جھوٹی گواہی دینے والے ہوں گے۔ مرے لیکن توبہ نہ کی ان کا ٹھکانا بھی جہنّم ہے۔ لہٰذا اے ایماندارو! اپنے گناہوں سے جلد توبہ کرکے جھوٹی گواہی دینے سے پرہیز کرو ورنہ بڑی خرابی میں پڑو گے۔

ساتواں گروہ

اپنی اپنی قبروں سے اس حال میں اُٹھے گا کہ ان کے منہ میں زبان نہ ہوگی، منہ سے پیپ اور لہُو جاری ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جان بوجھ کر گواہی دینے سے انکار کرتے تھے یعنی اصل معاملہ چھپاتے اور حق پوشی کرتے تھے، لہٰذا ان کی یہی سزا ہے اور جہنم میں ٹھکانا ہے۔ لہٰذا اے ایمان دارو سچی گواہی کو ہرگز نہ چھپاؤ ورنہ گُناہ گار ہوگے۔

آٹھواں گروہ

کل بروز قیامت آٹھواں گروہ اپنی اپنی قبر سے اس طرح اُٹھے گا کہ سر نیچے اور پاؤں اوپر یعنی اوندھے ہوں گے اور ان کی شرم گاہوں سے پیپ اور لہُو بہتا ہوگا یہ لوگ وہ ہیں جو زنا کرتے تھے اور بغیر توبہ کئے مرگئے۔ اُن کی یہ سزا ہے اور جہنم ٹھکانا ہے۔ نبیوںؑ کے سرتاج صاحبِ معراج جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے معراج کی شب ایک تنور دیکھا جس میں آگ بڑی تیزی سے بھڑک رہی تھی، اِس میں کچھ ننگے مرد اور عورتیں پڑے تھے جن کو آگ کے شعلے اس تیزی سے اوپر نیچے کر رہے تھے، جس طرح دیگچے میں چاول اُبال کھاتے ہیں۔ اور بری طرح چلاّتے اور شور مچاتے تھے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السّلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کہا یہ زنا کرنے والے مرد اور عورت ہیں۔ لہٰذا اے ایماندارو اسلام میں زنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس عظیم گناہ سے بہت بچو ورنہ کہیں کے نہ رہو گے۔ زنا کرتے وقت زانی کا ایمان اس پر لعنت کر کے علیحدہ معلّق کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا ○ یعنی زِنا جیسے بُرے کام کے نزدیک نہ جاؤ۔ کیونکہ یہ بُری بے حیائی، بُری راہ اور بُرا کام ہے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آنکھوں کا زنا غیر عورتوں کی طرف نظر کرنا ہے زبان کا زنا غیر عورتوں سے بات کرنا ہے۔ دونوں کانوں کا زِنا بات سُننا ہے۔ دونوں ہاتھوں کا زِنا غیر عورتوں کا چھونا ہے۔ پاؤں کا زِنا غیر عورت کی طرف بُرائی سے چلنا ہے۔ حُضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کسی خوبصورت غیر عورت کی طرف بری نظر سے دیکھے گا قیامت کے دِن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور غیر عورت کو مساس کرے گا تو ہاتھ پر دُوزخ کے بھڑکتے ہوئے انگارے رکھے جائیں گے۔ اگر اچانک کسی غیر عورت پر نظر پڑ جائے تو دوسری بار نگاہ نہ ڈالے، ورنہ گنہگار ہوگا۔ حدیث شریف۔ جو مسلمان کسی غیر عورت کو بلا قصد اچانک دیکھ لے پھر اپنی نظر پرہیزگاری سے پھیر لے، وہ خداوند کریم کے نزدیک عابد اور پارسا ہے، یعنی وہ کام عبادت میں شمار ہوگا۔ سبحان اللہ کیا اللہ تعالےٰ کی مہربانی ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نواں گروہ

نواں گروہ اپنی اپنی قبروں سے اس طرح اُٹھے گا کہ چہرہ سیاہ آنکھیں نیلی اور پیٹ میں دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ بھری ہوگی، یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے اور بغیر توبہ کئے مر گئے۔ اس سے ان کی یہ حالت ہے اور ٹھکانا ان کا جہنم ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ یعنی وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں کو آگ سے بھرتے ہیں یعنی کل قیامت کے دن ان کا شکم جہنم کی بھڑکتی ہوئی تیز آگ سے بھرا جائے گا پس اے ایمان والو اس حرکت سے جلد توبہ کرکے دوزخ کی آگ سے نجات حاصل کرو نہیں تو بڑی خرابی ہوگی۔

دسواں گروہ

بروزِ حشر دسویں جماعت اپنی قبروں سے کوڑھی ہو کر اُٹھے گی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کو تکلیف دیتے، ستاتے اور ان کی نافرمانی کرتے تھے، کوڑھ اُن کی سزا ہے اور دوزخ ان کی جگہ۔

گیارہواں گروہ

گیارہواں فرقہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے اندھا ہو کر اُٹھے گا۔ دانت ان کے بیل کے سینگ کے مانند ہوں گے، ہونٹ ان کے سینے پر لٹکے ہوں گے زبان اُن کی اُن کے پیٹ اور ران پر لٹکتی ہوگی۔ اور ان کے پیٹ سے باہر غلیظ نہ نکلے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے تھے انکی یہ سزا ہے اور جہنم اِن کا مقام۔ (حدیث نبوی)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رات کو شراب پی صبح کو مشرک اُٹھے گا۔ اور جس نے صبح کو شراب پی وہ شام کو مشرک ہوگا اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شراب پینے والے کو سلام کرے گا یا اس سے مصافحہ اور معانقہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال باطل کر دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ شراب پینے والا ملعون ہے اور شراب جملہ گناہوں کو اکٹھا کرنے والی شے ہے اور یہ بھی فرمایا کہ شراب پینے والا بُت پرست کی طرح ہے۔ اے شراب پینے والو بہت جلد شراب پینے سے سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لو۔ ورنہ نہ دین ہی کے ہوگے نہ دنیا کے۔

بارہواں گروہ

بروزِ قیامت بارہواں گروہ اپنی قبروں سے اس شان سے برآمد ہوگا کہ ان کے چہرے چودہویں کے چاند کے مانند روشن ہوں گے اور بجلی کی طرح پُل صراط سے گزر جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیک عمل کرتے تھے۔ لوگوں کو گناہوں سے بچاتے تھے۔ اور پانچوں وقت کی نماز خوب حفاظت سے پڑھتے تھے اور توبہ پر ان کا خاتمہ ہوا، لہٰذا یہ ان کی جزا نیک اور مکان ان کا باغِ بہشت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ٥

کہ جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے قُرب و ثواب کی راہ پر لے جائیں گے اور باغِ جنّت کی سیر ضرور کرائیں گے۔ بیشک خداوند کریم کی رضا و خوشنودی، رحمت و مغفرت اور باغ بہشت کی تمام نعمتیں ایسے ہی مخلص بندوں کے لئے ہیں جنھوں نے صرف خدا و رسُول کی اطاعت میں نہایت ہی گرم جوشی سے کام لیا نفسانی خواہشوں اور دلی تمناؤں کو شرعی ممانعت کے مقابلے میں بالکل ہیچ سمجھا اور نفس امارہ کی کبھی پیروی نہ کی، ان کو خداوند کریم نے یہ صلہ عنایت فرمایا کہ آج باغِ فردوس

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہیں فرحت وانبساط کے ساتھ موج کر رہے ہیں اور چمنِ خلد بریں کی بہترین سے بہترین نعمتیں اور آسائشیں ان کی خواہش کی مطیع ہیں اور وہ جس بات کی تمنّا و آرزو کرتے ہیں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے۔

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! اگر تم کو باغِ جنّت میں عیش و آرام کی ابدی زندگی بسر کرنا پسند ہے تو دنیا کی تمام لذتوں اور نفسانی خواہشوں کو دور کرو۔ یہ سب فانی ہیں، لذات و خواہشات کے عوض حیاتِ ابدی کی خواہش کرو۔ سچے دل سے پکّی توبہ کرو۔ نیک اعمال بجالاؤ۔ باغ بہشت کی بینظیر نعمتوں اور لازوال عیش و آرام حاصل کرنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خدا و رسولؐ کی سچی محبّت و اطاعت ہے۔ لہٰذا اے ایماندارو! احسن یہ ہے کہ تم نہایت ہی خلوص و محبّت اور سرگرمی کے ساتھ اپنے رسُولِ برحق اور معبودِ حقیقی کی فرماں برداری کرو اور آقائے نامدار، محبوبِ کردگار جنابِ احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ، صلی اللہ علیہ وسلم سے جان و مال، دھن دولت، آل اولاد، سب سے زیادہ محبت کرو۔ کیونکہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ یعنی مسلمان اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوتا جب تک مجھ کو اپنی جان و مال۔ اولاد اور ماں باپ اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز نہیں رکھتا اور یہ بھی ہمارے آقا و مولا جناب احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مُحَبَّۃَ لَہٗ یعنی جس کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت نہیں وہ ایمان جیسی بیش بہا دولت سے محروم ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ اے مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ حضورِ مبارک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت عین ایمان ہے اور بغیر اتباعِ سیّد المرسلین و بغیر محبتِ شفیع المذنبین کسی کو رحمتِ الٰہی اور نجاتِ اُخروی حاصل نہیں ہو سکتی اور حضور اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کا یہ حال کہ وہ دھن من

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تن سب کچھ نثار کر دیتے ہیں اور ایک لحظہ بھی آقا و مولا کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو باغ جنّت کے حقدار ہیں۔

دِل میں نبیؐ کی یاد ہے، اور لب پہ نام ہے — گر یہ نہو تو زندگی ان کی حرام ہے
نعتِ رسولؐ وردِ زباں صبح و شام ہے — دن رات رحمتوں کا بڑا اژدھام ہے
لیتا ادب سے جو بھی محمدؐ کا نام ہے — اُس پر قسم خدا کی جہنم حرام ہے
اُس دل کا حال صاحبِ کعبہ سے پوچھئے — جس دل میں الفتِ شہِ عالی مقام ہے
میرے رسولؐ ایسے ہیں جملہ رسول میں — جس طرح کل ستاروں میں ماہِ تمام ہے
بیڑا اُسی کا پار ہے اللہ کی قسم — جو غرقِ بحرِ الفتِ خیر الانام ہے

اِن کے گنہگار بھی داخل ہوں خلد میں
محمودؔ کتنی عظمتِ خیر الانام ہے

گلزارِ جنّت کا رُوح افزا سماں

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! باغ بہشت کا حال سنو اور ان نعمتوں کو دیکھو جو خداوند کریم نے اپنے پیارے محبوب، خدائی کے مطلوب، جنابِ احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں کی۔ شریعت پر عمل کرنے والوں کی اور اللہ اور اللہ کے پیارے محبوب جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کے لئے چمن خلد بریں میں تیار کر رکھی ہیں تاکہ تمھارے دلوں میں گلشنِ جنّت کا شوق و ذوق پیدا ہو دنیائے فانی سے تمہارا دل نفرت کرے اور آخرت کا معاملہ جو آنکھ بند ہوتے ہی پیش آئے گا درست ہو جائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ ترجمہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صرف ایک چیخ ہوگی کہ یک بیک سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر ہو جائیں گے یعنی بروز قیامت آواز صُور پر تمام مخلوق اپنے خالق کے دربار میں حاضر ہو جائے گی۔ یہ ایک ایسا ہولناک اور وحشت ناک دن ہوگا کہ انسان اپنے تمام عزیز و اقربا یار و مددگار کو بھول جائے گا۔ بھائی بھائی کا ساتھ نہ دے گا۔ بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے بھاگے گا۔ میاں بیوی میں بڑی محبت ہوتی ہے لیکن اس دن وہ بھی ایک دوسرے سے دور رہنا چاہیں گے۔ غرض ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہوگی اور ہر ایک کی زبان پر نفسی نفسی کا کلمہ ہوگا۔ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ :- اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ آج کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمھیں تمھارے اعمال ہی کی جزا دی جائے گی۔ یعنی یوم محشر ایک انصاف کا دن ہوگا اور داورِ حشر کے دربار میں کسی متنفس پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور ہر ایک کو اُس کے اعمال کے مطابق جزا دی جائے گی۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝

ترجمہ :- آج اہلِ جنّت عیش و عشرت میں مشغول ہیں یعنی روزِ حساب جب داورِ حشر کے دربار سے ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزا مل چکے گی تو اہل دوزخ جہنم میں طرح طرح کے عذاب و مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے اور اہل بہشت، بہشت کی عالی عالی اور بے نظیر نعمتوں سے مالا مال ہوں گے تو ان کا یہ حال ہوگا کہ فرحت و انبساط کی ابدی زندگی بسر کریں گے۔ رنج و غم کی ناگوار اور بھیانک صورتیں کبھی نظر بھی نہ آئیں گی۔ فرحت و مسرّت کا نور اُن کی روشن پیشانیوں پر روشن ستاروں کی طرح چمکے گا۔ وہ باغِ بہشت کے خوشگوار و لذیذ میوے کھاتے ہوں گے۔ جس وقت بھی جس چیز کی خواہش کریں گے وہ اُسی دم فوراً موجود ہوگی۔ وہ باغ فردوس کی ناز پروردہ حوروں کے ساتھ فرحت افزا نزہت گاہوں کے دل کش نظاروں میں مصروف ہوں گے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یا شمع وحدت کی تجلیات سے لَو لگائے ایک پُر کیف اور خاص سُرور حاصل کرتے ہونگے هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ ۔ ترجمہ :۔ وہ اور اُن کی بیبیاں سائے میں تکیہ لگائے (بیٹھی) ہیں یعنی اہل بہشت کی راحت و مسرّت اور عیش و عشرت اِس صورت میں بھی ہوگی کہ اُن کی بیبیاں یا جنّت کی حوریں ان کے پہلو بہ پہلو مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھی ہوں گی۔ اُن حوروں کا حُسن وجمال ایسا نورانی ہے کہ اگر کوئی حور زمین کی طرف جھانک لے تو زمین و آسمان نور سے منوّر اور خوشبو سے مُعطّر ہو جائیں۔ اہلِ جنّت کے لئے باغ بہشت میں طرح طرح کے عیش و عشرت کے سامان مہیا ہوں گے۔ یہ تمام عیش و عشرت اور نعمتیں جو اہلِ جنّت کو میسّر ہوں گی، اُن کا اصلی سبب صرف خدا اور رسولؐ کی اطاعت ہے۔ جو وہ نہایت ہی خلوص و محبّت سے اپنی ساری نفسانی خواہشات اور دُنیوی دلی تمناؤں کو نیست و نابود کر کے بجالائے تھے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝

تمام اہلِ بہشت کو خداوند قدّوس کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔

چنانچہ آقائے نامدار، محبوبِ کردگار، جنابِ احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنّت۔ جنّت کی بیش بہا نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ یک بیک ایک پُر کیف فرحت بخش روشنی چشمِ بصیرت کو نظر آئے گی جو ہر اہل بہشت کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ اور عین فرحت و سرور کے عالم میں ارشاد ہوگا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ (یعنی) اے اہلِ بہشت تم پر سلام) وہ کیسا روح افزا اور فرحت زا دل کش و دل فریب منظر ہوگا کہ جب خود محبوب حقیقی اپنے جانثار غلاموں اور چاہنے والوں پر جلوہ فگن ہوگا۔ اور طالبِ دیدار کی بیتاب نگاہیں اُس کے لازوال حُسن وجمال نظاروں میں مصروف ہوں گی۔ وہ دیکھیں گے اور اُن کا ولولۂ اشتیاق اور زیادہ بڑھ جائے گا مشتاق دلوں کی نگاہوں کے سامنے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہر چند اُس محبوبِ حقیقی کا جلوۂ جانفزا پیش نظر ہوگا پھر بھی بڑھتی ہوئی آرزوؤں میں کمی نہ ہوگی اور باغِ فردوس کی ہمہ لذّت و نعمت اُن کے آگے ہیچ ہوگی اور وہ دوسری طرف نگاہ بھی نہ ڈالیں گے۔

وہ لوگ جو اپنے پہلو میں پاک دل رکھتے ہیں اور جس کو وہ خداوند قدوس اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا کر چکے ہیں۔ جن کی عبادت اور ریاضت حصولِ باغ بہشت کے لئے نہیں۔ جن کی تمنا یہ نہیں کہ مرنے کے بعد ہم سیدھے چمنِ خلدِ بریں میں جا پہنچیں اور خوشگوار نزہت گاہوں سے لذّت حاصِل کریں۔ بلکہ وہ ایسی بیش بہا دولت و نعمت کے تمنائی ہوتے ہیں جس کے آگے بہشت کی ساری نعمتیں بیکار ہیں اگر اُن کے لئے بہترین نعمت و دولت ہے تو وہ صرف جمالِ الٰہی کا راحت فزا نظارہ ہے اور یہی انسانی زندگی کا ماحصل اور ساری کامیاب ریاضتوں اور عبادتوں کا آخری روح افزا اور خوشگوار نتیجہ ہے۔

اے مومنو! لگاؤ تو نعرہ درود کا! پہنچاؤ تو حضور میں تحفہ درود کا!
جس کی زباں پہ جاری محمدؐ کا نام ہے واللہ اُس پہ آتش دوزخ حرام ہے
دنیا کی گردشوں سے مجھے مِل گئی نجات کتنا سکون بخش محمدؐ کا نام ہے
محمود اُٹھنے پائے نہ دل سے کبھی ادب اُوں
ذکرِ نبیؐ کی بزم ادب کا مقام ہے

اے عاشقانِ محمد الرّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات تو ذرا سے غور کے بعد بآسانی معلوم ہو سکتی ہے کہ جن لوگوں کی عبادت و ریاضت کا ماحصل یہ ہے کہ چمنِ خلد میں اُن کی دائمی زندگی فرحت و مسرّت عیش و عشرت سے بسر ہو۔ باغِ بہشت کے لذیذ میوؤں سے لطف اُٹھائیں اور حورانِ جنّت اُن کی خدمت میں حاضر رہ کر اُن کے غنچۂ دل کو کھلاتی رہیں وہ حقیقۃً بڑی غلطی پر ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اے مسلمان بھائیو! خوب سمجھ لو کہ جس کو اپنے پیارے محبوب حقیقی کی محبّت و الفت کا دعوٰی ہے اور آتش عشق اُس کے دل کو پھونک چکی ہے اس کی ہستی میں ایک خاص اثر پیدا کر چکی ہے اس کو باغِ فردوس کی آرائش و زیبائش۔ حور و غلماں سے قطعی دل بستگی نہیں ہوسکتی وہ صاحب محبّت جو وصلِ حبیب کا تمنائی ہے جس نے اپنی بیش بہا عمر اسی تمنّا اور آرزو میں بڑی بےچینی سے بسر کی ہے اس کے لئے اگر عیش و عشرت کے بہتر سے بہتر سامان میسّر ہوجائیں اور ایک ایسا حسین و خوشنما دل کش باغ جس میں گلہائے رنگارنگ اپنی بھینی بھینی مہک سے گلشنِ دِل کو معطّر کر رہے ہوں۔ صاف و شفاف پانی کے چشمے لہراتے ہوں دودھ اور شہد کی نہریں جاری ہوں۔ حور و غلمان ہروقت دست بستہ خدمت میں حاضر ہوں۔ طرح طرح کی نعمتیں اور لذیذ میوے کھانے کو موجود ہوں۔ تو کیا اُس عاشق صادق اور طالبِ دیدار کا دل یہ عیش و عشرت کے سازو سامان اور سرسبز و شاداب باغوں کو دیکھ کر بہل جائے گا؟ نہیں نہیں! کبھی نہیں، ہرگز نہیں وہ تو صرف اپنے اُسی پیارے محبوب حقیقی کے پیارے جلوے اور دیدارِ فرحت آثار کا آرزومند ہے جس کا نورانی پرتو اس کے شیشۂ دل کو جلا دے چکا ہے۔ جس کی محبّت کا وہ کشتہ بن چکا ہے جس کی آتش عشق میں وہ بھُن چکا ہے۔ بھلا اُس کی نظر میں باغ خلد کی بہاریں اور لذتیں کیا سما سکتی ہیں۔

اس کو تو صرف اپنے مطلوب حقیقی سے مطلب ہے۔ چاہے وہ سرسبز و پربہار باغ کے بجائے دشت و صحرا۔ جنگل و بیابان میں کیوں نہ ہو۔ جب مکین نہ ہو تو مکان کی رونق و زینت بیکار اور جب خریدار نہ ہو تو جنس کی آرائش ہیچ ہے۔

اصحابِ کہف کا واقعہ۔ خداوند کریم کی قدرت کا ایک عجیب نمونہ

(مسلمانو! اِس واقعہ کو غور سے سنو اس سے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے جس کو خداوند عالم نے خود قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اصحابِ کہف کا واقعہ تاریخ کی پرانی کتابوں میں نادرات سے لکھا تھا، ہر ایک کو اس واقعہ کی خبر نہ تھی۔ اہل یہود نے اس کو ایک عجیب اور مخفی راز سمجھ کر اہل مکّہ سے کہا ہم تم کو ایک ایسا پرانا واقعہ بتاتے ہیں جس کی خبر بہت کم کسی کو ہے۔ تم (محمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطورِ امتحان جا کر دریافت کرو کہ اگر آپ اللہ کے سچّے رسول ہیں تو اصحاب کہف کا قصہ بیان فرمائیے۔ چنانچہ کفارِ مکّہ نے یہودیوں کے سکھانے سے رسولُ مکرم، نورِ مجسم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں آکر اصحاب کہف کا واقعہ دریافت کیا۔ آپ نے بغیر اِنشاء اللہ کہے وعدہ فرمالیا کہ کل بتاؤں گا۔ اِس خیال سے کہ جبرئیل وحی لے کر آئیں گے معلوم ہو جائے گا۔ لہٰذا پندرہ دِن تک کوئی وحی نہ آئی تو کفّارِ مکّہ بڑے خوش ہوئے اور طعن کرنے لگے۔ حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے محبوب کو کب غمگین دیکھ سکتا تھا۔ جناب جبرئیل علیہ السلام بحکم الٰہی اصحاب کہف کا قصّہ اور یہ آیت لے کر خدمتِ عالی میں حاضر ہوئے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کو آگاہ فرماتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں وارد ہے۔ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ یعنی:۔ اے میرے پیارے رسولؐ! جب آپ سے کوئی بات پوچھی جائے تو آپ اس کے بتانے کا وقت کبھی متعیّن نہ کیجئے اور کسی کام کے متعلق بھی بغیر اِن شاء اللہ کہے یہ نہ کہیے کہ میں اسے کل کر دوں گا اور جب اِن شاء اللہ کہنا بھول جائیے تو جس وقت بھی یاد آجائے اس وقت اِن شاء اللہ کہہ دیا کیجیے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ، آقائے نامدار، محبوب کردگار، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے رسُول یہ قصّہ (اصحابِ کہف کا واقعہ) کچھ زیادہ تعجب کے قابلِ نہیں ہے۔ ہماری وسعتِ قدرت کے مقابلے میں ایک معمولی سی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بات ہے۔ ہم نے تو دنیا و مافیہا کو پیدا کر دیا۔ ہمارے لئے چند اصحاب کو ایک غار میں برسوں سلائے رکھنا کیا مشکل ہے اور اپنے رسول کو ان کے واقعہ سے آگاہ کر دینا کیا دشوار ہے۔ اے میرے پیارے رسول کفار اپنی نادانی سے اس قصے کو عجیب سمجھتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش کو عجیب نہیں سمجھتے۔

قصہ اصحاب کہف

ایک بادشاہ جس کا نام دقیانوس تھا۔ اس نے چند بتوں کو اپنا معبود بنا رکھا تھا، یہ خود بھی ان بتوں کی پرستش کرتا تھا اور اپنی رعایا کو بھی انھیں بتوں کی عبادت پر مجبور کرتا تھا۔ جو ان بتوں کے آگے سجدہ کرنے سے اِنکار کرتا تھا ظالم بادشاہ ان کو قتل کر دیتا تھا۔ اس کی حکومت میں چند مالدار نوجوان آدمی ایسے بھی تھے جو دیندار اور خدا پرست تھے۔ یہ نوجوان اپنے ظالم باطل پرست بادشاہ اور شہر کے بُت پرست لوگوں سے چُھپے چُھپے رہتے اور خداوند کریم سے گڑگڑا گڑگڑا کر دُعا مانگتے کہ محافظِ حقیقی تو ہم کو اِس ظالم بت پرست بادشاہ کے پنجۂ ظلم سے محفوظ رکھ اور ہم کو اپنے لطف و کرم سے آرام و عافیت۔ سکون و اطمینان مرحمت فرما۔

ایک روز دقیانوس مردود کے جاسوسوں نے دقیانوس سے چغلی کھائی کہ عالی جاہ کی حکومت میں چھ نوجوان مالدار شخص ایسے ہیں جو جہاں پناہ کے مخالف اور باغی ہیں یعنی بتوں کے آگے سروں کو نہیں جھکاتے۔ بادشاہ نے فوراً ان خدا پرست نوجوانوں کو اپنے روبرو بلوا کر بہت کچھ ڈرایا اور دھمکایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے دِلوں پر استقلال کی مہر لگا دی۔ ان لوگوں نے باہمت ہو کر صاف کہہ دیا کہ ہم ہرگز باطل پرستی اور شرک قبول نہ کریں گے۔ یہ سُن کر بادشاہ بڑا چراغ پا ہوا اور ان کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور کہا کہ تم ابھی نو عمر ہو اس لئے میں تم کو سوچنے سمجھنے کے لئے تین روز کی مہلت دیتا ہوں۔ جاؤ اور اس مدت میں اپنے نفع نقصان کو خوب سمجھ بوجھ لو۔ انھوں نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس ظالم بادشاہ کے دربار سے باہر نکل کر آپس میں مشورہ کیا اور اس کے دستِ ستم سے بچنے کے لئے یہ تجویز سوچی کہ کچھ رقم اپنے ساتھ لے کر رات کی رات یہاں سے بھاگ چلو۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح ہوتے ہی اثنائے راہ میں انھیں ایک کسان ملا جس سے اِن لوگوں نے پانی طلب کیا۔ کسان نے ان سے کہا کہ تم بھلے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔ سچ سچ بتاؤ ان چھ نوجوانوں نے اس سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ کسان کو اُن کی باتیں بڑی پیاری اور بھلی معلوم ہوئیں لہٰذا کسان بھی ان کا شریکِ عزم ہو گیا۔ جب یہ سب چلنے لگے تو کسان کا کتا بھی اُن کے پیچھے پیچھے چلا۔ اصحاب کہف نے کہا ہم نجس کتے کو اپنے ساتھ نہ رکھیں گے۔ اس لئے کہ رات کو بھونکے اور چلائے گا۔ اِس کے بھونکنے اور شور مچانے سے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم لوگ کہاں اور کس مقام میں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ سبھوں نے اُس کو ہر چند پتھر مار مار کر بھگانا چاہا۔ مگر وہ کسی طرح اُن لوگوں سے جدا نہ ہوا۔ اور قدموں پر لوٹنے لگا۔ جس سے اُس کی عاجزی اور خوشامد ظاہر ہو رہی تھی۔ قدرت نے اس کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ اُس نے اصحاب کہف سے بہ زبان فصیح عرض کیا کہ آپ لوگ مجھ سے خوف یا نفرت نہ کریں۔ میں خدائے واحد کے پرستاروں کی دل سے محبّت کرتا ہوں اور اُن کا خادم ہوں۔ لہٰذا میں آرزو مند ہوں کہ جب آپ لوگ آرام کریں گے (یعنی سو جائیں گے) تو میں چوکیدار بن کر پہرا دوں گا۔ چنانچہ یہ کتا بھی ان کے ہمراہ ہو گیا۔ چلتے چلتے کسان نے کہا بھائیو اگر تم لوگ تھک گئے ہو تو یہاں ایک پہاڑ ہے جس میں ایک بہت ہی بڑا غار ہے جس کو میں جانتا ہوں۔ چلو وہیں چل کر آرام کر کے کچھ تکان دور کر لیں۔ اُس پہاڑ کا نام قیم تھا اور غار کا وصید اِس غار کے سامنے ایک چشمہ تھا وہاں کچھ میوہ دار درخت بھی تھے۔ اصحاب کہف نے وہاں خوب میوے وغیرہ کھائے بعدہٗ غار میں

نوٹ:۔ قیم اس پہاڑ کا نام ہے جس کے غار میں اصحاب کہف چھپے تھے اِسی مناسبت سے ان لوگوں کو اصحاب کہتے ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جا کر سو رہے۔ قدرت نے اُن پر ایسی نیند غالب کر دی کہ وہ پڑے سو رہے ہیں۔ آنکھیں ان کی کھلی ہوئی نظر آتی ہیں جس کے باعث وہ بیدار معلوم ہوتے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں۔ ایک مدت دراز سے وہ غار میں پڑے ہیں۔ ان کے سر کے بال اور ناخن بڑھ جانے کے باعث اُن کی شکلیں ڈراؤنی ہوگئی ہیں اُن کا کتا چوکھٹ یعنی غار کے منہ پر دونوں ہاتھ پھیلائے پڑا پہرا دے رہا ہے۔ غرض ایک عجیب بھیانک منظر ہے اور کچھ قدرتی رعب ایسا غالب ہے کہ کوئی ان کی طرف جھانکے تو ڈر جائے اور فوراً اُلٹے پاؤں بھاگے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیئے ہیں جو اُن کی دائیں بائیں کروٹیں بدلواتے ہیں تاکہ اُن کا جسم زمین پر پڑے پڑے خراب نہ ہو جائے خداوند تعالیٰ کی قدرت سے نہ اُن پر دھوپ پڑتی ہے نہ بارش کا پانی، اور وہ وہاں نہایت آرام سے نہایت کشادہ اور عریض (وسیع) جگہ میں ہر قسم کے ضرر سے محفوظ پڑے سو رہے ہیں۔ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں یہ ایک بہت بڑی نشانی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم پر لشکر کشی کی اور اُس غار کے پاس پہنچے تو آپؓ کی خواہش ہوئی کہ کسی شخص کو اندر بھیج کر اصحاب کہف کی کیفیت معلوم کریں۔ سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے منع فرمایا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ آقائے نامدار، محبوبِ کردگار، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو دیکھے گا وہ ہیبت کھا جائے گا۔ مگر انھوں نے نہ مانا اور کچھ آدمیوں کو غار کے اندر بھیجا جو جل کر مر گئے۔

جب دقیانوس بادشاہ کو یہ معلوم ہوا کہ وہ نوجوان جنھوں نے ہمارے بتوں کے آگے سر نہ جھکایا اور ان کو خدا نہ مانا، وہ سب راتوں رات بھاگ گئے اس نے ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے ہر طرف آدمی دوڑائے اور خود بھی جستجو میں نکلا۔ یہاں تک کہ بادشاہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس غار کے نزدیک پہنچا جہاں اصحابِ کہف پڑے سو رہے تھے۔ بادشاہ نے ان لوگوں کو مردہ جان کر کہا کہ ان مرے ہوؤں کو کیا سزا دوں چنانچہ اس نے غار کے منہ کو چونے کی دیوار سے بند کروا دیا۔

مفسرین نے کہا ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی ہیں۔ ان کے سردار کا نام یملیخا ہے اور آٹھواں اُن کا کتا ہے۔ تین سو برس کے بعد جب ایک دیندار بادشاہ کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سے نیند کا غلبہ اُٹھا لیا وہ بیدار ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اُن کے کھڑے ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے غار کی دیوار اپنی قدرت سے توڑ دی۔ یہ قدرت دکھائی کہ تین سو برس تک ایک ہی مقام پر پڑے رہنے کے باوجود بھی اُن کے کپڑے نہ میلے کچیلے ہوئے نہ سڑے نہ گلے اور نہ شکستہ ہوئے۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شمار کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس نے ایک مدتِ مدید کے بعد اصحاب کہف کو زندہ اُٹھایا تاکہ وہ آپس میں کچھ بات چیت کریں۔ چنانچہ اصحاب کہف جب بیدار ہوئے تو انھوں نے اپنے ناخنوں اور سر کے بالوں کو بڑھا ہوا دیکھا تو بڑا تعجب کیا کہ یہ کیا ہوا پھر آفتاب کی روشنی کی طرف دیکھ کر خیال کیا کہ صبح ہو گئی اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آج رات ہم لوگ بہت سوئے حتیٰ کہ عبادت کی بھی مطلق پرواہ نہ کی۔ پھر اُن میں سے کسی نے پوچھا کہو بھئی تم کتنے عرصہ یہاں ٹھہرے۔ انھوں نے کہا ہم یہاں ایک دن یا ایک دن سے کچھ کم ٹھہرے ہوں گے۔ لیکن جب انھوں نے اپنی حالت پر غور کیا تو انھیں یہ معلوم ہوا کہ ہم کو یہاں بہت عرصہ لگ گیا اور کہنے لگے کہ واللہ اعلم ہم سب یہاں کتنی دیر ٹھہرے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اُس وقت اُن کو بھوک و پیاس معلوم ہو رہی تھی۔ اصحابِ کہف کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی نے کہا بھئی ہم میں سے کوئی بازار جا کر کچھ کھانا لے آئے کیونکہ ہم سب کافی بھوکے ہیں۔ چنانچہ اصحاب کہف کا سردار جس کا نام یملیخا تھا کچھ رقم لے کر کھانے کا سامان لینے کے لئے روانہ ہوئے۔ چلتے وقت اُن کے ساتھیوں نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یملیخا سے تاکید کردی کہ اثنائے راہ میں کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں اور نہ کسی کو ہماری خبر ہونے پائے کیونکہ اگر لوگوں کو غار میں چھپے رہنے کی خبر ہوگئی تو بری طرح پیش آئیں گے یا تو ہم سب کو سنگسار کردیں گے یا اپنے مذہب باطل کی طرف لوٹا لیں گے اگر ہم لوگ ان کے دباؤ میں آکر اپنے دین حق سے پھر گئے تو یاد رکھو کہ پھر کبھی فلاح نہیں پا سکتے سبحان اللہ سچے ایماندار اور حق پرست ان کو کہتے ہیں کہ جنھوں نے ایمان کی سلامتی کے لئے جان و مال، عزت و آبرو سب کچھ قربان کردیا اور حق پرستی پہ قائم رہے۔ المختصر یملیخا کچھ رقم لے کر شہر میں پہنچے تو شہر کی حالت اور وضع قطع بالکل بدلی ہوئی پائی، نہ وہ زمانہ ہے نہ وہ دقیانوس بادشاہ ہے۔ لوگوں سے پوچھا کہ اس شہر کا نام کیا ہے لوگوں نے کہا اس شہر کو افسوس کہتے ہیں اور یہاں کے بادشاہ کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ یہ سُن کر یملیخا خاموش رہا اور ایک نان بائی کی دُکان پر جاکر کچھ کھانا خریدا اور قیمت ادا کی۔ نان بائی نے یملیخا سے قیمت پاکر سکوں کی طرف غور کیا تو یہ عجیب طرز کے پُرانے اور قدیمی سکے تھے۔ نان بائی نے ان قدیمی سکوں کو دیکھ کر خیال کیا کہ اس آدمی نے کہیں کوئی گڑا ہوا خزانہ پایا ہے۔ دکاندار نے یملیخا سے رُخ بدل کر کہا کہ یہ سکے تم نے کہاں سے پائے؟ سچ سچ بتادو نہیں تو میں تمہیں گرفتار کرادوں گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے گھر میں ضرور کوئی پرانا خزانہ تھا جو تمھارے ہاتھ لگ گیا ہے۔ یملیخا نے کہا کبھی آج تیسرا دن ہے کہ بادشاہِ دقیانوس کے بازار میں کھجوروں کی خرید و فروخت کی قیمت میں یہ سکے پائے ہیں۔ لوگوں نے یملیخا کی بات سُن کر کہا کیا تم دیوانے ہوگئے! دقیانوس مردود کو مرے ہوئے تین سو برس کا زمانہ ہوگیا ہے۔ نوبت بہ اینجا رسید کہ بادشاہ وقت تک یہ خبر پہنچ گئی۔ اس نے فوراً یملیخا کو بلواکر پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور کیا تم کو کوئی قدیمی خزانہ ملا ہے۔ یملیخا نے جواب دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں، اور مجھ کو کوئی خزانہ نہیں دستیاب ہوا ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کیا تم کو کوئی جانتا بھی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یملیخا نے کئی شخصوں کے نام بتائے جن کو کوئی نہ جانتا تھا۔ بادشاہ نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ یہ شخص جن لوگوں کے نام لیتا ہے، بہت پُرانے معلوم ہوتے ہیں۔ بادشاہ نے پھر یملیخا کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ اچھا یہاں تمھارا گھر وغیرہ کہاں پر ہے۔ یملیخا چند شاہی آدمیوں کو لیکر چلا اور تلاش کرتے کرتے ایک پرُانی حویلی کے پھاٹک پر جاکر کھڑا ہو گیا اور کہا یہ ہے۔ لوگوں نے کہا یہ گھر تو اس پیر مرد کا ہے جو اس محلے میں سب سے زیادہ عمر رکھتے ہیں۔ پیر مرد کو آواز دی گئی۔ پیر مرد نے باہر آکر جب یملیخا کی گفتگو سُنی تو دل میں خیال کیا کہ کہیں میرا مکان میرے قبضے سے نہ نکل جائے۔ لہٰذا پیر مرد نے یملیخا سے پوچھا کہ ذرا آپ اپنا حسب نسب تو بتائیے۔ یملیخا نے جب اپنا حسب ونسب بتانا شروع کیا تو پیر مرد قدموں پر گر پڑے اور کہنے لگے آپ تو ہمارے جد (یعنی دادا) نکلے اور کہا کہ آپ کا تذکرہ ایک دن سیّدنا حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے بھی کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ اب عنقریب اُٹھیں گے۔

جب بادشاہِ وقت نے سارا واقعہ سُنا تو بڑا متعجب ہوا اور بڑی معذرت کی اور کہا باقی اصحاب کو بتائیے تاکہ میں خود شرفِ ملاقات حاصل کروں۔ چنانچہ بادشاہ اُسی وقت مع اپنے چند مصاحبوں کے یملیخا کے ہمراہ چلے۔ جب غار کے قریب پہنچے تو یملیخا نے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہریں کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اصحاب آپ کے گھوڑوں کی آواز سن کر، بادشاہِ دقیانوس کی آمد کا گمان کرکے پریشان ہو جائیں۔ معزز حاضرین میں آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اِس وقت اس شہر پر دو بادشاہوں کی حکمرانی تھی۔ نصف شہر پر مسلمان دیندار بادشاہ قابض تھا اور نصف پر ایک عیسائی بادشاہ۔ جب عیسائی بادشاہ نے اصحاب کہف کا واقعہ سُنا تو وہ بھی فوراً ان سے ملنے کے لئے دوڑا ہوا آیا۔ لیکن یملیخا کی ہدایت کے مطابق دونوں غار کے کچھ فاصلے پر رُکے رہے یملیخا اِن دونوں بادشاہوں سے جُدا ہوکر سیدھا غار کے اندر گیا۔ غار میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پہنچتے ہی یملیخا کے ساتھیوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا کہ الحمد للہ کہ تم خیریت سے آپہنچے۔ یملیخا نے کہا بھائیو، یہ تو بتاؤ ہم لوگ اس غار میں کتنے دن تک ٹھہرے رہے۔ ساتھیوں نے کہا کہ ایک دن یا ایک دن سے کم ہوئے ہوں گے۔ یملیخا نے کہا کہ آپ لوگوں کا خیال غلط ہے۔ ہم لوگ اس غار میں کامل تین سو برس تک سوتے رہے ہیں اور مدت ہوئی کہ ظالم دقیانوس بھی مرگیا۔ اس کی جگہ اب دو بادشاہ حکمراں ہیں ایک نصرانی دوسرا مسلمان عادل بادشاہ ہے اور یہ دونوں تمھاری ملاقات کے لئے آئے ہوئے ہیں اور غار سے کچھ دور پر رُکے ہوئے ہیں کہو تو بلا لاؤں۔ یہ سنتے ہی سب ایک زبان ہوکر کہنے لگے کیا تم انگشت نمائی کراؤ گے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم سب مل کر خداوند کریم سے دُعا کریں کہ وہ ہمکو اپنی جوار رحمت میں جائے راحت عنایت فرمائے۔ یہ دُعا مانگتے ہی سب کی روحیں قبض ہوگئیں اور بحکمِ الٰہی غار کا دروازہ بھی فوراً خود بخود بند ہوگیا۔ جب بہت دیر ہوئی تو دونوں بادشاہوں نے یملیخا کو ہر چند تلاش کرایا مگر نہ پاسکے جسے خدا چھپائے اُسے کون پاسکتا ہے۔ لہٰذا سب کی یہ رائے ہوئی کہ یہاں کوئی یادگار قائم کردی جائے۔ مسلمان بادشاہ نے مسجد بنوانی چاہی اور نصرانی بادشاہ نے گرجا۔ اسی بات چیت میں دونوں میں جھگڑا ہوگیا اللہ تعالیٰ نے حق پرست کو باطل پرست پر غالب کیا یعنی مسلمان بادشاہ فتحیاب ہوا اور اس نے وہاں ایک مسجد تعمیر کرادی۔

(سورہ کہف پندرھواں پارہ)

سلطانِ کونین محبوبِ دارین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم کا اصحابِ کہف کے متعلق ایک عظیم معجزہ

حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالقادر صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے موضح القرآن میں ارقام فرمایا ہے کہ رسولِ مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے جی میں آیا کہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اصحاب کہف کو دیکھیں حضرت جبرئیل علیہ السّلام تشریف لائے اور محبوب کبریا سرّ دار انبیاءؑ صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انھیں دُنیا میں نہ دیکھیں گے۔ مگر آپ اپنے صحابۂ کرام میں سے چار شخصوں کو بھیجئے اُن کو کلمہ پڑھا کر آپ کے دین میں داخل کر لیں۔

حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل اصحاب کو کس طرح بھیجوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپؐ اپنے اوڑھنے کی چادر مبارک بچھائیے اور اس پر سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس چادر کے چاروں کونوں پر بٹھا کر ہوا کو حکم دیجئے کہ وہ چادر کو مع اصحاب کرام اس غار پر پہنچا دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپؐ کے تابع کیا ہے، چنانچہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ جب یہ صحابۂ کرام غار پر پہنچے تو غار کے پتھر کو ہٹا کر اندر تشریف لے گئے تو کتا بھونکا اور دوڑا۔ جب ان کی صورت دیکھی تو قدموں پر لوٹنے لگا۔ اور سر سے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ جب یہ صحابۂ کرام اصحاب کہف کے قریب پہنچے تو کہا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ"۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اُن کے جسم میں جان ڈال دی وہ اُٹھے اور سلام کا جواب دیا۔ صحابۂ کرام نے اصحاب کہف سے کہا کہ تم سب کو پیغمبر آخر الزمان سلطانِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے۔ انھوں نے کہا آپ پر اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام۔ پھر صحابۂ کرام نے اُن کو مذہبِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی انھوں نے بخوشی قبول فرما کر صحابۂ کرام کے سکھانے سے کلمۂ شہادت یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجکر بحکم خدا پھر سو گئے۔ اب یہ لوگ امام مہدی کے زمانے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہیں اٹھیں گے اور سلام کرکے پھر سو رہیں گے۔ آخری مرتبہ پھر قیامت میں اُٹھیں گے۔
(از تفسیر موضع القرآن صفحہ ۳۰۱)

اے مومنو لگاؤ تو نعرہ درود کا
پہنچاؤ تو حضور میں تحفہ درود کا

جس کی زباں پہ جاری درود و سلام ہے
اس پر قسم خدا کی جہنم حرام ہے

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا خضر علیہ السّلام کی ملاقات کیلئے روانہ ہونا

ایک روز سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السّلام وعظ فرما رہے تھے سارے مجمع پر ایک کیف اور وجد کا عالم طاری تھا۔ اِسی اثنار میں ایک شخص نے آپ سے پوچھا یا کلیم اللہ دنیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو آپ سے زیادہ علم و عقل رکھتا ہو۔ معاً آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ حق تعالیٰ کو جناب موسیٰ علیہ السّلام کی یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ شانِ پیغمبری کے تو اتنی بات بھی خلاف تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ وہ یوں جواب دیتے کہ مجھ جیسے اللہ کے بندے بہتیرے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ تم سے بڑا ایک اور عالم ہے جس کو میں نے اپنا خاص علم عطا کیا ہے جو مجمع البحرین میں ہے تم اس سے جا کر ملو اور شانِ علم دیکھو۔ چنانچہ سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السّلام حسبِ ارشاد باری تعالےٰ اپنے شاگرد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو ہمراہ لے کر عازمِ سفر ہوئے اور راستے کھانے کے لئے ساتھ میں ایک بُھنی ہوئی مچھلی لے لی۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کو اُس مقام کا یہ پتہ دیا کہ جس جگہ تمھاری بُھنی ہوئی مچھلی زندہ ہوکر غائب ہو جائے وہی جگہ مقامِ مقصود یعنی مجمع البحرینؑ ہے۔ الغرض جناب موسیٰ علیہ السّلام نے برابر سفر جاری رکھا اور اپنے دِل میں ٹھان لیا کہ جب تک ہم مجمع البحرین تک نہ پہنچیں گے برابر سفر کرتے رہیں گے دو ہی باتیں ہیں یا تو ہم منزلِ مقصود

نوٹ:- مجمع البحرین دو دریا کے مقام اتصال کو کہتے ہیں یعنی جہاں بحرِ فارس اور بحرِ روم آپس میں ملتے ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تک پہنچ ہی جائیں گے یا یوں ہی مدتوں چلتے ہی رہیں گے اور اسی کوشش میں اپنی جان دے دیں گے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ○

چنانچہ جناب موسیٰ علیہ السّلام چلتے چلتے دریا کے کنارے ایک صاف ستھری جگہ پر جہاں کہ ایک بڑا پتھر بچھا ہوا تھا پہنچے اور وہاں پڑاؤ کیا اور بہ سبب تکان سفر آپ کو نیند کا غلبہ ہوا لہٰذا آپ کچھ دیر کے لئے سو رہے۔ ادھر جناب یوشع بن نون وضو کرنے میں مشغول ہوئے اُدھر وہ بُھنی ہوئی مچھلی جو آپ بطور زادِ راہ لے کر چلے تھے خدا کی قدرت سے زندہ ہو کر دریا میں جا پڑی اور اس کے جانے کی جگہ میں ایک خشک سرد کرسی دریا میں پیدا ہو گئی جناب یوشع کو بڑا تعجب ہوا اور خیال کیا کہ جب جناب موسیٰ علیہ السّلام بیدار ہوں گے تو یہ حیرت انگیز واقعہ بیان کروں گا۔ لیکن خدا کی شان جب جناب موسیٰ علیہ السّلام نیند سے بیدار ہوئے تو جناب یوشع کو وہ مچھلی کے زندہ ہو کر دریا میں چلے جانے کا قصّہ یاد نہ رہا اور اس واقعہ کا بیان کرنا بھول گئے۔ اب یہاں سے جناب موسیٰ علیہ السّلام اور جناب یوشعؑ دونوں آگے روانہ ہوئے۔ کچھ سفر طے کرنے کے بعد جناب موسیٰ علیہ السّلام کو بھوک معلوم ہوئی۔ آپ نے جناب یوشع سے کھانا طلب فرمایا۔ جناب یوشع نے معذرت سے عرض کیا کہ میں اس واقعہ کو کہنا بھول گیا جو پچھلی منزل پر ہوا تھا۔ یعنی وہ بُھنی ہوئی مچھلی جو ہمارے پاس تھی اُسی مقام پر پتھر کے پاس جہاں ہم آپ ٹھہرے تھے زندہ ہو کر دریا میں جا پڑی اور خدا کی قدرت سے وہ مچھلی جس طرف جاتی تھی دریا کا پانی پھٹ جاتا تھا اور بیچ میں راستہ پیدا ہو جاتا تھا اور خشک زمین نمودار ہو جاتی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک میں وارد ہے اِنْ اَذْکُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا ○ سیدنا موسیٰ علیہ السّلام نے مچھلی کا واقعہ سن کر فرمایا کہ وہی تو ہمارا مقام مقصود ہے جس کا پتہ اللہ تعالیٰ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے ہم کو بتایا تھا یعنی مجمع البحرین وہی ہے، لہٰذا اسی وقت فوراً دونوں کے دونوں اپنے پیروں کے نشانات ڈھونڈھتے ہوئے واپس پھرے اور اس مقام پر آپہنچے جہاں مچھلی زندہ ہوکر دریا میں کود پڑی تھی اور اُس دریا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین خشک کرکے ایک نہایت اچھا چوڑا راستہ پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں بزرگ تلاشِ خضر میں اِسی قدرت کے بنائے ہوئے راستے پر روانہ ہوئے کچھ دور چلنے کے بعد حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع علیہما السلام جناب خضر علیہ السلام کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ جناب خضرؑ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے سلام علیک کیا۔ حضرت خضر علیہ السّلام نے منہ کھول کر سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو، موسیٰ علیہ السّلام نے کہا میں موسیٰ ہوں مجھے حق تعالےٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر وہ علم سیکھوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو عنایت فرمایا ہے۔ جناب خضر علیہ السّلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ یعنی اے موسیٰ رہنے کو تو میرے ساتھ رہ سکتے ہو، مجھے کوئی انکار نہیں ہے لیکن تم میرے ساتھ رہ کر اور میری عجیب باتیں دیکھ کر جو تمھارے خیال و فہم سے بالا معلوم ہوں، اعتراض نہ کرنا اور نہ دریافت کرنا ورنہ ہمارا آپ کا ساتھ چھوٹ جائے گا۔

جناب موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ یعنی موسیٰ علیہ السّلام نے جواب دیا کہ نہیں یہ بات نہیں ہے آپ انشاء اللہ مجھے صابر پائیں گے اور جو آپ کہیں گے آپ کا کہنا مانوں گا اور کسی قسم کی خلاف ورزی نہ کروں گا۔ خضر علیہ السلام نے کہا۔ آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو اس شرط پر رہ سکتے ہیں کہ جب تک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ کروں آپ مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھنا۔ جب یہ بات طے ہوگئی تو جنابِ خضر علیہ السّلام اور جناب موسیٰ علیہ السّلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چلے، چلتے چلتے راستے میں ایک دریا پڑا۔ یہ دونوں بزرگ ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی والوں نے بلا اُجرت ان کو سوار کر لیا جب وہ کشتی چلنے لگی تو جناب خضر علیہ السّلام نے لوگوں کی نگاہ بچا کر کشتی میں سُوراخ کر دیا۔ اب کشتی میں پانی بھرنے لگا۔ یہ دیکھتے ہی جناب موسیٰ علیہ السّلام سے نہ رہا گیا وہ بول اُٹھے، یہ آپ نے کیا کیا؟ کشتی کو توڑ ڈالا کہ سب اہلِ کشتی ڈوب جائیں۔ خدا کی قسم یہ آپ نے بہت ہی خطرناک بات کی یہ کہہ کر موسیٰ علیہ السّلام اپنے کپڑوں سے سُوراخ بند کرنے لگے۔ اور بولے کہ احسان کا بدلہ نقصان سے دینا ایک بڑی انوکھی بات ہے۔

حضرت خضر علیہ السّلام نے کہا بھئی میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ صبر سے ہرگز کام نہ لے سکیں گے۔ جناب موسیٰ نے کہا بھئی میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ بھول گیا۔ آپ میری بھول پر کچھ خیال نہ فرمائیے۔ غرض بات گئی گذری ہوئی پھر یہ دونوں بزرگ کشتی سے اُتر کر ایک گاؤں کی طرف چلے۔ راستے میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے، خضر علیہ السّلام اُن لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو اٹھا کر ایک دیوار کے پیچھے لے گئے اور وہاں اس کو مار ڈالا۔ یہ دیکھنا تھا کہ موسیٰ علیہ السّلام سے صبر نہ ہو سکا اور پھر بول اُٹھے، ارے یہ آپ نے کیا کیا معصوم بچّے کی جان بے قصُور لے لی۔ جان کا بدلہ جان ہے۔ آپ نے کس کی جان کے عوض اس کی جان لی۔ خدا کی قسم آپ نے یہ بہت برا کیا۔

یہ سُن کر خضر علیہ السّلام نے کہا اے موسیٰ کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ میری تعجب خیز باتوں کو دیکھ کر بغیر دریافت کئے آپ نہ رہ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ آئندہ اگر میں آپ کے معاملے میں دخل دوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئیے گا۔ اس کے بعد یہ دونوں بزرگ ایک گاؤں میں پہنچے اُس گاؤں کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ شام ہی سے گاؤں کا دروازہ بند کر لیتے تھے پھر کسی کے واسطے ہرگز نہ کھولتے تھے۔ اتفاق سے یہ دونوں بزرگ شام کے بعد پہنچے اور گاؤں والوں سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہر چند دروازہ کھولنے کے لئے کہا مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ پھر خضر علیہ السّلام نے کہا اچھا تم لوگ اگر دروازہ نہیں کھولتے تو ہم کو کھانا دو کہ ہم مسافر ہیں اور اس وقت یہاں ہمارا قیام ہے۔ ان گاؤں والوں نے کھانا دینے سے بھی انکار کر دیا۔ دونوں بزرگ بھوکے رہے اور گاؤں کے باہر ہی ٹھہرے رہے۔ صبح ہوتے ہی خضر علیہ السّلام نے ایک دیوار جو اُس گاؤں میں شکستہ اور گرنے کے قریب تھی۔ آپ نے دن بھر میں اس دیوار کو بغیر کسی اُجرت کے درست کر دی اور گرنے سے بچالیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے صبر نہ ہو سکا اور بیساختہ بول اُٹھے کہ واہ حضرت واہ ان گاؤں والوں نے تو ہمارے ساتھ ایسی بدسلوکی کی اور آپ نے بلا اُجرت اُن کی دیوار بنا دی۔ یہ بات سنتے ہی جناب خضر علیہ السّلام نے فرمایا۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ج سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ٥ یعنی اے موسیٰ تمہارے قول کے مطابق اب میرے تمہارے درمیان یہاں سے جدائی ہے۔ اب میں آپ کو رخصت کرتا ہوں اور اُن باتوں کی اصل حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے اور بے بولے نہ رہ سکے۔ سنیئے!

اوّلؔ۔ کشتی میں سُوراخ کر دینے کا یہ سبب تھا کہ وہ کشتی دو غریب بھائیوں کی تھی وہ دونوں غریب بھائی اس کشتی کو دریا میں کرائے پر چلایا کرتے تھے اور ان کے گھر میں چند بیمار آدمی تھے جن کی گزراوقات اُسی کشتی کی آمدنی سے ہوتی تھی۔ میں نے اس کو چھید کر کے عیب دار اِس لئے کر دیا کہ دوسرے کنارے پر ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر عمدہ اور بے عیب کشتی کو غریب ملاحوں سے زبردستی چھین لیا کرتا تھا۔ لہٰذا میں نے اس میں سُوراخ کر کے اُس میں ایک ایسا عیب پیدا کر دیا کہ وہ ظالم بادشاہ کشتی کو خراب اور عیب دار سمجھ کر نہ چھینے اور وہ دونوں غریب بھائی اس کو جوڑ کر پھر اپنے کام میں لا سکیں

دوسرا۲ واقعہ؛ وہ لڑکا جس کو میں نے حکم الٰہی سے مار ڈالا تھا۔ اس کا سبب

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یہ ہے کہ اُس لڑکے کے ماں باپ نیک اور ایماندار تھے لیکن اُس لڑکے کے اطوار اچھّے نظر نہیں آتے تھے اور اُس سے اندیشہ تھا کہ بڑا ہو کر کہیں اپنے ماں باپ کو گمراہ نہ کر دے اس لیئے ہم نے اُس کو بحکم الٰہی مار ڈالا اس کے بدلے میں حق تعالیٰ اُس کے والدین کو ایک اولاد دے گا جو اپنے ماں باپ کے لیئے ایک بہترین نعمت ثابت ہو گی، لہٰذا ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسی لڑکی عنایت فرمائی جس کی اولاد سے کئی پیغمبر پیدا ہوئے۔ (موضح القرآن صفحہ ۳۰۸)

تیسرا معاملہ، اس دیوار کا جس کو میں نے درست کر کے مضبوط کر دیا تھا۔ وہ اس شہر کے دو یتیم بچّوں کی تھی اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ گڑا ہوا تھا۔ ان کا باپ بہت ہی نیک آدمی تھا مرحوم کی نیک بختی کے باعث حق تعالیٰ نے چاہا کہ وہ خزانہ ضائع نہ ہو، اگر دیوار گر پڑتی تو خزانہ نظر آجاتا اور دوسرے لوگ اس پر قبضہ کر لیتے اور اس نیک آدمی کی اولاد محروم رہ جاتی۔ اس لئے اس دیوار کو لوگوں کی نگاہ سے بچایا تاکہ جب وہ دونوں یتیم بچّے اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور ان میں پوری سمجھ پیدا ہو جائے تو حق تعالٰے کے فضل و کرم سے اپنا خزانہ دیوار کے نیچے سے نکال لیں اور اپنی زندگی آرام و فارغ البالی سے بسر کریں۔

پھر جناب خضر علیہ السّلام نے کہا اے موسیٰ میں نے جو کچھ بھی آپ کے سامنے کیا بحکم الٰہی کیا۔ اپنی ذاتی رائے اور اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کیا۔ یہ ہے حقیقت ان تمام باتوں کی جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔ ان باتوں کے ختم ہوتے ہی خضر علیہ السّلام حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ (پندرہواں پارہ سورہ کہف)

روایت ہے کہ اسی دیوار میں جس میں اُن دونوں یتیم بچّوں کا خزانہ محفوظ تھا، اسی میں ایک زبرجد کی تختی پوشیدہ تھی جس پر مع بسم اللہ شریف چند بہترین نصیحتیں لکھی تھیں (دہ) یہ ہیں:-

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اوّل :۔ تعجب ہے اس شخص پر جو قضا و قدر پر یقین رکھتا ہو اور پھر پریشان پھرے۔

دوؔم :۔ حیرت ہے اس شخص پر جو خدا کی رزاقی کا قائل ہو کر معصیت میں دن رات پھنسا رہے۔

سوؔم :۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو موت کا قائل ہو پھر زندگی کو لہو و لعب میں بسر کرے۔

چہاؔرم :۔ حسرت ہے اُس شخص کی زندگی پر جو روز و شب دنیا کے انقلاب دیکھتا ہے پھر بھی اپنی آنکھیں نہیں کھولتا بلکہ اندھوں کی طرح دونوں ہاتھوں سے دنیا سمیٹنے میں مصروف ہے۔ (از وعظ سکھانے والی کتاب)

رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص جو صبح ہوتے ہی نماز فجر کا خیال رکھتا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے ایسے شخص میں ایمان کی علامت پائی جاتی ہے، اور صبح ہوتے بغیر نماز فجر پڑھے بازار کی طرف دنیا کمانے کی فکر میں جاتا ہے اُس شخص میں شیطان کی علامت ہوتی ہے۔ لہٰذا جو شخص نمازی ہے وہ اللہ کے دوستوں میں ہے اور جو بے نمازی ہے وہ شیطان کا ساتھی ہے۔ (از مظاہر حق صفحہ ۲۱ جلد اول)

افسوس ہے ان لوگوں پر جو دنیا کے کاموں میں دن رات سرگرداں و پریشان رہتے ہیں۔ پیٹ کے لئے دروغ و کذب سے کام لیتے اور طرح طرح کی سخت محنت و مشقت۔ مصیبت و دقّت اُٹھاتے رہتے ہیں لیکن پانچ وقت خداوند کریم کی یاد سے اور اس کی نماز سے دَم چراتے ہیں اے مسلمان بھائیو اور بہنو اس بات کو خوب اچھی طرح سوچ سمجھ لو کہ ایک دن موت کا آنا ضروری ہے اور جس وقت موت آجائے گی دنیا خواب و خیال ہو جائے گی۔ لہٰذا اس زندگی کو نہایت غنیمت جانو اور جلد از جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر کے عمل صالح کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت میں جُھکے رہو۔ اپنے گھر والوں کو بھی نیک عمل کرنے کی تاکید کرو۔ تاکہ وہ بھی نیک کام کر کے گناہوں سے بچیں۔ اللہ کی یاد کثرت سے کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جہانِ دل کو آباد رکھیں۔ نمازِ پنجگانہ سے دنیائے دل کو روشن رکھیں۔ اپنی موت کو اکثر یاد کریں اور اس دنیائے دل کو روشن رکھیں۔ اپنی موت کو اکثر یاد کریں اور اس دنیائے فانی کے عیش و آرام کو خوابِ خیال سمجھیں اور قبر سے میدانِ قیامت تک کے سامان درست کریں۔

موت کا بھاری سفر ہے کچھ تو توشہ چاہیئے ۔۔۔ ایک ایمان دوسرے پرہیز و تقویٰ چاہیئے
ایک روٹی جَو کی کافی ہے اسے دنیا میں بس ۔۔۔ جس کو قبرِ تنگ میں کل جا کے سونا چاہیئے
عیش جنّت ہے ہمیشہ مومنوں کے واسطے ۔۔۔ چار دِن یادِ خدا میں دل لگانا چاہیئے
کل یہ سب اعضا بدن کے لاپتہ ہو جائیں گے ۔۔۔ کچھ دُعا زاری خدا سے آج کرنا چاہیئے
جو پہنچنا چاہتے ہیں خالقِ کونین تک ۔۔۔ اُن کو محبوبِ خدا سے دِل لگانا چاہیئے
جو کہ شیدائی ہیں میرے سرورِ کونین کے ۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ بس ہمکو مدینا چاہیئے
دونوں عالم میں چمکنے کے لئے محمود اب ۔۔۔ زندگی حضرت کی اُلفت میں مٹانا چاہیئے

وہ کون ہے جس نے دنیا بھر کا سفر کیا

یعنی (قصہ سکندر۔ ذوالقرنین)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝

سکندر ذوالقرنین کی بابت خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ وہ ہمارا ایک بندہ تھا جس کو ہم نے زمین میں بہت بڑی وسعت و طاقت بخشی تھی اور طرح طرح کے سامانِ ضرورت عطا کئے تھے۔ اطراف و اکنافِ عالم میں شہر پر شہر فتح کرتا تھا۔ سکندر کو ذوالقرنین اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو دو کنارے زمین کا حاکم بنایا تھا یعنی جہاں سے سورج نکلتا ہے اور جہاں غروب ہوتا ہے (مشرق و مغرب) ایک مرتبہ وہ بڑے بڑے قلعے اور شہر فتح کرتا ہوا مغرب کی طرف بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ سورج غروب ہونے کے مقام پر پہنچا۔ تو اُس نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سورج کو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک کالے کیچڑ کے تالاب میں ڈوب رہا ہے اور اس کے آس پاس ایک قوم جس کو ناسک کہتے ہیں آباد ہے۔ یہاں اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ ذوالقرنین کو مخاطب فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ یعنی اے ذوالقرنین ہم نے تم کو بادشاہ بنایا ہے اور تم کو ہر طرح کی طاقت بخشی ہے تم چاہے ان لوگوں کو دُکھ پہنچاؤ اور چاہے ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، چنانچہ ذوالقرنین نے قوم ناسک کو مخاطب کر کے سب سے پہلے ان کو توحید کی تعلیم دی اور پُر زور الفاظ سے کہا کہ اگر کوئی میرا کہنا نہ مانے گا اور خدائے واحد پر ایمان نہ لائے گا تو میں اس کو یہاں سخت سزا دوں گا یعنی قتل کرا دوں گا، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اس کے لئے آخرت میں بہتری ہی بہتری ہے اور یہاں ہم بھی اس کے ساتھ ہر طرح کی رعایت برتیں گے اور سہل سے سہل احکام نافذ کریں گے۔ لہٰذا سکندر کے اس کہنے کا اُن پر کافی اثر پڑا اور سب کے سب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

مغربی شہروں کو فتح کرنے کے بعد سکندر ذوالقرنین نے مشرق کی طرف رُخ کیا اور اس طرف برابر بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک جب وہ سورج طلوع ہونے کے مقام تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایسے لوگوں پر طلوع ہوتے دیکھا یعنی اقصائے مشرق میں ایسی قوم کو آباد پایا جن کو قدرت نے اتنی عقل بھی مرحمت نہ فرمائی تھی کہ وہ بود و باش و سکونت کے لئے کوئی مکان وغیرہ بناتے۔ وہاں دھوپ سے بچنے کے لئے کوئی سایہ یا کوئی درخت بھی نہ پایا جاتا تھا۔ اور کسی قسم کی کوئی کھیتی بھی نہ تھی اس وحشی قوم کا نام منسک تھا یہ برہنہ رہتے تھے دن میں گرمی اور دھوپ کی شدت کی وجہ سے پناہ لینے کے لیے غاروں اور گڑھوں میں چھپ رہتے اور جب سورج غروب ہو جاتا تو غاروں سے باہر نکل کر چلتے پھرتے۔ ذوالقرنین نے اس قوم کو بھی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پیام توحید دیا اور حلقۂ اسلام میں لے آئے۔

سکندر ذوالقرنین جب مشرقی ممالک فتح کر چکا تو اس نے جنوب کی جانب رُخ کیا اور برابر بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ وہ ایک ایسی جگہ پہنچا جو دو پہاڑوں کے بیچ میں تھی سکندر نے ان پہاڑوں سے کچھ فاصلے پر ایک ایسی قوم کو آباد پایا، جو سکندر کی زبان اچھی طرح نہیں سمجھ سکتی تھی۔ الغرض اُس وحشی قوم نے ذوالقرنین کو صاحبِ لشکر جاہ وحشم دیکھ کر کسی نہ کسی طرح اپنی زبان میں اشارے سے سمجھا کر اپنی قابلِ رحم مصیبت و حالت ظاہر کی اور ذوالقرنین سے کہا کہ اے سکندر ذوالقرنین۔ اس پہاڑ کے نیچے یاجوج ماجوج کی قوم رہتی ہے اور جس وقت وہ پہاڑ سے نکل کر ادھر آجاتی ہے۔ ہمارے چوپائے وغیرہ سب کھا جاتی ہے یہاں تک کہ گھاس اور درخت وغیرہ بھی نہیں چھوڑتی۔ جتنے جانور مثلاً گائے بھینس اونٹ بکری جو کچھ اُن کے ہاتھ لگتا ہے سب لے جاتی ہے۔ بلکہ آدمی تک کو نہیں چھوڑتی۔ مفسرین نے لکھا ہے یاجوج ماجوج یہ دونوں قومیں سیدنا حضرت نوح علیہ السّلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں، ان کی صورتیں بڑی بھیانک اور ڈراونی ہیں قد اُن کا ایک سو بیس گز کا ہے اور کان اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ایک کان کو بچھاتے اور دوسرے کو اوڑھ لیتے ہیں۔ گھاس پھوس کیڑے مکوڑے اور ہر قسم کی گندی چیزیں ان کی غذا ہیں رنگ اُن کا سُرخ ہے۔ بال زرد۔ پیٹ بڑا۔ پاؤں چھوٹے ہیں۔ داڑھیاں لمبی۔ آنکھیں نیلی اور دانت منھ سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔

چنانچہ اس مظلوم قوم نے سکندر ذوالقرنین سے عرض کیا کہ یہ یاجوج ماجوج کی ظالم قوم ہم کو بہت پریشان کرتی اور فساد مچاتی ہے اگر آپ ہمارے حال پر مہربانی فرمائیں۔ تو ہم آپ کے لئے کچھ روپیہ اکٹھا کر دیں۔ اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان ظالموں کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دیں کہ ہماری طرف وہ نہ آسکیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ذوالقرنین نے کہا کہ وہ روپیہ جس پر میرے پروردگار نے مجھ کو قبضہ دیا ہے وہ تمہارے روپے سے بہتر ہے اور وہ میرے پاس کافی ہے۔ لہٰذا مجھ کو تمہارے روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں، اگر تم کو کچھ مدد کرنا ہے تو تم اپنی قوتِ بازو اور سامان کے فراہم کرنے میں میری مدد کرو کہ میں بآسانی تمہارے اور اُن ظالموں کے درمیان ایک ایسی مضبوط دیوار تعمیر کرادوں کہ پھر یاجوج ماجوج تمہاری طرف نہ آسکیں۔ لہٰذا اسکندر نے ایک کثیر تعداد لوہے اور تمام ضروری سامانوں کی اکٹھا کرا کر لوہے کے بڑے بڑے لٹھے دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصّے میں ڈلوا کر اس کو پُر کر دیا اور لوہے کو خوب لال انگارے کی مانند کرا کے اُس پر لاکھوں اور کروڑوں من تانبا پگھلوا کر ڈلوا دیا۔ جو دیوار کے سوراخوں اور درزوں میں بیٹھ کر جم گیا اور سب مل کر ایک مضبوط پہاڑ جیسی لمبی چوڑی دیوار بن گئی۔ یہی دیوار سدِ سکندری کے نام سے مشہور ہے اور آجتک موجود ہے۔ یاجوج ماجوج نہ تو اس دیوار پر چڑھ سکتے ہیں نہ اس دیوار میں سوراخ کر سکتے ہیں۔ یہ دیوار ایک سو پچاس گز لانبی اور پینسٹھ گز چوڑی ہے۔ جب یہ دیوار تیار ہو گئی تو سکندر ذوالقرنین نے اس دیوار کو دیکھ کر کہا، بیشک یہ میرے خداوند کریم کی بخشش اور مہربانی ہے جو قیامت تک قائم رہے گی۔ لیکن جب میرے ربّ کا وعدہ پورا ہوگا یعنی قیامت کا روز آئے گا اور صُور پھونکی جائے گی تو میرے پروردگار کے حکم سے اس دیوار کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ جیسا قرآن پاک میں وارد ہے

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۧ یعنی خداوند قدوس فرماتا ہے کہ جس دن اس دیوار کے ٹکڑے ٹکڑے کرائے جائیں گے اس دن یاجوج ماجوج کی قوم کو اس قدر اور زیادتی اور کثرت سے چھوڑیں گے کہ یہ پانی کی موج کی مانند

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپس میں ایک دوسرے میں شامل ہو جائیں گے۔ پھر کچھ مدت کے بعد صور پھونکی جائے گی اور جس سے سارا نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ جس سے تمام امی مُردے اپنی اپنی قبروں سے جی اٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہم انھیں میدان قیامت میں اکٹھا کریں گے۔ اور جہنم اُس روز اُن کافروں کے سامنے پیش کریں گے جن کی آنکھیں ہمارے ذکر یعنی قرآنِ پاک کے دیکھنے پڑھنے سے محروم رہنے کے لئے غفلت و جہالت کے پردے میں چھپی ہوئی تھیں۔

اے ایماندارو، وہ لوگ جو خداوند قدوس کی آیتوں اور قیامت کے دِن اس کے دربارِ عالی میں حاضری دینے کو سچ نہ جانیں گے ان کے سارے اعمال بیکار ہو جائیں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے کافروں کے لئے دوزخ کا مہمان خانہ تیار کر رکھا ہے۔ جب یہ مر کر ہمارے پاس آئیں گے تو ان کو وہاں اُتارا جائے گا اور قیامت کے دن ہم ایسے لوگوں کو اپنے دربار میں کچھ بھی عزت و رفعت نہ دیں گے اور برسرِ دربار ذلیل و رسوا کر کے نہایت بے عزتی اور ذلت کے ساتھ آتشِ دوزخ میں جھونک دیں گے اور یہ اُن کی سزا صرف اُن کے کفر کے باعث ہو گی کہ انھوں نے ہماری آیتوں اور ہمارے رسولوں کا مذاق اڑایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا ۝ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اُس کے رسولوں پر صدق دل سے ایمان لے آئے اور ایمان لانے کے بعد اُنھوں نے عمل بھی اچھے کئے تو ان کا مہمان خانہ گلشنِ فردوس ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے انھیں کوئی نکالے گا اور نہ وہ خود وہاں کے عیش و آرام کو چھوڑ کر کسی جگہ جانا گوارا کریں گے۔

قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ٥ خداوند قدوس اپنے پیارے محبوب خدائی کے مطلوب۔ نبیوں کے سرتاج۔ کونین کے مہاراج صاحبِ معراج رسول مکرم نبی معظم نور مجسّم۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے رسُول آپ دنیا کے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ تم ابدی عیش وآرام حاصل کرنا چاہتے ہو تو عیش وعشرت، عافیت و راحت دینے والے معبُود حقیقی کی وحدانیت کو مانو جو بیشمار خوبیوں اور محاسن دینے والا ہے۔ اے میرے پیارے رسول آپ ان لوگوں سے یہ بھی فرما دیجئے کہ اگر میرے کردگار عالم کے اوصاف اور حمد و ثناء لکھنے کے لئے سمندر کا پانی بھی روشنائی بن جائے تو میرے خداوند عالم کے کلمات یعنی اوصاف کے احاطۂ تحریر میں آنے سے قبل سمندر کا پانی ختم ہو جائے اگرچہ ہم اُس جیسا اور ایک سمندر اُسکی مدد کے لئے لاسکیں پھر بھی اللہ جلّ جلالہٗ کی خوبیاں نہیں لکھی جاسکتیں، لہٰذا اے مسلمان بھائیو اور بہنو! جب اللہ تعالےٰ خود نہایت پرزور الفاظ کے ساتھ اپنے قرآن پاک میں فرما رہا ہے کہ ہماری حمد و ثناء لکھنے والے دنیا بھر کے سمندر کی روشنائی بنالیں اور اتنے ہی سمندر اس کی مدد کے لئے لے آئیں تو یہ سب کے سب ختم ہو جائیں لیکن ہمارے اوصاف نہیں ختم ہو سکتے۔ لہٰذا انسان ضعیف البنیان میں اتنی قدرت کہاں کہ پروردگار عالم کی تعریف کماحقہٗ بیان کر سکے یا لکھ سکے۔ لیکن انسان کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے جو بھی اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے ہے اپنا مقبول بندہ بنالیتا ہے اور بڑے مرتبے عنایت فرماتا ہے جیسا حدیث شریف میں وارد ہے کہ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ یعنی حضور مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابِ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ہر شخص شجر و حجر ہر برگ و بر ہر مقام اور حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کرے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ یہ بھی نبی معظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ اَلْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ یعنی ہر شے کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے لیکن دِل کا صیقل اللہ کا ذِکر ہے۔ لہٰذا اے مسلمان بھائیو اور بہنو اللہ تعالیٰ کی یاد کثرت سے کرو یہی وہ ذکر ہے جو ظلمت دِل کو دور کر کے قلب کو منوّر کر دیتا ہے بیقرار دل کو قرار و سکون اگر حاصل ہو سکتا ہے تو اللہ ہی کے ذکر سے ہو سکتا ہے جیسا قرآن پاک میں وارد ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب اے انسان اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا کے رنج وغم سے نجات ملے اور دل کو طرح طرح کی فکروں سے چین حاصل ہو تو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کیونکہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو آرام و راحت قرار و عافیت سکون و طمانیت حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد رب العباد ہے فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ (یعنی یاد کرو تم مجھ کو تو یاد کروں میں تم کو اور خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کے ساتھ اس وقت تک ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے نام سے اپنی زبان تر رکھتا ہے۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ ہر روز صبح شام ایک قطعۂ زمین دوسرے قطعۂ زمین سے پوچھتا ہے کہ تجھ پر کسی اللہ کے بندے نے نماز پڑھی اور ذکرِ الٰہی کیا یا نہیں۔ جب وہ ٹکڑا کہتا ہے کہ ہاں فلاں فردِ خدا نے مجھ پر ذکر الٰہی کیا اور نماز پڑھی تو وہ خطۂ زمین خوش ہوتا ہے اور بزرگ جانتا ہے جس حصّے پر ذکر الٰہی اور نماز پڑھی گئی ہو۔ اور اُس پر جو شخص نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے زمین کا وہ ٹکڑا بروز قیامت اللہ تعالےٰ کے سامنے اس کی گواہی دے گا کہ اے پروردگار یہ تیرا نیک بندہ مجھ پر کثرت سے تیرا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا تھا۔

روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک ذاکر اور پرہیزگار و متّقی بندہ دنیا سے انتقال کرتا ہے تو قطعات زمین ایک دوسرے کو ندا کرتے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ کا فلاں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مومن بندہ دنیا سے کوچ کر گیا۔ لہٰذا اس بندۂ خدا کی جُدائی میں زمین و آسمان روتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے کہ یہ تم کو کس نے رُلایا ہے۔ یہ دونوں (یعنی زمین و آسمان) عرض کریں گے، اے پروردگار اس نمازی و ذاکر اور مومن بندہ کی جدائی نے! سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے نیک اور ذاکرین بندوں کا کیا بلند مرتبہ ہے کہ ان کا مرنا جینا دونوں مقبول ہے۔

اللہ جلِ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ جناب موسیٰ علیہ السّلام سے بذریعہ وحی ارشاد فرماتا ہے کہ اگر دنیا میں اللہ کا ذکر کرنے والے نہ ہوتے تو زمین اہلِ دنیا کو نگل جاتی۔ چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نیک اور ذاکر بندوں کے صدقے میں رُکی ہوئی ہے اور باطل پرست حق پرستوں کے طفیل میں شاد و آباد ہیں۔ فی الحقیقت دنیا میں حق پرست اور خدا کے نیک و برگزیدہ بندے نہ ہوتے تو دنیا برباد ہوجاتی۔ پس ان باطل پرستوں کو حق پرستوں کا شکریہ اور احسان ماننا چاہیے وہ ان کے سبب سے غضب الٰہی سے بچے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کیساتھ محبّت کرنا

حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندے سے دوستی کرے تو اس پر اپنے ذکر کا دروازہ کھول دیتا ہے یعنی اپنی یاد اور ذکر کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی حلاوت پاتا ہے تو اس پر اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر اسے مجلسِ اُنس کی طرف بلند کرتا ہے اور یعنی اسے اللہ تعالیٰ سے محبت اور ایک خاص تعلق پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے غیر یعنی اللہ تعالیٰ سے غافل رہنے والوں سے اس کو وحشت و نفرت ہونے لگتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے توحید کی کرسی پر بٹھاتا ہے۔ لہٰذا وہ ایک سچّا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مُوحد ہو جاتا ہے اور جمیع اقسام شرک خفی وجلی سے دُور کر دیا جاتا ہے اور اس کے سامنے سے سارے حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ عظمت لاہوت وجلالِ جبروت۔ فنائے عبودیت احد اسرارِ معرفت کھل جاتے ہیں۔ حق سبحانہ تعالیٰ اُسے حضرت فردانیت میں داخل فرمالیتا ہے یعنی وہ محرمِ رازِ فردانیت بن جاتا ہے اور آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

اکثر بزرگانِ دین کا قول ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر گنہگاروں کے حق میں تریاق ہے یعنی اللہ کے ذکر سے گناہوں کا زہر دور ہو جاتا ہے اور حق سُبحانہٗ تعالیٰ کا ذکر وہ ذکر ہے جو اللہ والوں کا زیور۔ اہلِ یقین کی غذا۔ توکّل کرنے والوں کا خزانہ مقربان بارگاہِ الٰہی کا بچھونا اور عارفوں کے لئے ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی میں اسرار جمال الٰہی نظر آتے ہیں۔ پس اے ایمان دارو اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر کثرت سے کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے اُن دلوں کو دیکھتا رہتا ہے کہ وہ کونسا دل ہے جس پر میرا ذکر غالب ہے اور وہ کونسا دل ہے جو اس کی یاد میں مشغول ہے۔ لہٰذا وہ بندہ جس کا دِل اُس کی یاد میں مصروف ومشغول ہے اور جس پر اس کا ذکر غالب ہے۔ خود خدا اُس کے انتظامات کا متوفی ہو جاتا ہے اور اُس کے سارے کام بخیر وخوبی انجام پاتے ہیں، اور وہ خود اس کا ہمنشین وہمدم۔ والی ومددگار۔ مونس ودم ساز بن جاتا ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ حق سبحانہ، تعالیٰ کے ذاکروں کا کتنا بڑا مرتبہ ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اُن کا کفیل ومددگار ہو جاتا ہے۔

فی الحقیقت جس نے اس کو یاد کیا اور ڈھونڈا ضرور پایا اور جس نے پایا دُنیا پر لات ماری عمر بھر اللہ کی یاد اور شکر گزاری میں بسر کر دی۔

تورات میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب بندے کا شغل میری ذات

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں زیادہ ہو جاتا ہے تو میں اُس کی لذت اور نعمت اپنے ذکر میں بتا دیتا ہوں یعنی وہ مجھے دوست رکھتا ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں میرے اور اس کے درمیان سے پردۂ حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اُن حالتوں میں بھی نہیں بھولتا جن حالتوں میں دوسرے اُس سے غافل ہو جاتے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی باتیں پیغمبروں کی سی ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کے روکنے کے سبب بن جاتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ جس قطعۂ زمین کے باشندوں پر یا شہریوں پر اور دیہاتیوں پر اُن کی سرکشی اور معصیت کے باعث عذاب نازل کرنا چاہتا ہے۔ اپنے پیارے نیک اور شکر گزار اور مقبول بندوں کی برکت اور طفیل سے عذاب روک دیتا ہے۔ سبحان اللہ قربان جائیے اُن اللہ والوں کے جن کے طفیل و برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب اور عذاب سے امان پائیں۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بہ روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی کہ ظالموں سے کہدو کہ مجھ کو یاد نہ کریں۔ اگر وہ مجھ کو یاد کریں گے تو میں ان کو لعنت کے ساتھ یاد کروں گا یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک شرک و کفر اور نافرمانی کرنے والا۔ اسکی آیتوں اور رسولوں کے ساتھ تمسخر کرنے والا سخت ظالم ہے۔

ابن جریر نے سدی سے یہ روایت کی ہے کہ جو بندہ پروردگار عالم کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کو ضرور یاد کرتا ہے اور جو کافر و مشرک اور نافرمان ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ لعنت و عذاب کے ساتھ یاد کرتا ہے۔

عبداللہ بن حمید اور ابن ابی حاتم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ شرابی۔ چور۔ قمار باز۔ زانی اور خون ناحق کرنے والے بھی حق سبحانہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرما چکا ہے کہ جو مجھ کو یاد کرے گا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں بھی اُسے یاد کروں گا۔ اِس کا جواب سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیا کہ ہاں ہاں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ بالکل صحیح فرمایا ہے مگر ایسے فاسق و فاجر لوگ جب تک اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اللہ بھی ان کو یاد کرتا رہتا ہے لیکن لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہے۔ لہٰذا اے مسلمان بھائیو! اور بہنو! جس قدر جلد ممکن ہو فسق و فجور سے توبہ کر کے اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے مطابق خدا کی یاد میں مشغول ہو جاؤ، ورنہ نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ٹھہرو گے۔

حضرت بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ رسُول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار ہے وہ ذاکر ہے یعنی اللہ والا ہے اگرچہ وہ روزہ نماز اور تلاوت قرآن کم کرتا ہے اور جو بندہ نافرمانی کرے وہ حق سبحانہٗ تعالیٰ سے دور ہے اور گمراہ ہے اگرچہ وہ کتنا ہی زیادتی کے ساتھ نماز روزہ اور تلاوت قرآنِ پاک کرتا ہو۔

ابوالشیخ اور دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت یعنی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ کی تفسیر میں یہ فرمایا ہے کہ تم اطاعت کے ساتھ مجھ کو یاد کرو اور میں تم کو مغفرت کے ساتھ یاد کروں۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں وارد ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ میں اُس وقت تک اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے نام سے اس کے لب متحرک ہیں

چنانچہ زبان کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اذکار ماثورہ قرآن پاک کی تلاوت کرنا ہے۔ **دل** کا ذکر کیا ہے۔ حضور قلب سے اس کی طرف متوجہ ہونا، غیر کی محبت دل سے دور کرنا۔ اس کی قدرت و صنعت اور عجائبات میں غور و فکر کرنا۔ ہاتھ پاؤں کا ذکر کیا ہے۔ یعنی ہاتھ پیر اور جسم سے اللہ تعالیٰ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی بندگی میں مشغول ہونا مثلاً نماز کے ارکان خوب اچھی طرح سے ادا کرنا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ذکر کا حکم کثرت سے مذکور فرمایا ہے اور رسول مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بار بار ذکر الٰہی میں باخبر رہنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حافظ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری شریف میں لکھا ہے کہ ذاکر اگر الفاظِ ذکر کے معنیٰ بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی اَجر پائے گا۔ لہٰذا ذکر کے اَجر و ثواب پانے کا وہی شخص مستحق ہے جس کے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف ہوگا اور جو اس کی نافرمانی سے ڈرتا ہو، نہایت ادب و تعظیم سے یادِ الٰہی کرے، ہر حال میں شکر ادا کرے ورنہ اجر و ثواب نہ ملے گا بلکہ نافرمانی اور بدتہذیبی کے سبب ذکر موجبِ وبال بن جائے گا۔

پس اے ایماندارو! کسی حال میں خدا کی یاد سے غافل نہ رہو اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو جیسا اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ یعنی شکر کرو اللہ تعالیٰ کا اور ناشکری سے باز آؤ کیونکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ یعنی اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تم کو اور زیادہ نعمت عطا کروں گا اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ جب مالک دیکھتا ہے کہ بندے نے حقِ نعمت اور حقِ انعام ادا کیا تو اس بندے پر مزید نعمت کا احسان فرماتا ہے اور اگر حقِ نعمت ادا نہ کیا تو پہلی دی ہوئی نعمتیں بھی چھین لیتا ہے اور کفرانِ نعمت کے جرم میں مبتلا کرتا ہے لہٰذا بندے کو لازم ہے کہ ؎

ہر گھڑی شکرِ خدا کرتا رہے　　نعمتوں کا حق ادا کرتا رہے
یاد سے اس کی نہ غافل ہو کبھی　　بندگی اُس کی صدا کرتا رہے
مثلِ پروانہ رہے ہر دم نثار　　جان و دل اُس پر فدا کرتا رہے

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ جو بندہ شکر گزار ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ضرور ہوتی ہے کیونکہ شکر گزار بندے کا دھیان ہر وقت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی نعمت کے حاصل ہونے پر اپنے مالک و محسن اور محبوب کی طرف جاتا ہے پھر اس مالک کی محبّت شکر گزار بندے کے دل میں بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بندہ شاکر اور محبِّ صادق ہو جاتا ہے۔ سچی محبت کی یہ چند دلیلیں ہیں۔ اوّل یہ کہ محب موت سے ناراض نہیں ہوتا اس لئے کہ کوئی محبّت کرنے والا اپنے محبوب کے دیدار سے کراہت نہیں کرتا۔ نبی محترم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص خداوند قدوس کے دیدار فرحت آثار کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے دیدار کو عزیز رکھتا ہے۔

دوئم علامت محب کی یہ ہے کہ وہ ہر وقت ہر ساعت اپنے محبوبِ حقیقی کے ذکر میں محو رہے اور ہر دم محبوب کے ذکر سے قلب و جگر اور زبان کو تر رکھے یہی نہیں بلکہ محبوب کی ہر محبوب شے کو محبوب رکھے۔ شعر

محبّت میں وہی کامل ہے اے دل جو دل و جان سے ۔۔۔ اسے چاہے اور اُسکے چاہنے والے کو بھی چاہے

چنانچہ آدمی جس کو دوست رکھتا ہے۔ اُس کی ہر شے خط و کتابت تالیف و تصنیف کو بھی دوست رکھتا ہے۔ لہٰذا جن کو یہ دعویٰ ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے محب ہیں اور ہم کو اللہ تعالیٰ سے بڑی محبت ہے تو ان کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے مطلوب و محبوب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے کلام یعنی قرآن مجید اور ہر شے جو اُس کی طرف منسوب ہو اس سے محبت کرنا بہت ہی ضروری ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا دعوےٰ قطعی غلط ہے اور وہ جھوٹا ہے کیونکہ محب صادق وہی ہے جو دوست کی ہر شے کو دوست رکھے چنانچہ ہمارے آقا و مولا رسولِ مکرّم نبی معظّم رحمتِ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خلائق سے بے انتہا تکلیفیں پہنچیں جس کے بیان کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی کفار مکہ جنھوں نے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ ظلم ڈھائے ہیں جو خارج از بیان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راستوں میں کانٹے بچھا دیتے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تھے۔ حضور پر نماز کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی لا کر لاد دیتے تھے۔ حضور پر کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے۔ حضور کے پیچھے شہر کے اوباش و بدمعاش لوگوں کو لگا دیتے تھے وہ حضور کو بُرا بھلا کہتے اور تالیاں بجاتے اور حضور کے جسم نازنین پر اس قدر سنگ باری کرتے تھے کہ حضور کا جسم مبارک لہو لہان ہو جاتا یہی نہیں بلکہ حضور کے اہلِ بیت پر دانہ اور پانی بند کر دیتے۔ حضور کے دوستوں کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالتے اور ان کی لاشوں کو پہاڑ کے کھنڈروں میں پھینک دیتے۔ یہ ظلم و ستم صرف اس لئے روا رکھا تھا کہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسُول سے محبت کرتے تھے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ باوجودیکہ اتنی سخت تکلیفیں برداشت کرنے پر بھی رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بد دُعا نہ کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہمارے پیارے خالق کی مخلوق ہے۔ سبحان اللہ

ع   محبّت اس کو کہتے ہیں محبّت ہو تو ایسی ہو

اللہ تعالیٰ کے ذاکرین اور شکر گذار بندوں کے واقعات

حکایت: حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا جس روز وصال ہونے والا تھا، اس روز اولیائے کرام نے آقائے نامدار محبوب کردگار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ معین الدین اللہ کا دوست آنے والا ہے۔ آؤ اُس کی پیشوائی کو چلیں اور جب خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال فرمایا تو اُن کی پیشانی مبارک پر یہ عبارت بخطِ نور لکھی ہوئی تھی مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ یعنی اللہ کا محبوب پیارا بندہ اللہ کی محبت میں۔

حکایت:۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت آخری ہوا تو ایک شخص نہایت حسین و جمیل آپ کے پاس آیا اور ایک سیب آپ کو دیا اس سیب کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور دیر تک خوش آمدی۔ خوش آمدی فرماتے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رہے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ قبلہ رو ہو کر قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف ہو گئے۔ جب تلاوت کر چکے تو سیب کو سونگھا اور جان۔ جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ لوگ کفنا کر آپ کا جنازہ مسجد میں لائے۔ نماز تیار تھی۔ موذن نے اذان کہنا شروع کی جب موذن نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا آپ نے کفن سے ہاتھ نکال کر انگلی کھڑی کر لی۔ لوگوں نے چاہا کہ انگلی بٹھا دیں غیب سے آواز آئی اے مسلمانو ذوالنون نے انگلی بنامِ محمد رسول اللہ اٹھائی ہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ پکڑ لیں گے ہرگز نہ گرے گی۔

حکایت:۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد یعنی حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے انتقال کیا اور سب اُسکی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر چلے۔ لیکن میں (خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ) اُسکی قبر کے قریب بیٹھا رہا عالمِ مشغولی میں دیکھا کہ عذاب کے دو فرشتے اس کے پاس آئے اور چاہتے تھے کہ عذاب کریں اتنے میں میرے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ تشریف لائے اور دونوں عذاب کے فرشتوں سے فرمایا کہ اس پر عذاب نہ کرو۔ یہ میرا مرید ہے یہ سن کر فرشتے فوراً واپس چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اس کے معاملات سے برگشتہ تھا آپ نے فرمایا واقعی اُس کا حال ایسا ہی تھا مگر اس نے اپنی ذات کو میرے پلّے میں باندھا تھا اِس لئے اس کی حمایت میرے ذمہ ضروری ہے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ان فرشتوں کو حکم ہوا کہ چلے آؤ اس شخص پر عذاب نہ کرو عثمان کی خاطر میں نے اس کو بخش دیا۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی اولیاء اللہ کی شان میں فرماتے ہیں:۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرد انند ز راہ

ترجمہ:۔ اللہ والوں کو خداوند عالم نے اتنی قدرت عطا فرمائی ہے کہ کمان سے چھوٹا ہوا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تیر بھی واپس ہو جائے۔ الغرض اللہ کے شکرگزار اور ذاکرین بندوں کا ذکر الٰہی کرتے کرتے بڑا مرتبہ ہو جاتا ہے لہٰذا اے ایماندارو تم بھی یاد خدا سے غافل نہ رہو اللہ تعالیٰ تم کو بھی بڑے مرتبے عنایت فرمائے گا۔

ایک حبشی غلام کا رات بھر ایک قبر میں جا کر یادِ الٰہی کرنا

حکایت:۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام خرید کیا اور اس غلام سے کہا کہ فلاں مدّت تک مجھ کو محنت و مزدوری کر کے ایک درہم روز دیا کر جب مدّت ختم ہو جائے گی تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گا۔ لہٰذا یہ غلام اپنے آقا کے حکم کے بموجب روزانہ صبح ہوتے ہی ایک درہم لاکر پیش کر دیتا کچھ عرصہ کے بعد ایک شخص نے عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمہارا فلاں غلام مُردوں کے کفن چرا کر بیچتا ہے اور اسی رقم سے تم کو ہر روز ایک درہم دیتا ہے اگر کچھ شک شبہ ہو تو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ یہ سن کر عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت صدمہ ہوا اور کہا استغفراللہ میں کس بلا میں مبتلا ہو گیا ایسے درہم اور غلام سے باز آیا۔ آپؒ کو اس غلام کے راز دریافت کرنے کی بڑی فکر ہو گئی۔ لہٰذا ایک روز رات میں عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے پوشیدہ طور سے اس غلام کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ غلام ایک گورستان میں پہنچا اور ایک قبر کو کھول کر اُس میں داخل ہو گیا۔ اب عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کو پوری طور پر یقین ہو گیا کہ یہ غلام ضرور کفن چور ہے۔ جب غلام کو قبر سے نکلنے میں عرصہ گزرا تو آپ فرماتے ہیں کہ میں خود اس کے نزدیک گیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا عمیق یعنی گہرا غار ہے اور اس میں ایک محراب بنا ہوا ہے اس محراب میں یہ غلام نہایت ہی عمدہ لباس پہنے ہوئے یاد الٰہی میں مشغول ہے جب ذکر خدا سے فارغ ہوا تو سجدہ میں سر رکھ کر زار و نزار رُو رُو کر بڑی ہی عاجزی و انکساری سے گڑگڑا گڑگڑا کر عرض کرتا ہے کہ اے بارالٰہ دن کو حاضری کی فرصت نہیں پاتا معاف فرمانا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اب صبح ہونے کو ہے آقائے مجازی درہم مانگے گا۔ سوائے تیرے مجھ کو اس غم سے کون چھڑانے والا ہے۔ ناگاہ آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا اور ایک درہم غلام کے پاس چھوڑ کر غائب ہوگیا غلام اس درہم کو لے کر خوشی خوشی غار کے باہر آیا اور غار کے منہ کو مٹی سے بند کر کے بصورت قبر بنا کر چلنے کا قصد کیا کہ عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالےٰ عنہ دوڑ کر بڑی اضطرابی حالت سے اس سے لپٹ گئے اور ہاتھ پیر چومنے لگے۔ غلام یہ ماجرا دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور جناب باری میں عرض کرنے لگا کہ بار خدایا اب تک یہ راز مخفی تھا لیکن اب ظاہر ہوگیا۔ لہٰذا اب لطف زندگی و بندگی نہ رہا۔ تو مجھ کو دنیا سے اُٹھالے اور اپنے پاس بلالے۔ یہ دُعا کر ہی رہا تھا کہ روح قالبِ عنصری سے نکل کر جانب محبوب پرواز کر گئی۔ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس اللہ والے غلام کے انتقال پُر ملال سے بڑا صدمہ ہوا اور دست تاسف ملتے اور کہتے تھے کہ ہائے میں آج تک اس اللہ والے غلام سے واقف نہ تھا اور آج واقف بھی ہوا تو یہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ لہٰذا آپ نے اُس کی لاش کو اس کے ہی کپڑوں میں کفنا دفنا دیا۔ پس اسی شب عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دیکھا کہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب خلیل اللہ علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اے عبداللہ تو نے ایسے ولی اللہ کو انھیں کپڑوں میں دفنا دیا چنانچہ ایسے ہی اللہ والوں کی شان میں حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر

ازدرِ خویش خدارا بہ بہشتم مفرست　　گردشِ کوی تو از کون و مکان مارا بس
نیست مارا بجز از وصل تو در سر ہوسے　　ایں تجارت ز متاعِ دو جہاں مارا بس

ترجمہ:۔ خدا کے واسطے مجھ کو اپنے دروازے سے جنّت کی طرف نہ بھیج کیونکہ تیری گلی کی سیر میرے لئے کون و مکان کی نعمتوں سے زیادہ ہے۔ ہمارے سر میں آپ کے وصل کے علاوہ کوئی خواہش نہیں اور ہمارے لئے دونوں جہان کی دولت سے بہتر یہی تجارت ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایک حبشی چرواہے کے پتھر پر عصا مارنے سے شیریں پانی کا چشمہ جاری ہونا اور ایک اشارے میں پہاڑ کا معلّق کھڑا ہو جانا

حکایت:۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام گرمی کے موسم میں ایک بہت بڑے جنگل سے گزر رہے تھے کہ آپ کو بسبب شدتِ گرما سخت پیاس معلوم ہوئی آپ نے ہر چند پانی تلاش کیا۔ لیکن دستیاب نہ ہوا۔ اتفاقاً ایک حبشی بکری چراتا ہوا نظر پڑا۔ آپ اس کے پاس گئے اور کہا السلام علیکم اس چرواہے نے جواب میں کہا وعلیکم السّلام یا خلیل اللہ آپ یہ سن کر متعجب ہو گئے کہ اس انجان شخص نے میرا نام کیونکر جانا۔ لہٰذا آپ نے اس حبشی چرواہے سے فرمایا کہ مجھ کو سخت پیاس معلوم ہو رہی ہے تو مجھ کو اپنی بکریوں کا تھوڑا دودھ پلا۔ اس چرواہے نے عرض کیا کہ آبِ سرد حاضر کروں یا دودھ۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہاں تو پانی کا نام و نشان بھی نہیں معلوم ہوتا تو آبِ سرد کہاں سے لائے گا۔ لہٰذا دودھ ہی غنیمت ہے۔ یہ سنتے ہی چرواہے نے اپنا عصا پہاڑ کے ایک پتھر پر مارا۔ قدرت خدا سے پتھر پر عصا پڑتے ہی اُس میں سے شیریں پانی جاری ہو گیا جو نہایت ہی سرد اور میٹھا تھا آپ نے خوب سیر ہو کر پیا اور کمال تعجب سے قدرت الٰہی پہ غور فرمانے لگے کبھی آپ اس حبشی چرواہے کی صورت دیکھتے اور کبھی آسمان کی طرف نظر کرتے۔ حبشی چرواہا آپؑ کے اس تعجب سے متعجب ہو کر عرض کرنے لگا کہ اے خلیل اللہ آپؑ قدرتِ خدا سے کیا تعجب کرتے ہیں۔ ابھی اس پہاڑ کو اشارہ کر دوں کہ یہ اپنی جگہ چھوڑ کر معلق ہو جائے، تو یہ پہاڑ اسی دم معلّق ہو جائے۔ ابھی چرواہے کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ پہاڑ فوراً زمین چھوڑ کر معلّق کھڑا ہو گیا۔ جناب خلیل علیہ السّلام اس واقعہ سے اور بھی حیرت زدہ ہو گئے اور کہنے لگے، اللہ اکبر اس معمولی اور ادنیٰ درجے کے آدمی کو یہ مرتبۂ عالی حاصل ہے۔ یہ کہہ کر آپ حق سبحانہٗ تعالیٰ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی حمد و ثنا رمیں محو ہو گئے کہ اتنے میں جناب جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اے خلیل اللہ آپ اس قدر متعجب و متفکر کیوں ہیں ۔ یہ حبشی چرواہا بظاہر ایک معمولی شخص ہے لیکن خداوند کریم کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہے ۔ یہ جو دُعا کرے رب العزت کمال مرتبہ اور وجاہت سے اسی وقت قبول فرماتا ہے اور ذرا بھی توقف روا نہیں رکھتا سبحان اللہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت میں خودی سے گزر گئے اور اپنی ہستی کو اللہ کی راہ میں فنا کر چکے ہیں جو کچھ جس وقت بھی طلب کرتے ہیں وہی پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں کو دیکھا کرتا ہے جس کام کے لئے یہ لب ہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ فوراً پورا کرتا ہے ۔ چنانچہ مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر

کاں دعاء شیخ نے چوں ہر دعاست — فانی است وگفت او گفتِ خداست
چوں خدا از خود سوال وکد کند — پس دُعائے خویش را چوں رد کند

یعنی :۔ یہ بزرگوں کی دُعا نہیں بلکہ فنافی اللہ کی دعا ہے لہٰذا اس کی بات فرمان خداوندی ہے جب خدا خود ہی مانگ رہا ہے تو وہ اپنی دعا کو کیونکر رد کر سکتا ہے ۔

جنگل میں ایک اندھی ہندی بڑھیا کا ذکر الٰہی اور شکر خدا میں مصروف رہنا اور بڑھیا کی خواہش کے مطابق اسکی لڑکی کو ایک شیر کا پھاڑ کھانا

حکایت :۔ ایک روز سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کیا کہ اے خداوندِ قدوس میری خواہش ہے کہ میں تیرے کسی نیک بندے کو دیکھوں اور اس کی ملاقات سے دل خوش کروں ۔ حکم ہوا کہ فلاں جنگل میں جاؤ وہاں ملاقات ہو جائے گی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چنانچہ آپ حسب ارشاد الٰہی اُس جنگل میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک بڑھیا ہاتھ پیر سے معذور اندھی دھندی سارا بدن بگڑا خون و پیپ سارے جسم سے جاری۔ کپڑے پھٹے، مکھی اور چیونٹیاں لپٹی مٹی میں لتھڑی پڑی یاد الٰہی میں مصروف ہے اور شکر خدا زبان سے جاری ہے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے متحیر ہو کر فرمایا کہ اے بڑھیا اس حالت اور اس قدر معذوری و مصیبت میں کس نعمت کا شکر ادا کر رہی ہے۔ بڑھیا نے عرض کیا کہ یا روح اللہ۔ خداوند کریم نے مجھ کو وہ جی جان عطا فرمایا ہے کہ ہر ذرہ اُس کا مثل آفتاب و مہتاب کے چمکتا ہے۔ اگرچہ میرا سارا بدن سڑ گل کر خراب ہو گیا لیکن اس خالق اکبر کا یہ احسان کیا کم ہے کہ اس نے میری زبان کو سلامت رکھا اور اس میں اپنے شکر ادا کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔

پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بڑھیا تیرا کوئی پرسانِ حال بھی ہے بولی، ہاں! پوچھا، کون؟ کہا وہ کردگار عالم جو سارے عالم کا پالن ہار اور نگہبان ہے وہی میری بھی خبر گیری اور نگہبانی کرتا ہے۔ پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بڑھیا سے پوچھا کہ تجھ کو کچھ حاجت ہے، بڑھیا نے عرض کیا کہ ہاں میری صرف ایک تمنّا یہ ہے کہ میری ایک بیٹی ہے جو کبھی کبھی میری خدمت کے لئے آجاتی ہے۔ اس کا خیال کبھی کبھی آجاتا ہے چاہتی ہوں کہ وہ بھی اس دنیائے فانی سے مٹ جائے کہ اس لڑکی کا خیال بھی میرے دل سے جاتا رہے اور صرف اس خالص و مخلص معبود حقیقی کا دھیان اور گیان دل میں موجزن رہے اور یوں عرض کرتی ہے۔

وہ آنکھوں میں مری ایسا سمائے — سوا اس کے نظر کچھ بھی نہ آئے
وہی جلوہ مجھے اپنا دکھائے — وہی شیدا مجھے اپنا بنائے
اسی کی روز و شب بس گفتگو ہو — وہی ہر دم ہمارے روبرو ہو
جو ہے نزدیک تر شہ رگ سے میری — وہی کرتا ہے میری دستگیری

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اسی کا فیض ہے محمود جاری — وہی رگ رگ میں ہے بندے کی ساری

چنانچہ جب سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام اس بڑھیا سے ملاقات کرکے واپس ہوئے تو راہ میں دیکھا کہ اس کی بیٹی کو ایک شیر چیر پھاڑ کر کھا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بڑھیا کی آرزو پوری ہوئی اور دعا مقبول ہوئی کہ اس لڑکی کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ فی الحقیقت جس نے اس معبود حقیقی سے محبت کی اس نے دنیا کے عیش و آرام۔ مال و دولت زن و فرزند سب پر لات ماری اور اسی کی محبت میں سرشار و بیقرار مست و مگن رہا۔

ایک بادشاہ کے لڑکے کا بادشاہی عیش و آرام پر لات مار کر بھاگ جانا اور اپنی زندگی خدا کی راہ میں فنا کرنا

حکایت: ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے گھر کی دیوار گر پڑی۔ مزدوروں کے اڈے پر گیا کہ کسی مزدور کو لاکر دیوار درست کرالوں۔ وہاں جاکر دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان معمولی کپڑے پہنے بیٹھا ہے۔ اور مزدور گاہ میں کوئی مزدور نہیں ہے، ناچار میں نے اُس خوبصورت نوجوان سے کہا بھئی میری دیوار گر پڑی ہے، تم چل کر بنا دو جو کچھ تمہاری مزدوری ہو وہ مجھ سے لو۔ جوان نے کہا، اچھا میں تمھاری دیوار چل کر درست کردوں گا۔ لیکن میری تین شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ جو مزدوری مقرر ہو جائے اُس میں فرق نہ ہو۔ دوسرے میری طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ تیسرے نماز کے لئے پہلے سے اجازت دے دو۔ میں اس کی تمام شرطوں کو بخوشی منظور کرکے اپنے ہمراہ لے آیا اور دیوار کی مرمت اس کے سپرد کرکے اپنے کام کو چلا گیا۔ جب شام کو واپس آکر دیکھا تو اس نوجوان نے دو مزدوروں کے برابر کام کیا تھا۔ لہٰذا میں نے بخوشی اس کو مزدوری دے کر رخصت کیا اور دوسرے دن آنے کی تاکید بھی کردی لیکن وہ جوان

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دوسرے دن نہ آیا۔ میں کافی انتظار کرنے کے بعد مزدوروں کے اڈّے پر گیا اور ہر چند اس جوان مزدور کو تلاش کیا، نہ پایا۔ لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہفتے میں ایک دن کام کرتے ہیں اور سات روز کھاتے ہیں۔ لہٰذا میں تلاش کرتے کرتے اس جوان کے مکان پر پہنچا۔ دیکھا تو وہ جوان بیمار ہے اور زمین پر پڑا ہے۔ میں نے اس جوان کا یہ حال دیکھ کر بہت افسوس کیا اور کہا بھئی تم بیمار ہو اور مسافرت میں ہو لہٰذا تم کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ اُٹھاؤ اور میرے گھر کو اپنا گھر تصوّر کرو چلو مجھ سے جو کچھ خدمت ہو سکے گی کروں گا۔ اس نے کہا بہتر ہے لیکن مجھ کو کچھ کھانا وغیرہ ہر گز نہ کھلائیے گا۔ الغرض میں انکو مکان پر لے آیا۔ اس جوان نے تین دن تک کچھ کھایا نہ پیا۔ اور نہ کچھ گفتگو کی چوتھے روز اُس نے مجھ کو بلا کر کہا کہ میرا وقت قریب ہے۔ میں آپ سے چند وصیتیں کرتا ہوں۔ ان پر ضرور عمل کیجئے گا۔ اول یہ کہ میرے گلے میں رسی باندھ کر زمین پر خوب گھسیٹنا اور کہنا کہ جو اپنے مالک حقیقی سے پھر کر نافرمانی کرے گا اس کا یہی حال ہوگا۔ شاید رحمت الٰہی جوش میں آجائے اور میری مغفرت ہو جائے دوسرے یہ کہ مجھ کو انھیں کپڑوں پر جو میرے بدن پر ہیں دفن کر دینا۔ تیسرے یہ کہ بادشاہِ وقت کے پاس جا کر یہ انگوٹھی اور قرآن پاک دے دینا، اور کہنا کہ اے بادشاہ ذرا خواب غفلت سے ہوشیار رہنا اور دنیاوی عیش و آرام جاہ و حشم کو خواب و خیال سمجھنا۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک موت آجائے اور تیری شان و شوکت مال و دولت، عزّت و بادشاہت خاک میں مِل جائے۔ اس وقت کوئی تدبیر و حکمت مفید نہ ہوگی۔ اتنا کہہ کر اس نوجوان شخص کا طائر روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

چنانچہ لبصد رنج والم میں نے حسب وصیت اس نوجوان شخص کی لاش کو کفنا کر چاہا کہ گلے میں رسّی ڈال کر مکان میں چاروں طرف گھسیٹوں ناگاہ دیوار و در سے ایک غیبی آواز سُنائی دی کہ خبردار ایسا ہر گز نہ کرنا یہ ولی اللہ ہے۔ پھر میں نے بخوبی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس نوجوان بزرگ کی لاشِ مبارک کی تجہیز و تکفین کرکے دفن کیا۔ بعد اس کے حسب وصیت میں ان کی انگوٹھی اور قرآن پاک لے کر بادشاہِ وقت کے دربار میں پہنچا۔ بادشاہ نے مجھ کو دیکھ کر پوچھا کہ تو کون ہے؟ تیرا کیا مطلب ہے؟ اور تو کہاں سے آیا ہے؟ میں نے دست بستہ عرض کیا کہ میں اسی شہر کا باشندہ ہوں ایک شخص کا پیام۔ انگشتری اور قرآن پاک لایا ہوں۔ بادشاہ نے کہا وہ شخص جس نے تم کو یہ چیزیں دی ہیں، وہ کہاں اور کس حال میں ہے؟ میں نے عرض کیا وہ شخص دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف سدھار گیا۔ وہ ایک مزدور تھا جو شہر میں محنت مزدوری کرتا تھا۔

یہ سنتے ہی بادشاہ چیخ مار کر رو دیا اور بیہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش میں آیا تو پوچھا کہ اس مرنے والے لعل نے کچھ وصیت بھی کی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں چند وصیتیں عرض کی تھیں جو میں عالی جاہ کے سامنے پیش کرتا ہوں، وہ یہ ہیں۔ اے بادشاہ ذرا خوابِ غفلت سے بیدار و ہوشیار رہنا کہیں اچانک موت نہ آجائے، اور ساری عیش و عشرت، سلطنت و بادشاہت بیکار ہو جائے۔ یہ سن کر بادشاہ اور بھی بدحواس ہو گیا کپڑے پھاڑتا سر پر خاک ڈالتا اور کہتا تھا کہ اے میرے شفیق و رفیق ناصح تم کدھر اور کہاں چلے گئے؟ چنانچہ رات میں چادر اوڑھ کر میرے ہمراہ اس نوجوان کی قبر پر گیا اور قبر سے لپٹ کر بہت رویا اور تڑپا اور کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا ہمیشہ شراب و کباب میں گرفتار رہتا تھا۔ ایک روز لہو و لعب میں مشغول تھا اور ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامان مہیا تھے کہ محل کے قریب ہی ایک مدرسہ تھا وہاں کسی نے یہ آیت کریمہ ستائیسواں پارہ سورۂ حدید کی پڑھی، اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ یعنی کیا ایمان والوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل یادِ الٰہی اور ذکرِ خدا سے گڑگڑائیں اور عاجزی کریں، یہ بات اس کے دل پر ایسی لگی کہ سارے شاہی کپڑے اور بادشاہی عیش و آرام پر لات مار کر چل دیا، ہر چند تلاش کرایا نہ ملا آج اس کی خبر بھی ملی تو موت کی خبر ملی۔ سچ ہے جب

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہدایتِ الٰہی کا وقت آجاتا ہے تو سوئی ہوئی قسمتیں چمک اٹھتی ہیں۔ بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں اور ذراسی نصیحت کا بڑا اثر ہو جاتا ہے۔

الغرض اے مسلمان بھائیو اور بہنو! اس نصیحت کو خوب غور سے سُنو اور اس پر عمل کرو، دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ٥ یعنی خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس کی یاد سے دِل کو زندہ کریں جو دل خدا کی یاد سے غافل ہے وہ مُردہ ہے۔

دو بلیوں کا آپس میں گفتگو کرنا اور بزرگ کی موت کی خبر مشہور کرنا

دو اہلِ دل بزرگوں نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کی غرض سے بغداد شریف کا سفر اختیار کیا۔ مسافت کثیر طے کرنے کے بعد ان دونوں بزرگوں نے ایک منزل پر قیام کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک بزرگ نے اپنے ساتھی سے کہا بھئی واپس چلو کیونکہ جس کی ملاقات کو جا رہے تھے۔ وہ قضا کر گئے۔ ساتھی نے پوچھا کہ آپ کو اس کی تحقیق کس طرح ہوئی کہا ابھی ابھی دو بلیاں آپس میں گفتگو کر رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے آج رات انتقال کیا ساتھی نے کہا بھئی اب تو جہاں کا ارادہ کر چکے ہیں وہاں تک ضرور چلیں گے۔ لہٰذا دونوں بزرگ آگے بڑھے اور شب و روز مسافت طے کرنے کے بعد بغداد شریف پہنچے اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر گئے تو آپ کو زندہ پایا۔ یہ لوگ حیرت میں آئے اور بلی سے جو حال سُنا تھا عرض کیا، یہ سُنتے ہی حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ زار زار رونے لگے اور فرمایا، اے دوستو اُن بلیوں نے جو کچھ کہا سچ کہا اُس رات میں خدا کی یاد سے غافل ہو کر سو گیا اور نماز تہجد اور ذکرِ الٰہی نہ کر سکا ایسا بیش بہا وقت میرے ہاتھ سے جاتا رہا لہٰذا اُس رات ساری مخلوق

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں میرا امر نامشہور ہوگیا۔ یعنی جو میرے اعمال آسمان پر جاتے تھے اس شب میری غفلت کے باعث موقوف رہے۔ فرشتوں نے خیال کیا کہ شبلی مرگیا۔ اس لئے اُس کے عمل منقطع ہوگئے۔ پھر یہ خبر جانوروں میں بھی مشہور ہوگئی لہٰذا اُن بلیوں نے میری موت کی صبح خبر دی غرض اے مسلمانوں، جو لوگ خدا کی یاد سے غافل ہیں وہ مردہ ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ اپنی ہر سانس کو خدا کی یاد میں وقف کردے اور اپنے دل کو اس کے ذکر سے زندہ رکھے۔ ایسی زندگی بھی کیا کہ زندہ رہ کر بھی مُردہ کہلائے۔

جنگل میں ایک اللہ کے بندے کا ذکرِ الٰہی اور شکرِ خدا میں مشغول رہنا

عبداللہ بن زید نے ایک فقیر کو دیکھا کہ جنگل میں ایک درخت کے نیچے پڑا ہے اس کے ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ ناک۔ کان کچھ بھی نہیں ہیں۔ لیکن وہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کا شکر کررہا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ اے پاک بے نیاز تیرے فضل وکرم۔ عنایات بے غایات کا شکر میں کس طرح ادا کروں؟

عبداللہ بن زید نے کہا۔ اے بندۂ خدا شکر گزاری کے اسباب تیری ذات میں قطعی مفقود یعنی غائب ہیں۔ تو کس نعمت کا شکر ادا کررہا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا یا شیخ تو عجیب نادان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انعامات مجھ کو عطا فرمائے ہیں وہ بیشمار ہیں اور یہ چند انعامات تو اظہر من الشمس ہیں۔ اوّل یہ کہ مجھ میں معصیت کے آلات نہیں رہنے دیئے کہ جن سے گناہ سرزد ہوتے۔ دوسرے اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس معبودِ حقیقی نے میرے دل کو سلامت رکھا اور اس میں اپنی محبت بھردی۔ تیسرے اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس مالک حقیقی نے میری زبان کو قائم رکھا اور اس کو اپنے ذکر سے ہر دم تر رکھا اور اپنی یاد میں لگا رکھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم نے اپنے پیارے بندوں کو کیا اچھی سمجھ اور معرفت عنایت فرمائی ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایک پتھّر کا خوفِ الٰہی سے زار و قطار رونا !

روایت ہے کہ ایک پیغمبر علیہ السّلام کا ایک چھوٹے پتھر کی طرف گزر ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ اس پتھر سے پانی ہے کہ خوب بہتا جا رہا ہے۔ آپ کو تعجب ہوا کہ یہ ایک چھوٹا سا پتھر اور اس سے اس قدر پانی بہ رہا ہے۔ حق تعالٰے نے اس پتھر کو اسی وقت فوراً قوّتِ گویائی عطا فرمائی۔ چنانچہ وہ پتھر بول اٹھا اور عرض کرنے لگا کہ جب سے میں نے یہ خبر سُنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنی کل قیامت کے دِن آدمی اور پتھر دوزخ کے ایندھن ہوں گے۔ اس وقت سے اسی طرح رو رہا ہوں کہ کہیں میں بھی دوزخ کا ایندھن نہ بنایا جاؤں۔

پیغمبر صاحب نے جناب باری میں التجا کی کہ اے بارِ الٰہا اس پتھر کو خوف سے بے خوف کر دے۔ ان کی دُعا مقبولِ بارگاہ صمدی ہوئی اور پتھر پر اللہ کی رحمتیں نازل ہو گئیں کچھ زمانے کے بعد پھر ایک مرتبہ جب اُس پتھر کی طرف سے ان کا گزر ہوا تو دیکھا کہ جیسا کہ پتھر سے پہلے پانی بہہ رہا تھا اب بھی خوب بہہ رہا ہے۔ آپ نے کہا اے پتّھر اب تو کس لئے رو رہا ہے۔ پتھر نے جواب دیا۔ وہ خوف کا رونا تھا اور یہ شکر کا رونا ہے۔

لیکن افسوس اُن اہلِ دنیا پر جن کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے کہ نہ تو خوفِ خدا سے لرزتے ہیں نہ شکرِ الٰہی سے روتے ہیں۔ پس انسان وہی ہے جو اللہ تعالٰے کے خوف اور رنج و غم کے باعث اور کبھی اللہ تعالٰے کی نعمتیں پاکر خوشی کے باعث روتا رہے تاکہ دِل نرم ہو جائے۔ اور بزرگانِ دین کا تو یہ کہنا ہے کہ آدمیوں میں اِسی آدمی کا درجہ بہت بڑا ہے جو ہر حال میں اپنے خالق و مالک کا شکر گزار ہو۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایک شخص کے گھر سے چور سارا مال چرا کر لے گئے

حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا حضرت میرے گھر میں رات کو چور آئے اور میرا سارا مال چرا لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالےٰ کا بیحد و بے شمار شکر ادا کر کہ تیری ایمان جیسی بیش بہا دولت چوری نہیں ہوئی۔ اور چوری کا مرحلہ تیرے مال پر طے ہوگیا۔ خدانخواستہ اگر شیطان تیرے دل میں گھس کر تیرا ایمان لے جاتا تو کیا کرتا ؛ یہ مال دنیا تو ایک فانی اور حقیر شے ہے لہٰذا تو خدا کا شکر کر کہ تیرا ایمان سلامت رہا۔ رسول مکرّم نبی معظم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس پر دنیا ہی میں سختی کر لی اس پر آخرت میں نہ کرے گا کیونکہ بلا اور مصیبت بیماری و آزاری گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا انسان کو لازم ہے کہ ہر رنج و غم ہر درد و مصیبت میں خداوندِ کریم کا شکر ادا کرتا رہے۔ کیونکہ اگر کسی ایماندار کے ایک کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کانٹا چبھ جانے کے صلے میں بقدرِ تکلیف اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ اسی لئے اولیائے کرام ہر رنج و غم مصیبت و بلا اور ہر بیماری و آزاری کو میوہ مٹھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شکر بڑی نعمت ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس خالق و مالک کا شکر ہر حال میں کرتے رہیں جو ہم کو طرح طرح کی نعمتیں اور راحتیں عنایت فرماتا رہتا ہے۔ پس خداوند قدوس کی نعمتوں سے خوش ہو کر اس مالک حقیقی کی محبت دل میں پیدا کرنا چاہئے اور اس کی محبت سے یہ شوق ہونا چاہئے کہ جب وہ ہم کو طرح طرح کی بہترین اور نرالی نعمتیں دیتا ہے تو ہم بھی اس کی خوب عبادت کریں اس کے محبوب کو محبوب رکھیں، اس کے فرمانوں پر دل سے عمل کریں۔ کیونکہ نعمت دینے والے کی نافرمانی کرنا بڑے شرم کی بات ہے۔ اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ بندوں پر کردگار عالم کے احسانات و انعامات

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور نعمتیں بیحد و بے شمار ہیں اگر اس کی طرف سے کوئی مصیبت بھی آتی ہے تو اس میں بھی بندہ کا فائدہ ہے۔ وہ بھی ایک نعمت ہے۔ جب ہر وقت ہر ساعت ہر لحظہ ہر حال میں اس کی نعمت ہی نعمت ہے تو ہر وقت ہر ساعت ہر لحظہ ہر حال ہر راحت و عسرت، رنج و مصیبت میں خداوند کریم کے شکر اور اس کی یاد سے غافل نہ رہے اور ہر وقت دل میں اس کی طرف سے خوشی اور محبت رکھنا چاہئے۔ کبھی اس کے حکم کے بجالانے میں کوتاہی نہ کرے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے اور اپنی زبان کو ذکر خدا سے تر رکھے تاکہ شاکرین اور ذاکرین میں شمار کیا جائے جتنے بھی خدا کے دوست ہوئے ہیں ذکر الٰہی اور شکر خدا ہی کے باعث خدا کے دوستوں میں شمار کئے گئے ہیں اور ہر کام ہر حال میں وہ خدا ہی کے ذکر و شکر میں مشغول و مصروف رہے۔

انسان تو انسان لیکن شجر و حجر چرند پرند سب اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرتے ہیں اس کی یاد سے غافل نہیں رہتے اور بعض بعض چرند پرند تو ایسے گزرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی لذت کے آگے بھوک پیاس کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، جیسے :-

ایک پرندے کا چالیس برس تک برابر ذکر الٰہی میں مشغول رہنا

ایک روز سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جنگل میں چلے جا رہے تھے کہ یکایک آپ کی نظر ایک ایسے پرانے درخت پر پڑی جو دریا کے کنارے تھا۔ اس درخت کی ایک شاخ پر ایک چڑیا بیٹھی ہوئی ذکر الٰہی میں چہچہا رہی تھی اور ایک لمحہ کے لئے بھی خاموش نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ صبح سے شام ہو گئی لیکن اس چڑیا نے اپنی زبان نہ تھامی جناب موسیٰ علیہ السلام کو اس کی اتنی مشغولیت سے تعجب ہوا۔ لہٰذا جناب باری میں التجا کی اے پروردگار عالم اِس چڑیا کو زبان عطا فرما دے تو میں اس سے کچھ کلام کروں۔ اسی وقت جناب احدیت سے حکم ہوا کہ اے چڑیا میرے کلیم سے کلام کر۔ لہٰذا وہ چڑیا فوراً

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خاموش ہو کر جنابِ کلیم اللہ علیہ السّلام کی طرف مخاطب ہو کر عرض کرتی ہے کہ اے کلیم اللہ فرمائیے کیا ارشاد ہے؟

جناب موسیٰ علیہ السّلام نے اس چڑیا سے پوچھا کہ اے پرندے تو اس درخت پر کتنی مدّت سے بیٹھا ہوا ذکرِ خدا کر رہا ہے اس پرندے نے عرض کیا کہ میں اس درخت پر چالیس سال سے بیٹھا ہوا اپنے پیارے خالق و مالک کا ذکر کر رہا ہوں۔ جناب موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس عرصۂ دراز میں تجھ کو کسی شے کی خواہش بھی ہوئی کہ نہیں۔ پرندے نے عرض کیا کہ ہاں۔ مجھ کو صرف اس بات کی خواہش ہوئی کہ میں اپنی منقار پانی میں تر کرتا اور ایک گھونٹ پانی سے سیراب ہوتا۔ یہ سُن کر جناب موسیٰ علیہ السّلام نے کہا اے پرندے تعجب ہے کہ جس درخت پر تو بیٹھا ہے اِس کے نیچے دریا جاری ہے لیکن تو پانی نہیں پی سکتا۔ اِس پرندے نے جواب دیا کہ اے کلیم اللہ میں ذکرِ خدا میں اس قدر محو ہوں کہ مجھ کو اِس پانی کی بھی خبر نہیں اور میرے خالق و مالک کے ذکر میں وہ لذت ہے کہ اس کے آگے بھوک و پیاس کی بھی پروا نہ رہی، دوسرے یہ کہ میں اس زندگی کے ایک ایک لمحے کو نہایت غنیمت سمجھتا ہوں جس میں خدا کی یاد ہو جائے لہٰذا ڈرتا ہوں کہ اِدھر میں ذکرِ الٰہی چھوڑ کر پانی پینے میں مشغول ہو جاؤں اور اُدھر کہیں میری موت نہ آجائے اور خدا کی یاد سے غافل چلا جاؤں۔ اس لئے پانی پینا بھی مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ جانور بھی ذکرِ الٰہی کے عاشق ہیں اور انسان اشرف المخلوقات ہو کر جن پر ذکرِ خدا واجب اور فرض ہے غافل ہو رہے ہیں اور پانچ وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتے اگرچہ نماز کے لئے سختی سے حکم آیا ہے۔ رسولِ مکرم نورِ مجسم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ نماز دین کا ستون ہے لہٰذا جس نے نماز اچّھی طرح پڑھی اس نے دین کے ستون کو قائم رکھا اور جس نے نماز نہ پڑھی اس نے دین کے ستون کو مسمار کر کے دین کو برباد کر دیا۔

رسولِ اکرم نبیِ مُعظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا۔ اور بے نمازیوں کا حشر فرعون، ہامان اور قارون جیسے بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو نماز نہ پڑھنے کے سبب خرابی میں پڑے اور قیامت کے دن کافروں کے ساتھ اس کا حشر ہو۔ لہٰذا اے ایماندارو اس زندگی کو غنیمت جانو اور بہت جلد توبہ کر کے نماز باجماعت کے پابند ہو جاؤ اور اپنی نمازوں کی بڑی احتیاط و حفاظت کرو کیونکہ آقائے نامدار محبوب کردگار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی نماز کو اچھی طرح یعنی خضوع و خشوع اور رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اے نمازی خدا تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ پس اس کی نماز مقبول بارگاہ صمدی ہو جاتی ہے اگر نماز بری طرح بے صبری اور رکوع و سجود کی درستی کے ساتھ ادا نہ کیا تو نماز کہتی ہے اے شخص اللہ تجھ کو برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد کیا پس وہ نماز پرانے کپڑوں کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔ (از مجالس الابرار صفحہ ۳۰۴ من شرح المینہ للحلبی۔

جنابِ خاتم النبیین افضل المرسلین شفیع المذنبین حامی مسلمین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہٖ وصحابہٖ اجمعین نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، اس نے گویا رات بھر عبادت کی اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سورج نکلتے تک سوتا رہے اور نماز فجر نہ پڑھے اس کی ناک میں شیطان پیشاب کرتا ہے لہٰذا جس کو اپنی ناک شیطان کے پیشاب سے پاک رکھنا ہو وہ صبح کی نماز پڑھ لیا کرے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان خاص اللہ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے یا نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح خزاں میں درخت سے پتے۔ (مظاہر حق جلد اول صـ۹)

افسوس ہے ان لوگوں پر جو دنیا کے کاموں میں دن رات لگے رہتے ہیں اور پیٹ کے واسطے جھوٹ سچ بولتے ہیں سردی و گرمی میں ہر طرح کی محنت و مشقت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اُٹھاتے رہتے ہیں لیکن نماز نہیں ادا کرتے ایک روز توان کو مرنا ہی ہے۔ قبر میں جائیں گے تو کیا حال ہوگا اور خدائے ذوالجلال کو کیا جواب دیں گے۔ اور بعضے مسلمان تو ایسے ہیں کہ نمازِ جمعہ اور جماعت کی کبھی پرواہ نہیں کرتے اور گناہ گار ہوتے ہیں حال آں کہ نمازِ جمعہ کی بڑی فضیلت ہے۔

فضیلتِ نمازِ جمعہ

رسولِ مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جمعہ کا دن نہایت متبرک اور بابرکت ہے ہفتے بھر کے دنوں کا سردار جمعہ ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی افضل ہے۔ اس دن خداوندِ قدوس کی قدرت کے بڑے بڑے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ جمعہ ہی کے دن سیّدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام پیدا ہوئے اور جنت میں داخل ہوئے اور زمین پر تشریف لائے اور وفات پائی۔ اسی دن قیامت آئے گی۔ جمعہ ہی کے دن آدم علیہ السّلام حوّا علیہ السّلام سے ملے۔ یوسف علیہ السّلام حضرتِ زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملے۔ موسیٰ علیہ السّلام صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملے سلیمان علیہ السّلام بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نکاح آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی دن ہوا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ اور خطا مٹا دیئے جائیں گے۔ اور فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اُس میں ہر نیک دُعا مقبول بارگاہ الٰہی ہوتی ہے اور یہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے رات اور دن میں چوبیس گھڑیاں ہوتی ہیں ہر گھڑی میں خداوند قدوس چھ لاکھ آدمیوں کو جن پر جہنّم کی آگ واجب ہے آزاد کر دیتا ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رسولِ مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں مرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور فرمایا کہ تمھارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے۔ اسی دِن صُور پھونکا جائے گا۔ اس روز مجھ پر درود شریف پڑھا کرو۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے کہ شب جمعہ میں رحمت عالم نور مجسّم رسول مکرّم نبیِّ معظم سیّد ابرار خدائی کے مالک و مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں جلوہ افروز ہوئے اور حضور مبارک صلّی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت کا سبب ہوا کہ جس کا کوئی شمار و حساب نہیں ہو سکتا۔

اے ایماندارو! اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جو شخص جمعہ کے دِن نماز کے لئے جامع مسجد میں جتنے سویرے جائے گا اسی قدر اس کو ثواب زیادہ ملے گا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر جس مسجد میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے جو شخص آتا ہے اس کا نام لکھتے ہیں پھر اس کے بعد جو شخص آتا ہے اس کا نام لکھتے ہیں اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں۔ پہلے جو شخص آیا اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ کی راہ میں اونٹ کی قربانی کرنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد کے آنے والے کو گائے کی قربانی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح اور بعد میں آنے والے کو اللہ کے راستے میں ایک مرغ قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے اور بعد میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں ایک انڈہ صدقہ دینے کے برابر ثواب ملتا ہے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے حاضری کا رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اگلے زمانہ میں صبح کے وقت نماز فجر کے بعد راستے گلیاں آدمیوں سے بھری ہوئی نظر آتی تھیں۔ تمام مسلمان جمعہ کے دن اتنے سویرے جامع مسجد میں جاتے تھے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کہ ایک زبردست اژدھام ہو جاتا تھا۔ جیسا کہ عید کے دنوں میں ہوتا ہے لیکن البتہ رفتہ رفتہ ایمان کی کمزوریوں کے باعث کم ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ موجودہ حالت کسی پر پوشیدہ نہیں طالبان دنیا کتنے سویرے خرید و فروخت کے لئے بازاروں میں پہنچ جاتے ہیں اور کھیتی کرنے والے ایک پہر رات ہی سے شور غل مچاتے ہیں۔ پس طالبان دین کیوں کاہلی و سستی کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل وغیرہ کر کے درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اُس کو ہر قدم کے عوض میں خداوند کریم ایک سال کامل عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا اور ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اگر سو قدم چلا ہے تو گویا سو برس عبادت کی۔ اگر ہزار قدم چلا ہے تو گویا ہزار برس عبادت کی۔ افسوس ہے ان ایمانداروں پر جو جمعہ کی نماز میں نہیں آتے۔ بھائیو! جمعہ کی نماز ایک بڑی نعمت ہے ایسی نعمت کا ضائع کرنا بڑی ناشکری ہے۔ (ترمذی شریف، جنتی حور حصّہ دوم صہ)

حدیث شریف، حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو کسی دوسرے شخص سے کہے کہ چپ رہو یا کسی قسم کی بات چیت کرے یا ہاتھ سے یا سر سے اشارہ کرے تحقیق اس نے بُرا کام کیا لہٰذا اس کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا اور فرمایا کہ جمعہ کے روز جب خطیب منبر پر چڑھے تو کوئی تم میں بات چیت نہ کرے اور جس نے خطبہ کے وقت بات چیت کی لغو کام کیا اُس کا جمعہ نہیں ہوا اور وہ جمعہ کے برکات سے محروم رہا۔

نمازِ جمعہ ترک کرنا بہت بڑا گناہ ہے

رسولِ مکرّم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

امام کردوں اور خود اُن لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے اور فرمایا بغیر عذر شرعی جمعہ کی نماز ترک کر دینے والے کا نام منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور فرمایا کہ جس نے پے در پے کئی جمعے ترک کر دیئے اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا کہ جو شخص تین جمعے سُستی سے ترک کر دیتا ہے۔ اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔ حق تعالےٰ اس شخص سے بیزار ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ منبر شریف پر فرماتے تھے کہ لوگ جمعہ کے ترک سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مُہر کر دے گا، (یعنی نفاق کی مُہر) پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے اور ان کی بڑی خرابی ہوگی۔ پس اے مسلمانو پنجوقتہ کی نماز کا خیال رکھو اور جمعے کی نماز سے کبھی ہرگز غافل نہ رہو کیونکہ اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔

سرکارِ ابد قرار خدائی کے مالک و مختار جناب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورہ کہف پڑھے اُس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

یوں تو قرآن پاک کی ہر سورت بلکہ ایک ایک حرف موجب و برکت و ثواب ہے۔ لیکن جمعہ کے روز اس سورۃ مبارک یعنی سورہ کہف کا پڑھنا بڑی برکت و ثواب کا باعث ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے روز یا شب جمعہ میں اس سورت مبارکہ کی تلاوت کرے گا تو اس شخص کے پڑھنے کے مقام سے مکہ معظمہ تک نور ہی نور عنایت ہوگا اور ستّر فرشتے اس کی مغفرت کے لئے دُعا کریں گے جو شخص شروع کی دس آیتیں حفظ کرے گا وہ دجّال کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور جو تمام سورت کی تلاوت کرے گا اس کے لئے زمین سے آسمان تک نور ہی نور جگمگاتا رہے گا۔

سورہ کہف کی تلاوت رکھنے والا دردِ سر۔ دردِ دل۔ جذام اور جمیع بلیات سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

محفوظ رہے گا۔ اور جو کوئی اِس سورۂ شریف کو لکھ کر ایک بوتل میں رکھ کر گھر میں رکھے وہ محتاجی اور قرض سے بے خوف رہے اور اس کے گھر والوں کو کوئی تکلیف نہ دے سکے گا۔

جو شخص جمعے کی رات میں سورۂ یٰسین شریف پڑھتا ہے اُس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔ یہ وہ مبارک سورت ہے جس کی فضیلت احادیث صحیحہ میں کثرت سے وارد ہے اور بزرگانِ دین کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ خاص طور سے اس کا ورد کرتے ہیں اور جلال وجمالِ الٰہی کی تجلیات کا نور اُن کے دلوں کو تر و تازہ اور چشمِ بصیرت کی بینائی کو بے اندازہ بنا دیتا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خلوص کے ساتھ ایک مرتبہ اس سورۂ مبارکہ کو پڑھ لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ جو شخص صرف رضائے خدا کے لئے سوتے وقت اس مبارک سورۃ کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن بھر کے گناہ بخش دیتا ہے، جو شخص اس مبارک سورۃ کو کسی سے پڑھوا کر سُنے تو پڑھنے والے کو بیس حج کا اور سُننے والے کو بیس دینار صدقہ کرنے کا ثواب عطا ہو گا۔

اگر کسی کی نزع کے عالم میں یہ سورۂ یٰسین شریف تلاوت کی جائے تو اس کی تمام تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔ اور دارِ ناپائدار سے رخصت ہونے والے کا دل دنیاوی الجھنوں سے چھوٹ کر اللہ تبارک وتعالےٰ کے دامنِ وحدت سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ سورۂ دخان

جو شخص شب جمعہ یا دن جمعہ میں سورۂ دخان شریف پڑھتا ہے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے باغِ بہشت میں نہایت عالی شان مکان تیار کیا جاتا ہے۔

اے مومنو لگاؤ تو نعرہ درود کا — پہنچاؤ تو حضور میں تحفہ درود کا
جس کی زباں پہ جاری درود و سلام ہے — اس پر قسم خدا کی جہنم حرام ہے
دنیا کی گردشوں سے مجھے مل گئی نجات — کتنا سکون بخش محمد کا نام ہے
اِنکے گناہ گار بھی داخل ہوں خلد میں — محمود کتنی عظمتِ خیر الانام ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فضائلِ درود شریف

آقائے نامدار محبوبِ کردگار جنابِ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ الزہراء یعنی شبِ جمعہ اور یوم ازہر یعنی روزِ جمعہ میں کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو اور فرمایا کہ جو شخص جمعے کے دن مجھ پر چالیس ۴۰ بار درود شریف پڑھتا ہے خداوندِ کریم اس کے چالیس برس کے گناہ محو کر دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر صبح و شام درود بھیجے تو کل قیامت کے دن میری شفاعت خود اس کو ڈھونڈھ لے گی۔

حدیث شریف۔ رسولِ مکرّم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر روزانہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے۔ وہ اس وقت تک نہ مرے گا جبتک کہ وہ دنیا کی زندگی میں اپنی آنکھوں سے اپنا جنّت کا ٹھکانا نہ دیکھ لے۔ روزانہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے ہی خواب میں یا اور کسی طرح جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اور فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ جنت کے لائق اور حق وار وہ شخص ہے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے اور حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو! تمہارا مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو ایسا مٹا دیتا ہے جیسا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

حدیث شریف۔ سرکارِ ابد قرار سید ابرار جنابِ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اس کی سَو حاجتیں بر آئیں گی ستّر آخرت میں اور تیس ۳۰ دنیا میں اور فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے پروردگارِ عالم اور اس کے فرشتے اس پر دس۱۰ بار درود بھیجتے ہیں۔

روایت ہے سیّدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک دن رسولِ مکرّم نبیِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرۂ انور سے خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ لہٰذا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں حضورؐ کے چہرۂ انور پر خوشی و مسرت کے آثار پاتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد سلام کے آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ اے محمدؐ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ جو شخص تم پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں گا اور جو تم پر ایک بار سلام پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا ۔ (تلخیص جلد دوئم ص۵۲)

سبحان اللہ سبحان اللہ درود شریف پڑھنے والوں کی کیا فضیلت و بزرگی ہے کہ خود رحمتِ عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت میں وہ شخص مجھ سے بہت زیادہ قریب تر ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا ہے اور آپؐ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص دُور دراز سے مجھ پر درُود بھیجتا ہے فرشتے اس کے درود شریف کو نورانی طشت میں سجا کر مجھ تک پہنچاتے ہیں اور جو شخص میرے قریب آکر درود بھیجتا ہے میں خود اُسے سُنتا ہوں ۔ غرض قول صادقہ اور احادیثِ صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ درود شریف کا پڑھنا باعثِ ہزاراں خیر و برکت اور موجب بے پایاں ثواب و حسنات اور ذریعۂ بخشش و نجات ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کو آقائے نامدار حبیبِ کردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت پیدا ہو جاتی ہے جس سے آنکھیں پُرنور قلب مسرور ایمان روشن دین کامل ہو جاتا ہے اور جو اصل مقصود اور سرمایۂ نجات اور وسیلۂ خیر و برکات دینوی و آخروی ہے ۔

حدیث شریف : شفیع المذنبین ۔ سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ جَفَانِيْ یعنی جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ درود نہ پڑھے تو اُس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا اور فرمایا کہ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ اَخْطَاَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ ۔ یعنی جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا ۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حدیث شریف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر آئے وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص جہنم میں داخل ہوگا کیونکہ رسولِ مکرّم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک لینے کے وقت ہر ہر دفعہ درود بھیجنا واجب ہے اہلِ دل اور اہلِ محبّت کے لئے یہی بہتر و برتر افضل و احسن ہے کہ ہر ہر بار جب کہ حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی و اسم گرامی سُنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجے۔ (درۃ الناصحین)

یارو پڑھو ادب سے درود و سلام کو
جانو عزیز سب سے محمد کے نام کو

لیتا ادب سے جو بھی محمد کا نام ہے
اُس پر قسم خدا کی جہنم حرام ہے

بھیجو درود سیّد والا پہ روز و شب
قربان جان و دل کرو ایسے نبی پہ سب

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ خداوند قدوس نے ایک فرشتے کو تمام عالم کی قوت سماعت عطا فرما کر میری قبر کے نزدیک کھڑا کر دیا ہے، جو قیامت تک کھڑا رہے گا جس کا کام صرف یہ ہے کہ میری اُمّت میں جو بھی جہاں سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ یہ فرشتہ اس درود شریف کو سُن کر فوراً میرے آگے پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فلاں ابن فلاں نے آپ کے او پر درود شریف بھیجا ہے۔ (درۃ الناصحین صہ۸۱)

سبحان اللہ کتنا خوش قسمت وہ شخص ہے کہ جس کا اور جس کے باپ کا نام درود شریف کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیا جائے۔

پڑھتا ہے جو درود بڑا خوش نصیب ہے
اللہ کی قسم وہ خدا کو حبیب ہے

بھیجو رسول پاک پہ ہر دم سدا درود
اپنے نبی پہ بھیجتا ہے خود خدا درود

مقبول بارگاہِ خدا ہے وہ برملا
پڑھتا رہے درود جو ہر صبح و ہر مسا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

روایت ہے کہ چمنِ خلدِ بریں کی حوریں اور باغ بہشت کی بہاریں ان لوگوں کی مشتاقِ زیارت رہتی ہیں اوّل وہ جو قرآنِ پاک کی تِلاوت کرتے ہیں دوسرے وہ جو اپنی زبان کو فضولیات اور لغو باتوں سے روکتے ہیں۔ تیسرے وہ جو بھوکوں کو کھانا کِھلاتے ہیں۔ چوتھے وہ جو ننگوں کو کپڑے پہناتے ہیں۔ پانچویں وہ جو سرکار ابد قرار، احمدِ مختار رسولِ مکرّم۔ نبیِ معظم۔ نبیوں کے سرتاج۔ کونین کے مہاراج محبوبِ دوجہاں مطلوبِ یزداں آقائے نامدار۔ حبیب کردِگار پر درود کثرت سے بھیجتے ہیں۔

سیّدنا حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرّم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سارے اعمال اور دُعائیں اس وقت تک رُکی رہتی ہیں جب تک کہ مجھ پر درود نہ بھیجا جائے۔ یعنی کوئی وظیفہ کوئی نیک عمل یا کوئی دُعا مقبول بارگاہ الٰہی نہیں ہوتی جب تک اُس کے اوّل و آخر درود شریف نہ شامل ہو۔ (شعب ایمان ۔ درۃ الناصحین)

ہر اک عمل میں دو ہیں وظیفے چُنے ہوئے — اوّل کلامِ حضرتِ حق دوسرا درود
ہر دن اگر ہزار وظیفے پڑھے تو کیا — عامل نہیں ہے ترک جو اُس نے کیا درود
درگاہِ حق میں کیوں نہ ہو اُس کی دُعا قبول — جس نے دُعا کے اوّل و آخر پڑھا درود

دُرُود شریف کے متعلق چند حکایتیں

روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عصمت کو بعد انتقال خواب میں دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہو بھئی ابو عصمت اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ الحمد للہ خداوند کریم نے مجھ کو بخش دیا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو کس سبب سے بخشا۔ ابو عصمت نے عرض کیا کہ میرے کوئی عمل کام نہ آئے صرف دُرُود شریف جو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا۔ اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ (زبدۃ الواعظین درۃ الناصحین جلد دوئم)

ایک یہودی کا ایک مسلمان پر اونٹ کی چوری لگانا

نقل ہے کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان پر اونٹ کی چوری کا الزام لگایا دو منافقوں کو گواہ بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اِن دو منافقوں نے حضورؐ کے سامنے اس مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی بھی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ یہودی کو دے دو اور اس مسلمان کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ بیچارہ مسلمان متحیر ہو کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ اے میرے خالق و مالک تجھے معلوم ہے کہ میں نے اونٹ نہیں چرایا۔ پھر حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ میرے آقا و مولا جیسا اِن منافقوں نے گواہی دی اس کے مطابق آپ کا فرمان بجا ہے۔ لیکن میرا حال اِس اُونٹ سے دریافت فرما لیجئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سے پوچھا کہ اے اونٹ تو کس کا ہے۔ اسی وقت اونٹ نے فوراً بہ زبانِ فصیح عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مسلمان کی مِلک ہوں اور یہ سب گواہ قطعی جھوٹے ہیں۔ رحمتِ عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان سے فرمایا کہ مجھے بتا کہ تو کیا عمل کرتا ہے کہ خداوند قدوس نے تیری حمایت کے لئے اونٹ کو گویا کیا۔ اُس مسلمان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر روز سونے سے پہلے آپ پر صرف دَس بار درود شریف پڑھ لیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضورِ اکرم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے شخص تو نے اس دنیا میں درود شریف کی برکت سے ہاتھوں کے کاٹے جانے سے نجات پائی اور اِن شاءاللہ آخرت میں بھی اس درود کی برکت سے نجات پائے گا۔

سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے درود شریف پڑھنے والوں کا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے۔
(از درۃ الناصحین جلد دوئم صفحہ ۸۰)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حدیث شریف۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کو درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو حشر کی گھبراہٹ اور قیامت کے ہول سے محفوظ رکھے گا۔

ایک شخص کا مرنے کے بعد گناہوں کے سبب گدھے کی شکل ہو جانا اور اس کے حال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم فرمانا۔

حکایت کی فضیل نے عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے انھوں نے سفیان سوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حج کے موقع پر میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ طواف کعبہ کے وقت اور ہر موقع پر بجائے مقررہ دُعاؤں کے کثرت سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔

میں نے اس شخص سے کہا کہ بھئی ہر ایک مقام کے لئے علیحدہ علیحدہ دُعائیں مقرر ہیں۔ کیا سبب ہے کہ تم بجائے ادعیہ معینہ کے ہر موقع پر اور ہر مقام پر صرف درود شریف ہی پڑھتے ہو۔ اس شخص نے اپنا راز ظاہر کرنے سے بہت عذر پیش کئے لیکن میں نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا آخر وہ مجبور ہو کر کہنے لگے کہ میرا راز قابلِ اظہار نہ تھا لیکن آپ کی دل شکنی بھی مجھ کو گوارا نہیں اس لئے ظاہر کرتا ہوں۔

میں خراسان سے حج بیت اللہ شریف ادا کرنے کو آیا تھا اور میرے والد بھی میرے ہمراہ تھے جب ہم کوفے میں پہنچے تو میرے والد سخت بیمار ہو گئے اور ان کا اسی بیماری میں انتقال ہو گیا۔ میں نے ان کی لاش کو ایک کپڑے سے ڈھانک دیا۔ کچھ دیر کے بعد ان کے چہرے پر سے

ؔ وہ دُعائیں جو حج کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کپڑا ہٹا کر دیکھا تو ان کی صورت مثل گدھے کے نظر آئی ۔ یہ دیکھ کر میں نہایت ہی غمگین ہوا اور دل میں کہا کہ میں اپنے والد کے اس حال کو اور لوگوں پر کس منہ سے ظاہر کروں کہ میرے باپ کی یہ حالت ہوگئی ہے ۔ لہٰذا اسی رنج و غم میں متفکر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا ۔ بس خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سواری نورانی چلی آتی ہے ۔ جب وہ سواری میرے قریب آئی تو ایک بزرگ نہایت خوبصورت حسین صاحبِ شان و شوکت نظر آئے کچھ اور لوگ بھی ان کے ہمراہ تھے ۔ مجھ سے فرمایا کہ اے شخص تو اس قدر رنج و غم میں کیوں مبتلا ہے ۔ میں نے عرض کیا کہ ایسی حالت میں رنج و غم کیسے نہ کروں ، پھر وہ بزرگ میرے والد کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے چہرے پہ دستِ مبارک پھیرا ۔ میرے والد کی صورت اسی دم درست ہوگئی اور ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند چمکنے لگا ۔ پس میں اُس صاحب جلال و جمال کے قدموں پر گر پڑا اور بصد عجز و نیاز عرض کرنے لگا کہ حضور آپ کون ہیں اور اس گنہگار پر رحم فرمانے کی کیا وجہ ہے ۔ ارشاد فرمایا کہ اے شخص میں محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور ہمیشہ امتِ عاصی کی مغفرت کا خواہاں رہتا ہوں ۔ لہٰذا میں نے رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گر کر عرض کیا کہ خدا کے واسطے آپ میرے باپ کے اس واقعہ سے مجھے آگاہ فرمائیے ۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خوار تھا اور خدائے پاک کا یہ حکم ہے کہ جو سُود کھائے اُس کا چہرہ گدھے کی شکل میں مسخ ہو جائے گا لہٰذا بموجب حکم الٰہی تیرے باپ کی صورت بہ سبب سود کھانے کے گدھے کی شکل میں مسخ کر دی گئی ۔ لیکن تیرا باپ ہر شب سونے سے قبل روزانہ مجھ پر سَو بار درود شریف بھیجا کرتا تھا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فرشتے وہ ہدیۂ درود شریف بلاناغہ مجھ تک پہنچادیا کرتے تھے۔ جب تیرے باپ نے دنیا سے قضا کی اور ہدیۂ درود شریف مجھ تک نہ پہنچا تو میں نے فرشتوں سے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا تیرے باپ نے دنیا سے کوچ کیا اور اس عذاب میں گرفتار ہے۔ یہ سُن کر مجھ کو ملال ہوا کہ جو شخص مجھ پر اس کثرت سے درود پڑھے وہ عذاب میں مبتلا رہے۔ لہٰذا میں خود تیرے باپ کی امداد کے لئے چلا آیا اور تیرے باپ کی شفاعت خداوند کریم سے چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا قبول فرما کر تیرے باپ کو عذاب سے نجات دی۔ پس اُسی دن سے میں نے بھی درود کا وِرد کر لیا اور یہی سبب ہے کہ طوافِ کعبہ اور ہر موقع پر میں درود شریف پڑھنے میں مشغول رہتا ہوں۔ واللہ اعلم الصواب (از ترجمہ درۃ الناصحین جلد دوم ص۱۹)

خالد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کو آتشِ دوزخ سے نجات کی خوشخبری

حکایت:۔ جب خالد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس دارِ ناپائیدار سے انتقال فرمایا تو لوگوں نے آپ کے سرہانے سنہرے حرفوں سے لکھا ہوا ایک سبز رنگ کا کاغذ رکھا ہوا پایا جس میں لکھا ہوا تھا کہ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ کَثِیْرٍ یعنی خالد بن کثیر کو آتشِ دوزخ سے نجات ہے۔ لوگوں نے اس کاغذ کو دیکھ کر بڑا تعجب کیا۔ بعد تجہیز و تکفین لوگوں نے گھر والوں سے دریافت کیا کہ اِن کا کیا عمل تھا اور کس سبب سے ان کو یہ بزرگی حاصل ہوئی۔ ان کی بیوی نے کہا کہ مجھ کو کوئی خاص عمل تو معلوم نہیں کہ وہ کیا کرتے تھے۔ لیکن مجھ کو اتنا ضرور معلوم ہے کہ وہ ہر جمعہ کے دِن ہزار مرتبہ درود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتے تھے۔ پس لوگوں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف کی برکت سے اُن کو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یہ بزرگی عطا فرمائی اور آتش دوزخ سے رہائی کی سند عنایت فرمائی ۔

روایت: رسولِ مکرّم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایک روز میرے پاس اللہ تعالےٰ کے چاروں مقرب فرشتے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل و عزرائیل آئے ۔ جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو شخص آپ پر ہر روز دس مرتبہ درود شریف بھیجے ۔ میں کل قیامت کے دن اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر پل صراط پر سے مثلِ بجلی کے پار کر دوں گا ۔ میکائیل نے عرض کیا کہ میں اس شخص کو جو آپؐ پر دس بار روزانہ درود بھیجے آپ کے حوض سے پانی پلاؤں گا ۔ اسرافیلؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں اس شخص کی مغفرت کے لئے جو آپ پر دس مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھتا ہے کل بروز قیامت خداوند قدوس کے سامنے سجدہ کروں گا اُس وقت تک سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں گا کہ جب تک پروردگارِ عالم اس شخص کی مغفرت نہ فرما دے ۔ عزرائیلؑ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جو شخص آپ پر دس بار درود روزانہ بھیجے میں اس شخص کی روح اس طرح قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السّلام کی روح قبض کرتا ہوں ۔ (درۃ الناصحین ص۴۶ جلد دویم)

سبحان اللہ رسولِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی کیا فضیلت و بزرگی ہے ۔ جس وقت اور جب بھی کوئی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہے تو ملائکہ سیاحین فوراً اس کو لے کر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہیں اُس شخص کا نام لے کر عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں یُصَلِّیْ وَیُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیَقُوْلُ لَکَ کَذَا وَکَذَا ۔ یعنی فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود و سلام بھیجا ہے ۔ پس حضورِ اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم ہر ہر سلام کے بدلے اس کو جواب سلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سے سرفراز و ممتاز فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ درود خواں کی خوش قسمتی اور بیدار بختی کا کیا کہنا ہے کہ اس کا نام رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں لیا جائے اور وہ شخص سرکارِ والا تبار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وعلیک السّلام کا جواب پائے۔ محبّت والوں کے لئے اتنا ہی شرف کیا کم ہے اگر تمام عمر میں ایک بار بھی یہ دولت ہاتھ آجائے تو کونین کی دولت و بزرگی حاصل ہو جائے۔ اگر ہمارے لاکھوں کروڑوں اور اربوں بلکہ عمر بھر کے سلاموں کے بدلے میں رحمتِ عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جوابِ سلام حاصل ہو جائے تو باعثِ صد ہزار و بیشمار شرف و برکت و کرامت کا ہے۔ چہ جائیکہ ہر ہر سلام کے عوض جواب مرحمت ہو اور محبت والوں کا تو یہ کہنا ہے کہ ؎

به سلام آمدم جوابم ده | مرهم هر دلِ خرابم ته
بس بود جاه و احترام مرا | یک علیک از تو صد سلام مرا

درود شریف

حدیث شریف: سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول مکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان نے مجھ پر جمعہ کے روز سو مرتبہ درود شریف پڑھا وہ قیامت کے روز اپنے ساتھ اتنا نور لے کر آئے گا کہ اگر وہ نور تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (حلیہ ابی نعیم)

حدیث شریف: سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ایماندار نے مجھ پر جمعہ کے روز دو سو مرتبہ درود شریف پڑھا اس کے دو سو برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (دیلمی)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق سے آزادی اور جہنّم کی آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھےّ گا۔ (طبرانی)

ہر مرض کی دوا ہے صلّی علیٰ — ہر مرض کی شفا ہے صلّی علیٰ
دُور ہوتے ہیں رنج و غم اس سے — دافعِ ہر بلا ہے صلّی علیٰ
اس کے پڑھنے سے دِل منوّر ہو — گوہرِ پُرضیا ہے صلّی علیٰ
ہو گا حاصِل اسی کو قربِ خدا — جس نے دل سے پڑھا ہے صلّی علیٰ
بابِ رحمت کے کھل گئے اس سے — کیا ہی عقدہ کشا ہے صلّی علیٰ
نور برسے گا اس کی تربت پر — پڑھ کے جو مر گیا ہے صلّی علیٰ

ہے وہ محمود حق کی نظروں میں
جس کے لب پر صدا ہے صلّی علیٰ

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جب کوئی مجمع اللہ تعالےٰ کی یاد کرنے بیٹھتا ہے اور اللہ کے محبوب جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس مجمع کے لوگ درُود شریف نہیں پڑھتے تو وہ مجلس ان لوگوں پر وبال ہوتی ہے اور جب کوئی مجمع اس طرح کا جمع ہو کہ اس میں اللہ اور اللہ کے محبوب کا ذکر نہ ہو تو ایسی مجلس بھی ان لوگوں پر وبال ہوتی ہے۔ (حاکم)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے درود شریف

اکثر و بیشتر لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی طرف توجّہ نہیں اور اگر کچھ لوگوں کو درود شریف پڑھنے کا شوق بھی ہے تو ان درودوں کو جو خود رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہیں ان کو کبھی ایک مرتبہ بھی پڑھنے کی مشکل سے توفیق ہوتی ہے۔ حالانکہ رسول اکرم نبیِ معظّم صلّی اللہ علیہ وسلم سے جو درود شریف منقول ہیں ان کے ایک مرتبہ پڑھنے میں اس قدر فضیلت ہے کہ اور کسی درود شریف کے لاکھوں مرتبہ پڑھنے میں بھی وہ فضیلت و برکت نہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے درود شریف کے الفاظ خود حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں اس کے علاوہ بہت سے درود شریف دوسرے بزرگوں کے تبائے ہوئے ہیں۔

چنانچہ ناچیز مؤلف کتاب ہذا عامتہ المسلمین کے فائدے کی غرض سے چند درود شریف جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں نقل کرتا ہے امید ہے کہ برادرانِ اسلامی سرورِ کائنات مفخرِ موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے اور حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے درود و سلام کو اپنا وظیفہ اور معمول بنالیں گے اور مجھ احقر اور کمتر خادم کو اپنی دُعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں گے۔

درود شریف

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابنِ ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی اور انھوں نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فرمایا کیا (اے عبدالرحمٰن) میں تم کو ایک ایسا ہدیہ تحفۃً نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، تو میں نے کہا کہ آپ وہ ہدیہ مجھ کو ضرور عنایت فرمائیے۔ لہٰذا انھوں نے فرمایا کہ ہم نے ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہم کو آپ پر درود شریف پڑھنے کا طریقہ نہیں معلوم۔ آپ ہم کو بتا دیجئے کہ ہم آپ پر کس طرح درود شریف پڑھا کریں۔ تو حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (مشکوٰۃ شریف)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ رسول مکرّم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اہلِ بیت (النبوۃ) پر درود شریف پڑھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور ثواب سے بھرے ہوئے پورے پیمانے سے (پورا پورا ثواب) تول کرلے۔ تو اس کو چاہئے کہ اس طرح درود پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (کنز العمال)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

امیرالمومنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھا کہ ایک شخص حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور حضور کو سلام کیا تو حضور نے ان کو سلام کے جواب سے سرفراز فرمایا۔ اور آپ کا چہرہ انور ان کو دیکھ کر دمک اُٹھا اور حضورؐ نے ان کو اپنے برابر بٹھالیا۔ جب وہ بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر کے واپس ہوئے اور کچھ دور چلے گئے تو حضور نے فرمایا کہ اے ابو بکر یہ ایسا شخص ہے کہ روزانہ تمام روئے زمین کے رہنے والوں کے عمل کے برابر اس اکیلے شخص کا عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں پہنچائے جاتے ہیں۔ امیرالمومنین سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو روزانہ اتنا ثواب کس سبب سے ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جب صبح اُٹھتا ہے تو مجھ پہ دس مرتبہ ایک ایسا درود شریف پڑھتا ہے جو ثواب میں تمام مخلوق کے درود کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سا درود ہے جو یہ پڑھتا ہے۔ اس درُود شریف کے کیا الفاظ ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ یہ درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ۔ (دار قطنی و ابن النجار)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آداب و برکات محفلِ میلاد شریف

عاشقانِ نبی و محبانِ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ شافع روزِ جزا خواجہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم ہے کہ ذکرِ میلادِ سید المرسلین شفیع المذنبین۔ خاتم المرسلین محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سننے سے قبل آداب محفل میلاد مقدس کا بھی لحاظ رکھیں۔ پس جو عاشقانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفلِ میلاد مبارک برپا کرنا چاہیں انھیں واجب ہے کہ اس ذکرِ خیر کے ارادے میں نام ونمود و ریا سے پرہیز کریں۔ یعنی جو کچھ کریں نیّت خالص کے ساتھ اللہ کے واسطے کریں نام ونمود اور دکھاوے یا کسی ناجائز غرض کے لئے۔ اس محفلِ میلادِ اقدس کو منعقد نہ کریں۔ بلکہ بغرض خیر و برکت و حصولِ ثواب و محبتِ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محفل میلاد مبارک منعقد کریں۔

جس مقام پر یہ محفلِ میلاد مقدّس رچائی جائے اس جگہ کو پاک و صاف ہونا چاہیئے، وہاں کسی طرح کی بدبُو نہ ہو۔ یہاں تک کہ ایسی مقدس محفل میں سگریٹ بیڑی اور حقّہ وغیرہ پی کر، مولی یا کچی پیاز وغیرہ کھاکر شرکت کرنا مناسب ہی نہیں بلکہ بے ادبی ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہ کل صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی چیزوں سے نفرت تھی۔ علاوہ ازیں جو رقم یا دام اس محفلِ اقدس میں صرف ہو وہ حلال کمائی کے پیسوں سے ہو۔ حرام کاری و سودی اور جوئے یا کسی اور طرح کی ناجائز کمائی کی رقم سے نہ ہو کیونکہ حرام مال اور ناجائز کمائی۔ درگاہِ رب العزت میں مقبول نہیں ہوتی بلکہ ایسی کمائی اور رقم مردود بارگاہِ الٰہی ہو کر بانیِ محفل کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے اور وہ بجائے ثواب کے عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے۔ جو لوگ چوری۔ زناکاری شراب فروشی دھوکے بازی رشوت اور سودی رقم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور حرام مال سے محفلِ میلاد شریف منعقد کرتے ہیں اور اُمّید ثواب رکھتے ہیں وہ آخرت کے سخت عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْھَا۔ چنانچہ مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ نہایت سچی الفت و محبّت صدق دل سے اس محفل مقدس کو برپا کریں اور جس قدر بھی اس محفل مبارک کی آرائش، زیب و زینت کا اہتمام کریں بہتر ہے۔ میلاد شریف پڑھنے والے متبع شریعت ہوں اور سُننے والے حاضرین بھی پاک و صاف پاکیزہ لباس میں ملبوس اور خوشبو سے مُعطّر ہوں اور ذکرِ خیر بغورِ دل سنیں۔ درود و سلام کثرت سے بار بار پڑھیں کیونکہ میلاد مبارک کی محفلیں حقیقۃً اسی ذکر خیر کے لئے منعقد کی جاتی ہیں تاکہ مسلمانوں میں اَپنے آقاو مولا، ہادی رہبر اور پیشوا یعنی جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کی یاد اور محبّت قائم رہے۔

محفلِ میلاد کی فضیلت و بزرگی بیحد و بیشمار ہے۔ جو انسان ہیچمداں کی حدِ تقریر اور احاطۂ تقریر سے باہر ہے، اس محفلِ مبارک کو ایک مدّت سے آج تک علمائے کرام و اولیائے عظام منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور اس محفل میلاد مبارک کے سبب سے بیشمار خیر و برکت اور انعامات حاصل کرتے ہیں۔

علمائے کرام و نائب خیر الانام فرماتے ہیں کہ خواجہ ہر دوسرا، شافع روزِ جزا صلّی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عِنْدَ ذِکْرِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَنَزَّلَ الرَّحْمَۃَ یعنی جہاں پر نیک اور اچھّے لوگوں کا ذکر ہوتا ہے وہاں تبارک و تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوا کرتی ہیں تو پھر کیا معنی کہ جہاں خاص اس کے محبوب و مطلوب حبیب و لبیب جناب احمدِ مجتبیٰ محمد مُصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر ہو وہ جگہ رحمتوں اور برکتوں سے محروم رہ جائے غیر ممکن ہے وہ محفلِ میلاد مبارک جہاں درود شریف کی صدائیں بلند ہوں وہاں کے حاضرین و سامعین اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

درو دیوار پر کیوں نہ رحمت الٰہی کا نزول ہو۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

محمد ابنِ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شرح مواہب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ اُس کی ہر نعمت کا شکر ادا کیا کرو۔ جیسا قرآن پاک میں لکھا ہے اُذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ۔ یعنی ذکر کرو اللہ کی ان نعمتوں کا جو تمہیں دی گئی ہیں لہٰذا اس سے بہتر و برتر افضل اور احسن اور کون سی نعمت ہو سکتی ہے کہ خداوند کریم نے اپنے حبیب ولبیب رسولِ مکرم نبیِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا جس نے ہر حال میں اُمّت کی بہتری اور برتری چاہی۔

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ اپنے محبوب کو ہماری رہبری کے لئے بھیج کر ہم گم راہوں کو راہِ راست پر لگایا اور آتش دوزخ سے بچاکر باغ بہشت کا وارث بنا دیا لہٰذا ہم جتنی بھی حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی کریں وہ کم ہے اور میلاد شریف کی اس خوشی میں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ روایت ہے کہ جس وقت سرکارِ ابد قرار، خدائی کے مالک و مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم نے غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ کو واپس ہوئے تو پہلے مسجد شریف میں تشریف لائے اور دو رکعت نمازِ شکر ادا کی پھر سب آدمیوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ اُس وقت سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجمع کو مخاطب کر کے چند اشعار پڑھے جنھیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا۔ اُن اشعار میں بالاجمال و

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اختصار حضور کی ولادت باسعادت کا ذکر موجود تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی میلاد شریف کا رواج تھا اور یہ قصیدہ "مواہب قسطلانی" وغیرہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

دوشنبہ کے دن حضور کی ولادت باسعادت کی برکت ابولہب کا عذاب قبر سے نجات پانا

رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی سے روایت ہے کہ ساقی کوثر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد نے باغ دنیا کو سرسبز و شاداب فرمایا تو منادی غیب نے چار دانگ عالم نے ہر طرف رحمت عالم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مژدہ سنایا اور ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے بھی دوڑ کر ابولہب کو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی مسرت میں اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔ لیکن جب رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور لوگوں کو بُت پرستی سے منع فرمایا اور ایک خدا کی پرستش کی طرف مائل کیا تو ابولہب آپ کا جانی دشمن ہو گیا اور آپ کو اس قدر اذیت و تکلیف پہنچائی جو اظہر من الشمس ہے۔

جب ابولہب مر گیا سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس بدبخت ازلی کو خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو اُس نے کہا جب سے میں اُس دار ناپائیدار سے مر کر یہاں آیا ہوں میرا بُرا حال ہے طرح طرح کے عذاب میں گرفتار رہتا ہوں۔ لیکن صرف دوشنبے کے دن میلاد شریف کی خوشی کے باعث عذاب سخت سے نجات پاتا ہوں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اے محبّانِ نبی و جاں نثاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربان ہو جانے کا مقام ہے کہ ابولہب سا کافر اور دشمنِ رسول جس کی مذمّت قرآن پاک میں تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ موجود ہے جو سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد جلتا اور دِلی بغض رکھتا ہو جس پر خداوند قدوس کی پھٹکار اور لعنت پڑتی ہو۔ وہ حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی کا ثمرہ تخفیفِ عذاب قبر اور خاص دو شنبے کے دن موردِ رحمت الٰہی ہو تو پھر شیدائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جان و دل سے اپنے آقا و مولا کی غلامی میں حاضر ہوں اور میلاد شریف کی خوشیاں مناتے ہوں اگر وہ مصیبت کونین اور آتشِ دوزخ سے نجات پائیں تو کیا بعید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دارین کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے ضرور نجات پائیں گے۔

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! محفل میلاد شریف کی بزرگی و فضیلت و برکت بیحد و بیشمار ہیں۔ جو خلوص نیت اور پاک کمائی سے اپنے آقا و مولا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ ولادت پڑھواتا ہے وہ بڑے مرتبے اور انعامات کا مستحق ہوتا ہے۔ جس مکان میں یہ مجلس مبارک ہوتی ہے اس گھر میں سال بھر تک بارانِ رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اس مکان کے رہنے والے ہر بَلا و مصیبت سے محفوظ رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شاملِ حال رہتی ہے۔ خداوند کریم بانیِ محفل اور سامعین کی جائز مرادیں اپنے محبوب کے ذکر کی برکت سے پوری کرتا ہے۔ (مواہب اللدنیہ)

پس اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسی ہی توفیق عطا فرمائے کہ ہر ایک اپنے گھروں کو ذکرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منور اور مشرف کیا کرے اور تمام رسومات ناجائز سے مثلاً ناچ۔ باجہ۔ سینما۔ ڈھول اور بیجڑو ں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور روشن چوکی بٹھانے سے پرہیز کریں۔ آمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ ولادت سُن کر حاضرین کیلئے دُعائے خیر فرمانا

سیّدنا ابوالخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان میں آقائے نامدار محبوب کردگار جناب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا ذکر فرمارہے تھے، اتفاقاً رسولِ مکرم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور وہاں دیکھا کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے شوق و ذوق کے ساتھ آپ کا ذکرِ میلاد لوگوں کو سُنا رہے ہیں۔ جسے سُن کر حاضرین خوش ہو رہے ہیں۔ اس سے سیّدِ عالم فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ، اے لوگو تم سب میری شفاعت کے مستحق ہو گئے۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کی فضیلت میں ایک دوسری روایت

ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرورِ کائنات فخرِ موجودات جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر تشریف لے گئے۔ میں سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ وہاں دیکھا کہ عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے اہل و عیال کو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا حال سنا رہے ہیں۔ خاتم المرسلین۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرمایا کہ اے عامر اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے لئے رحمت کے دروازے کھول رکھے ہیں اور فرشتے تیرے حق میں استغفار کر رہے ہیں۔

اے محبّانِ نبی و عاشقانِ محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اِن روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا۔ مولود شریف کا پڑھنا، پڑھانا سُننا۔ بموجب خیر و برکت کے علاوہ باعثِ ثواب و نجات ہے اور اِس ذِکر خیر سے محروم رہنا سراسر بد قسمتی اور بد بختی ہے۔

مواہب لدنیہ، شامی و ماثبت بالسنتہ میں یہ صحیح قول ہے کہ۔ قَدْ جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّہٖ اِنَّہٗ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَبُشْریٰ عَاجِلَۃٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَۃِ وَالْمَرَامِ۔ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت باسعادت کی خاصیت آزمودہ ہے کہ سال بھر تک امن و امان رہتا ہے۔ خوشخبری اور جلد مراد حاصل ہونے کی ہے۔

گلشنِ دنیا میں رحمت عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

ہمارے آقا و مولا رسولِ مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس سراپا انوارِ الٰہی۔ ضیائے ایزدی۔ پرتوِ قدس اور بقعۂ نور تھی۔ ارض و سما، دشت و جبل، شجر و حجر، ملک و فلک۔ عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ جنت و دوزخ۔ حور و غلماں۔ مکین و مکان۔ زمین و زماں۔ شمس و قمر۔ بحر و بر اور کائنات کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہر جزو کل کی پیدائش سے پیشتر نورِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوا اور ایک مدت دراز تک تمام ملاءِ اعلیٰ کی فضاؤں کو منوّر و مشرف فرماتا رہا۔ ملائکہ اس نورِ پُر سرور کے گرد و پیش طواف کرتے رہے اور اس نور کرامت ظہور کی ضیائیں و نگہتیں انھیں پیہم وجد میں لاتی رہیں۔ عرشِ معلّی سے یہ نورِ پُر سرور سیّدنا حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کاشانۂ حیات اور قالبِ خاکی میں منتقل ہو کر دفعتًہ ابرِ رحمت کا ایک پُر نور ٹکڑا نمودار و سایہ فگن ہو گیا اور بارگاہِ صمدی سے اسی نورِ کرامت ظہور کی ضیاء کی بدولت لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ کا خلعت سیّدنا حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو عطا ہوا اور انھیں تمام مخلوقات و کائنات پر شرف بخشا گیا۔ اسی نورِ مبارک کی فضیلت و برکت سے سیّدنا حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصّلواۃ والسّلام سے جو لغزشیں سہواً ہو گئی تھیں بارگاہِ الٰہی سے معاف ہوئیں اور انھیں نیابتِ ایزدی کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر یہ نورِ مُطہر پشتِ آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے بطن حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جلوہ افروز ہوا اور جناب حوّا رضی اللہ عنہا کو منوّر اور مشرف فرما کر یہ نورِ مبارک سیّدنا حضرت شیث علیہ السّلام میں جلوہ فگن ہوا۔

جب سیّدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو انھوں نے اپنے بیٹے شیث علیہ السّلام کو وصیت فرمائی کہ جو تمہارے پشت میں نور ہے اس کی محافظت ضرور ہے اور اس نورِ پُر سُرور کی تعظیم و توقیر میں قصور نہ ہونے پائے ارحامِ طیبہ و طاہرہ میں اِس امانت الٰہی کی تحویل ہو۔

چنانچہ بفضلِ باری تعالیٰ ایسا ہی ہوا کہ یہ نورِ مُبارک نیک مَردوں اور پاک بیبیوں میں منتقل ہوتا رہا۔ یعنی آدم ؑ سے حضرت ادریس ؑ اور نوح ؑ اور ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما الصّلوٰۃ والسّلام کو سرفراز و ممتاز فرماتا ہوا ایک مدت دراز کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دورِ انتقال کے بعد بنی عدنان کے جسم میں ضیا بار ہوا اور ان کے بعد عبدِ مناف کو شرف کام گاری سے مالا مال کرتا ہوا بنی ہاشم کی رگوں میں تیرتا رہا۔ پھر یہ نور مبارک دُرِّ مکنون بن کر سردارِ مکہ سیّدنا حضرت عبدالمطلب میں جگمگایا اور ان کے اقتدار و شان کو چار چاند لگاتا اور اپنی نورانی شعاؤں سے پر نور کرتا ہوا پشتِ عبداللہ میں آیا۔ چنانچہ یہ نور محمدی جس پشت میں آتا ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا۔ سیّدنا حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خطا اسی نور کی برکت سے معاف ہوئی۔ حضرت شیث علیہ السلام کے جسم مبارک سے خوشبوئے مشک اسی نور کے باعث آتی تھی۔ سیدنا حضرت نوح علیہ السّلام کا بیڑا اسی نور کرامت ظہور کی نسبت سے پار لگا۔ خداوند کریم نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کو گل و گلزارِ چمنِ لالہ زار اسی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الفت و محبت سے کیا۔ سیّدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے واسطے جنّت سے دُنبہ اسی نور کی برکت سے آیا اور بے ذبح کئے ذبیح اللہ کے لقب سے سرفراز و ممتاز ہوئے۔ سردارِ قریش حضرت عبدالمطّلب کی دُعا اسی نور مبارک کی فضیلت و برکت سے قبول بارگاہِ الٰہی ہوئی اور آپ کا وہ رعب وداب ابرہہ بادشاہ پر ہوا کہ وہ آپ کی تعظیم و توقیر کے لئے کھڑا ہو گیا اور آپ کے جو اونٹ پکڑوا لیے تھے واپس کر دیئے یہ سب عزّت و حرمت تعظیم و توقیر صرف حضور مبارک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے باعث ہوئی۔ سیدنا حضرت عبداللہ کے رعب وجلال کا یہ عالم تھا کہ آپ جس بت خانہ کی طرف سے گزرتے تمام بت منہ کے بل گر پڑتے تھے اور کہتے تھے اے عبداللہ آپ ہمارے پاس تشریف نہ لائیے کہ آپ کی پیشانی میں نور محمدی چمک رہا ہے اور نورِ کرامت ظہور کی برکت سے شجر و حجر سے صلوٰۃ و سلام کی آوازیں آتی تھیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

واقعۂ اصحابِ فیل

خالقِ ارض و سمائے نے دنیا کی بدترین حالت کو بہتر بنانے کے لئے اپنے محبوب و مطلوب سردارِ کونین شہنشاہ دارین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا۔ جیسا قرآن میں حق تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ط یعنی باری تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک اور سچا دین یعنی اسلام دے کر لوگوں کی ہدایت کے لئے باغ دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ اس سچّے دین یعنی مذہب اسلام کو تمام دیگر دینوں پر غالب کریں۔ اگر سارے مشرک اس سچّے دین کو پھیلانے سے ناخوش ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

چنانچہ یہ وہ زمانہ تھا کہ جس وقت ملک ایران میں نوشیروانِ عادل برسرِ حکومت تھا اور روم کی عنانِ حکومت شاہِ ہرقل کے ہاتھ میں تھی۔ ارضِ عرب کے انتہائی جنوب میں سمندر کے کنارے شہر یمن پر حبش کے بادشاہ نجاشی کی طرف سے ابرہہ حاکم تھا۔

یہی ابرہہ مذہب عیسوی کا ایک زبردست مبلّغ تھا جس نے یمن میں ایک نہایت عالیشان سنگ مرمر کا خوبصورت جڑاؤ گرجا تعمیر کرا دیا تھا اور وہاں کے لوگوں کو حکم دیا کہ سب اس گرجا میں آکر عبادت کیا کریں۔

ابرہہ کی حکومت اور تبلیغ کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ اہل یمن کثرت سے عیسائی ہو گئے۔ اگرچہ ابرہہ کے نو تعمیر گرجا کی دُور دُور ہر طرف شہرت ہو گئی۔ لیکن ابرہہ کی دلی آرزو یہ تھی کہ سارے اہل عرب دین مسیحی میں شامل ہو جائیں۔ اسی دوران

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پس ابرہہ کو معلوم ہوا کہ ملک یمن اور عرب کے تمام قبائل شہر مکہ میں جاکر خانہ کعبہ کی پرستش کرتے اور کثرت سے نذر چڑھاتے ہیں۔ ابرہہ کو یہ بات بڑی ناگوار معلوم ہوئی۔ لہٰذا اس نے اپنی تمام حکومت میں یہ حکم جاری کر دیا کہ آئندہ اہل یمن اور مضافات یمن کے لوگ ہرگز ہرگز خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے شہر مکّہ نہ جائیں۔ اَبرہہ کے اس حکم سے بت پرست عربوں میں بڑا جوش و خروش پھیلا۔ الغرض انھیں عرب بُت پرستوں میں سے کسی شخص نے اُس کے نو تعمیر خوبصورت گرجے کے در و دیوار میں غلیظ و گندگی خوب اچھّی طرح بھر کے ناپاک کر دیا۔ اور یہ خبر ہر طرف مشہور ہوگئی۔ لوگوں نے اس کی زیارت کرنا بند کر دیا۔

اَبرہہ اِس حرکت سے بڑا برہم ہوا اور اُس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ یہ فعل مکّے کے کسی بُت پرست کا ہے۔ لہٰذا وہ آگ بگولا ہوگیا اور ایک زبردست ہاتھیوں کا لشکر لے کر مکّے کی طرف روانہ ہوا کہ آج اُس خانۂ کعبہ جس پر مکّے کے بُت پرستوں کو بڑا ناز ہے مسمار کر دوں گا۔ اس حملے کی خبر پاتے ہی تمام اہل مکّہ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اَبرہہ نے مکّہ میں پہنچتے ہی شہریوں پر اپنا اقتدار جمانے کی خواہش اور اُن کو پریشان کرنے کی غرض سے اُن کے تمام مویشی پکڑوا لئے۔ جن میں رسُول مکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم کے دادا حضرت عبد المطلب کے اونٹ بھی تھے۔

جب اَبرہہ نے مکّہ پر یلغار کی اور شہر میں ہر طرف ہلچل مچ گئی تو خاندانِ ہاشمی کے چشم و چراغ حضورِ مبارک صلّی اللہ علیہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبد المطلب مجبوراً خانۂ کعبہ کا دروازہ بند کر کے اور اہل قریش کے چند آدمیوں کو ہمراہ لیکر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جبلِ شبیرہ پر چڑھ گئے۔ یہاں آپ کی پیشانی سے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور بطور ہلال نمودار ہو کر جگمگایا اور اس قدر درخشاں ہوا کہ اس کی شعاعیں خانۂ کعبہ پر پڑیں۔ جب عبدالمطّلب نے نورِ کرامت ظہور کا یہ کرشمہ دیکھا تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ چلو اپنے جانوروں کو اَبرہہ سے چھڑانے کی کوشش کریں کیونکہ یہ نور پر سُرور جو میری پیشانی میں جگمگایا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم لوگ اَبرہہ پر غالب ہوں گے۔ چنانچہ لوگوں کو تو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اَبرہہ کے پاس جاتے۔ لیکن حضرت عبدالمطّلب تنِ تنہا ابراہہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اَبرہہ نے آپ کو دیکھ کر پوچھا کہ تم یہاں کس غرض سے آئے ہو اور کیا چاہتے ہو؟

عبدالمطلب نے کہا میرے اونٹ تمہارے آدمیوں نے پکڑ لئے ہیں اُن کو چھڑانے آیا ہوں۔ اَبرہہ نے حضرت عبدالمطلب سے کہا کہ تم کو اپنے اونٹوں کی تو اتنی فکر ہے۔ لیکن اُس خانۂ کعبہ کی کوئی فکر نہ ہوئی جس کو میں ڈھانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے کیا خوب جواب دیا کہ اونٹ تو میرے ہیں اس لئے مجھ کو اُن کی فکر ہوئی اور خانۂ کعبہ تو خدا کا ہے۔ اس کی حفاظت کی فکر خدا کو ہوگی کیونکہ وہی اس کا نگہبان ہے۔

اَبرہہ آپ کے اس جواب پر خاموش ہو گیا اور فوراً آپ کے اونٹوں کو چھوڑ دیا اور اپنی فوج اور ہاتھیوں کے لشکر کو مرتب کر کے خانۂ کعبہ کے منہدم کرنے کی غرض سے اپنے بڑے ہاتھی محمود نامی پر سوار ہو کر خانۂ کعبہ کو ڈھانے کے لئے آگے بڑھا کہ اس بڑے ہاتھی کے دھکّے سے کعبہ شریف کو گرا دے۔ لیکن قدرتِ الٰہی سے جس وقت وہ محمود نامی بڑا ہاتھی خانۂ کعبہ کے قریب پہنچا تو فوراً پیچھے ہٹ کر لشکر کی طرف واپس ہوا۔ اس کا پیچھے ہٹنا تھا کہ تمام ہاتھی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس کے پیچھے ہو لیئے۔ اَبرہہ اور اس کے سارے مہاوتوں نے ہر چند ہاتھیوں کو للکارا اور گودا۔ لیکن وہ واپس نہ ہوئے۔ اَبرہہ نے اپنے ہاتھیوں کی اس حرکت سے سخت پریشان ہو کر برہم ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک فوج پرندوں کی نمودار ہوئی۔ جن کی منقاریں زرد پنجے کتّوں کے پنجے کے مانند۔ سَر باز شکرہ کی طرح تھا۔ ہر ایک پرندے کے پاس تین تین سنگ ریزے تھے۔ ایک ایک دونوں پنجوں میں اور ایک ایک منقاروں میں تھے اور ہر کنکر پر اَبرہہ کی فوج کے ہر آدمی کا نام تحریر تھا۔ چنانچہ یہ پرندے اَبرہہ کے لشکر پر مثلِ ٹڈّی کے چھا گئے اور اپنے پنجوں سے سنگ ریزوں کو اُن پر چھوڑ دیا جو کنکر جس کے نام کا تھا وہ اسی شخص پر پڑتا تھا اور بدن کے جس حصّے پر گرتا تھا پار ہو جاتا تھا۔ لہٰذا آن کی آن میں اَبرہہ کا سارا لشکر تباہ و برباد ہو گیا۔

اَبرہہ اس بلائے ناگہانی کو دیکھ کر حبشہ کی طرف بھاگا لیکن وہاں بھی اس کی جان نہ بچی۔ اس لئے کہ جس پرندے کے پاس جس شخص کے نام کا کنکر تھا وہ اس کے ساتھ حبشہ تک چلا گیا۔ چنانچہ جب ابرہہ اِدھر سے بھاگ کر حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس پہنچا اور نجاشی سے اِدھر کے سارے احوال بتائے تو نجاشی واقعات کو سُن کر گھبرا گیا اور اَبرہہ سے پوچھا کہ وہ کیسے پرندے تھے اتنے میں اَبرہہ کی نظر ایک پرندے پر جا پڑی اس نے فوراً بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے بادشاہ عالیجاہ دیکھئے ان پرندوں میں سے ایک پرندہ وہ دِکھائی دیا۔ سب کے سب ایسے ہی تھے۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پرندے نے اَبرہہ کے سر پر اس کے نام کا کنکر پھینکا۔ اس کنکر کا پڑنا تھا کہ اَبرہہ وہیں کا وہیں ڈھیر ہو گیا۔ نجاشی بھی اس چشم دید واقعہ سے بہت ہی خوفزدہ ہو گیا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چونکہ انسان کے لئے یہ قدرتِ الٰہی کا ایک زبردست کرشمہ تھا۔ اس لئے اس واقعہ کی سارے عرب میں دھاک بیٹھ گئی۔ بلکہ لوگوں کی کعبہ شریف سے جتنی عقیدت تھی، وہ اور زیادہ ہوگئی۔ اہلِ عرب نے اس واقعے سے سَن قائم کرلیا۔ جو عام الفیل کے نام سے مشہور و معروف ہوگیا اور اسی سال دُنیا کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارنے گمراہوں کو راہِ حق پر لگانے کے لئے رحمتِ مجسّم۔ رہبرِ اعظم محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ؎

محبوبِ خدا سلطانِ رسل تشریف جہاں میں لاتے ہیں
ہر شاخ و شجر مرغانِ سحر نعتوں کے ترانے گاتے ہیں

ہر فتنہ و شورش دبتی ہے قدموں میں خدائی جھکتی ہے
تکمیلِ مشیّت ہوتی ہے سرکار کرم فرماتے ہیں

گلزارِ رسالت سجتا ہے ہر غنچۂ وحدت کھِلتا ہے
توحید کا ڈنکا بجتا ہے اصنام کے دِل تھرّاتے ہیں

ہر بدعت و ظلمت مٹتی ہے کافورِ ضلالت ہوتی ہے
بتخانوں میں ہلچل مچتی ہے وہ سیّد و سرور آتے ہیں

جب ظلم سے آنکھیں روتی ہیں جب روحیں دعائیں کرتی ہیں
تشریف محمدؐ لاتے ہیں۔ تشریف محمدؐ لاتے ہیں

محتاجوں کی جھولی بھرنے کو ذرّوں کو منور کرنے کو
تاروں سے سلامی لینے کو سرکارِ دو عالم آتے ہیں

سلطانِ مدینہ کے دَر سے کیا کچھ نہیں ملتا اے محمودؔ
محتاجِ زمانہ آتے ہیں منہ مانگی مُرادیں پاتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بیکسوں کے یاور کی آمد

ہمارے آقا و مولا، سرکارِ ابد قرار خدائی کے مالک و مختار نبیوں کے سرتاج رسولِ مکرم نبیِ معظم غم خواروں کے غم خوار۔ بیقراروں کے قرار۔ بے کسوں کے کس، بے مددگاروں، بے وسیلوں کے وسیلہ۔ بے بھروسوں کا بھروسہ، غریبوں کے حامی۔ بیکسوں کے والی۔ بے سہاروں کے سہارے۔ اللہ تعالٰی کے پیارے سلطانِ کونین شہنشاہِ دارین یعنی جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اکب؟ جب دنیا میں شرک و کفر کی سیاہ گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ ظلم و ستم کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ کائنات عالم کا ذرّہ ذرّہ مصائب و آلام میں گھرا ہوا تھا۔ نیک اور پاک باز ہستیوں کو اطمینان کا سانس لینا بھی دشوار تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھتی تھی جس کا سلسلہ ایک دو برس نہیں بلکہ صدیوں تک جاری رہتا تھا۔ عورت کی کوئی وقعت اور عزت نہ تھی، جوئے اور شراب خواری کی عادتیں عام ہو رہی تھیں۔ شجاعت اور جرأت کا نشانہ اپنے ہی بھائیوں کو بنا رکھا تھا۔

چنانچہ عربی ایّامِ جاہلیت کی کہانی مولانا حالی کی زبانی سنیے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ	ہر اِک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ	نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہر گز جو اَڑ بیٹھتے تھے	سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے	تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بلند ایک ہوتا تھا گرواں شرارا
تو اس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
قبیلوں کی کردی تھی جس نے صفائی

صدی آدھی جس میں انھوں نے گنوائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک اُن کی جہالت کا تھا وہ

کہیں تھا مویشی چرانے میں جھگڑا
لب جو کہیں آنے جانے میں جھگڑا

کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے میں جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے میں جھگڑا

یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یوں ہی روز چلتی تھی تلوار ان میں

جو ان کی دن رات کی دل لگی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی

شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی

بہت اس طرح اُن کو گذری تھیں صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
پھرے دیکھتی تھی جو شوہر کے تیور

تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اسکو جاکر

وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

عرب کے عرضِ مقدس پر طرح طرح کی بُری عادتوں اور بیہودگیوں کے علاوہ مدعیان شرافت بڑی دیدہ دلیری سے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے۔ جہالت نے ان میں ایسی توہم پرستی اور بت پرستی رائج کردی تھی کہ عین کعبۃ اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں ایک خدا کی نہیں بلکہ تین سو ساٹھ بتوں کی خدائی ہو رہی تھی۔ فطرت کی ہر ایک شے یعنی شجر و حجر۔ بحر و بر۔ شمس و قمر۔ برگ و بر۔ آب و آتش، کوہ و تل وغیرہ کو قابلِ پرستش سمجھتے تھے۔ خدائے عزّوجل کی عظمت و جلال کو فراموش کر دینے کے ساتھ ہی ساتھ خود اپنی قدر و قیمت کو بھی بھول بیٹھے تھے۔ انسانی حقوق کو صحیح مرکز پر لانے کے لئے نہ کوئی ضابطہ تھا نہ کوئی قانون۔ قتل و غارت، لوٹ مار رہزنی۔ حبس بیجا۔ تصرف ناجائز۔ مداخلت بے جا۔ عورتوں کو بہکا لیجانا۔ لڑکیوں کو زندہ پیوند خاک کر دینا۔ ان کی معاشرت کے اجزائے اعظم بن گئے تھے۔ آتش پرست اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو گھر میں ڈال لینا ثواب عظیم جانتے تھے۔ عرب کے لوگ حقیقی والدہ کو چھوڑ کر باپ کی ازواج کو اپنی لونڈیاں بنالیا کرتے تھے۔ ملحد دہریے بھی عرب میں آباد تھے وہ حیات ممات کو اتفاق اور وقت سے موسوم کرتے تھے اور دنیا کے ہر انقلاب کو دورِ زمانہ سے منسوب جانتے تھے۔ الغرض بندے اپنے خالقِ حقیقی سے غافل ہو چکے تھے۔ دنیا میں ایسا کوئی نہ تھا جو اپنے معبودِ حقیقی کو تلاش کرتا اور اُس کی جستجو میں آگے بڑھتا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو اس کے لئے اشک بار ہوتی۔ کسی کے پہلو میں ایسا دل نہ تھا جو اس کی یاد میں مضطرب ہوتا۔ ہر شخص کا ضمیر مر چکا تھا دردمندوں اور غریبوں کا یاور و مددگار کوئی نہ تھا۔ بڑوں کی عزّت اور بچوں پر دستِ شفقت پھیرنے والا کوئی نہ تھا۔ بیواؤں کے دکھ بھرے دل کی کہانی سننے والا کوئی نہ تھا۔ یتیموں اور مسکینوں کا مونس و ہمدم کوئی نہ تھا غمزدوں کی آنکھوں سے آنسو پوچھنے والا کوئی نہ تھا مروت و محبت دنیا سے معدوم ہو چکی تھیں۔ گلشن دنیا کو سینچنے اور سنوارنے والا کوئی نہ تھا۔

الغرض بہار آفریں دنیا، خزاں رسیدہ ہو رہی تھی۔ ہر طرف ایک ویرانی کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عالم تھا۔ رحم و کرم کی جگہ، ظلم و ستم کا بازار گرم تھا۔ دنیا کیا تھی گویا جملہ مذاہب او تخیّلات کی برائیوں کا مجموعہ بنی ہوئی تھی۔ اُس وقت ایک ایسے ہادی اور رہبر کی ضرورت تھی جو دنیا کو جملہ برائیوں سے پاک صاف کرتا اور خدا کے بندوں کو اعمالِ بد سے بچا کر نجاتِ ابدی کا سیدھا راستہ بتاتا۔

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت
بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاک بطحانے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت

ہوئے پہلوئے آمنہ سے وہ پیدا
دُعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

چنانچہ مشیتِ ایزدی کو تحریک ہوئی دریائے رحمت میں جوش آیا اور دنیا کی ضلالت کو بہالے گیا یعنی باعث ایجاد عالم اور زینت کون و مکاں کا نور پر سرور ہزاروں لاکھوں منازل طے کرتا ہوا اور مراحلِ پشت شکم قطع کرتا ہوا اپنی آخری منزل پر پہنچ گیا۔ یعنی صُلبِ حضرت عبداللہ سے منتقل ہو کر بطن آمنہ میں جلوہ افروز ہوا اسی شب مخلوق میں ایک شورِ مسرت برپا ہوا۔ عالم ہمہ تن انتظار بنا ہوا تھا۔ کائناتِ ارض کا ذرہ ذرہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

استقبال کے لئے چشم براہ تھا ہر طرف فضا میں ایک ہماہمی پیدا ہوگئی انتظار کی گھڑیاں ختم ہو رہی تھیں تکمیل آرزو کا وقت قریب تھا۔ ساری خدائی میں ہر طرف مبارکبادی کے نعرے بلند ہوئے ہزار داستان نے اپنی منقار کھولی۔ بلبلوں نے تہنیت پیش کی۔ گلہائے چمن پھولے نہ سمائے۔ فرشتوں نے ارضِ عالم پر پرے جمائے کاشانۂ آمنہ میں چہل پہل ہونے لگی۔ ہر طرف نور کا سیلاب جاری ہوا۔ دنیا سراپا نور ہوئی۔ جناب آمنہ خاتون نے آغاز حمل ہی میں خواب دیکھا، کہ ایک پارۂ نور ہے جو یکایک آپ سے جُدا ہو کر جگمگا رہا ہے جس کی روشنی میں ارضِ شام تک کے بلاد اور بصرہ کی آبادیوں کے قصر و ایوان صاف نمایاں ہو رہے ہیں۔

شکیبِ جانِ مضطر، مونس و غمخوار آتے ہیں
قرارِ دل، انیسِ نرگسِ بیمار آتے ہیں

چمن میں عندلیبِ خوشنوایوں تہنیت خواں ہیں
مبارک ہو جہاں میں زینتِ گلزار آتے ہیں

کہاں ہیں بادشاہانِ جہاں آئیں سلامی کو
کہ محبوبِ خدا کونین کے سردار آتے ہیں

چمک کر صبح صادق کہہ رہی ہے اے زمیں والو
جہاں میں اب سراپا مطلعِ انوار آتے ہیں

زمیں تیرا مقدر اوج پر پھر کیوں نہ آجائے
کہ تیری پشت پر کونین کے سردار آتے ہیں

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ دین کے یاور
جہاں میں جانشین احمدِ مختار آتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کہاں ہیں آئیں مجبور زمانہ اب نہ گھبرائیں
جہاں میں رحمتِ کل احمدِ مختار آتے ہیں

صبحِ ولادت

اے عاشقانِ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحمدللہ کہ وہ وقت سعید آیا جس کے لئے دردمندان اور غریبوں کی روحیں منتظر تھیں جس کے لئے یتیموں اور لیسیروں کے دِل مضطرب تھے۔ جس کے لئے کائناتِ عالم کا ذرّہ ذرّہ چشم براہ تھا۔ یعنی بڑے بڑے بزرگوں کی خواہش و تمنّا اور آرزوؤں کا مرکز، جوہر جود وسخا۔ انعام واکرام کا نچوڑ گلہائے رنگارنگ کی جان۔ محبوب و محب کا ارمان۔ بہار حیات کا اصلی راز۔ لِیَکُمْ اَحْسَنَ عَمَلاً کا بہترین جوہر۔ مشارق ومغارب کا اصلی مقصد۔ مشیتِ الٰہی کا لُبِّ لُباب۔ ضیائے ربّانی کا پرتو۔ یعنی ہمارے آقا ومولا اسریٰ کے دولہا نبیوں کے سرتاج کونین کے مہاراج ختم المرسلین شفیع المذنبین محبوبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عین بھری بہار میں عام الفیل کے مشہور سال یعنی بارہ۱۲ ربیع الاوّل بروز دوشنبہ بعداز صبح صادق وقبل طلوع آفتاب معرض گلشنِ دنیا میں اس جاہ وجلال وانوار وتجلیات کے ساتھ جلوہ آرا ہوئے کہ قصر نوشیرواں میں زلزلہ آیا۔ بُت روئے زمین کے اوندھے ہوگئے۔ آتش کدۂ فارس سرد ہوا۔ کفر وضلالت کی تاریکیاں دور ہوئیں۔ دنیا سراپا نور ہوئی۔ شیاطین پہاڑوں میں مصروفِ فغاں ہوئے۔ اصنام نے اپنا منہ پیٹا۔ فاران کی چوٹیاں منوّر ہوگئیں بادبہاری اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلی۔ ابرِ رحمت نے موتی برسائے۔ زمین ردائے اخضری میں لپٹ گئی۔ بلبلوں نے نغمہ سرائی کی۔ خزاں رخصت ہوئی بہار آئی۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پرچم رسالت لہرایا۔ وحدت کا بول بالا ہوا۔ ہر شے آسودہ اور مطمئن ہو گئی فرشتوں کی صف بندیاں ہوئیں۔ پیغمبروں کی روحوں نے صلوٰۃ و سلام پڑھا، انسان و حیوان بلکہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ، شجر و حجر، دیوار و در غرض ہر چہار طرف سے سلام و مرحبا کی صدائیں بلند ہوئیں۔ پس اے محبان نبی اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم آیئے ہم اور آپ سب مل کر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت محبت و خلوص کے ساتھ صلوٰۃ سلام پڑھیں۔

انتخاب ربّ اکبر۔ خلق کے ہادی و رہبر آفتابِ ذرّہ پرور، ماہ تاب ہفت کشور	یا نبی سلام علیک
	دھوپ محشر کی کڑی ہے اک قیامت کی گھڑی ہے نفسی نفسی کی پڑی ہے۔ آں حضرت کی بڑی ہے
اے قرارِ قلب مضطر اے حبیب ربِّ اکبر کیوں نہ ہم اترائیں تم پر کون ہے اب تم سے بڑھ کر	یا نبی سلام علیک
	ہم درِ دولت پہ آکر، ہاتھ خالی جائیں کیوں کر بے کس و بے بس کے یاور۔ آپ ہی ہیں ذرّہ پرور
اے میرے نبیوں کے افسر۔ آپ پر سلام لے کر دُور سے آئیں ہیں چل کر۔ کیجئے مقبول سرور	یا نبی سلام علیک
	بارِ عصیاں سر پہ رکھ کر۔ رحم کی امّید لے کر آیا ہے محمودؔ در پر۔ رکھیئے اس کی لاج سرور

عطا ابن عباس سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ محترمہ آمنہ خاتون فرماتی ہیں کہ پیشانی آدم کے نورانی ستارے جناب نوح کی کشتی کے سہارے جناب ابراہیم کی آنکھوں کے نور۔ جناب اسمٰعیل کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دل کے سرور۔ جنابِ موسیٰ وعیسیٰ کے دل کی فرحت ہاشم وعبداللہ کے گھرانے کی زینت۔ بیماروں کے انیس۔ غریبوں کے شفیق یعنی جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت فضائے قدس سے عالمِ امکان میں تشریف لائے تو آپ کے ساتھ ہی ساتھ میرے بطن سے ایک ایسا تیز و تاباں نورانی شعلہ نمودار ہوا جس نے مکان کے گوشے گوشے کو جگمگا دیا۔ جس کی ضیاء نے مشرق سے مغرب تک روشن کر دیا۔ اور جس کے عکس میں بلاد شام کے قصر و ایوان صاف نظر آ رہے تھے۔

مدارج النبوۃ میں سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ رسولِ مکرّم نورِ مجسّم ساقیِ کوثر شافع محشر صلّی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو اسی وقت آپ نے سجدہ کیا اور فرمایا کہ یَارَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی اے پروردگار عالم تو میری امّت کی بخشش اور مغفرت فرما دے۔ پس غیب سے آواز آئی کہ اَشْهَدُوْا یَا مَلَائِکَتِیْ اِنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسٰی اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَکَیْفَ یَنْسَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی اے فرشتو! گواہ رہو کہ جب میرا حبیب ولبیب اپنی اُمّت کو وقتِ ولادت نہ بھولا تو کل بروز قیامت کیوں کر بھولے گا۔

سُبْحَانَ اللہ سبحان اللہ رحمتِ عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمّت کے ساتھ کس قدر محبّت والفت ہے کہ حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لاتے ہی بارگاہ الٰہی میں اپنی امّت کے لئے بخشش ونجات کی دُعا فرمائی۔

سرکارِ ابد قرار۔ احمدِ مختار صلّی اللہ علیہ وسلم کی پھپّی حضرت صفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں میں جناب آمنہ خاتون کی خدمت میں حاضر تھی۔ اس مبارک شب میں میں نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چھ باتیں ایسی عجیب وغریب دیکھیں جو یں نے کبھی بھی نہ دیکھی تھیں۔ اوّل یہ کہ جس وقت رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کے نورِ پُرسرور سے سارا مکان روشن ہوگیا۔

دوئم۔ آپؐ نے پیدا ہوتے ہی درگاہِ خداوندی میں سجدہ کیا۔

سوئم۔ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک ہل رہے تھے۔ اور حضور آہستہ آہستہ یارَبِّ اُمّتی یارَبِّ امتی فرمارہے تھے۔

چہارم۔ حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صاف اپنی زبان مبارک سے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فرمایا۔

پنجم۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے چراغ کی روشنی ماند پڑ گئی۔

ششم، آپؐ ناف بریدہ وختنہ شدہ پیدا ہوئے اور پشت مبارک پر مہرِ نبوت درخشاں تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے بتوں کا اُوندھے مُنہ زمین پر گرنا اور حضرت کے دادا عبد المطلب کا گھبرا کر مکان پر پہنچنا

حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو اس وقت آپ جدِ امجد حضرت عبد المطلب خانہ کعبہ میں تشریف فرما تھے آپ نے دیکھا کہ خانہ کعبہ میں جتنے بُت رکھے تھے سب کے سب یکبارگی اوندھے منہ گر پڑے۔ یہ حال دیکھ کر آپ بہت متعجب ہوئے اور فوراً باہر تشریف لائے یہاں دیکھا کہ صفا ومروہ کی پہاڑیاں بھی لرز رہی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہیں۔ یا محبوبِ خدا کی پیدائش کی مسرت میں اُچھل رہی ہیں۔ الغرض حضرت عبدالمطلب گھبرائے ہوئے گھر پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ خداوند کریم کے لطف و کرم سے آپ کے یہاں جناب عبداللہ کے لعل اور بی بی آمنہ کے آنکھوں کے تارے تولد ہوئے ہیں۔

سارے نبیوں کے پیارے ہوئے جلوہ گر
سرورِ کل ہمارے ہوئے جلوہ گر

فرش سے عرش تک اِک عجب دھوم ہے
دونوں عالم کے پیارے ہوئے جلوہ گر

ہو کے خوش جن وانس و ملک نے کہا
آج حق کے دلارے ہوئے جلوہ گر

آمنہ بی بی کہنے لگیں ہو کے خوش
میری آنکھوں کے تارے ہوئے جلوہ گر

سرنگوں ہو گئے سارے بت یک بیک
جب محمد ہمارے ہوئے جلوہ گر

کہدو ٹوٹے دلوں سے نہ گھبرائیں اب
بے کسوں کے سہارے ہوئے جلوہ گر

ہیں کہاں تشنہ لب آئیں سیراب ہوں
آبِ کوثر کے دھارے ہوئے جلوہ گر

غمزدوں سے کہو اب نہ مایوس ہوں
ڈوبتوں کے سہارے ہوئے جلوہ گر

ذکرِ محمود جن کا ہے دل کی شفا
وہ مسیحا ہمارے ہوئے جلوہ گر

درود شریف پڑھئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

چنانچہ محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب خود بھی یتیمی کا زمانہ دیکھے ہوئے تھے۔ اپنے پچیس [25] سالہ نوجوان فرزند عبداللہ کی اُس یادگار کے پیدا ہونے کی خبر سنتے ہی بے حد خوش ہوئے اور چاہا کہ اپنے نورانی فرزند کے دیدار فرحتِ آثار سے آنکھوں کو ضیا بخشیں لہٰذا آپ نے کمرے میں جانا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چاہا تو مردانِ غیب مانع ہوئے کہ جب تک تمام ملائکہ مقربین اور قدسیانِ مقدسین آپ کی زیارت سے مشرف و ممتاز نہ ہولیں آپ مشاہدہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب نہیں ہوسکتے۔ اس کے بعد حضرت عبد المطلب اپنے بیٹے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں لے گئے اور دُعا مانگ کر واپس لے آئے حضور کی پیدائش کے ساتویں دن قربانی کی۔ تمام قریش کو دعوت دی بعد از طعام لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے بچے کا کیا نام رکھا ہے۔ حضرت عبد المطلب نے جواب دیا کہ "محمد" لوگوں نے تعجب سے کہا کہ آپ نے اپنے خاندان کے مروجہ ناموں کو چھوڑ کر نیا نام کیونکر رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ دنیا بھر کی ستائش اور تعریف کے شایان قرار پائے۔

درود شریف پڑھیے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

علی ابن ابراہیم بن ہاشم سے روایت ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے چند دنوں کے بعد علماء یہود میں سے ایک شخص بزمِ قریش میں آیا جس کا نام یوسف تھا اس نے اہلِ قریش سے دریافت کیا کہ آپ مجھے بتاسکتے ہیں کہ آپ لوگوں کے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے۔ قریش بولے کہ ہاں کل ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یوسف نے کہا کہ میں آپ لوگوں کا نہایت شاکر و رہینِ منت ہوں گا۔ اگر آپ اس لڑکے کو مجھے دکھا دیں۔ لہٰذا سردار قریش حضرت عبد المطلب اور قریش کے کئی بزرگ اُٹھے اور کاشانہ آمنہ میں لے گئے۔ یوسف بذاتِ خود تورات شریف کا عالم متبحر تھا اُس نے رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں دیکھیں پھر دونوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مونڈھوں کو کھول کر دیکھا، لوگ تو نہ سمجھ سکے، مگر یوسف مہرِ نبوت دیکھ رہا تھا اس کو دیکھتے ہی یوسف پر یک بیک ایک خوف سا طاری ہوگیا بدن کانپنے لگا حواس گم ہوگئے۔ دل میں پنکھا سا لگ گیا۔ سانس کی آمد تیز ہوگئی اور یکبارگی زمین پر گر پڑا۔ اہل قریش یوسف کی یہ حالت دیکھ کر ہنسنے لگے۔ یوسف نے کہا کہ اے اہل قریش تم ناسمجھ اور کم فہم ہو جو میری حالت پر ہنستے ہو۔ خدا کی قسم یہ بچہ آگے چل کر اپنے وقت کا زبردست سردار اور صاحبِ شمشیر وسطوت اور پیغمبر ہوگا۔ تمہیں لوگوں سے مقابلہ کرکے تمہیں ہلاک کرے گا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچم لہرائے گا۔ اور بنی اسرائیل کی نبوت کا زمانہ ختم ہوا۔ اور یہ شرف و بزرگی بنو اسمٰعیل کو منتقل ہوگئی۔

پس اے محبانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک و تعالےٰ کا بے شمار و بے حد احسان ہے کہ اس معبودِ حقیقی نے اپنے پیارے اور دلارے محبوب کو سراپا رحمتِ کل بناکر مبعوث فرمایا اور اُس نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء باریاں اور تجلیاں ابتک امّت محمدی میں محفوظ ہیں اور جمیع اولیائے کرام ذوی الاحترام کے سینے اِس امانت کے حامل ہیں۔

شفیع المذنبین آئے، وہ ختم المرسلین آئے
انیس المرسلین آئے، سراج السالکین آئے

جہاں میں دھوم ہے اب رحمۃ اللعالمین آئے
وہ جانِ دوجہاں، محبوب رب اللعالمین آئے

متاعِ دین و دنیا سے جو مالامال کردیں گے
وہ سلطانِ جہاں آئے وہ شمس العارفین آئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایّامِ رضاعت

آقائے نامدار محبوب کردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سات یا آٹھ دن تک اپنی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا دودھ نوش فرمایا اور چند روز تک ثوبیہ کا دودھ استعمال فرمایا اس کے بعد پھر آپ حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیئے گئے۔

شرفائے عرب کا دستور تھا کہ وہ پرورش اور آب و ہوا کے لحاظ سے اپنے بچوں کو جب وہ آٹھ دن کے ہو جاتے تھے تو دُودھ پلانے والیوں کے حوالے کر کے شہر کے باہر بھیج دیا کرتے تھے، اسی دستور کے مطابق حضورِ پُر نور صلی اللہ وآلہٖ وسلم کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے سپُرد کر دیا گیا۔ آپ ہر چھٹے مہینے حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر اُن کی والدہ اور دیگر اقربا کو دکھا جاتی تھیں۔

بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں ایسے نورانی بچے کو لیکر گھر میں آئی تو اس مبارک بچے کی برکت سے ہر طرح کی راحت و فرحت مجھے حاصل ہوئی کہ مجھ کو کسی بات کی کچھ کمی نہ رہی۔ ہماری بھیڑ اور بکریاں خشک سالی کے باعث چراہ گاہ سے ہمیشہ بھوکی آیا کرتی تھیں۔ کافی دُبلی اور کمزور ہو گئی تھیں دودھ دینا بند کر دیا تھا اور اگر دودھ ہوتا بھی تو بہت ہی کم۔ لیکن اس مبارک بچے کے آتے ہی ہمارے سارے جانور موٹے تازے ہو گئے اور خوب دودھ دینے لگے اور میری ساری عسرت عشرت میں تبدیل ہو گئی۔

آپ فرماتی ہیں کہ اس نورانی بچّے کے باعث مجھے گھر میں کبھی چراغ جلانے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، کیونکہ آپ کے رُخ پُر نور کی ضیائ سے میرا سارا مکان روشن رہتا تھا۔ جب مجھے اندھیری کوٹھری میں جانے کی ضرورت ہوتی تو میں اس نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں لے جاتی جن کے نور سے اُجالا ہو جاتا اور ہر ایک شئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جس کی مجھے تلاش ہوتی اُٹھالاتی ۔ اور یہ بھی فرماتی ہیں کہ میں اس نرالے دلارے بچے کے عادات واطوار سے بھی خوش رہا کرتی تھی یعنی اس عمر میں آپ کے انصاف کا یہ عالم تھا کہ ایک طرف کا دودھ خود نوش فرماتے اور دوسری طرف کا اپنے رضائی بھائی یعنی میرے بیٹے عبداللہ کے لئے چھوڑ دیتے تھے ۔ آپؐ کبھی بستر پر بول وبراز نہ کرتے تھے، نہ دوسرے بچوں کی طرح ضد اور ہٹ کیا کرتے ۔

رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے والدین کی وفات

رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام مبارک عبداللہ تھا ۔ آپ سیرت وصورت میں نہایت ہی شکیل وجمیل دلاور ۔ جوانمرد ۔ دیانتدار ۔ راست گفتار تھے حسن کردار، مکارمِ اخلاق اور حسنِ اعمال میں تمام جوانانِ قریش میں افضل واحسن سرفراز وممتاز تھے ۔ ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں چند ہی ماہ کے تھے کہ آپ کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ ملکِ شام کی واپسی میں سخت بیمار پڑے اور پچیس۲۵ سال کی عمر میں اور بقول بعضے تیس سال کی عمر میں آپ نے انتقال فرمایا اور شہر مدینہ منوّرہ سرائے دار النابغہ میں مدفون ہوئے ۔

جب آپؐ کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو اپنی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون کے آغوش میں رہنے لگے ۔ ابھی آپ چھ برس کے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی والدۂ مکرّمہ کی وفات مقام ابواء میں ہوگئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اس کے بعد پھر آپ کی پرورش آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے سپرد ہوئی آپ نے اپنے پیارے فرزندِ مبارک کو بڑی شفقت ومحبت سے پالا لیکن جب حضور کی عمرِ مبارک آٹھ برس دس دِن کی ہوئی تو آپ کے شفیق ورفیق دادا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عبدالمطلب نے چوراسی برس کی عمر میں اس دارِ ناپائیدار سے کوچ فرمایا۔

ابوطالب کی کفالت

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے بعد حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابوطالب نے آپ کو اپنے دامنِ تربیت میں لے لیا اور آپ سے اِس قدر محبت کرتے تھے کہ آپ کے مقابلے میں اپنے بچوں کی بھی پروانہ کرتے تھے۔ سوتے تو آپ کو ساتھ لے کر سوتے باہر جاتے تو اپنے ساتھ لے کر جاتے کوئی تمیز نہ کرسکتا تھا کہ ابوطالب چچا ہیں یا باپ، دنیا میں ایسی محبت کی بہت کم مثالیں مل سکتی ہیں جو اس محترم چچا نے اپنے اس مایۂ ناز بھتیجے کے ساتھ روا رکھیں۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمِ شفیق کے ساتھ ملکِ شام کا سفر

ایک مرتبہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب مالِ تجارت لے کر ملکِ شام کی طرف روانہ ہونے لگے تو اس وقت آپ کی عمر صرف بارہ سال کی تھی آپ نے بچوں کی طرح ضد کی کہ اے چچا جان میں تو آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا اور دامن سے لپٹ گئے۔ اگرچہ ابوطالب آپ کو دور دراز کے سفر میں لے جانا مناسب نہ سمجھتے تھے لیکن یکایک محبت نے جوش مارا لہٰذا فوراً پیار کرکے آپ کو لپٹا لیا اور اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہوگئے۔ جب آپ کا قافلہ بصرے میں پہنچا تو آپ لوگ بحیرۂ راہب کی خانقاہ میں اُترے جو روحانی اعتبار سے صاحبِ کمال اور بہت بڑا عالم متبحر تھا۔ حضورِ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف دیکھتے ہی بول اُٹھا کہ یہ سید المرسلین ہیں۔ ابوطالب تو خاموش رہے لوگوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے دریافت کیا کہ تم نے کیونکر جانا کہ یہ سید المرسلین ہیں۔ بحیرہ نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب تم لوگ بصرے کے سرسبز و شاداب پہاڑ سے گزر رہے تھے تو جتنے پتھر اور درخت تھے سب سجدے کے لئے جھک گئے تھے اور اس بچے کے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ فگن تھا۔

چنانچہ بحیرہ راہب نے ابو طالب سے کہا کہ آپ اِس صاحبزادے کی بڑی حفاظت اور پوری نگہبانی کریں، کیونکہ جو باتیں مجھے اس صاحبزادے میں نظر آئی ہیں اُن سے مجھے یقین ہوگیا کہ یہ وہی ناموسِ اکبر ہے جس کی نسبت تمام انبیائے سلف پیشین گوئی فرما چکے ہیں۔ اگر میری قوم کے لوگ اس بچّے کو دیکھیں گے تو وہ ضرور ان کے دشمن ہو جائیں گے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ آپ اس مقربِ خدا کو ملک شام کی طرف ہرگز ہرگز نہ لے جائیں۔ ابو طالب نے راہب کے اِس مشورے سے اتفاق کیا اور اسی جگہ سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دیا۔

عرب کی خشک سالی میں بارش کیلئے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا ننھّے ننھّے ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا کرنا۔

قسطلانی و شرح ابنِ حجر میں ابو طالب کا یہ مقولہ درج ہے، آپ فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ روشن ایک ایسا نورانی چاند ہے جس کے توسّل سے نزولِ بارانِ رحمت طلب کی جاتی ہے جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔

ملک عرب میں خشک سالی کے زمانے میں ایک روز بہت سے اہلِ قریش آکر کہنے لگے کہ اے ابو طالب ملک میں خشک سالی کے باعث قحط پڑ رہا ہے۔ تمام آدمی اور جانور بھوکے مر رہے ہیں لہٰذا آپ دُعا کریں کہ بارش ہو تاکہ یہ قحط سالی دور ہو جائے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ابو طالب نے اپنی قوم کی التجا کو بڑی ہمدردی سے سُنا۔ اور اہلِ قریش کے بہت سے معصوم بچوں کو بھی ساتھ لے کر خانۂ کعبہ سے باہر آئے۔ آپ کے ہمراہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ ابوطالب بیت اللہ شریف کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور دُعا کے لئے سبھوں نے ہاتھ اٹھایا تو اُس وقت ابوطالب نے رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنگلی دبا کر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کیلئے اشارہ کیا۔ اگرچہ اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا اور نہ کچھ پانی برسنے کی امّید تھی۔ مگر رحمتِ عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے ننھے ننھے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور آسمان کو دیکھا تو اسی وقت آسمان پر چاروں طرف سے ابر چھا گیا اور ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔

(از تاریخ حبیب اللہ)

حجرِ اسود کے نصب کرنے کے موقع پر آپ نے اپنی فراست و دانائی سے ایک زبردست خونریزی کو روکا

ھمارے آقا و مولا سید الرّسل شہنشاہِ کُل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن بھی ایک بہترین اور نرالا بچپن تھا۔ آپ عام بچّوں کی طرح نہ کھیل کود میں مصروف رہتے نہ شوخی کرتے۔ نہایت عقلمندی کی باتیں کرتے۔ کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے۔ اگر لڑکے آپ کو اپنے ساتھ کھیلنے کے لئے بلاتے تو آپ فرماتے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے ہمکو کھیلنے کے لئے نہیں پیدا فرمایا ہے آپ ہمیشہ داہنے ہاتھ سے چیزوں کو اُٹھاتے۔ جب آپ جوان ہوئے تو بچپن کی طرح جوانی بھی آپ کی عام لوگوں سے نہایت افضل واحسن تھی۔ وہ باتیں جو عام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

طور سے جوانوں میں خلافِ تہذیب ہوتی ہیں آپ اُن سب باتوں سے منزہ و پاک تھے آپؐ صدق و امانت و دیانت و جملہ صفاتِ حمیدہ اور اخلاقِ پسندیدہ سے موصوف تھے اگر اہلِ قریش آپ کو اپنی لہو و لعب کی محفلوں میں بلاتے تو آپ کبھی نہ شرکت فرماتے تھے۔ آپ کی دیانتداری۔ پاکبازی اور سچائی کا یہ اثر تھا کہ آپ کو تمام اہلِ قریش اور غیر مذاہب کے لوگ محمدؐ امین کے لقب سے پکارتے تھے اور ہر طرف آپ کی نیک چلنی اور راست بیانی کا شہرہ تھا۔ آپ کے امین اور پاکباز اور نیک چلنی کے باعث خداوندِ قدوس نے آپ کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ جوانی میں آپؐ نے عرب کے بڑے بڑے سِن رسیدہ سرداروں کا فیصلہ اس خوبی سے کیا کہ سیکڑوں بندگانِ خدا کو لقمۂ اجل ہونے سے۔ بچالیا۔ جس کا واقعہ مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

سرکارِ ابد قرار محبوبِ کردگار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۳۵ سال کی تھی کہ اہل قریش نے کعبتہ اللہ کی عمارت جو بارش و سیلاب کے باعث شکستہ ہوگئی تھی از سرِ نو تعمیر کیا۔ مگر جب حجرِ اسود کو خانۂ کعبہ کی دیوار میں نصب کرنے کا موقع آیا تو۔ اس امر پر قریش کے تمام قبائل میں ایک زبردست فتنہ و فساد کی آگ بھڑکنا چاہتی تھی کہ کون اس کو نصب کرے اور ہر قبیلا اپنے کو معزز سمجھتا تھا اور چاہتا تھا کہ یہ شرف و بزرگی۔ یہ عزّت و بلندی میرے حصّے میں آئے اور اِس جنتی اور آسمانی پتھر کو میں دیوارِ کعبہ میں نصب کروں لہٰذا بات بڑھتی گئی اور یہانتک نوبت پہنچی کہ تلواریں میان سے باہر آگئیں اور کشت و خون ہونے کا سامان نظر آنے لگا کہ یکایک یہ صلاح ٹھہری کہ صبح ہوتے ہی جو شخص سب سے پہلے بیت اللہ شریف میں داخل ہو وہ ہمارا فیصلہ کرے اور حجرِ اسود کو نصب کرے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دوسرے روز علی الصباح حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے اس لئے کہ آپ ہمیشہ بہت سویرے بیدار ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور مرحبا کے نعرے بلند کرنے لگے اور ہر شخص یہ کہتا تھا کہ یہ خوب ہوا کہ محمد امین کے حصے میں ہمارا فیصلہ آیا۔ جو فیصلہ کرنے میں کسی کی رو رعایت نہ کریں گے۔ پس حضورِ اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس فراست و دور بینی سے فیصلہ کیا کہ ہر شخص آپؐ کے فیصلہ پر شاداں و فرحاں ہوگیا۔ وہ یہ کہ آپ نے اپنی ردائے مبارک زمین میں بچھاکر اس پر حجرِ اسود رکھ دیا اور فرمایا کہ ہر قبیلے کے سردار اس چادر کے کونوں کو پکڑکر اُٹھائیں۔ اس طرح سب شریک ہو جائیں گے اور کسی کو شکایت کا موقع نہ ہوگا کہ میں محروم رہ گیا۔ جب سبھوں نے چادر مبارک اُٹھالی تو آپ نے فرمایا کہ اب مجھ کو اجازت دو کہ تم سب کی طرف سے قائم مقام بن کر اس کو دیوارِ کعبہ میں لگادوں سب نے خوشی خوشی اجازت دے دی۔ لہٰذا آپؐ نے یہ پتھّر خانۂ کعبہ میں نصب کردیا۔ اور حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بہترین عقلمندی کی ترکیب سے ایک بڑی زبردست خوں ریزی ہوتے ہوتے رُک گئی۔ (از تاریخ حبیب اللہ)

رسُول مکرّم نبیِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارت کی طرف مائل ہونا

جب رسُولِ محترم نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس ۲۵ سال کی ہوئی تو آپؐ کا خیال تجارت کی طرف مائل ہوا لیکن آپ کے پاس اس کام کے لئے کافی سرمایہ نہ تھا۔ مکہ معظّمہ میں ایک بیوہ عورت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو شریف خاندان ہونے کے علاوہ بہت مالدار تھیں اور اپنا روپیہ تجارت میں لگائے رکھتی تھیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

انھوں نے حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف سن کر اور دیانتداری وسلیقہ شعاری کا حال معلوم کر کے خود درخواست کی کہ آپ میرا مال لیکر تجارت کریں۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درخواست منظور فرمائی اور مال لے کر تجارت کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس سفر میں بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام میسرہ بھی حضور کے ہمراہ تھا۔ اس نے واپس آکر سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام خوبیوں بزرگیوں اور برکتوں کا ذکر، بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو سُنایا جو سفر میں اس نے بچشم خود دیکھا تھا۔ ان اوصاف اور بزرگیوں کا حال سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کر لیا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ بڑے بڑے سرداروں اور مالداروں کی درخواست مناکحت مسترد کر چکی تھیں جب یہ نکاح ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس برس کی تھی، اور بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر مبارک چالیس ۴۰ سال کی۔ رحمتِ عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آپ پچیس ۲۵ برس زندہ رہیں۔ ان کی زندگی میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا اور آپ نے اس خلوص و محبّت اور عمدگی سے زندگی بسر کی کہ کوئی اپنا پرایا یہ نہ کہہ سکا کہ آپس میں کبھی کوئی معمولی سی بھی رنجش ہوئی ہو۔ اللہ تبارک تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی ہی توفیق عطا فرمائے۔ میاں بیوی محبت و خلوص سے زندگی بسر کریں۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد آپ ان کا ذکر نیکی سے کیا کرتے تھے اور ان کی سہیلیوں سے عزّت و شفقت کا برتاؤ کرتے تھے۔ اس شادی کے بعد آپ کا وقت خدا کی عبادت اور بہبودیٔ بنی آدم اور خیر اندیشی میں صرف ہوا کرتا تھا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مسلمانو سیّد الرسل شہنشاہِ کُل جناب احمد مجتبیٰ محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی شادی خانہ آبادی سے درسِ عبرت حاصل کرو اور بیواؤں کے عقدِ ثانی کو بُرا نہ سمجھو ورنہ گنہگار ہوگے

اے محبّانِ نبی و غلامانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عبرت اور غور کا مقام ہے کہ کونین کے مہاراج نبیوں کے سرتاج ہمارے آقا و مولا اسریٰ کے دولھا کی بارات یعنی شادی کے جلوس میں آج کل کی فضول اور بیہودہ رسموں اور خلاف شرع کوئی اصول نہ تھا۔ مثلاً آتشبازی۔ پھلواری۔ ڈھول تاشے۔ باجا۔ گاجا طرّہ۔ بدھی۔ سہرا۔ مینڈھی اور روشن چوکی وغیرہ وغیرہ کچھ بھی نہ تھے، بلکہ کیا تھا۔ رحمتِ مجسّم پر رحمتوں کا شامیانہ تھا۔ آگے آگے نوشاہِ دو عالم اور پیچھے پیچھے آپ کے عمِّ شفیق ابو طالب اور اہلِ قریش کے بڑے بڑے سردار تھے۔ یہ تھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی خانہ آبادی۔ پس اے ایماندارو ذرا غور کرو کہ تم آج کل شادیوں میں کن کن بری رسموں کے شکار ہو رہے ہو جو خدا اور رسول کے قطعی خلاف ہے اور مفت میں لہو و لعب میں اپنے پیسوں کو برباد کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی مبارک کے واقعے میں چند باتیں ایسی ہیں جو باعثِ عبرت اور قابلِ نصیحت ہیں جن پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

میں پچھلے صفحوں میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نکاح کے وقت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس ۲۵ برس اور بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عمر شریف چالیس ۴۰ سال کی تھی۔ لہٰذا ہر ایماندار مرد اور عورت کو لازم ہے کہ اگر کوئی عورت عمر میں شوہر سے بڑی ہو تو اس پر طعن کرنا پھبتی کسنا، اس کی ہنسی اڑانا سخت گناہ ہے اور خدا و رسول کے نزدیک ایسا شخص بڑا ذلیل ہے۔ لہٰذا جس نے اپنی عمر سے بڑی عورت سے نکاح کیا اس شخص نے سنّتِ نبوی پر عمل کیا اور مستحق ثواب ہوا اور جو اس پر ہنسا یا بُرا کہا وہ درحقیقت گنہگار ہوا۔

اے مسلمان بھائیو اور بہنو! بیوہ عورتوں کے عقد ثانی کو برا اور بے عزّتی جاننا سخت عیب ہے۔ اس لئے حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو شوہر انتقال کر چکے تھے۔ سیّد عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے تیسرے شوہر تھے اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پہلی بیوی تھیں۔ ان کے علاوہ بھی حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیاں سوائے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تقریباً سب بیوائیں تھیں۔ قرآن پاک میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دو اور رسول اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیوہ عورت کے نکاح میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا اور تاکید کی ہے۔ اس لئے کہ بیوہ عورت اگر وہ جوان ہے تو اُس کا نکاح کر دینا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا بٹھا رکھنا سخت مشکل ہے اور صریح ظلم ہے۔ لیکن اب وہ زمانہ آیا ہے کہ خدا اور رسول کے حکم کو لوگ عیب بتاتے ہیں پس ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ یعنی خدا و رسول کے حکم کو بُرا کہنا اور اس کو عیب بتانا کفر ہے۔ لہٰذا وہ لوگ مُسلمان نہیں جو بیوہ کو بٹھا رکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کا شمار ظالموں میں ہے اور ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جیسا کہ ارشاد رب العباد ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

رسُولِ مکرم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابِ علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سے فرمایا کہ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اٰتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذْ وَجَدْتَ لَهَا کُفُوًا ۔ یعنی اے علی تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ اول یہ کہ جب نماز کا وقت آجائے تو جلد نماز ادا کرنا دوئم، کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا۔ تیسرے بیوہ عورت کے نکاح کرنے میں جلدی کرنا بہت ضروری ہے۔

نکاح کی فضیلت میں چند حدیثیں

حدیث شریف، سرکارِ ابد قرار خدائی کے مالک و مختار جنابِ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کرنا برکت ہے اور اولاد رحمت ہے لہٰذا اپنی اولاد کو بزرگی دو کیونکہ بزرگیِ اولاد عبادت ہے۔

حدیث شریف: رسولِ مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سُنت ہے جس نے میری سنت سے مُنہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

حدیث شریف، ساقی کوثر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے نکاح رہنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

حدیث شریف، سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح کرتا ہے اُس کو نصف عبادت کا ثواب دیا جاتا ہے۔

حدیث شریف، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے بُرے لوگ بے عورت رہنے والے ہیں اور فرمایا کہ تم میں وہ لوگ بُرے ہیں جو بے نکاح رہتے ہیں

غارِ حرا اور زمانۂ نبوّت

ہمارے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہِ کُل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

علیہ وسلم کی عمر شریف جب اڑتیس سال کی ہوئی تو آپ کے مزاج مبارک میں خلوت نشینی اور تنہائی کا شوق و ذوق پیدا ہوتا گیا۔ نور بے رنگ کی شعاعیں نظر آنے لگیں۔ جن کی ترقیاں روز افزوں ثابت ہوتی گئیں۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر پانی اور ستو لے کر شہر مکہ سے کئی میل آگے ایک پہاڑ کے غار میں جس کو حرا کہتے ہیں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں عبادتِ الٰہی کیا کرتے تھے۔ جب تک پانی اور ستو ختم نہ ہو جاتا آپ شہر میں واپس نہ آتے۔ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے سچے خواب نظر آتے تھے کہ جو کچھ آپ شب کو خواب میں دیکھ لیتے دن میں اس کا ظہور ہو جاتا تھا۔

تمہیدِ نبوّت

جب حضورِ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال ایک یوم کی ہوئی تو ۹ ربیع الاول ۴۱ھ میلادِ نبی بروز دوشنبہ مطابق (۱۲ر فروری ۶۱۰ء) کو جب کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ معمول غارِ حرا میں مراقبے میں مصروف تھے کہ یکایک ایک روشنی نمایاں ہوئی جس سے سارا غارِ حرا چمک اٹھا اور اسی عالم میں قاصدِ وحی حضرت جبرئیل امین خداوند قدوس کی طرف سے حکم نبوّت لے کر پردۂ غیب سے نمودار ہوئے اور حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ "بشارت ہو آپ کو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ عزّ و جل کے رسول ہیں اور میں جبرئیل ہوں،، ہاں پڑھئے تو اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ط خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ط اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ط پہلے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اَن پڑھ ہونے کا عذر پیش کیا۔ لیکن کئی بار کے اصرار کے بعد حضور کا سینۂ مبارک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

روح الامین کے سینے سے لگا تو نہایت فصاحت سے آپ کی زبان مبارک پر وہ کلماتِ وحی جاری ہو گئے اور یہ فرشتۂ غیب غائب ہو گیا۔ (یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی تھی)

اس واقعہ کے بعد حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا سے اُٹھ کر اس حالت میں گھر تشریف لائے کہ سارا جسم مبارک کانپ رہا تھا۔ چہرۂ انور سُرخ ہو رہا تھا سانس کی رفتار تیز تر ہو گئی تھی۔ جاڑا سا معلوم ہو رہا تھا۔ آپ مکان میں تشریف لاتے ہی لیٹ گئے اور بی بی خدیجہ سے فرمایا کہ جلدی سے مجھے کمبل اُڑھا دو مجھے سخت سردی محسوس ہو رہی ہے۔ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی غمگسار و وفادار بیوی حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئیں اور فوراً دوڑ کر کمبل اُڑھائے مگر لرزہ کوئی معمولی لرزہ نہ تھا جلال الٰہی اور عظمت وحی کا اثر تھا، کمبل پر کمبل اوڑھتے چلے جاتے تھے مگر لرزہ کم نہ ہوتا تھا بمشکل تمام جب لرزہ دور ہوا اور طبیعت میں کچھ سکون ہوا تو آپ نے اپنی رفیقۂ حیات سے جو اس وقت ایک پیکرِ تجسّس بنی ہوئی برابر بیٹھی تھیں، ساری سرگذشت سنائی کہ کس طرح آپ غارِ حرا میں مصروف غور و فکر تھے؛ اور کیونکر یکا یک نور پھیل گیا، کس صورت میں فرشتۂ غیب ظاہر ہوا اور اس نے کیا کہا؟ اور پھر کیا گذری؟

یہ کہتے کہتے پھر آپ پر ایک حالت سی طاری ہونے لگی اور آپؐ نے بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں ایسے واقعات دیکھتا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی خطرے میں معلوم ہوتی ہے (اس فقرے سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشکلات نبوت کا بیان تھا) چنانچہ اُم المومنین حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مجلس نسوانی کی ایک پیکر جلیل تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا عیش دے رکھا تھا۔ چین سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

زندگی بسر کرتی تھیں کسی چیز کی فکر د کمی نہ تھی۔ لیکن اپنے گراں مایہ شوہر کی اطاعت گزار اور فرماں بردار تھیں حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و طاعت کو اپنی سعادت سمجھتی تھیں اور آپ سے دلی اور کما حقہ، محبت رکھتی تھیں۔ فطرۃً پریشان تو ہوئیں لیکن بڑی غمگساری اور دفائی سے کہنے لگیں کہ خدا کی قسم اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو ضائع نہ کرے گا کیونکہ آپ وہ ہیں جو اپنے اقرباء سے صلہ رحمی کرتے ہیں اور حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں اُن کے مصارف و مخارج کے متکفّل ہوتے ہیں۔ رانڈوں۔ یتیموں۔ مسکینوں اور بیکسوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ غریبوں دردمندوں اور ضعیفوں کی امداد و اعانت آپ کا شیوہ رہا ہے۔ مہمان نوازی فرماتے ہیں۔ مصیبت زدوں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ اور دنیا کو آپ کی ذاتِ بابرکات سے ہمیشہ فیض پہنچتا رہتا ہے۔ گھبرائیے نہیں۔ خداوند کریم آپ کو اندوہگین نہ فرمائے گا۔ آپ نے جو واقعات بتائے ہیں اُن سے کسی نعمت عظیم کے حاصل ہونے کے آثار نظر آتے ہیں۔

ورقہ بن نوفل میرے چچا زاد بھائی ہیں۔ بہت نیک نفس بزرگ اور توریت و زبور کے عالم ہیں۔ چلیئے میں آپ کو ان کے پاس لئے چلتی ہوں۔ چنانچہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں اُٹھ کر ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لے گئے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی سے ساری سرگزشت بیان کر دی۔

ورقہ بن نوفل سارے واقعات سُن کر بہت خوش ہوئے اور مبارک باد دی اور کہا کہ یہ وہی ناموسِ اکبر ہے جو موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوا تھا۔ اس سے کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے اب ایک دن وہ بھی آئے گا کہ تمہارے ہم وطن تم کو اس شہر سے جلا وطن کریں گے یہ سن کر رسول مکرّم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت سے دریافت کیا کہ میرے ہموطن مجھکو اس شہر سے جلا وطن کریں گے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ کچھ آپ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے لئے یہ نئی بات نہ ہوگی بلکہ یہ مرتبۂ نبوت جسے بھی عطا ہوا ہے اس کے ساتھ اس قوم نے ایسا ہی برتاؤ روا رکھا ہے اور ہر نبی کے ساتھ عناد و بغض ظلم و ستم کا اظہار کیا ہے اگر اس وقت تک میری زندگی نے وفا کی تو میں پوری ہمت و طاقت سے آپ کا ساتھ دوں گا۔

چنانچہ اب حضور مکرّم نبیِّ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا سلسلہ جاری ہوگیا اور وقتاً فوقتاً وحی اُترتی رہی جو جمع ہو کر قرآنِ پاک اور کلام الٰہی کے نام سے مشہور معروف ہوا۔

آغازِ تبلیغ

حضورِ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک قوم، کسی ایک امت۔ کسی ایک قبیلے یا کسی ایک ملک کے سنوارنے اور شمع ہدایت دکھانے کے لئے مبعوث نہ ہوئے تھے بلکہ رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساری دنیا کی اصلاح کا سوال تھا۔ چنانچہ رہبرِ اعظم ہادیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے ایک ایک، بھولے بھٹکے کو راہِ حق پر لگانے کے لئے نہایت تدبیر و تدریج سے کام لینا پڑا۔ اور بڑی فراست و ہوشمندی سے کام لے کر سب سے پہلے دعوتِ حق کے لئے انھیں لوگوں کو منتخب کیا جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ بابرکت سے فیض یاب ہو چکے تھے اور آپؐ کے اخلاق و عادات کے ایک ایک پہلو کا تجربہ کر چکے اور یہ یقین کامل رکھتے تھے کہ آپؐ سچّے اور پاکباز، امین اور صادق ہیں۔

چنانچہ آپ نے سب سے پہلے اپنی حرمِ محترم حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دعوتِ دینِ متین دی اور وہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوگئیں۔ اس کے بعد برادرِ عم زاد (حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ) بہ عمر دس سال مشرف بہ اسلام ہوئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس کے بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ پھر آپ کے یارِ غار جان نثار امیر المومنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوتِ اسلام قبول کی اور نورِ ایمان سے منوّر ہوئے۔

ابنِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے صائب رائے ماہرِ انساب وفیاض اور دولتمند تھے اور جس وقت دولت ایمان سے مالا مال ہوئے اس وقت ان کے پاس چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے جس سے لوگوں کی بڑی مدد فرماتے تھے اور سخاوت کے باعث مکّہ معظمہ میں آپ کا ایک خاص اثر تھا۔ شرفائے شہر اور سردارانِ مکّہ آپ سے ہر معاملہ میں مشورہ لیتے تھے۔ سیدنا حضرت عثمان۔ سیّدنا حضرت زبیر۔ سیّدنا حضرت عبدالرحمٰن۔ سیدنا حضرت بن عوف، سیدنا حضرت طلحہ اور سیّدنا حضرت سعد وقاص فاتح ایران رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے صحابہ کرام وغیرہ وغیرہ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی وعظ و نصیحت سے دائرۂ اسلام میں داخل ہوکر نور ایمان سے منوّر ہوئے۔ (طبری)

تبلیغِ عام اشاعتِ اسلام

شروع شروع میں تو حضور مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیہ خفیہ دعوتِ توحید اور تلقین اسلام فرمائی۔ لیکن جب چالیس ۴۰ یا پچاس ۵۰ آدمی مسلمان ہوگئے اور آفتاب نبوت بلند ہوا تو خداوند قدوس کی جانب سے یہ آیت نازل ہوئی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ یعنی اے میرے پیارے نبی آپ کو جس بات کا حکم ہوتا ہے اسے خوب اچھی طرح دل کھول کر بیان کر دیجئے اور مشرکوں سے روگردانی اختیار فرمائیے۔ اِس آیت شریف کے نازل ہوتے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہی آپ نے علانیہ دعوتِ اسلام شروع کردی اور لوگوں کو توحید پر قائم ہونے اور بت پرستی سے پرہیز کرنے کی تعلیم فرماتے رہے یہی نہیں بلکہ ہر ایک گلی کوچے میں جا جاکر لوگوں کو خوبیِ توحید بتاتے ۔ چاند اور سورج ، آگ اور پانی ، پتھر اور درختوں دیوی ، دیوتاؤں کی پرستش سے اس انسان کو جو دنیا کا حاکمِ وقت بناکر بھیجا گیا اور اپنے محکوم کے آگے سر جھکانے لگا ۔ آپ نے منع فرمایا ۔ لڑکیوں کو زندہ درگور اور پیوندِ زمین بنانے سے روکتے ۔ زنا ۔ قمار بازی اور چوری سے لوگوں کو منع فرماتے ، اور آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو ! انجاست سے کپڑوں کو ، زبان کو گندی باتوں سے دل کو جھوٹے اعتقادوں سے پاک و صاف رکھو ۔ وعدہ اور اقرار کی سخت پابندی کرو ۔ لین دین میں دغا نہ کرو ۔ خداوند قدوس کی ذات کو بے عیب اور پاک سمجھو ۔ اس بات کا اعتقاد رکھو کہ زمین و آسمان عرش و کرسی دوزخ و جنت چاند و سورج آگ پانی شجر و حجر پھل پھول ہر چھوٹی بڑی شے اُسی خدائے واحد کی پیدا کی ہوئی ہے جو کسی کا محتاج نہیں اور اُس کے سب محتاج ہیں ۔

ملکِ عرب میں ۔ عکاظ ۔ مجنہ اور ذی المجاز نامی بڑے مشہور میلے تھے اور دُور دُور سے لوگ اِن میلوں میں آیا کرتے تھے ۔ رسُولِ مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم ان مقامات پر تشریف لے جاتے اور میلوں میں آئے ہوئے لوگوں کو دینِ اسلام اور خدائے یکتا کے توحید کی خوبیاں بتاتے اسلام میں داخل ہونے کی دعوت فرماتے حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پند و نصیحت کا یہ اثر ہوا کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت تیار ہوگئی ۔

سُلطانِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ قریش کی مخالفت اور مظالم

جب تک سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم خلعتِ نبوت سے آراستہ نہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہوئے تھے۔ تبلیغِ اسلام اور دعوتِ توحید کا سلسلہ شروع نہیں کیا تھا۔ اس وقت تک کفارِ مکہ کی آنکھوں کے تارے اور دل کے اُجالے تھے۔ ہر شخص آپ کا بڑا لحاظ اور احترام کرتا۔ دلوں میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عزت و عظمت تھی۔ سب آپ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ چنانچہ جب خداوندِ کریم کا یہ حکم نازل ہوا کہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی اے میرے پیارے پیارے نبی آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو خدا سے ڈرائیے۔

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے سے اپنے سارے قریبی رشتہ داروں کی دعوت کا انتظام کیا چنانچہ اس دعوت میں خاندان عبد المطلب کے بڑے بڑے لوگ بھی شریک ہوئے بعد فراغت طعام۔ سید العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مخاطب کرکے توحید کی خوبی اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی تلقین فرمائی مندرجہ بالا آیت شریف کی تبلیغ کما حقہٗ فرمائی۔

اس کے بعد آپؐ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا یا معشر القریش آپ کی اس ناگہانی آواز پر تمام قریش جمع ہو گئے تو آپؐ نے ان سے پوچھا کہ تم بتاؤ کہ مجھے تم سچا جانتے ہو یا جھوٹا تو ہر ایک نے متفق الرائے ہو کر عرض کیا کہ ہم نے آج تک آپ کے منہ سے کوئی لغو یا غلط بات نہیں سُنی اور ہم کو یقین کامل ہے کہ آپ بیشک صادق اور امین ہیں۔ پھر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو میں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں اور تم اس پہاڑ کے نیچے ہو۔ میں پہاڑ کے دونوں طرف دیکھ رہا ہوں۔ اچھا اگر میں کہوں کہ ڈاکوؤں کا ایک مسلح گروہ دُور سے نظر آ رہا ہے جو مکہ پر حملہ آور ہوگا تو کیا تم یقین کر لوگے۔ تمام لوگوں نے نہایت پُر زور الفاظ سے کہا کہ ہاں ہاں ضرور یقین کریں گے۔ کیونکہ ہمارے پاس آپ سچے انسان کو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جھٹلانے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ ایک ایسے بلند مقام پر کھڑا ہو کہ دونوں طرف دیکھ رہا ہو۔ اسی طرح جب تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کے نصب کرنے پر باہم قبائل میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکنے والی تھی کہ سبھوں نے آپس میں یہ رائے ٹھہرائی کہ صبح جو سب سے پہلے حرم شریف میں داخل ہوگا وہ ہمارا ثالث ہوگا چنانچہ ان کے فیصلہ کے مطابق اتفاقاً حضور کا سب سے پہلے حرم شریف میں جانا ہوا۔ جس وقت حضور مسجد میں داخل ہوئے۔ تمام اہلِ قریش اور ان کے سردار چلا اُٹھے کہ ھٰذَا الْاَمِیْنُ رضیناہ یعنی وہ امین آگیا اس کے فیصلہ پر ہم راضی ہیں۔

پس غور فرمائیے کہ دعوت عامۂ اسلام سے قبل حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کفارِ مکہ کی کتنی اچھی رائے تھی اور کس قدر عزت و عظمت اور احترام کی نظروں سے آپ کو دیکھتے تھے مگر جس وقت حضورِ مکرم ہادیِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ کے مطابق تبلیغ و دعوتِ اسلام کا مقدس کام شروع کیا۔ گمراہوں۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو ہدایت شروع کی تو وہی قریش جو سرور کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق امین کے لقب سے یاد کرتے تھے وہی حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا بنانے کی کوشش کرنے لگے۔ اور صرف جھٹلانے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جیسے جیسے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اشاعتِ اسلام اور دعوتِ توحید میں سرگرم ہوتے رہے ویسے ویسے کفار ناہنجار آپ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے لگے۔ اور وہ جور و ستم ڈھائے کہ زمین و آسمان بھی کانپ اُٹھے ہوں گے۔

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کفارِ مکہ کے مظالم

دشمنانِ اسلام نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر مظالم ڈھانے کی مختلف اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

متعدد صورتیں اختیار کی تھیں۔ صرف اس لئے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم دعوتِ اسلام دیتے اور خدائے واحد کی پرستش کی تلقین فرماتے تھے۔ بتوں کی پوجا سے روکتے۔ بری باتوں سے منع فرماتے۔ ان شریروں نے اس ہدایت فرمائی کے صلہ میں آپ کو اذیتیں اور تکالیف پہنچانے کے لئے بہت سے اِدارے قائم کر لئے تھے۔ کسی کے سپرد صرف یہ کام تھا کہ وہ تمسخر اُڑائیں مذاق کریں پھبتیاں کسیں منہ چڑائیں اور باہر جو لوگ آئیں ان کو حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے بدظن کریں۔ لوگوں کو آپ سے ملنے اور بات چیت کرنے سے منع کریں۔

ایک دوسرے اِدارے کے سپرد یہ تھا کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں وعظ و نصیحت فرماتے۔ پیغامِ الٰہی پہنچاتے۔ قرآن پاک کی آیتیں سُناتے، وہاں یہ ظالم پہنچکر شور و غل فتنہ و فساد برپا کرتے اِس قدر ہنگامہ اور بدامنی پیدا کرتے کہ کوئی حضوُر کا وعظ و نصیحت نہ سن سکے اور نہ حضور تقریر فرما سکیں۔

ایک اور شریروں کا گروہ تھا۔ جو سرکارِ ابد قرار خدائی کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آتے جاتے کیچڑ مٹی غلاظت وغیرہ پھینکتے۔ پتّھر برساتے۔ سنگ باری کرتے۔ حضور کے کانٹے بچھاتے گڑھے کھودتے، کاشانہ نبوت کے دروازے پر غلاظت اور سڑی گلی ہوئی چیزیں پھینک جاتے تھے تاکہ حضور سرکارِ کائنات مفخرِ موجودات کی صحت و جمیتِ خاطر میں فرق پیدا ہو۔ اس کے علاوہ بہت سے نئے نئے طرح طرح کی آزار رسانی کے طریقے اختیار کر رکھے تھے۔
بعثت کے بعد سے ہجرتِ نبوی تک کا زمانہ جو تیرہ سال کی مدّت پر ختم ہوا تھا، پورا پورا ظلم و ستم جور و جفا کا زمانہ تھا۔ اس تیرہ سال کے عرصے میں ایک دِن کیلئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بھی کفارِ ناہنجار نے حضورِ مکرّم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور ہر روز ایک نیا ستم ایجاد کرتے تھے۔

یہی نہیں بلکہ اُن جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایمان لے آئے تھے یعنی مسلمان ہو گئے تھے انھیں اسلام سے پھر جانے اور اپنے پُرانے مذہب کی طرف پھر واپس بلانے کے لئے سخت ہولناک ظلم وستم جور وجفا ڈھاتے تھے۔ مسلمانوں کے ساتھ جور وستم کرنا۔ دغا و فریب سے ان کو پریشان کرنا ثواب سمجھتے تھے۔ اور موقع پاکر ان کو قتل کر کے ان کی لاشوں کو پہاڑوں، کھو اور غاروں میں ڈال دیتے تھے اور کوئی دقیقہ دکھ دینے۔ ظلم وستم ڈھانے سے باز نہ آتے تھے۔

عشّاقِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ظلم وستم کی ہولناک آندھیاں

سیّدنا حضرت عمّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے والد حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی والدہ بی بی سمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ تینوں ہستیاں مسلمان ہو گئی تھیں صرف اس جرم میں بدبخت ابو جہل ان پر طرح طرح کے جور وستم کے پہاڑ توڑا کرتا تھا۔ ان کی داستانِ غم نہایت طویل اور دردناک ہے ایک دن سید عالم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان بچاروں کو مار کھاتے اور صبر واستقلال۔ تکالیف و اذیت سہتے دیکھ کر زبان مبارک سے فرمایا۔ اِصْبِرُوْا یَا آلِ یَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنّۃ یعنی اے یاسر والو صبر کرو تمہارا مقام جنت ہے۔ کمبخت ابوجہل نے بی بی سمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایسے مقام پر تیر مارا کہ وہ جانبر نہ ہو سکیں اور فوراً جام شہادت سے سیراب ہو گئیں۔ غرض اس قسم کے وحشیانہ اور ظالمانہ سزائیں تمام اُن لونڈی اور غلاموں کو دی جاتی تھیں جو اسلام لے آئے تھے۔ یہ تکالیف واذیت اور ذیادتیاں صرف لونڈی اور غلاموں ہی تک محدود نہ تھیں بلکہ کفار اپنے عزیز واقارب

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سے کبھی ایسے ہی برتاؤ کرتے تھے اور ایسی ہی وحشت اور سنگدلی سے پیش آتے تھے سیدنا حضرت عثمان بن عفان جیسے برگزیدہ شخص کے اسلام قبول کرنے کی خبر جب ان کے چچا کو ہوئی تو ان کو کھجور کے بورے میں لپیٹ کر باندھ دیا اور نیچے سے دھواں کر دیا جس سے آپ کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ مُصعب بن عمیر کو اُن کی ماں نے صرف مسلمان ہونے کے جُرم میں گھر سے نکال دیا۔ بعض صحابۂ کرام کو کفّار قریش گائے یا اونٹ کے چمڑے میں لپیٹ کر پھینک دیتے تھے۔ بعض کو لوہے کی زرہ پہنا کر تپتے ہوئے پتھر پر لٹا دیا کرتے تھے۔

الغرض اہل قریش صرف اسلام میں داخل ہو جانے کے جرم میں ایسا ظالمانہ برتاؤ کرتے اور ایسی وحشیانہ سزائیں دیتے تھے کہ صرف اسلام کی صداقت اور توحید ورسالت کی محبت ہی اُن کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ چنانچہ میں آپ کے سامنے مثالاً حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش کرتا ہوں جس سے آپ لوگوں کو معلوم ہو گا کہ شیدائے نبی اور عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے کیسے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے لیکن انھوں نے دولت ایمان کو محفوظ و برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کے مصائب و تکالیف۔ درندگی و خونخواری کو کمال صبر و استقلال سے برداشت کیا اور جو گردن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک چکی تھی کفر کے آگے نہ جھکی اور بادۂ ایمانی اور مئے عرفان جس کے نشے میں ساقی کوثر کے متوالے مست ہو رہے تھے۔ قریش کے ظلم وستم کی تُرشی اُسے دور نہ کر سکی اور جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جان کو متاعِ ایمان سمجھ کر اسلام پر قربان کر دیا۔ پس ان عاشقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کائناتِ عالم کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے رہیں گے اور ان کی نورانی چمک دمک سے ہدایت کی روشنی نکل نکل کر کائناتِ عالم کو ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکالتی رہے گی۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

معزز حاضرین اب آپ جاں نثارِ نبیؐ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق خدا اور محبتِ رسول کو ملاحظہ فرمائیے۔

سیّدنا حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام کے رہنے والے حبشی تھے اور ایک یہودی سوداگر اُمیّہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر دولتِ ایمان سے مالامال ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے فدا ہونے لگے اور بادۂ توحید و رسالت میں ایسے سرشار ہوئے کہ احدٌ احدٌ کے نعرے بلند کرنے لگے۔

اُمیّہ بن خلف جو حضور سرور کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے دِلی بُغض و عداوت رکھتا تھا سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا اور منع کیا کہ اے بلالؓ آئندہ یہ کلمہ اپنی زبان سے ہرگز نہ نکالنا ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔ لیکن اس شیدائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر میں محبتِ رسول کا تیر پہلے ہی پیوست ہو چکا تھا۔ کسی کے منع کرنے اور ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے سے کیا ہوتا تھا، بلکہ منع کرنے سے آتشِ محبت اور بھڑک اُٹھتی تھی۔

چنانچہ امیّہ بن خلف اس عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے جور وستم کے پہاڑ توڑنے لگا۔ لیکن حضرت بلال عاشقِ محبوبِ ذوالجلال اس ظالم کے ظلموں کو کبھی خاطر میں نہ لائے۔ عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے اٹل رہے کہ ذرّہ برابر پائے استقلال کو لغزش نہ ہوئی۔

اس ظالم وشقی امیّہ بن خلف نے سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جو ظلم وستم ڈھائے ہیں ان کا ادنیٰ نمونہ یہ تھا کہ آپ کی گردن مبارک میں رسّی ڈالکر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شہر کے شریر اوباش لڑکوں کو دے دیتا تھا۔ وہ آپ کو مکّے کی تپتی ہوئی پہاڑیوں میں گھسیٹے گھسیٹے پھرا کرتے تھے جس سے آپ کی گردن مبارک لہولہان ہو جاتی تھی۔ وادی مکّہ کی گرم گرم ریت پر آپ کو لٹا دیتا تھا اور پھر اوپر دُھوپ سے تپتے ہوئے گرم گرم پتھر آپ کے سینۂ مبارک پر جو نورِ ایمان اور عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور تھا، رکھوا دیتا تھا۔ مشکیں باندھ کر لکڑیوں سے آپ کو پیٹا جاتا تھا۔ مکّے کی تپتی ہوئی ریگستانی دھوپ میں دن دن بھر بٹھا دیا کرتا تھا۔ اور بھوکا پیاسا رکھ کر طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رکھتا تھا۔ لیکن اس عاشق خدا اور شیدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چیتون پر بَل کبھی تِل برابر بھی نہ پڑتا تھا اور صبر و استقلال سے تمام وحشیانہ مظالم کو آپ برداشت کرتے تھے اور احدٌ احدٌ کے مبارک نعرے ہر دم زبانِ مبارک پر جاری رہتے تھے۔

نظم

عاشقِ صادق بلالِ مصطفےٰ
جو تھے شیدائے جمالِ مصطفےٰ

ہر مصیبت میں رہے ثابت قدم
کس قدر غالب تھا حالِ مصطفےٰ

دھوپ کی تیزی جلاتی کیا انھیں
اُن کے سر پر تھا ظلالِ مصطفےٰ

اے امیہ تو سمجھ سکتا نہیں
ہے وصالِ حق وصالِ مصطفےٰ

الغرض کمبخت اُمیہ بن خلف آپ پر جس قدر بھی ظلم وستم کے پہاڑ گراتا۔ آپ کا وفورِ شوق اور زیادہ بڑھتا گیا آخر خداوند کریم کو اس عاشق صادق پر رحم آ ہی گیا۔ کہ ایک دِن سیدنا حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا اس طرف سے گزر ہوا۔ دیکھا اس عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر امیہ بن خلف طرح طرح کے ظلم وستم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

توڑ رہا ہے اور اس عاشق صادق کی زبان مبارک پر اَحدٌ اَحدٌ۔ اسم ایمانی جاری ہے۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیکھا نہ گیا اور آپ نے امیّہ بن خلف سے جاکر پوچھا کہ اے اُمیّہ یہ کون ہے تو اس کو ایسی سخت سزائیں کیوں دے رہا ہے امیّہ نے کہا یہ ہمارا غلام ہے اور ہمارے مذہب کے خلاف مسلمانوں کا کلمہ پڑھتا ہے۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے امیّہ بہتر ہے کہ تو اس غلام کو ہمارے ہاتھ فروخت کردے، وہ راضی ہوگیا۔ آپ نے اس کو منہ مانگے دام دے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید لیا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لاکر حاضر کردیا۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اب تو یہ حال ہوا کہ آپ پروانہ وار شمعِ جمال محبوب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے لگے۔ آپ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقدس پر اذان دینے پر معمور فرما دیا۔

چنانچہ حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض و برکت سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں خداوند کریم نے وہ اثر عنایت فرمادیا کہ جب تک آپ مسجد نبوی میں اذان نہیں دیتے تھے۔ آسمانوں پر فرشتوں کے کانوں میں اذان کی آواز نہیں جاتی تھی۔ تمام عمر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر رہے لیکن جب حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو مدینۂ منورہ میں حضور کے فراق کے سبب آپ کا دِل گھبرانے لگا۔

ہجر میں حضرت کی ہے ایسا ملال	رات دن ہر دم تڑپتا ہے بلال
زندگی دشوار ہے اب شاہ دیں	کس طرف جائے بلال دل حزیں
رہ کے طیبہ میں بلالِ مصطفٰے	اور نہ دیکھے یہ جمالِ مصطفٰے
پھر مدینے میں رہے کیسے غلام	جب نظر آتے نہیں خیر الانام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اب تو لطف زندگی کچھ بھی نہیں جی نہیں لگتا کہیں بھی شاہِ دیں	اور چلا جاتا ہوں میں بھی اب کہیں اب بُلا لیجے مجھے اپنے قریں

دیجئے محمود کو دو گز زمیں
یا رسول اللہ طیبہ میں کہیں

الغرض سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفارقت رسول اللہ سے بیتاب و پریشان ہو کر ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

رات دن غم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روتے اور تڑپتے رہتے تھے ایک مدت کے بعد ایک روز شب میں حضورِ اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیوں بلال کیسے ہو؟ حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تڑپ گئے اور عرض کرنے لگے کہ اے میرے مولا و آقا جب سے آپ اس عالمِ فانی سے ملکِ جاودانی کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کے ناچیز غلام کا برا حال ہے آپ کی مفارقت سے دل بے قرار کو کسی صورت قرار نہیں آتا۔

حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت و عنایت سے فرمایا کہ اے بلال تو نے تو خود جفا کی جو ہماری جوارِ رحمت سے دور چلا گیا۔

رحم سے فرمایا اے میرے بلال وصل میرا گر تجھے مقصود تھا کس لئے طیبہ کا چھوڑا گلستاں	ہوش میں آ ہے کدھر تیرا خیال میں تو تیرے پاس ہی موجود تھا کیوں وطن سے میرے تو آیا یہاں

خاک سے اُٹھ اور مدینہ پہنچکر
عمر دو روزہ وہیں پر کر بسر

الغرض جب رسولِ مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر فرما کر تشریف لے جانے لگے تو شیدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی۔ حضور کو وہاں نہ پایا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تو بے چین ہو گئے زخمہائے دل تازہ تھے۔ لذتِ دیدار آنکھوں میں موجود تھی جوشِ رقت اور بھی زیادہ ہو گیا۔ کمبل اٹھایا اور یہ کہتے ہوئے مدینہ منورہ کی راہ پکڑی۔

نبی کا نظارہ دوبارہ کروں میں
یونہی زندگانی گذارا کروں میں

یہ سمجھوں کہ نکلی ہے کچھ دل کی حسرت
جو پلکوں سے روضہ بہارا کروں میں

نہ سودائے عشقِ نبی سر سے جائے
محمد محمد پکارا کروں میں

جو رہنے کو پاؤں زمینِ مدینہ
وہیں عمر اپنی گزارا کروں میں

اُدھر روضۂ پاک سے پردے اٹھیں
اِدھر جالیوں سے نظارہ کروں میں

یتیموں غریبوں کی سنتے وہی ہیں
سوا اُن کے کس کو پکارا کروں میں

سیّدنا حضرت بلال عاشقِ محبوبِ ذوالجلال ملک شام سے واپس ہو کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ سب سے پہلے روضۂ اطہر پر گئے، مرقدِ انور کو دیکھ کر آنکھوں سے لگایا۔ جب دل بیقرار کو قرار آیا تو حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لئے مبارک ڈیوڑھی کے چوکھٹ کو بوسہ دے کر بصد ادب پکارا کہ یا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلال آپ کا غلام درِ دولت پر حاضر ہے اس کا سلام قبول فرمائیے۔ اندر سے آواز آئی کہ اے بلال جناب سیدہ خاتون یہاں کہاں ان کو اپنے پدر عالی قدر کی جدائی گوارا نہ تھی لہٰذا وہ خدمتِ اقدس میں تشریف لے گئیں۔ اتنا سننا تھا کہ جب بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیمانۂ صبر چھلک گیا اور زار و قطار رونے لگے۔ آپ کے رونے کی آواز سن کر امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما گھر سے باہر تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب امامِ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھ کر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پروانہ واران پر نثار ہونے لگے اور ان کے ساتھ مسجد نبوی کو روانہ ہوئے۔ شہر میں ہر طرف آپ کے آنے کی خبر پھیل گئی کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے میں آئے ہوئے ہیں۔ ہر خاص و عام جوق در جوق آپ کی ملاقات کو آنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ حضرت بہت دن سے آپ کے منہ سے اذان نہیں سنی کان مشتاق اور دل آرزو مند ہے کہ ذرا آپ اُسی لب و لہجہ سے اذان سنا دیجئے تاکہ عہد رسول مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جائے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھئی اب میری اذان کا قدر دان ہی دنیا میں نہیں تو میں کیسے اذان سناؤں اور کس زبان سے اذان کہوں۔ کیونکہ جب میں اذان کہتا تھا تو اپنے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہِ کل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انگلی سے اشارہ کر دیتا تھا۔ اب کس کی طرف اشارہ کروں گا۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا اور حضرت امام حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی یہ اصرار فرمایا تو آپ اذان کہنے پر مجبور ہو گئے لہٰذا جس وقت حضرت بلال عاشقِ محبوبِ ذوالجلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللّٰہُ اَکْبَر کا نعرہ لگایا لوگوں میں کہرام مچ گیا اور جب کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ روضہ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور ایک ایسی آہ کھینچی کہ معلوم ہوتا تھا کہ اس آہ میں گم ہو گئے اور مینارہ مسجد سے غش کھا کر گر پڑے۔ گرتے ہی آپ کی روح پر فتوح قفس عنصری سے نکل کر واصل بہ محبوب ہو گئی اور ہاتھ روضہ اطہر کی طرف اٹھا رہ گیا۔[1]

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

---

[1] حضرت بلالؓ کے وصال میں علمائے کرام کو اختلاف ہے۔ مؤلف کتاب ہذا اس روایت کی صحت سے بری ہے وما علینا الا البلاغ۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عُشّاقِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر کفّار کے مظالم

ایک مرتبہ ابو برار عامر۔ آقائے نامدار محبوبِ کردگار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور نجد میں مبلغین و واعظین دین اسلام کو بھیجنے کی درخواست کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ کچھ واعظ اور مبلغین کو کردیجئے تاکہ ان کی تلقین سے ہماری قوم ہدایت پاکر مسلمان ہوجائے چنانچہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے والیِ نجد کے چچا کی ضمانت پر ستّر واعیانِ اسلام کے بزرگوں کی ایک جماعت اُس کے ہمراہ کردی۔ اس ظالم و سنگدل شقیِ ازلی نے دھوکا دے کر ان تمام بزرگوں کو قتل کروادیا۔ ان میں سے ایک بزرگ حرام بن بلحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ان کو نامۂ نبوی دیکر اس علاقے کے حاکم طفیل کے پاس روانہ کردیا۔ اس مردود نے آپ کو قتل کرادیا حاکم مردود کے اشارے سے اچانک بیخبری میں آپ کی پشتِ مبارک میں جس وقت نیزہ مارا گیا تو نیزہ صاف چھاتی سے پار ہوگیا لیکن گرتے ہوئے اور دم توڑتے وقت آپ نے اپنی زبان مبارک سے جو دو لفظ فرمائے، وہ دنیائے شہادت و قربانی میں ہمیشہ اپنی گونج پیدا کرتے رہیں گے۔ نیزہ کے سینۂ مبارک پر آتے ہی آپ نے فرمایا۔ فزتُ وربِّ الکعبۃِ یعنی قسم ہے خدائے کعبہ کی میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

معزز ناظرین آپ اس قوتِ ایمانی و روحانی کو دیکھیں اور قلب و روح کی سرشاری کو ملاحظہ کریں کہ نیزہ پشت پر لگتا ہے جو دل و جگر کو چھیدتا ہوا سینے سے پار ہوجاتا ہے۔ مگر زبان سے آہ یا ہائے کے الفاظ نہیں نکلتے بلکہ جذبۂ شہادت اپنا رنگ دکھاتا ہے اور زبان مبارک سے وہ الفاظ نکلتے ہیں جو دل کی مسرت و

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خوشی کے مظہر ہیں۔ کیا اس سے اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ بادۂ ایمانی اور شرابِ اسلامی نے اُن بزرگوں کو کس قدر مست و سرشار بنا رکھا تھا اور کیف عرفانی سے کیسے متوالے ہو رہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

رات کی تاریکی میں مسلمانوں پر حملہ

کفار ناہنجار نے بنو خزاعہ پر اچانک رات کی تاریکی میں حملہ کر کے سوا چالیس آدمیوں کے جو بمشکل تمام اپنی جان بچا کر حضور سرور کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ سکے باقی سب کو قتل کر ڈالا۔ ان میں بوڑھے۔ بچے اور جوان سبھی تھے۔ ان مظلوموں نے حرمِ کعبہ میں بھی پناہ لی امان بھی مانگی، اور خدا کا واسطہ بھی دیا، مگر لَآ اِلٰہَ اَلْیَوْمَ (نعوذُ باللہ) آج خدا کوئی چیز نہیں (خدا کی پناہ) کا جواب دے کر سب کو قتل کر کے رکھ دیا۔ بچارے بنو خزاعہ کے بہت سے مرد و عورت بوڑھے بچے سو رہے تھے کوئی نماز میں مشغول تھا کوئی رکوع میں تھا کوئی سجدہ میں پڑا ہوا تھا۔ اسی عالم میں ظالم کفار خونخوار درندوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور سبھوں کو مار کاٹ کر چل دیئے۔

اسی طرح حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار ناہنجار نے شہید کر ڈالا۔ حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابۂ کرام کو اُن کی تلاش کے لئے روانہ کیا۔ ایک صحابی نے دیکھا کہ جنگ کے زخمیوں میں پڑے دم توڑ رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا کیا حال ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اب تم مجھ کو مردہ ہی سمجھو۔ لیکن براہ کرم رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کر دینا آپ جنگ احد میں شہید کئے گئے تھے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اسی جنگ اُحد میں حضرت عمارہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شہید کیا گیا۔ آپ جیسے خوش نصیب شیدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس سے لگا دیئے تھے اور اسی عالم میں آپ کی روح پُرفتوح کیف و مسرّت میں وجد کرتی ہوئی عالم بالا کو پرواز کر گئی ؎

ادا ہوا ایک سجدے میں قضا سب   دمِ آخر جو قدموں پر جبیں ہو

اسی جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبت نبوی اور عشق رسول کا اس طرح ثبوت دیا کہ کفّار ناہنجار نے جس قدر تیر سید العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم پر برسائے، آپ نے وہ سب اپنے ہاتھوں پر روکے اور ایک تیر بھی حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچنے دیا چنانچہ آپ کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے ضرب المثل ہوگیا۔ لیکن اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے کہ بارگاہِ احدیت سے آپ کو اس کی جزا کیا عطا ہوئی ہوگی۔

حضرت ابو فکیہہ جن کا نام اَفلح تھا ان کے پاؤں میں رسّی ڈال کر انھیں پتھریلی زمین پر گھسیٹا جاتا تھا، اس بیرحمی کے ساتھ گھسیٹنے سے تمام جسم کا جو حال ہوا ہوگا اس کا اندازہ ہر دل والا آسانی سے لگا سکتا ہے۔

حضرت بن ارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے بال پکڑ کر کھینچے جاتے تھے گردن مروڑی جاتی تھی اور حضرت لبینہ حضرت زنیرہ۔ حضرت نہیہ اور حضرت اُم عبیش رضی اللہ تعالےٰ عنہما یہ بزرگ عورتیں کفّار کے جور وستم میں لونڈیوں کی حیثیت سے تھیں ان کے ساتھ ان کافروں کے سلوک ایسے سنگدلانہ اور وحشیانہ تھے کہ کسی درندے سے بھی ممکن نہ ہوتا۔ یہ سب کیوں؟ صرف اس جُرم پر کہ اِن مومنہ عورتوں نے شرک و بت پرستی سے توبہ کر کے خدائے واحد و قدوس کو اپنا معبود بنالیا تھا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یہ ظلم وستم صرف ان لوگوں اور اِن خواتین محترم ہی پر بند نہ تھا جن کو مغرور اور سنگدل قریش لونڈی غلام کہتے تھے بلکہ اپنے برابر کے درجے کے اور اہل قرابت کے ساتھ بھی محض اسلام قبول کرنے کے جرم میں ایسا ہی سلوک روا رکھتے تھے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حرم شریف کے اندر زدوکوب کیا گیا اور آپ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرہ مبارک پر ابوجہل نے تماچا مارا تھا۔

یہ تھے سچے جاں نثارانِ رسول اور علامانِ حبیب خدا، یہ تھے وہ صادق القول، اور برگزیدہ بندگانِ الٰہی جن کو عبادتِ خدا اور اطاعتِ رسول کا مقصد معلوم تھا ان حضرات کے واقعات پر نظر ڈالتے ہی یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کی عقیدت کس درجے تھی، دنیوی جفاکاریاں، اور ستم رانیاں دائرہ انسانیت ہی نہیں بلکہ حیوانیت سے گزر گئیں لیکن وہ سر عبودیت جو درگاہِ احدیت میں خم ہوچکا تھا وہ کفر کی سنگدلی کے سامنے کیونکر جھکتا۔ کفر سرکش تھا اور اس سرکشی کے آگے سر بلند۔

یہ وہ سرمستی نہ تھی جسے کشمکش کی چاشنی دور کرسکتی وہ نشہ نہ تھا جسے ظلم و ستم کی ترشی اتار سکتی۔ عشق حق، محبت رسول۔ الفت ناموس اکبر پاسِ وفا کو جتنا ان ہستیوں پر ناز ہو کم تھا کیونکہ ان کو تو نافل قرآن مجید و الفرقان حمید پر ناز تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مسلمانوں کو ملک حبش کیطرف ہجرت کر جانے کا حکم

جب مشرکین مکّہ نے مسلمانوں کو بیحد ستانا اور پریشان کرنا شروع کردیا تو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضور اکرم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مسلمانوں کو ابی سینا یعنی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ کیونکہ حبش میں ایک عیسائی مذہب کا نجاشی نامی بادشاہ جو نہایت منصف اور رعایا پرور تھا۔ اہل اسلام کی یہ سب سے پہلی ہجرت تھی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے بعد مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا قافلہ بارہ مرد اور چار عورتوں کا رات کی تاریکی میں بندرگاہ جدّہ سے جہاز پر سوار ہو کر حبش کی طرف روانہ ہو گیا۔ سیّدنا حضرت عثمان بن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنی زوجۂ محترم سیّدہ رقیہ (بنتِ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قافلے کے سالار تھے۔ جس وقت مسلمانوں کا یہ مقدس قافلہ ملکِ حبش میں پہنچا تو وہاں کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کو وہاں اچھی جگہ دی۔ اس قافلے کے بعد اور مسلمان بھی اس طرف ہجرت کر گئے۔ پھر اُن مہاجرین کی تعداد تقریباً ۸۳ تک ہو گئی۔

کفارِ مکہ کا دل بچارے مسلمانوں کے وطن چھوڑ دینے سے بھی ٹھنڈا نہ ہوا چنانچہ جب قریش کو معلوم ہوا تو حبشہ تک مسلمانوں کا تعاقب کیا۔ اور بہت سے تحفہ و تحائف لے کر نجاشی کے دربار میں پہنچے اور بیان کیا کہ ہمارے کچھ غلام اور قوم کے لوگ باغی ہو کر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں اور اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر ایک نئے دین کے تابع ہو گئے ہیں۔ جو سب سے انوکھا اور نرالا ہے۔ اس لئے آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ نجاشی چونکہ ایک عادل بادشاہ تھا اس نے کہا کہ ہم بغیر تحقیقات پناہ گزینوں کو اپنے ملک سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اسی وقت نجاشی بادشاہ نے تمام مہاجرین کو دربار

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں بلا کر پوچھا کہ تم نے کونسا نیا مذہب اختیار کیا ہے۔ اس وقت سیّدنا جعفر تیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر ایک بڑی جامع تقریر کی اور فرمایا۔ اے بادشاہ ہم اس سے قبل جہالت کے ایک بڑے تاریک غار میں پڑے ہوئے تھے۔ پتھروں کی مورتوں کی پوجا کرتے تھے۔ بے حیائی اور بدمعاشی ہمارا شعار تھا۔ ہمسایوں سے بدسلوکی اور مسافروں کو لوٹ لینا قتل و غارت کرنا ہمارا کام تھا۔ مردار کھاتے تھے۔ اچھے برے کی تمیز نہ تھی۔ ہم انسان تھے لیکن ہم میں انسانیت کی کوئی علامت نہ تھی۔ کوئی ضابطہ قانون ہم جانتے ہی نہ تھے۔

خداوند کریم کا ہزار ہزار اور بیشمار شکر ہے کہ اس نے ہم پر رحم فرمایا اس نے ہم میں ایک ایسا نبی مبعوث فرمایا۔ جس کی شمعِ ہدایت نے ہمارے دلوں کی ظلمتوں کو کافور کر دیا اور خدا سے ملا دیا۔ یعنی رسولِ مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتایا کہ گناہوں سے دور بھاگو۔ برے کاموں سے علیحدہ رہو نمازیں پڑھو۔ روزہ رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کرو۔ لوٹ مار سے باز آؤ۔ ہماری قوم جو ان اچھائیوں کو برائی سمجھتی ہے چڑھ گئی۔ حتیٰ کہ بدگمان بھی ہو گئی۔ بدگمانی نے ظلم کاری پر آمادہ کیا۔ ہم اس ہادیِ برحق کے پیرو ہیں۔ ان کی نظروں میں ہمارا یہ فعل جرم ہے۔ لہٰذا ہم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ مجبوراً ہم اپنا عزیز وطن چھوڑ کر آپ کے ملک میں چلے آئے۔

بادشاہ نے سیدنا حضرت جعفر تیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر سن کر کہا کہ اس کتاب میں سے جو تمہارے نبی پر اتری ہے کچھ سناؤ۔ حضرت جعفر تیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم سنائی۔ جب آپ اس آیتہ شریف پر پہنچے فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ بادشاہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

روتے ہوئے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو وہی رسول ہیں جن کی خبر یسوع مسیح نے دی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے ان کا زمانہ نصیب ہوا۔ اور کہا بیشک تمہارے نبی پیغمبر خدا ہیں۔ اِن کی تعریف انجیل مقدس میں بھی ہے اور عیسیٰ علیہ السّلام نے ان کی بشارت بھی دی ہے۔ قسم خدا کی اگر افکار بادشاہی مجھ کو نہ گھیرے ہوتے تو میں ضرور اُن کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا اور ان کو وضو کراتا۔ الغرض بادشاہ نے قریش کے سارے تحائف واپس کر دیئے اور کفّار قریش ناکام دست تاسف ملتے ہوئے واپس ہوئے۔

اس کے بعد ہی سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارادۂ ہجرت حبشہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ شریف سے نکل کر برک الغماد (جو مکۂ مکرمہ سے چار منزل پر واقع ہے) تک پہنچے ہی تھے کہ سردار قوم مالک بن دغنہ نے سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر کہا کہ آپ ایسے آدمی نہیں ہیں کہ میرے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جائیں۔ میں آپ کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ چلیئے اپنے مکان کی طرف واپس چلئے۔ میں آپ کے ساتھ مکان تک چلتا ہوں، چنانچہ آپ کو مکان میں پہنچا کر۔ مالک بن دغنہ نے تمام سردارانِ قریش سے جا کر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی پناہ میں رکھنے کا اعلان کر دیا۔ کفّار مکہ نے مالک بن دغنہ سے کہا کہ ہم اس شرط سے تمہاری بات مان سکتے ہیں کہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قرآن گھر میں پڑھیں مگر بآواز بلند نہیں پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے اہل وعیال قرآن کا پڑھنا سن کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند روز کے لئے ایسا ہی کیا، اس کے بعد آپ نے باہر صحن خانے میں ایک مسجد بنا کے تہجّد اور دیگر نمازوں میں قرآن پاک بآواز بلند پڑھنا شروع کیا۔ اور قرآن پاک کی تلاوت کے وقت آپ کا یہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عالم ہوتا تھا کہ آپ بے اختیار زار و قطار روتے کہ ہمسایہ عورتیں اور لڑکے مجتمع ہو کر سننے لگتے۔ کفارِ قریش نے پناہ دہندہ مالک بن دغنہ کو کہلا بھیجا اس نے سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ خلاف عہد کرتے ہیں میری پناہ قائم نہ رہے گی۔ آپ نے فوراً اور بے ساختہ فرمایا کہ مجھے سوا خداوند کریم کے کسی غیر کی پناہ میں رہنا منظور نہیں۔ لہٰذا ابن دغنہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں بہ امان الٰہی مامون و محفوظ رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سیّدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

ہجرت کے چھٹے برس کا واقعہ ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات مفخر موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر رونق افروز تھے اتفاقاً ابو جہل وہاں آگیا، آپ کو دیکھ کر بڑا غضب ناک ہوا۔ سخت سست اور بُرا بھلا کہنے لگا۔ جواب جاہلاں باشد خموشی کے مطابق رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے لیکن مردود نے آپ کے فرقِ مبارک پر پتھر کھینچ مارا جس کے صدمے سے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے خون جاری ہو گیا جس وقت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے زخمی ہونے کا حال معلوم ہوا تو جوشِ محبّت نے چین نہ لینے دیا۔ فوراً ابو جہل کے پاس پہنچے اور اپنی کمان اس زور سے اس کے سر پہ ماری وہ زخمی ہو گیا۔ اس کے بعد آپ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے! تم یہ سن کر خوش ہو گے کہ ابو جہل سے میں نے تمہارا بدلا لے لیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے عمّ بزرگ و محترم، خوش میں اس وقت ہوں گا۔ جب آپ ایمان لے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آئیں گے۔ یہ سُن کر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اے بھتیجے میرا ایمان لانا تمہاری خوشی کا باعث ہے تو لو میں بصدق دل پڑھتا ہوں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا

سیّدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولتِ ایمان سے مالا مال ہو جانے کے بعد کفّارِ مکہ کو سخت صدمہ ہوا۔ چنانچہ ابو جہل نے فوراً ہی شرفائے قریش کو جمع کیا اور خود میر مجلس بنکر حاضرین مجلس کو مخاطب کر کے کہا کہ اے سردارانِ قوم و معزز حاضرین! نہایت ہی افسوس اور شرم کی بات ہے کہ تم جیسے بہادر جنگ جو مالداروں کی جماعت میں سے ایک معمولی لڑکا نکل کر تمہاری مخالفت کا جھنڈا بلند کرے۔ اور تم اس کا کچھ نہ کر سکو، تمہاری قوت و ہمّت سے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تم اس کا سر کاٹ لاؤ۔ جو شخص اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لائے گا اس کو سَو اونٹ اور ایک ہزار اوقیہ چاندی انعام دونگا، یہ سننا تھا کہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کی بہادری اور شجاعت کا ڈنکا بج رہا تھا ابو جہل کو مخاطب کر کے کہا کہ اے سردارِ قریش۔ تم اطمینان رکھو۔ میں بہت جلد ان کا سر کاٹ لاؤں گا۔ چنانچہ عمر رسول کریم صلّی اللہ علیہ کے قتل کرنے کی غرض سے اپنی تلوار بے نیام لے کر روانہ ہوئے اور ابھی ان کو اس کی خبر نہ تھی کہ ان کا یہ ارادہ دولتِ ایمان سے بدل جائے گا۔ اور یہ جوش و خروش قوّت و شجاعت اسلام ہی کے لئے وقف ہو گی۔

الغرض عمرؓ شہنشاہِ کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ مبارک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی طرف کینہ لے کر تیور چڑھائے چلے جارہے تھے کہ راستہ میں نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت عمرؓ ہی کے خاندان کے معزز شخص تھے اور خفیہ طور سے مسلمان ہو چکے تھے۔ ملے انھوں نے آپ سے پوچھا۔ اے عمر آج تم غیظ و غضب کے عالم میں کہاں جارہے ہو؟ آپ نے کہا کہ میں اس پیغمبر کا سرتن سے جدا کرنے جارہا ہوں جس نے اپنی نبوّت کا اعلان کر کے ہمارے بتوں کی عزّت حرمت کو خاک ملادیا ہے اور سارے عرب میں ایک زبردست تہلکہ ڈال رکھا۔

حضرت نعیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرؓ کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ اقدس کو جدا کرنے کے بعد اپنی زندگی کی امّید کرتے ہو۔ کیا اس حرکت کے بعد تم کو عبدمناف کی اولاد زندہ چھوڑ دے گی۔ جاؤ اور اپنی جوانی پر رحم کھاؤ۔ عمر خطاب نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی اپنے آبائی مذہب سے ہٹ کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستے پر لگ گئے ہو۔ بہتر ہے کہ پہلے ہی تمہارا صفایا کردوں۔ حضرت نعیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ اے عمرؓ ہوش میں آجاؤ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا میرے قتل سے پہلے تم اپنے گھر کی حالت تو درست کرلو۔ تمہاری بہن فاطمہ اور تمہارے بہنوئی سعید بن زید بھی دین محمدی میں داخل ہوکر نور ایمان سے منوّر ہو چکے ہیں۔ یہ سنتا تھا کہ جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آتش غضب بھڑک اٹھی اور چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا مغلوب الغضب ہوکر دیوانہ وار تلوار کھینچے ہوئے اپنے بہنوئی کے گھر آئے اس وقت حضرت جناب سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو قرآن پاک کی سورۂ طٰہٰ کا درس دے رہے تھے۔ آپ اپنی بہن اور بہنوئی کی تلاوتِ قرآن سے آگاہ ہو گئے۔ اور نہایت طیش سے زنجیر در کھٹکھٹائی۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سن کر، ان بیچاروں کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہوش اُڑ گئے۔ خبّاب رضی اللہ تعالیٰ تو فوراً مکان کے کسی گوشے میں چھپ گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی پوچھا کہ بتاؤ جو کچھ پڑھ رہے تھے وہ کیا ہے۔ بہن بیچاری ڈر کے مارے ہاں ہوں بھی نہ کر سکی کہ جناب عمر نے اپنے بہنوئی کو پکڑ کر پیٹنا شروع کر دیا۔ بچاری بہن اپنے پیارے خاوند کو چھڑانے کو اُٹھی تو وہ بھی بری طرح زخمی ہو گئی۔

الغرض

بہن بہنوئی کو آخر عمرؓ نے اس قدر مارا
کہ زخموں سے نکل کر خون کی بہنے لگی دھارا

بہن بولی "عمر! ہم کو اگر مار بھی ڈالے
شکنجوں میں کسے یا بوٹیاں کتوں سے نچوا لے

مگر ہم اپنے دینِ حق سے ہرگز پھر نہیں سکتے
بلندی معرفت کی مل گئی ہے گر نہیں سکتے

دہن سے نام حق، آنکھوں سے آنسو، منہ سے خوں جاری
عمر کے دل پر اس نقشے سے عبرت ہو گئی طاری

جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ بھائی نے غصے اور سختی کے برتاؤ میں حد کر دی تو سمجھ لیا کہ اب حق کا چھپانا اچھا نہیں۔ اس لئے صاف کہہ دیا کہ یا عمر بے شک ہم دونوں اللہ اور اس کے رسولِ برحق پر سچے دل سے ایمان لے آئے ہیں، اور مسلمان ہو چکے ہیں اب تم کچھ بھی کر ڈالو ہم اس دین برحق سے ہٹ نہیں سکتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غصہ بہن بہنوئی کی خون آلودہ حالت اور قوتِ ایمانی دیکھ کر ٹھنڈا ہوا تو کہنے لگے کہ اچھا وہ صحیفہ جو تم پڑھ رہے تھے مجھ کو بھی دکھاؤ ؎

کہا اچھا دکھاؤ مجھ کو وہ آیاتِ قرآنی
سمجھ رکھا ہے جن کو تم نے ارشاداتِ ربانی

بہن بولی بغیر غسل اس کو چھو نہیں سکتے
یہ سُن کر اور حیرت چھا گئی اور منہ رہ گئے تکتے

اُٹھے اور غسل کر کے لے لیا قرآن ہاتھوں میں
بھلی ساعت میں آئی دولتِ ایمان ہاتھوں میں

الغرض آپ کی بہن نے کہا ہم اس مقدس صحیفے کو جو خداوند قدوس کا پاک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کلام ہے۔کسی مشرک اور بت پرست کے نجس ہاتھوں میں کیونکر دے سکتے ہیں تمہارا قلب نجس۔تمہارا بدن ناپاک لہٰذا تم پہلے غسل کر لو تو اس صحیفۂ مبارک کو دیکھ سکتے ہو۔لہٰذا آپ نے غسل کر کے اس صحیفۂ مبارک کو پڑھنا شروع کیا۔ابھی چند ہی آئتیں پڑھی ہوں گی کہ بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ دل، وہ سخت دل جو آہن و فولاد کا دل تھا
مسلمانوں کے حق میں جو کسی جلاد کا دل تھا

شعاعِ نور نے اس دل کو یکسر موم کر ڈالا
ہوئی تسکیں بہ نکلا قدیمی کفر کا چھالا

اُڑی کافور کی صورت سیاہی زنگِ باطل کی
یکا یک آج روشن ہو گئیں گہرائیاں دل کی

چنانچہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر اس صحیفۂ مبارک کا ایسا اثر طاری ہوا کہ آپ بیساختہ پکار اُٹھے کہ سبحان اللہ کیا شیریں کلام ہے۔اسکی حلاوت اور اس کی بزرگی میری رگ رگ میں پیوست ہوتی جاتی ہے۔اتنا سُننا تھا کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اندر چھپے ہوئے تھے۔خوش خوش باہر نکل آئے اور کہنے لگے۔مرحبا۔مرحبا۔اے عمرؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوئی۔کیونکہ کل میں نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سُنا تھا کہ یا الہ العالمین اسلام کو عمر بن خطابؓ یا ابو جہل بن ہشام سے قوت دے۔پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل نور ایمان سے منور ہو گیا اور جناب خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے خباب آپ مجھ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار دُربار میں لے چلئے تاکہ علانیہ اسلام کا اقرار کروں۔ چنانچہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر سپاہیانہ شان سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی طرف جہاں رسولِ مکرّم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے تشریف لے گئے۔ جس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچے دروازہ بند تھا۔ آپ نے زنجیر کھٹکھٹائی اور داخل ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند صحابۂ کرام بھی حاضر تھے۔ انھوں نے دروازہ کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لئے ہوئے نظر آئے۔ صحابۂ کرام آپ کو دیکھ کر پریشان ہو گئے اور کواڑ کھولنے سے رُکے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا۔

رسول اللہ سے آکر کہا اک طرفہ ساماں ہے
عمرؓ در پر کھڑے ہیں ہاتھ میں شمشیرِ برّاں ہے

صحابہؓ میں سے اکثر ڈر گئے اس رنگِ ظاہر سے
عمرؓ کا دبدبہ کچھ کم نہ تھا اِک فوجِ قاہر سے

اس وقت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مجلس میں حاضر تھے انھوں نے کہا۔ دروازہ کھول دو کچھ ڈر نہیں۔ اگر نیک نیتی سے آیا ہے تو بہتر ہے ورنہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دونگا۔

کہا حمزہؓ نے جاؤ جس طرح آتا ہے آنے دو
ادب ملحوظ رکھے گا تو خاطر سے بٹھائیں گے
اگر نیّت نہیں اچھی تو اس کو قتل کر دونگا
رسول اللہ سن کر مسکرائے اور فرمایا
عمرؓ داخل ہوئے اندر تو اُٹھے حضرتِ والا

اسے اندر بلاؤ جس طرح آتا ہے آنے دو
نمونہ اس کو ہم خُلقِ محمدؐ کا دکھائیں گے
اسی کی تیغ سے سر کاٹ کر چھاتی پہ دھر دونگا
بلالو دیکھ لیں کس دھن میں ہے ابنِ خطاب آیا
ہوا صنوبر سر شاخِ طوبیٰ پر قد بالا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کہا چادر کا دامن کھینچ کر کیوں اے عمر کیا ہے	چلا تھا آج کس نیت سے کس نیت سے آیا ہے
عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر اک کپکپی سی ہو گئی طاری	وہیں سر جھک گیا آنکھوں سے آنسو ہو گئے جاری

الغرض جس وقت دروازہ کھلا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے تو رسولِ مکرّم نبیِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر کا کونہ پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا اور فرمایا اے عمر کس ارادے سے آیا ہے۔ آپ کی آواز میں ایسا جلال پنہاں تھا کہ حضرت عمر کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ عاجزی کے ساتھ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ایمان لانے کے ارادے سے حاضر ہوا ہوں۔

ادب سے عرض کی حاضر ہوا ہوں سر جھکانے کو
خدا پر اور رسولِ پاک پر ایمان لانے کو

یہ سننا تھا کہ آپ کی زبانِ مبارک سے بے ساختہ نعرۂ تکبیر نکلا جس کے ساتھ ہی تمام مسلمانوں نے جو اس وقت وہاں موجود تھے نعرہ ہائے تکبیر بلند کیا کہ مکۂ مکرمہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ (بلاذری)

سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اسلام قبول کرنے سے کفّارِ مکہ کے چہرے بے نور ہو گئے اور ان کے دلوں پر اداسی چھا گئی مسلمانوں کے چہرے بشاش نظر آنے لگے گھر گھر بڑی خوشیاں ہوئیں اور تکبیروں کی صدائیں ایسی بلند ہوئیں کہ کفّار کے دل پر ہیبت چھا گئی۔ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے یہ حالت تھی کہ بچارے اپنے گھروں میں چھپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن جب آپؓ ایمان لے آئے تو آپؓ نے اس بات کو ناپسند کیا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکینِ مکّہ تو لات و عزّیٰ کی عبادت اعلانیہ کریں اور ہم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اپنے خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت پوشیدہ کیوں کریں۔ چنانچہ خانۂ کعبہ میں کھلّم کھلّا نماز پڑھی جانے لگی علی الاعلان وعظ ہونے لگے گلی گلی اور کوچے کوچے میں پرچم اسلام لہرانے لگا۔ مسلمانوں کی جماعت میں روز بروز ترقی ہونے لگی۔ کفّار اسلام کی اس بڑھتی ہوئی طاقت اور ترقی کو دیکھ کر از حد رنجیدہ ہوئے لہٰذا اُن سے رہا نہ گیا اور پیمانۂ صبر چھلک گیا۔ تو انھوں نے ایک جلسۂ خاص منعقد کیا جس میں جملہ سردارانِ قریش نے شرکت کی ہر ایک نے شیطنت واذیت رسانی کی جتنی تدبیریں ممکن ہو سکتی تھیں پیش کیں۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ مار ڈالنے سے بہتر یہ ہے کہ خاندانِ نبوّت کو قید و محصور کر دیا جائے دانہ و پانی کا ایک قطرہ بھی اُن تک نہ پہنچنے دیا جائے تاکہ سب کے سب وہیں اذیت و تکالیف کا شکار ہو کر ختم ہو جائیں۔

چنانچہ حضورِ مکرّم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاندان سمیت شعب ابوطالب میں قید و محصور کر دیا۔

کُفّارِ مکّہ کا باہمی معاہدۂ مخالفت

جب کُفّارِ مکّہ نے دیکھا کہ ہمارے ظلم و ستم جور و جفا مظالم و تکالیف اور تشدّد کا سیّد المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور وہ برابر اپنی تعلیمِ حق پر قائم ہیں اور بنی ہاشم جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ ہے اگرچہ مسلمان نہیں ہوا ہے لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حمایت کرتا ہے اور مسلمانوں کی جماعت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ لہٰذا کفارِ قریش نے باہمی عہد کیا کہ بنی ہاشم سے کوئی شخص قرابت و تعلق نہ رکھے ملنا جلنا قطعی ترک کر دیا جائے۔ خورد و نوش کا کوئی سامان اُن تک نہ پہنچنے پائے۔ ان کے ہاتھ نہ کوئی شے فروخت کی جائے نہ اُن

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سے کوئی چیز خریدی جائے۔ ہر قسم کا لین دین فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ یہی نہیں بلکہ اُن کے ساتھ صلۂ رحمی سے بھی کام نہ لیا جائے۔ سلام و پیام بالکل ترک کر دیا جائے۔ اور یہ معاہدہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک بنی ہاشم بہ رضا و رغبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کے لئے قریش کے سپرد نہ کر دیں (طبری)

اس معاہدے کی کتابت منصور بن عکرمہ نے کی اور اس پر سب نے اپنی اپنی مہریں ثبت کر کے درِ کعبہ پر آویزاں کر دیا۔ اس واقعہ کو جناب حفیظ جالندھری مدظلہٗ العالی نے خوب نظم کیا ہے۔ خدا اُن کو اُن کے خاندان بھر کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔

صلاح و مشورے کے بعد اَب یہ بات طے پائی
کہ اِک تحریر لکھوا کر درِ کعبہ پہ لٹکائی

لکھا یہ تھا تعلق قطع ہے اب آلِ ہاشم سے
نہ رکھیں آج کے دن سے وہ کوئی واسطہ ہم سے

بیاہ شادی، رفاقت، ناطہ، رشتہ دوستی، اُلفت
مروّت، لین دین اور مِلنا جلنا سب کا سب رخصت

تواضع، گفتگو، بیع و شری سب ترک کرتے ہیں
کوئی آکر نہ پوچھے گا وہ جیتے ہیں کہ مرتے ہیں

ہمارے شہر میں ڈھونڈیں نہ چیزیں کھانے پینے کی
نہیں پروا ہمیں اَب اُن کے مرنے اور جینے کی

ہمارے اُن کے باہم کام دھندے بند ہیں سارے
قریش اِس باہمی تحریر کے پابند ہیں سارے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ابوطالب لئے بیٹھے رہیں اپنے بھتیجے کو
مریں گے بھوکے پیاسے خود سمجھ لیں گے نتیجے کو

محمدؐ جو ہمیں ہر بات میں گمراہ کہتا ہے
خدا کو ایک اور خود کو رسول اللہ کہتا ہے

ابوطالب اگر اُس کو ہمارے ہاتھ میں دے دیں
جو اُس کے ساتھ والے ہیں سب اُس کے ساتھ میں دے دیں

ہم اُن کو قتل کر ڈالیں تو پھر یہ عہد ٹوٹے گا
لہو اُن کا دوبارہ نخلِ اُلفت بن کے پھوٹے گا

غرض یہ عہد لکھوا کر درِ کعبہ پہ لٹکایا
ابوطالب کے پاس اِک ہاشمی فوراً خبر لایا

شعبِ ابوطالب

ابوطالب و دیگر مسلمان اس باہمی معاہدۂ مخالفت سے گھبرا گئے اور خیال کیا کہ کُل شہر کا مقابلہ ایک شخص یا ایک خاندان نہیں کرسکتا۔ اِس لئے ابوطالب تمام خاندانِ بنو ہاشم کو ساتھ لیکر شعب ابوطالب میں پناہ گزین ہو گئے۔ اب قریش نے فوراً ہی گھاٹی کے چاروں طرف پہرا بٹھا دیا اور محاصرہ کرلیا تاکہ کوئی نہ آسکے نہ جاسکے۔

شعبِ ابوطالب کے متعلق مختلف روایات مشہور ہیں۔ کسی نے اُسے پہاڑ کا ایک درّہ بتایا ہے جو خاندانِ ہاشم کا موروثی تھا اور کسی نے دامنِ کوہ کا ایک وسیع مکان لکھا ہے۔ یہ شہر مکّہ سے دُور الگ تھلگ تھا۔ اس کے اندر جانے کے لئے صرف ایک تنگ راستہ تھا۔ اس گھاٹی میں شہنشاہِ کونین رحمتِ دارین

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع خاندانِ بنو ہاشم اور مسلمانوں کے ساتھ تین سال تک نہایت صبر و استقلال کے ساتھ جلوہ افروز رہے۔ بنو ہاشم اپنے ہمراہ جو کچھ غلّہ وغیرہ لے گئے تھے وہ بہت جلد ختم ہوگیا۔ اب مصائب و آلام روز بروز ترقی پکڑتے گئے۔ یہاں تک کہ خاندان کا بچہ بچہ سخت اور شدید تکالیف میں نظر آنے لگا۔ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہوگیا تھا بچے گودوں میں بلکتے تھے۔ عورتوں کی صورت پر عجیب حسرت برستی تھی۔ مرد تصویرِ بیکسی بنے ہوئے تھے۔ لوگ درخت کے پتے کھاکھاکر رہتے تھے۔

ابن سعد کی روایت ہے کہ بچے جب بھوک سے روتے تھے اور اُن کی آوازیں گھاٹی سے باہر جاتی تھیں تو کفّارِ قریش سن سن کر مضحکہ اڑاتے اور خوش ہوتے تھے۔ لیکن یہ ننھے ننھے بچّوں کی دل خراش آوازیں ایسی نہ تھیں جو بغیر اثر دکھائے رہ جاتیں۔ بعض رحمدل کو ترس آ ہی جاتا تھا۔ ایک روز ام المومنین حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے حکیم بن حزام نے تھوڑے سے گیہوں اپنے غلام کے ہاتھ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجے۔ بدبختِ ازل ابوجہل نے دیکھ لیا اور غلام سے چھین لینے کی کوشش کی اسی اثنا میں اتفاقاً ابوالبختری کسی طرف سے آگیا۔ اگرچہ یہ بھی کافر تھا لیکن خاندانِ نبوت کی بیکسی اور کس مپرسی نے اُس کے قلب و جگر کو درد و غم سے لبریز کر دیا تھا۔ ابوجہل سے کہا کہ ایک شخص اگر اپنے کسی عزیز کو کچھ کھانے کے لئے بھیجتا ہے تو تو کیوں روکتا ہے۔

معزّز حاضرین نہایت غور کا مقام ہے کہ چند دن نہیں چند مہینے نہیں بلکہ تین سال تک مسلسل خاندانِ نبوت کس قدر حوصلہ فرسا اور عافیت سوز مصائب جھیلتا اور سہتا رہا۔ کوئی ایسی اذیت اور مصیبت باقی نہ تھی جو خاندانِ بنی ہاشم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے اُس زمانہ محصوری میں برداشت نہ کی ہو۔ یہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ اِن ہجومِ غم اور مصائب و آلام کی آندھیوں میں یہ خاندان زندہ رہ گیا۔

بڑی سختی سے کرتے تھے قریش اس گھر کی نگرانی
نہ آنے دیتے تھے غلّہ ادھر تا حدِّ امکانی
کوئی غلّے کا سوداگر اگر باہر سے آجاتا
تو رستے ہی میں جاکر بولہب کمبخت بہکاتا
پہاڑوں کا یہ درّہ قلعۂ محصور تھا گویا
خدا والوں کو فاقوں مارنا منظور تھا گویا
وہ حمزہؓ کا شکارِ آہواں کے واسطے جانا
کبھی کچھ بھی نہ ملنا اور خالی ہاتھ آجانا
وہ بچّوں کا تڑپنا ماہیٔ بے آب کی صورت
علیؓ کے ضبط میں غصّے کے پیچ و تاب کی صورت
عمرؓ کا ہاتھ اکثر قبضۂ شمشیر پر رکھنا
نبیؐ کے حکم پر سر تکیۂ تقدیر پر رکھنا
وہ بھوکی بچیّوں کا روٹھ کر فی الفور من جانا
خدا کا نام سُن کر صبر کی تصویر بنجانا
تڑپنا بھوک سے کچھ روز آخر جان کھو دینا
وہ ماؤں کا فلک کو دیکھ چپ چاپ رو دینا
گزارے تین سال اس رنگ سے ایمان والوں نے
دکھا دی شانِ استقلال اپنی آن والوں نے
رضا و صبر سے دن کٹ گئے اِن نیک بختوں کے
کہ کھانے کے لئے ملتے رہے پتے درختوں کے
دکھائی شکل اِس آغاز کے انجام نے اِک دن
چچا کو دی خبر اُس مصدرِ الہام نے اِک دن
کہ دیمک کھا چکی ہے ظالموں کے عہد نامے کو
شکستہ کر دیا اللہ نے باطل کے خامے کو
ہے عبرت کا سبق اِس انتباہِ آسمانی میں
فقط نامِ خدا باقی ہے اُس تحریرِ فانی میں

خدا خدا کر کے تین برس کی زبردست مصیبت و اذیّت کی طویل مدّت ختم ہوئی اور وہ عہد نامۂ باطل جو کفّارِ قریش نے درِ کعبہ پر لٹکایا تھا اسکو دیمک نے بجز اسمائے الٰہی جو اس میں کہیں کہیں پر مرقوم تھے کھا لیا۔ اور کچھ قریش کے لوگ بھی اس زبردست سختی سے متنفر ہو کر نقضِ عہد پر آمادہ ہو گئے۔ قبیلۂ مخزوم کا ایک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ممتاز شخص جو خاندانِ بنی ہاشم سے قریبی رشتہ رکھتا تھا اور چوری چھپے بنو ہاشم کو غلّہ وغیرہ بھیجتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ عبدالمطلب کے نواسے زبیر کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ زبیر! کیا تم اسے گوارا کرتے ہو کہ تم دونوں وقت سیر ہو کر کھاؤ۔ ہر قسم کا لطف اُٹھاؤ اور تمہارے ماموں کو ایک دانہ نصیب نہ ہو۔ زبیر نے کہا کیا کروں مجبور ہوں اگر کوئی ایک شخص بھی میرا ساتھ دینے کے لئے ہوتا تو میں آج سے بہت پہلے اس معاہدہ کو چاک کر چکا ہوتا۔ ہشام نے کہا یہ کیا کہتے ہو میں جو موجود ہوں۔ چنانچہ دونوں مطعم بن عدی کے یہاں گئے۔ زمعہ بن الاسود بختری بن ہشام بھی کھڑے ہو گئے۔ دوسرے روز چاروں نے حرم محترم میں جمع ہو کر کہا کہ اے اہلِ مکّہ کیا تمہارا یہی انصاف ہے کہ تم سب تو آرام سے زندگی بسر کرو اور بنی ہاشم کو جو ہمارے غیر نہیں اپنے ہی ہیں ایک دانہ بھی نصیب نہ ہو۔ خدا کی قسم جب تک یہ معاہدہ ختم نہ ہو گا ہم دم نہ لیں گے۔ یہ سنکر شقی اَزلی ابوجہل بدبخت بولا کہ کس کی مجال ہے جو معاہدے کو ہاتھ لگائے۔

اِدھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ عہدنامے کے کاغذ کو کیڑے نے بالکل کھالیا ہے۔ چنانچہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال ابوطالب سے کہا۔ انھوں نے گھاٹی سے نکل کر یہ بات قریش سے بیان کی اور کہا کہ اس کاغذ کو دیکھو اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیان غلط نکلے تو ہم انھیں تمہارے حوالے کر دیں گے۔ اگر صحیح نکلے تو اتنا کرو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بد سے باز آؤ۔ قریش نے اس معاہدے نامے کو دیکھا تو واقعی کِرم خوردہ پایا آخر اس عہدنامہ کی پابندی سے باز آئے اور معاہدے کو چاک کر ڈالا۔ اب ابوطالب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام خاندانِ بنو ہاشم کو شعب سے نکال لائے۔ الحمدللہ کہ تین سال کی اس ہولناک اور مصائب و تکالیف

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے پنجے سے نجات ملی۔ لیکن کیا اس صبر و استقلال کی مثال دنیا میں مل سکتی ہے کہ نہ صرف آپؐ بلکہ اپنے ساتھ خاندان کے تمام زن و مرد اور خورد و کلاں آماج گاہِ مصائب بنے ہوں اور جبینِ ہمّت پر شکن نہ آئی ہو۔ چنانچہ رسولِ دو عالم ہادیٔ اعظم حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات جنابِ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعب ابو طالب سے تشریف لانے کے بعد پھر بدستور دعوت الی اللہ میں مشغول ہو گئے اور مخلوقِ الٰہی کو خالق برحق سے ملانے کی ہر ممکن کوشش فرماتے رہے۔

حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمّ شفیق حضرت ابو طالب کا انتقالِ پُر ملال

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ تو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل ہی مدینہ منوّرہ میں انتقال فرما چکے تھے اور ابھی آپ کی عمر شریف پورے چھ۶ سال کی بھی نہ ہونے پائی تھی کہ مادرِ مہربان کا سایۂ کرم بھی سر سے اٹھ گیا۔ اب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیق دادا حضرت عبد المطلب نے اپنے کنارِ عاطفت میں لے لیا۔ اُن کو آپ سے محبّت و الفت تھی۔ لیکن ابھی دو۲ برس بھی نہ گزرے تھے کہ آپؐ کے دادا کا پُر خلوص سایۂ شفقت و محبّت سر سے اٹھ گیا۔ یعنی حضرت عبد المطلب نے بھی بیاسی۸۲ برس کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ابھی سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر صرف آٹھ ہی سال کی تھی لیکن فرطِ محبّت سے آپؐ کی آنکھیں گہر افشاں تھیں شفیق دادا کے جنازے کے ساتھ ساتھ آپ زار زار روتے جاتے تھے۔ اُس وقت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دیکھنے والے بھی آپ کی یتیمی ولیسیری پر افسوس کرتے تھے کہ اس کمسنی میں پیہم بار الم سر پر ٹوٹ پڑے تھے۔

چونکہ حضرت عبدالمطلب کو اپنے اس مایۂ ناز اور ہونہار نبیرۂ سعید الفطرت سے اس درجہ محبّت والفت تھی کہ مرتے دم تک بھی آپ کو نہ بھولے اور اپنے بیٹے ابوطالب کو بلا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیا کہ میں اس عزیز یتیم ولیسر بچے کو تمہاری کفالت میں دیتا ہوں کیونکہ مجھے امید ہے کہ تم اس بچے کیساتھ پوری ہمدردی سے پیش آؤ گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت ابوطالب نے اس فرض کو اپنے سر لیا اور حضور کے ساتھ نہایت وخوبی کے ساتھ ادا کیا اور اپنے اس جلیل القدر بھتیجے کی پرورش اس عمدگی اور خلوص ومحبّت سے کی کہ ان کے مقابلے میں اپنے بچوں کی بھی نگہداشت نہ کرتے تھے۔ الغرض نبوت کے دسویں سال۔ ابھی خاندانِ بنو ہاشم کو شعب ابوطالب کے ہولناک مصائب سے نجات ورستگاری حاصل کئے ہوئے چند ہی روز گزرے تھے اور کفّار ناہنجار کے جور وستم کا سیلاب ذرا رکا ہی تھا کہ حضرت ابوطالب سخت بیمار پڑے اور چند دن کے بعد اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

اپنے مہربان چچا حضرت ابوطالب کی وفات کے وقت رسولِ مکرّم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا اے میرے شفیق ورفیق چچا مجھ پر آپ کا حق تمام آدمیوں کے حق سے کہیں زیادہ ہے لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ کلمۂ توحید پڑھ لیجئے کہ خدا کے سامنے آپ کے ایمان لانے کی شہادت دے سکوں۔ اس وقت ابوجہل اور عبداللہ بن اُمیّہ دونوں موجود تھے۔ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ ابوطالب نے کچھ دیر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سوچنے کے بعد کہا کہ اے بھتیجے مجھے تمہارا دل خوش کر دینے میں کوئی تامل نہ تھا اور میں کلمۂ توحید ضرور پڑھ لیتا مگر قریش مجھ پر طعنے کسیں گے کہ ابو طالب موت سے ڈر گیا اور آخری وقت میں بھتیجے کا کلمہ پڑھ لیا۔ آپؐ نے فرمایا خیر میں آپ کے لئے دعائے مغفرت کروں گا جب تک خدا مجھ کو منع نہ کر دے۔ لیکن ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ ابو طالب نے بہ آہستگی کلمۂ توحید پڑھ لیا تھا۔ بہر کیف ابو طالب کے اسلام کے متعلق اختلاف ہے۔ لیکن امید تو یہی ہے کہ آپ نے جو جاں نثاریاں کیں اور حضورؐ کی محبت میں تمام عرب کو دشمن بنا لیا یہ ضائع نہ جائے گی۔

ایک دن حضرت ابو طالب بیمار پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بھتیجے جس خدا نے تجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اس سے دُعا نہیں کرتا کہ مجھ کو اچھا کر دے۔ حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور آپ اچھے ہو گئے تو ابو طالب نے آپؐ سے کہا کہ خدا تیرا کہنا مانتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر آپ بھی خدا کا کہنا مانیں تو وہ بھی آپ کا کہنا مانے۔

وفات اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ

جب سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے عمّ شفیق حضرت ابو طالب دنیائے فانی سے چل بسے تو آپ پر مصائب و تکالیف کا بارِ گراں آ پڑا کیونکہ حضرت ابو طالب کی وجہ سے آپؐ کو کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتا تھا۔ چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ظلِ حمایت میں پرورش پائی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیحد محبت تھی اس لئے آپ کو ازحد صدمہ ہوا۔

اِدھر حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی انیس حیات پیاری غمگسار اہلیہ محترمہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پیمانۂ حیات بھی لبریز ہو چکا تھا لہذا حضرت ابو طالب کی وفات کے چند ہی روز بعد ام المومنین حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ ان پیاری بی بی نے اپنا سارا مال راہِ خدا میں صرف کر دیا تھا۔ سب سے پہلے ایمان لائی تھیں۔ کسی موقع پر بھی انھوں نے حضورؐ کی خدمت میں کوتاہی نہ کی اور ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ بڑی بڑی مصیبتوں میں ڈھارس بندھائی۔ آپؐ کو اس دورِ مخالف میں حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کی ذاتِ گرامی سے بڑی تقویت و ہمت تھی اور ان کے اثر سے کفّار بھی ایک حد تک دبے رہتے تھے اور کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی جو آپؐ کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھ سکتا۔

بعثت نبویؐ کا دسواں سال تاریخ اسلامی میں عام الحزن کے نام سے مشہور ہے کیونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ایسے رفیق و شفیق اور غمگسار دنیا سے چل بسے جن سے آپؐ کو بہت تقویت حاصل تھی۔ ان دونوں بزرگ ہستیوں کے بعد حضورؐ کی مشکلات پہلے بھی زیادہ ہو گئیں اور اب پہلے سے کہیں سختی کا زمانہ شروع ہوا۔ (سیرتِ خیر البشر صـ ۶۳)

طائف میں تبلیغِ اسلام

ملک عرب میں طائف ایک چھوٹا سا شہر ہے جو مکۂ معظمہ سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب واقع ہے اس کا علاقہ نہایت سرسبز اور زرخیز ہے یہی خطۂ عرب کی جان ہے۔ یہاں کے لوگ لات جیسے خرافات بُت کی پرستش کرتے تھے۔

ام المومنین حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابوطالب

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جیسے بااثر اور پشت پناہ بزرگ کی وفات کے بعد جور وستم کے سیلاب اُمنڈ پڑے اور بے پناہ مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اب خاندان میں کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا کہ کُفّارِ ناہنجار جس کا لحاظ کرتے۔ چنانچہ ظالموں نے دل کھول کر مظالم کا آغاز کیا اور یہ حالت ہوگئی کہ سڑکوں پر چلنا گلیوں میں نکلنا اور گھر سے باہر آنا دشوار ہوگیا گھر سے قدم نکالا نہیں کہ شہر کے اَوباش پیچھے لگ گئے۔ کوئی مغلظ گالیاں دینے لگا۔ کسی نے چھت پر سے کوڑا کرکٹ پھینک دیا۔ کوئی راستہ روک کر لڑنے مرنے کو کھڑا ہوگیا جدھر جاتے لوگ ایذا رسانی کے لئے تیار رہتے۔

چنانچہ آپؐ نے مکّہ معظّمہ کے میدان کو اپنے لئے بالکل تنگ پاکر یہ ارادہ کیا کہ طائف والوں کو چل کر دعوتِ اسلام دی جائے۔ اس زمانہ میں شہریت کے اعتبار سے طائف مکّے کا مدِّ مقابل تھا اور دولت مندی میں تو مکّے سے بھی بڑھا چڑھا تھا۔ نہایت ہی سرسبز و شاداب مقام تھا۔ جہاں ہر قسم کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی۔ میوہ دار درخت بھی کثرت سے تھے۔ جہاں بڑے بڑے امرا اور صاحبِ اقتدار حضرات رہتے تھے۔ اِن میں عُمیر کا خاندان رئیس القبائل تھا جس میں تین بھائی تھے جو بڑے بااثر تھے۔ ایک کا نام عبد یالیل۔ دوسرے کا نام مسعودؐ تیسرے کا نام حبیبؐ تھا۔

رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا پہلے انھیں کے پاس چلنا چاہیئے اور انھیں کو دعوتِ اسلام دینا چاہیئے۔ اگر یہ مسلمان ہوگئے تو آئندہ کے لئے راہیں صاف ہوجائیں گی۔ اور ان کی اعانت وحمایت سے تبلیغِ اسلام کا کام آسانی سے ترقی کرجائے گا۔ آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں اسلام کی دعوت دی اللہ کا پیغام پہنچایا۔ لیکن ان بدبختوں، رعونت پسندوں، متکبّراندھوں نے نہایت افسوسناک جواب دیا کہ جس کو سنکر دل تھرّا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مردود نے نہایت تلخی کے ساتھ جواب دیا کہ اگر خدا نے تمہیں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تو گویا اپنا پردہ چاک کر رہا ہے (نعوذ باللہ) دوسرے بدبخت نے کہا کہ کیا اللہ پیغمبری و رسالت کے لئے تمہارے سوا اور کوئی نہ مل سکتا تھا۔ تیسرے کمبخت نے کہا کہ میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ اگر تم سچے ہو تو تم سے بات کرنا بھی خلافِ ادب ہے اور اگر جھوٹے ہو تو اس قابل ہی نہیں کہ تم سے گفتگو کی جائے۔

الغرض یہ شریر رحمتِ عالم ہادی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت سختی اور بدسلوکی سے پیش آئے۔

دیا پیغامِ حق طائف میں طائف کے رئیسوں کو
دکھائی جنسِ روحانی کمینوں کو خسیسوں کو
نبیؐ کے ساتھ یہ بدبخت پیش آئے رعونت سے
جو سرکردہ تھا ان میں بول اٹھا فرطِ حقارت سے
اگر اللہ تجھ ایسوں کو نبی پاک کرتا ہے
تو گویا پردۂ کعبہ کو خود ہی چاک کرتا ہے
کہا اِک دوسرے نے واہ وہ بھی ہے خدا کوئی
پیمبر ہی نہیں ملتا جسے تیرے سوا کوئی
ظرافت کی ادائے طنز سے اک تیسرا بولا
نہایت بانکپن سے سانپ نے گویا دہن کھولا
اگر میں مان لوں تم کر رہے ہو راست گفتاری
تو ہے تم سے تخاطب میں بھی گستاخی بڑی بھاری
اگر تم جھوٹ کہتے ہو تو ڈرنا چاہیئے تم سے
مجھے پھر بات ہی کوئی نہ کرنا چاہیئے تم سے
یہ طعنِ سوقیانہ سن کے بھی ہادیؐ نہ گھبرایا
اٹھا اور اٹھ کے اطمینان و آزادی سے فرمایا
کہ حق پر دل نہیں جمتا تو اچھا خیر جانے دو
یہ پیغامِ ہدایت شہر والوں کو سنانے دو
یہ کہہ کر شہر کی جانب چلا اسلام کا ہادی
سنایا قیدیانِ لات کو پیغامِ آزادی
مگر بھڑکا دیا لوگوں کو ان تینوں شریروں نے
دکھائی شیطنت شیطان کے سچے مشیروں نے

—:—

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہادئ اسلام پر خشت باری

طائف کے اِن تینوں بدبخت اور شریر رؤسا نے صرف لاف زنی اور بیہودگی ہی پر اکتفا نہ کی بلکہ شہر کے شریر لڑکوں، غنڈوں اور شہدوں کو اکسا دیا کہ وہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑیں اور ہر طرح حضورؐ کو پریشان کریں۔

چنانچہ شہر کے شر انگیز غنڈے، شہدے اور لفنگے سیّد العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بُری طرح پیش آئے کہ زمین تھرّا گئی۔ ظلم و تشدّد وحشت و بربریت کی جتنی بھدّی تصویریں ممکن تھیں سب کی سب بیک وقت سامنے آگئیں۔

طائف کے غنڈوں اور پاگل کتّوں کا مجمع دو رویہ صف باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اِن منظم شیطانوں نے اپنی شیطنت کا باقاعدہ مظاہرہ شروع کر دیا جب رحمتِ مجسّم فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اُس طرف سے گزرے تو لفنگوں اور غنڈوں نے تاک تاک کر رحمۃ اللعالمین کے جسمِ اطہر پر پتھر برسانا شروع کر دیئے اور اس قدر پتھر مارے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم نازنین سے خون بہنے لگا اور اتنا بہا کہ آپ کی مبارک جوتیاں خون سے بھر گئیں۔ جب پتھروں کی ضربوں سے آپؐ کی طاقتِ رفتار نے جواب دے دیا تو آپ بیٹھ گئے۔ لیکن چند مردود لفنگوں نے بازو پکڑ کر آپؐ کو پھر کھڑا کر دیا اور دوبارہ پتھر برسانا شروع کر دیا۔ بار بار یہی ہوتا کہ جب رحمت اللعالمین زخموں سے چور چور ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ شیطان حضور کو پھر کھڑا کر دیتے اور پتھروں کی بارش جسم اطہر پر کرتے۔ یہ ظالم صرف پتھر ہی نہ مارتے تھے بلکہ گالیاں دیتے، ہنستے تالیاں بجاتے اور پھبتیاں بھی کستے تھے۔ آخر آپؐ نے یہ دشواری تمام ایک باغ کے اندر انگور کی شاخوں کی آڑ میں پناہ لی جس کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مالک عتبہ بن ربیعہ کُفر کے باوجود فطرۃً نیک نفس اور شریف الطبع واقع ہوا تھا اس کا دل آپؐ کی اس مجروح اور بیکسانہ حالت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ آپؐ کو اس وقت شدّت کی پیاس بھی لگی ہوئی تھی۔ اُس نے اُس وقت اپنے ایک غلام کے ہاتھ انگور کا ایک خوشہ کشتی میں رکھ کر بھیجا۔ جیسا کہ حضرت حفیظ صاحب جالندھری نے فرمایا ہے۔

بڑھے انبوہ در انبوہ پتھرلے کے دیوانے
لگے مینہ پتھروں کا رحمتِؐ عالم پہ برسانے

وہ ابرِ لُطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے
یہاں طائف میں اُس کے جسم پر پتھر برستے تھے

وہ بازو جو غریبوں کو سہارا دیتے رہتے تھے
پیا پے آنے والے پتھروں کی چوٹ سہتے تھے

وہ سینہ جس کے اندر نورِ حق مستور رہتا تھا
وہی اب شق ہوا جاتا تھا اس سے خون بہتا تھا

فرشتے جن پہ آ کر جبینِ شوق رکھتے تھے
وہ پائے نازنین زخموں کی لذّت آج چکھتے تھے

جگہ دیتے تھے جن کو حاملانِ عرش آنکھوں پر
وہ نعلین مبارک خاک و خوں میں بھر گئیں یکسر

بشر کی عیب پوشی کے لئے جس کو اتارا تھا
بشر کی چیرہ دستی سے وہ دامن پارہ پارہ تھا

زمیں کا سینہ شق تھا اور فلک کا رنگِ رخ فق تھا
کہ ساری عمر کا حاصل شکارِ جورِ ناحق تھا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضورؐ اس جور سے جب چور ہو کر بیٹھ جاتے تھے
شقی آتے تھے بازو تھام کر اُوپر اٹھاتے تھے
اُسی مہماں نوازی کا نمونہ پھر دکھاتے تھے
خدائے قاہر و قہّار کا صبر آزماتے تھے
یہ جسمانی عقوبت اُس پہ طرّہ رنج روحانی
خدا پر مضحکہ کرتے تھے یہ بیداد کے بانی
کوئی کہتا تھا" اب اعجاز اپنا کوئی دکھلائیں
کم از کم یہ تو ہو ہم پر پتھر ہی پلٹ آئیں
کوئی کہتا تھا" تم پر سے بلا کیوں ہٹ نہیں جاتی
ہمارے غرق ہونے کو زمین کیوں پھٹ نہیں جاتی
کوئی کہتا تھا" میں ایسے خدا سے ڈر نہیں سکتا
کہ جو اپنے پیمبرؐ کی حفاظت کر نہیں سکتا
غرض یہ بانیانِ شر یہ فرزندانِ تاریکی
نبیؐ پر مشق کرتے جا رہے تھے سنگ باری کی
مگر اِس رنگ میں جب تک زباں دیتی رہی یارا
دعائے خیر ہی کرتا رہا اللہ کا پیارا
بالآخر جان کر بے جان، ان لوگوں نے منہ موڑا
لہو میں اس وجودِ پاک کو لتھڑا ہوا چھوڑا

اس سفر میں رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جب کفّارِ ناہنجار حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر سنگ باری کرتے تو آپ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر پتھروں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کو اپنے اوپر رو کتے تھے چنانچہ اس طرح آپ کا بدن بھی زخموں سے چور ہو گیا تھا۔ جب رحمتِ دو عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور چور ہو کر زمین پر گر پڑے تو زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایک چشمے کے کنارے لائے۔ یہاں آپ نے سرکار کے زخم دھوئے پٹیاں باندھیں اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان بدبختوں لعینوں کے لئے دعائے بد فرمایئے کہ ان کمبختوں پر غضب الٰہی پھٹ پڑے اور یہ ظالم تباہ برباد ہو جائیں۔ شہنشاہ کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ملک الجبال یعنی پہاڑوں کا انتظام کرنے والا فرشتہ بھی حاضر ہوا اور عرض کی یا سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم دیں تو ان سنگدل ملعونوں پر پہاڑ الٹ دوں اور دو پہاڑوں کو آپس میں ملا کر سب کو پیس دوں۔ آپ نے فرمایا۔

جنابِ رحمۃ للعالمین نے سن کے فرمایا	کہ میں اس دہر میں قہر و غضب بنکر نہیں آیا
اگرچہ لوگ آج اسلام پر ایماں نہیں لاتے	خدائے پاک کے دامانِ وحدت میں نہیں آتے
مگر نسلیں ضرور ان کی اسے پہچان جائیں گی	درِ توحید پر اک روز آخر سر جھکائیں گی

میں اِن کے حق میں کیوں قہرِ الٰہی کی دُعا مانگوں
بشر ہیں، بے خبر ہیں، کیوں تباہی کی دعا مانگوں

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

یہ فرما کر نبی نے ہاتھ اُٹھا کر اک دعا مانگی	خدا کا فضل مانگا خوئے تسلیم و رضا مانگی
دُعا مانگی "الٰہی قوم کو چشمِ بصیرت دے	الٰہی رحم کر ان پر انھیں نورِ ہدایت دے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جہالت ہم نے رکھا ہے صداقت کے خلاف انکو فراخی ہمتوں کو روشنی دے انکے سینوں کو	بچائے بے خبر انجان ہیں کر دے معاف ان کو کنارے پر لگا دے ڈوبنے والے سفینوں کو

الٰہی فضل کر کہسارِ طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

سر ولیم میور لکھتے ہیں کہ " محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زور اعتقاد اور اعتماد علی النفس کا یہ کتنا شاندار اور زبردست مظاہرہ تھا کہ آپ تمام ناکامیوں کے باوجود تنہا ایک مخالف شہر میں گئے اور فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ اسس ظلم وتشدد کے باوجود آپ نے ان ظالموں کے لئے بددعا نہ کی بار بار یہی دعا کرتے تھے یا اللہ تو انھیں ہدایت دے ان کے قصور معاف فرما دے۔ یہ نادان ہیں اور مجھے سمجھتے نہیں کیا بنی نوع انسان میں اس شفقت کی کوئی مثال کہیں مل سکتی ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

عقبۂ اولیٰ

سرکارِ ابد قرار خدائی کے مالک و مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱ھ نبوت میں طائف سے مکہ معظمہ میں واپس تشریف لائے تو اس وقت حج کا زمانہ تھا۔ ہر طرف کے زائرین حسبِ معمول آئے ہوئے تھے۔ آپ نے ہر ایک کے پاس جاکر وعظ فرمانا شروع کیا۔ بنی خزرج کے چھ آدمیوں سے آپ کی ملاقات ہوئی جو مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں حج کے لئے آئے تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں ابو امامہ[1]۔ عوف[2]۔ رافع[3]۔ قطبیہ[4]۔ عقبہ[5]۔ جابر[6] رسولِ مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن پاک پڑھ کر سنایا اور دعوتِ اسلام دی توفیق ایزدی رہبر ہوئی اور ان لوگوں نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ و

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نصیحت نہایت ہی غور سے سنکر آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ فی الحقیقت یہ تو وہی رسول معلوم ہوتے ہیں جن کا ذکر یہود کیا کرتے ہیں - کہیں ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے قبل ہی ان کا اتباع کرلیں جو درحقیقت اللہ کے نبی اور پیغمبرِ آخر الزماں معلوم ہوتے ہیں۔ یہ خیال کرتے ہی ان سبھوں نے فوراً بصدق دل اسلام قبول کرلیا۔

جب یہ لوگ مدینہ منوّرہ واپس گئے تو جہاں یہ چند آدمیوں میں بیٹھتے اسلام کا ذکرِ خیر کرتے اور حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کرتے۔ چنانچہ یہ ذکرواذکار ایسے بڑھے کہ مدینہ منورہ کی گلی گلی اور کوچے کوچے میں مذہب اسلام کا شہرہ ہونے لگا۔

نبوت کے بارھویں سال یہ حضرات حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں آئے اور اپنے ساتھ چھ آدمیوں کو اور لائے۔ وہ بھی داخل اسلام ہوئے اور عقبہ کے قریب رسولِ مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ چوری کریں گے۔ نہ زنا کے مرتکب ہوں گے۔ نہ کسی پر تہمت لگائیں گے۔ نہ کسی کی چغلی کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو مانیں گے اور خوشی و غم میں شریکِ حال ہوں گے۔ جب یہ لوگ مدینہ منوّرہ واپس جانے لگے تو رحمتِ دوعالم فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمِ مکتومؓ اور مُصعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قرآنِ پاک کی تعلیم کے لئے ساتھ کردیا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت انجام دیتے تھے تھوڑے ہی عرصے میں یہ عالم ہوا کہ مدینہ منورہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں کوئی عورت یا مرد مسلمان نہ ہو۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عقبۂ ثانیہ

نبوّت کے تیرھویں سال جب حج کا زمانہ آیا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن لوگوں کو جو ایمان لا چکے تھے اپنے ہمراہ لیکر ادائے حج کے لئے مکہ معظمہ آئے ان کے ساتھ کچھ غیر مسلم بھی تھے مگر ان کی تعداد کم تھی۔ مکہ معظّمہ پہنچکر مسلمان رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ایام تشریق میں قریب عقبہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ لوگ حسب وعدہ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ جو غیر مسلم لوگ تھے وہ بھی مشرف باسلام ہو گئے اور اقرار کیا کہ حضورؐ کی اُن چیزوں سے نگہداشت کریں گے جن سے ہم اپنی اہل وعیال کی نگہداشت کرتے ہیں اور آپؐ کے مخالفین سے مخالفت کریں گے۔ اس موقع پر سیدنا حضرت عبّاسؓ عمِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ اگرچہ وہ ایمان نہ لائے تھے مگر حضورؐ کی رفاقت کو دوست رکھتے تھے۔ اہل مدینہ میں سے جو لوگ ایمان لائے تھے انکی تعداد تقریباً تہتر ۷۳ تھی جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ ان میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ آدمیوں کو منتخب فرما کر نقیب مقرر کیا اور اِن کو تعلیم کا ذمہ دار بنا دیا۔

جب کفار قریش کو یہ خبر معلوم ہوئی تو سخت برہم ہوئے اور انصار کے پاس آئے اور اُن کو برگشتہ کرنا چاہا مگر ترکی بہ ترکی جواب ملا تو وہ واپس چلے آئے اور باہم مشورہ کرنے لگے۔ آپس میں قسمیں کھائیں کہ مسلمانوں کو سخت ایذا دی جائے اور ان کو اتنا پریشان کیا جائے کہ یہ لوگ دین اسلام سے پھر جائیں۔ چنانچہ کچھ لوگ جوش میں آکر ان اہلِ مدینہ کو جو اسلام میں داخل ہو گئے تھے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

گرفتار کرنے کے لئے روانہ ہوئے لیکن وہ پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے۔ اتفاقاً سعد بن عبادہ راہ میں مل گئے۔ یہ شریر اُن کو پکڑ لائے اور طرح طرح کی اذیتیں دینے لگے۔ خدا کے فضل و کرم سے جبیر ابن مطعم اور حرث بن اُمیّہ نے ان کو چھڑایا کیونکہ یہ دونوں مدینہ منوّرہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب رہتے تھے۔

نکاتِ معراج شریف

نبیوں کے سرتاج صاحبِ معراج جناب احمدِ مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ معجزات شریف میں واقعۂ معراج شریف بھی ایک بہت ہی مہتم بالشان افضل و اعلیٰ اور احسن معجزہ ہے۔

مفسّرین اور اربابِ تواریخ نے واقعۂ معراج شریف کے باب میں چند نکاتِ عجیب و غریب ارقام فرمائے ہیں جن کا بیان اس موقع پر کر دینا نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ اوّل یہ کہ رسول مکرم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کے پیارے محبوب ہیں اور محبوب کبریا کے لئے یہ بھی واجب تھا کہ وہ کونین کے تمامی رازہائے خفی و جلی سے مطلع اور آگاہ ہو جائیں۔ چنانچہ پروردگارِ عالم نے اپنے پیارے اور دلارے محبوب کو مشارق و مغارب اور تمام روئے زمین کی حکومت و سلطنت عنایت فرمانے کے بعد آپؐ کو مکانِ لامکان میں بلا کر خلعتِ تقرب اور مرتبۂ اختصاص مرحمت فرمایا۔ کلید بہشت و دوزخ سپرد کی گئیں۔ اس سے قبل حضور سرورِ کائنات کو بیت المقدس میں تمام انبیاءٔ علیہم الصّلواۃ والسّلام کا امام بنایا تاکہ آپؐ کی فضیلت و عظمت کل انبیاؑ و اصفیا علیہم الصلوٰۃ والسّلام پر ظاہر ہو جائے۔ اس کے بعد ربّ العزّت نے اپنے پیارے محبوب اور امام الانبیاؑ کو تمام فرشتوں کا امام بنایا۔ تاکہ آپؐ کی تحریم و تکریم اُن پر بھی عیاں ہو جائے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پھر چار دانگ میں آپؐ کی رسالتِ با سعادت کا ڈنکا بجوایا تاکہ جمیع موجوداتِ عالم یعنی عرشی و فرشی جن و انس حور و ملائک شجر و حجر۔ بحر و بر غرض تمام مخلوقاتِ عالم آپ کی شانِ محبوبیت۔ شوکتِ رسالت۔ اور قربیت مرکزِ عبادت سے واقف ہو جائے۔

دوم[۲] خداوند کریم نے حضور اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو ازل ہی سے انیس بیکساں شفیع عاصیاں بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا اور کل قیامت کے دن تمام گنہگاروں کی شفاعت کا سہرا آپ ہی کے سر ہو گا۔

قیامت کا دن ایک ایسا ہولناک اور خوفناک ہو گا کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ یعنی چنانچہ یوم حساب عدالت و انصاف کا دن ہو گا اور تمام نبی و مرسل علیہ الصلوٰۃ السلام اپنی اپنی فکر میں ہونگے۔ سب خوفِ الٰہی سے پریشان ہونگے۔ حتیٰ کہ قاضیِ مطلق یعنی خدائے ذوالجلال والاکرام کے رعب و داب کے آگے ان کی زبانیں کھل نہ سکیں گی۔ نفسی نفسی کا وہ عالم ہو گا کہ ہر شخص اپنی ہی آفت و مصیبت کو سب سے زیادہ سمجھے گا۔ لہٰذا اُس کو اتنا بھی خیال نہ آئے گا کہ دوسرا کس حال میں ہے لیکن حضور رحمۃ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم اُمتی اُمتی فرماتے نظر آئیں گے۔ اسی لئے شبِ معراج میں ربّ العزّت نے حضورِ محبوب مسجود کو درگاہِ خیر و رحمت سے عالمِ بالا کی سیر کے لئے طلب فرمایا تاکہ عالم پوشیدہ کے تمام عجائب و غرائب کو بہ نفس نفیس ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں نکتہ یہ تھا کہ ایک طرف ایمان والوں اور خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کے رسولِ کریم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت و محبّت رکھنے والوں کے لئے آٹھ بہشتیں جل جلالہٗ نے قرار دیں ہیں اُن کا حضور مشاہدہ فرمالیں کہ اُن میں کتنا عیش و آرام اور راحت و فرحتِ ابدی ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دوسری طرف وہ آگ کا گھر جسے سب دوزخ کہتے ہیں جس کا ہر طبق انسان کو جلا دینے کیلئے آمادہ ہے۔ اس کا نام ہی انسان کو آتش زیر پا کر دیتا ہے۔ اسکی ہیبت و دہشت کا اثر دیکھ لینے کے بعد آپ کے آگے کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اگر آپؐ کو اس کا کچھ خیال ہے یا ہوگا تو صرف اتنا ہی کہ میری اُمّت کا کوئی فرد خواہ ارذل ہی کیوں نہ ہو اس کا نوالہ بن جائے۔

سُوم۔ جب تک وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؕ کی آیہ کریما نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپؐ کبھی شب میں نماز تہجد ادا فرماتے تھے اور کبھی استراحت فرماتے تھے کہ ایک دن روح الامین شب میں تشریف لائے اور ارشاد باری بعد سلام خداوندی سنایا کہ آپ شفیع عاصیاں، رہبرِ گمراہاں بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آرام کرنے اور سونے کے لئے نہیں۔ ذرا اُٹھئے اور میرے ساتھ چل کر اپنی اُمّت کے لوگوں کی بداعمالیاں ملاحظہ فرمایئے۔ یہ سنتے ہی حضور رحمۃ اللعالمین بیچین ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرتِ جبرئیل کے ساتھ مکّہ معظمہ کے باشندوں کی بداعمالیاں دیکھنے کو تشریف لے گئے۔ سیّد کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زار و زبون حالت اپنی اُمّت کی ملاحظہ فرمائی جس سے آپ کا دل بھر آیا۔ آپ کی آنکھوں سے غم کا دریا بہہ نکلا زار و قطار ایک تیرو تار غار میں تشریف لے گئے اور وہاں تین شبانہ روز خداوند کریم و رحیم کے حضور میں سجدہ ریز ہو کر اپنی معصیت پسند اُمّت کی عذر خواہی میں مصروف رہے۔ اسی واقعہ کو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ یوں نظم فرماتے ہیں۔

زار می نالید و می گفت اے آلہ من نہ بردارم سر خود از زمیں	تا نہ بخشی امتانم را گناہ تا بروزِ حشر باشم ایں چنیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایں چنیں می گفت و می نالید زار	با دلِ پُر درد و چشم اشکبار
بر در آمد ای خدائے ذوالجلال	بندۂ افسردہ دل آشفتہ حال
بر در آمد اے خدائے مصطفیٰ	بندۂ تو با ہزاراں التجاہ
بر در آمد بندۂ بے اختیار	با دلِ پر درد و چشم اشکبار
بر آمد مصطفیٰ زاری کناں	معذرت خواہِ گناہ امتاں
بر در آمد ایں گدائے کوی تو	اے عنانِ خُلق و زنابوی تو

ایک طرف تو رحمتِ دوعالم فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمّت کے گناہوں کی عذر خواہی میں یہ عالم تھا۔ دوسری طرف حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار اصحابؓ حضور کو کاشانۂ نبوت میں نہ پاکر تابِ جدائی نہ لا سکے اور بیقرار ہو کر آپ کی تلاش میں جنگل کی طرف نکل گئے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ؎

اندراں وحشت سرای پُر زشور	ناگہاں دیدند چوپانی زدود
جملہ افتادند بر پائے شباں	تا نشانی گویداز شاہِ شہاں

کای شبان حالِ شباں ما بگو
خاک بر سر ریختم از جستجو

یعنی یہ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بیابان وحشت سرائے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چرواہا پھر رہا ہے۔ لہذا یہ سب اُس چرواہے کے پاس تشریف لے جاتے ہیں اور مفارقتِ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بادل بریاں بچشم گریاں اُس چرواہے سے فرماتے ہیں کہ اے چرواہے کیا تونے ہمارے چرواہے کو بھی دیکھا ہے کہ جن کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ ہم اُسکی تلاش و جستجو میں مضطرب و بیقرار ہیں۔ یہ سن کر چرواہے نے جواب دیا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

گفت چوپاں مرمرا معلوم نیست	بل محمدؐ را نمی دانم کہ کیست
ایں قدر دانم کہ اندر تیرہ غار	زار می نالد کسے لیل و نہار
میکند باگریہ ہر ساعتی	نالۂ یا اُمّتی یا اُمّتی
جانور از نالۂ اُو خستہ اند	از چرا کردن دہن بابستہ اند

یعنی۔ چرواہے نے کہا میں یہ نہیں جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ایک شخص فلاں غار تیرہ و تار میں موجود ہے جو رات دن زار زار روتا ہے اور اس کی زبان پر نعرۂ یا اُمّتی یا اُمّتی ہر دم جاری ہے جس کے نالہائے غمگین کا جانوروں کے دل پر بھی ایسا اثر ہے کہ انھوں نے چرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ سنتے ہی جاں نثارانِ رسولؐ اور شیدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بے اختیار اس غار تیرہ و تار کی طرف دوڑے اور جاکر دیکھا کہ سرکارِ ابد قرار محبوب کردگار جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمہائے مبارک سے دُرہائے الماس برابر جاری ہیں۔ اور آپؐ بارگاہِ خداوندی میں برہنہ سر بسجود ہوکر اُمّت کے گناہوں کی بخشش کے لئے التجا فرما رہے ہیں۔

حضورؐ کے یار غار سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جاں نثارِ نبیؐ سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضورؐ کو اس حال میں دیکھا تو بے چین ہو گئے اور عرض کیا کہ اے میرے آقا و مولا آپؐ سجدے سے سر اٹھائیے اور بیقراروں کو اپنا جمال بے مثال دکھائیے اور جو کچھ بھی نیکیاں کاتب تقدیر نے ہمارے نامۂ اعمال میں تحریر مائی وہ سب کی سب ہم نے آپؐ کی اُمّت کو بخشی حضور رحمۃ اللعالمین نے فرمایا کہ اے دوستو یہ بات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درد دل کے لئے دوا نہیں ہو سکتی۔ ان کے بعد سیّدنا حضرت عثمان ابن عفان جامع القرآن اور مظہر العجائب والغرائب سیّدنا حضرت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اسی طرح عرض کیا اور ویسا ہی جواب پایا۔ دیکھا کہ کسی کی استدعا قبول نہیں ہوتی تو مجبوراً حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جاکر حضورؐ کا سارا حال کہا یہ خبر سنتے ہی آپؓ تشریف لائیں اور والد ماجد کا یہ حال زار دیکھ کر زارو قطار رونے لگیں اور یہ عرض کیا کہ فاطمہ قربان ہو جائے آپ ذرا اپنے سر مبارک کو سجدے سے اُٹھائیے اور مجھ مجبور کو اپنا چہرۂ پُرنور دکھائیے آپؐ اپنی گنہگار اُمّت کیلئے کچھ فکر نہ فرمائیے۔ بروز قیامت آپؐ کی اُمّت کے اعمال نیک کا پلّہ حسنین کی نیکیوں سے بھاری ہو سکتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے بیٹی فاطمہ تو میرے درد دل کی طبیب نہیں بن سکتی۔ اس کی دوا تو صرف طبیبِ مطلق کے ہاتھ ہے۔ حضرتِ فاطمہؓ انتہائی مایوس ہوئیں اور اسی عالم میں سر برہنہ ہو کر درگاہِ مسبب الاسباب میں دعا مانگنے لگیں کہ اے پاک بے نیاز میں حقیر ہوں اور ناچیز۔ میں بے حقیقت ہوں اور ہیچ و پوچ مجھکو آسرا ہے تو تیرا مجھکو سہارا ہے تو صرف تیرا۔ لہٰذا مجھ پر رحم کر میں اپنے لئے کچھ نہیں مانگتی میرے باپؐ کی گنہگار اُمّت کے ایک ایک فرد کو گناہوں کے لئے نہ پکڑ بلکہ معاف کر۔

پس ندا آمد ز یزداں کای رسول	من دعائے فاطمہ کردم قبول
گر طلب کردی زمین و آسماں	جملہ می بخشید مش در یک زباں

رحمتِ الٰہی کو جوش آیا۔ اور ندا آئی اے رسولؐ میں نے فاطمہؓ کی دُعا قبول کی اگر اس وقت وہ زمین و آسمان بھی طلب کرتی تو میں ایک دم سب کچھ اُس کو عطا کر دیتا۔ لیکن آپؐ کا مقصد ایسا ہے جو دنیا جہاں سے علیحدہ ہے لہٰذا مطلب براری کے لئے ریاضت اور شب بیداری کی شرط رہے گی اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ آپؐ کی اُمّت کا تیسرا حصّہ بخش دیا جائے تو تہائی رات جاگئے اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اگر آدھی اُمّت کی بخشش کا خیال ہو تو آدھی رات اور اگر آدھی اُمّت کو بخشوانا چاہئے تو اتنا ہی حصّہ رات کا عبادت میں صرف کیجئے۔ لیکن اگر آپؐ کی تمنّا یہی ہے کہ ساری اُمّت بخش دی جائے تو تمام رات بیدار رہیئے۔

لیکن رحمتِ دو عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری اُمّت کی بخشش پر نظر تھی اس لیے آپؐ تمام رات اپنی اُمّتِ عاصی کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگتے اور دو دو رکعت نماز میں ساری ساری رات بیدار رہ کر صبح کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضورؐ کے پائے مبارک میں ورم آجاتا تھا۔ ملائکہ مقربین اور حاملانِ عرش حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتِ گنہگار کے غم میں رات دن بے چین رہنا ریاضتِ شاق برداشت کرنا نہ دیکھ سکے اور حضورؐ کی بے چینی سے ان کا دل بھر آیا۔ چنانچہ ان سبھوں نے بارگاہِ خداوندی میں التدعا کی کہ اے بارالہا تیرا محبوب و مطلوب اپنی گنہگار اُمّت کے غم میں شب و روز بیقرار و بے چین ہے۔ اُن کی دعائیں مقبول بارگاہِ الٰہی ہوئیں اور یکایک دریائے رحمتِ الٰہی موج زن ہوا اور حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے تسکین خاطر کے لئے وحی الٰہی یعنی سورۃ طٰہٰ نازل ہوئی۔ کہ اے اُمّت کے قصوروں کی معافی مانگنے والے اور گنہگار بندوں کے گناہوں کی بخشش چاہنے والے محبوب ہم نے تو کہا تھا کہ اپنی اُمّت کے گناہوں پر غور فرما کر ان کے لئے معافی کی درخواست کیجئے ہمارا مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ آپ خود اپنی جان پر اتنی محنت و مشقت برداشت کیجئے اپنے جسم کو ہدفِ تکلیف بنایئے۔ بہرحال اس دکھ درد کی تلافی اب ہو گئی آپؐ بہ نفسِ نفیس میرے پاس آیئے اور اُن مقامات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایئے جن کو میں نے آپؐ کی اُمّت کے لئے مزیّن کیا ہے۔ دیکھئے کہ کیسے کیسے محل اور ایوان، حور و قصور، منازل و مراتب و مدارج محفوظ رکھے ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شبِ معراج

جب سیّد رسل شہنشاہِ کُل محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اکیاون برس آٹھ ماہ بیس روز کی ہوئی تو نبوت کے گیارھویں سال آپؐ کو مرتبہ معراج عنایت ہوا چنانچہ ستائیسؑ رجب المرجب دو شنبے کی شب میں آپؐ اُم ہانی بنتِ ابی طالب کے مکان میں آرام فرمارہے تھے کہ حضرت جبرئیل بہ حکم ربِّ جلیل باغ بہشت سے ایک خوبصورت اور خوب سیرت میانہ قد سفید مرکب جس کا نام براق ہے جس کو خالقِ اکبر نے خاص اپنے پیارے محبوب کی سواری کے لئے پیدا فرمایا تھا اپنے ہمراہ لیکر حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور نہایت ادب کے ساتھ اپنے رخسارے حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس سے مَل مَل کر بیدار کیا۔ جب آپؐ اُٹھے تو مژدۂ معراج سنایا۔ اور مقام حیم میں لاکر آپ کا سینۂ مبارک چاک کر کے قلبِ اطہر کو آبِ زمزم سے دھویا ایمان وحکمت اور انوارِ تجلیاتِ الٰہی سے آپؐ کے سینۂ مبارک کو معمور کر کے سی دیا۔ اور لقائے الٰہی و قربِ حاضری دربار خاص کی بشارت سنائی اور یوں عرض کیا کہ

جو عرض آپ سے شہہ والا تبار ہے	وہ آپ پر رسولِ خدا آشکار ہے
چلئے کہ لامکاں میں بڑا انتظار ہے	اور کوئی دیکھنے کے لئے بیقرار ہے
جھک کر زمیں سے مل گئے ہیں ساتوں آسماں	ہر سمت چھائی رحمتِ پروردگار ہے
سارے ستارے تک رہے ہیں راہ آپ کی	عرشِ عظیم کو بھی بڑا انتظار ہے

پھر روح الامین نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں وہ براق جو آپ کی سواری کے لئے چمن خلد بریں سے لائے تھے حاضر کیا یہ براق ایسا تیز رفتار تھا کہ حدِ نگاہ اس کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایک قدم ہوتا تھا۔ اسی لئے اس کو براق کہتے ہیں کہ برق کے مثل تیز اور سفید تھا۔ چنانچہ جب حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک اُس براق پر پڑی تو حضور کے چشمہائے کرم در رحمت اُبل پڑے۔ حضور کا آبدیدہ ہونا تھا کہ دربار خداوندی سے حضرت جبرئیل کو یوں حکم صادر ہوتا ہے کہ اے جبرئیل میرے حبیب سے دریافت کرو کہ اس فرحت وخوشی کے موقع پر ملول وغمزدہ ہونے کا کیا سبب ہے۔

یہ جانبِ خدا سے ندا بار بار ہے	کس رنج سے حبیب میرا اشکبار ہے
جبرئیل پوچھ میرے دلارے حبیب سے	کس بات کا ملال ہے کیا انتشار ہے
یہ وقت شادمانی کا ہے اے مرے رسول	کیا غم ہے اور کس لئے تو بیقرار ہے
فرمایا مصطفٰے نے کہ اے میرے کردگار	اُمّت گنہگار، تو آمرزگار ہے

رسولِ مکرّم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے روح الامین آج خداوندِ قدوس نے اپنے کرم وفضل سے مجھ کو سرفراز وممتاز فرمایا مژدہ معراج سنایا۔ ملائکہ مقربین استقبال کو آئے سواری کے لئے براق بھیجا۔ لیکن اے جبرئیل کل قیامت کے دن جب میری اُمّت کے گنہگار وخطاکار بھوکے پیاسے بارِ عصیاں سروں پر لادے بیکسی وبے بسی کے ساتھ اپنی قبروں سے اٹھیں گے اس وقت اُن کے سامنے وہ باریک وتاریک دور دراز کی راہ پل صراط ہو گی جو نارِ جہنم پر کھینچی ہے۔ یہ مصیبت زدہ اور تھکے ماندے مسافر اس وقت زبردست مسافت کو کیونکر طے کر سکیں گے۔ لہذا اے جبرئیل یہ مجھ سے کس طرح ہو سکتا ہے کہ آج میں ان بے کسوں اور غمزدوں کی مصیبت اپنے دل سے فراموش کر دوں اور فرحت و انبساط خوشی وشادمانی کے ساتھ براق پر سوار ہو جاؤں۔ اسی وقت فوراً ارشادِ ربّ العباد ہوتا ہے کہ اے رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین۔ آپ اس کا قطعی ملال

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نہ کیجئے۔ جس طرح آج آپ کے درِ دولت پر براق بھیجا ہے۔ کل بروز قیامت آپ کے ایک ایک اُمّتی کی قبر پر براق بھیجوں گا۔ یہ سنکر حضور سرور کائنات مفخرِ موجودات نبیوں کے سرتاج صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوشی وشادمانی کے ساتھ براق پر سوار ہونے لگے تو اس براقِ تیز گام نے شوخی کرنا شروع کیا اور پھولے نہ سمایا۔ جبرئیلؑ نے کہا اے براق نہایت ادب کا مقام ہے کہ تیرا راکب باعثِ کونین شہنشاہ دارین مصدرِ انوار واقفِ رموز سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی۔ معدنِ اسرار فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔ عالمِ علمِ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ والی حرم قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی رفیق بے کساں۔ انیس غمزداں۔ رئیس مرسلاں۔ شفیع مذنباں۔ سلطانِ دوجہاں۔ سیّاحِ لامکاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو شوخی نہ کر براق یہ سنکر پسینے پسینے ہو گیا۔ اور جناب روح الامین سے عرض کیا کہ آپ اس وقت کچھ خفگی نہ فرمایئے اس لئے کہ اس سے بہتر موقع پھر مجھکو نہ ملے گا کیونکہ آج حضور رحمۃ اللعٰلمین سے مجھ کو عرض کرنا ہے۔ چنانچہ یہ روایت صحیح ترمذی میں ہے کہ اس براق نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ کل بروزِ قیامت حضور کی خدمتِ اقدس میں مجھ سے بہتر و برتر افضل واحسن براق سواری کے لئے آئینگے اس لئے حضور سے التجا ہے کہ اس روز بھی سوائے میرے کسی اور براق کو قبول نہ فرمائیں اور میری پشت پر سوار ہوں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس براق کی درخواست کمال محبّت کے ساتھ قبول فرمائی۔

الغرض سلطانِ دوجہاں سیّاح لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم اس براقِ برق رفتار پر سوار ہو کر مع جبرئیل و میکائیل علیہم السّلام و جملہ فرشتگانِ عالی نظام بیت المقدس پہنچے۔ جہاں تمام انبیا علیہم الصلواۃ والسلام نے حضور رحمۃ للعٰلمین کو اپنا امام بنایا اور سب مقتدی ہوئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی حضور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے پیچھے سات صفیں تھیں جن میں سے چار صفیں نبیوں کی اور تین صفیں رسولوں کی تھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر۔ آپؐ پھر براقِ تیز گام پر سوار ہوئے۔ اور ہفت افلاک پر تمام عجائب و غرائب کی سیر کرتے ہوئے انبیاءً علیہم الصلوٰۃ والسلام اُن کے مقامِ خاص پر ملاقات کرتے ہوئے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ یہاں میں نے ایک بہت بڑا بیری کا درخت لگا ہوا دیکھا جس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر اور پھل مٹکے کے برابر تھے۔ اُس کی شاخوں پر لاتعداد فرشتے سونے کے پرندوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے ذکر الٰہی میں مشغول تھے یہ مقام روح الامین کے قیام کا ہے اس سے آگے یہ نہیں جا سکتے۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام یہیں ٹھٹک کر رہ گئے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضورؐ اس سے آگے سوا آپؐ کے میری مجال نہیں کہ بڑھ سکوں۔

اگر یک سر موی برتر پرم   فروغِ تجلی بسوزد پرم

یعنی اگر میں بال برابر بھی آگے پرواز کروں تو تجلّی الٰہی کی روشنی میرے تمام پَر پُرزوں کو جلا کر بھسم کر دے گی۔

الغرض جب حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو رخصت کرنے لگے تو پوچھا کہ جبرئیل تم کو مجھ سے کچھ کہنا ہے۔ جبرئیل علیہ السّلام نے نہایت عجز کے ساتھ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری صرف اتنی تمنّا ہے کہ کل بروز قیامت اپنے دونوں بازو پل صراط پر پھیلا دوں تاکہ آپؐ کی اُمّت اُس پَر سے بآسانی گزر جائے۔ جبرئیل علیہ السّلام کی اس بات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش ہوئے اور ان کو رخصت فرما کر آپؐ یہاں سے تنہا آگے تشریف لے گئے۔ (مواہب لدنیہ)

مدارج النبوۃ میں مرقوم ہے کہ فرشتوں کی رسائی سدرۃ المنتہیٰ تک ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

وہاں سے آگے سوا محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہیں گیا۔

کتب سیر میں ارقام ہے کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ سے اکیلے منزل خاص کی طرف روانہ ہوئے اور ہزاروں پردۂ حجابات طے کرتے گئے یہاں تک کہ براق چلنے سے عاجز ہوگیا۔ تب رف رف سبز نمودار ہوا جس کی چمک و دمک آب و تاب آفتابِ روشن کی ضیاء کو شرما رہی تھی۔ یہ رف رف ایک سبز رنگ کی زرنگار نورانی مسند تھی۔ مثل تخت رواں کے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم براق کو چھوڑ کر رف رف پر سوار ہوئے۔ رف رف آپؐ کو طبقاتِ نورانی طے کرا کے کرسی عرش معلیٰ تک پہنچا کر غائب ہوگیا۔ جب کوئی سواری آپؐ کے پاس نہ رہی اور کوئی فرشتہ بھی نظر نہ آیا تو آپ بلالِ کبریا کا کچھ خوف محسوس ہوا۔ اس وقت آپؐ کے یار غار سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنائی دی کہ قف یا محمد فان ربات یصلّی یعنی ٹھہریئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک آپ کا پروردگار بہت جلد رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ لہٰذا اُسی وقت بارگاہِ الٰہی سے آواز آئی کہ اُدْ مِنّی یا حَبِیْبِی یعنی اے میرے پیارے حبیب آپؐ مجھ سے قریب ہو جایئے۔ ہزار بار یہی ندا آئی اور ہر ندا پر ہر دفعہ آپ کو ترقی قربِ الٰہی حاصل ہوتی رہی یہاں تک کہ آپؐ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کسی رسول کسی فرشتے کو بھی ایسا قرب حاصل نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا۔

الغرض اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب و لبیب سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دیدار فرحت آثار دکھایا آپ سے کلام فرمایا علوم اولین و آخرین اور لاتعداد بزرگی و بخشش عطا فرمائی کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ الغرض آپ رویت الٰہی سے مشرف ہوئے اور جو کچھ راز و نیاز کی باتیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہوئیں انھیں کوئی نہیں جان سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مبہم رکھا ہے جیساکہ قرآن کریم میں وارد ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی۔

اس کے بعد بارگاہِ خداوندی سے حضور کی اُمّت پر رات میں پچاس وقت کی نماز فرض کی گئی۔

آپؐ جنّت و دوزخ۔ لوح و قلم۔ عرش و کرسی اور عجائبات فلکی اور تمام اعلیٰ مقاموں کی سیر فرمانے کے بعد وہ پچاس وقت کی تحفۂ نماز جو دربار الٰہی سے آپ کو عطا کی گئی تھی لیکر عالم دنیا کی طرف روانہ ہوئے۔ واپسی میں چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی اُمّت پر کیا فرض ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ پچاس وقت کی نماز۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ آپ کی اُمّت پچاس وقت کی نماز ہرگز ہرگز ادا نہ کرسکے گی۔ میں اس معاملے میں بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا ہوں اور انکی ہدایت کے لئے کافی تدبیر و کوشش کرچکا ہوں اور اس کا مجھکو کافی تجربہ ہے۔ لہذا آپ پھر بارگاہِ الٰہی میں تشریف لے جائیں اور خداوند کریم سے نماز تخفیف کرائیے۔ چنانچہ حضور رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مشورے کے بموجب پھر بارگاہِ ایزدی میں تشریف لے گئے اور خداوند قدوس سے دس نمازوں کی تخفیف کرائی اور پھر موسیٰ علیہ السّلام کے پاس تشریف لائے۔ انھوںؑ نے کہا کہ یہ بھی بہت زیادہ ہے اور کم کرائیے غرض پانچ بار آمد رفت کے بعد صرف پانچ فرض نمازیں باقی رہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ یہ بھی بہت ہے اور تخفیف کرائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اب مجھ کو بار بار دربار الٰہی میں عرض کرتے شرم آتی ہے لہٰذا میں نے اس پانچ وقت کی نماز کو قبول کرلیا۔ آپؐ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً اسی وقت عرشِ الٰہی سے ندا آئی اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ میں نے اپنا فرض پورا کیا اپنے بندوں سے تخفیف کی یعنی اے محبوبؐ تمہاری اُمّت کے لوگ اگر پانچ وقت کی بھی نماز پڑھ لیں گے تو میں ان کو پچاس وقت کی نماز کا ثواب عطا کروں گا۔ افسوس صد افسوس ہے ان بد بخت مسلمانوں مرد اور عورتوں پر جو نماز جیسی دولت سے کوسوں دور پڑے ہیں اور وقت پر نماز ادا نہیں کرتے جب کہ نماز معراج المومنین ہے۔ لیکن بے نمازی اس فضیلت و بزرگی سے مفت میں محروم رہتے ہیں اور عذابِ دوزخ کے مستحق ہوتے ہیں۔ یا اللہ تو ہم سب مسلمان مرد عورتوں کو ایسے سچے دل سے نماز پڑھنے کی توفیق دے جو تجھ کو اور تیرے حبیب کو پسند ہو۔ آمین ثم آمین

الغرض حضور سرورِ کائنات مفخر موجودات کونین کے مہاراج نبیوں کے سرتاج رسولِ مکرّم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے خزائن برکات اور مراحم تحیّات سے مالامال ہو کر کاشانۂ نبوت یعنی دولت کدۂ رسالت میں تشریف لائے زنجیر حجرہ بدستور ہلتی پائی اور بستر استراحت اُسی طرح گرم ملا۔ صبح کے وقت حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعۂ معراج لوگوں سے بیان فرمایا تو کفار مکّہ نے آپؐ پر پھبتیاں کسیں اور ہنسی اڑائی کچھ مشرکین مکّہ جھپٹ کر سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ آپ نے اور بھی کچھ سنا تمہارے دوست نے ایک نیا قصّہ گڑھا ہے اور سبھوں کو سنا رہے ہیں کہ آج کی رات میں بیت المقدس ہوتا ہوا ہفت افلاک اور تمام مقامات عالیہ کی سیر کر آیا اور بحالت بیداری جنّت و دوزخ عرش و کرسی لوح و قلم سب کچھ دیکھ آیا۔ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ صَدَّقْتُ یَا رَسُوْلُ اللہ اگر میرے آقا و مولا جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو بالکل صحیح اور درست ہے اور بیشک وہ سچے ہیں چنانچہ اس وقت سے آپؓ کا لقب صدیق ہوا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مشرکین مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کو بیت المقدس کے نقشے اور قطعات سے کافی واقفیت تھی لہٰذا وہ سب جمع ہو کر حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں آئے اور کہا کہ اگر آپؐ نے واقعی بیت المقدس وغیرہ کی سیر کی ہے تو ہم کو بتایئے کہ بیت المقدس میں فلاں جانب کتنے دروازے ہیں اور کتنی کھڑکیاں ہیں۔ کدھر اس کے راستے ہیں اور اس کی وضع قطع کیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے مفصل حال بیان فرمانے میں قدرے تامل ہوا ہی تھا کہ خداوند کریم نے فوراً جبرئیل علیہ السّلام کو حکم دیا کہ اے جبرئیل بیت المقدس کو اٹھا کر میرے حبیب کے سامنے رکھدو لہٰذ جبرئیل السّلام نے فوراً اسی دم بیت المقدس کو سرور کونین کے سامنے لاکر رکھدیا۔ کفّار جو پوچھتے جاتے تھے آپؐ بیت المقدس کو دیکھ دیکھ کر بخوبی بیان کرتے جاتے تھے۔ مشرکین مکہ اس بات سے حیرت میں آگئے اور پھر سوال پیش کیا اور کہا کہ اچھا اب آپؐ ہمارے اس قافلے کا حال بتایئے جو ملک شام کے راستے میں ہے۔ کیا آپؐ نے اس قافلے کو دیکھا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں ہاں میں نے دیکھا تھا بلکہ قافلے والوں کا ایک اونٹ بھی گم ہو گیا تھا۔ وہ اس اونٹ کو تلاش کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اور ایک واقعہ سے تم لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں وہ یہ کہ دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہو کر جا رہے تھے جب میرا براق اُن کے قریب سے گزرا تو اونٹ پر کا ایک سوار زمین پر گر پڑا جس کے صدمے سے اسکے ہاتھ پر چوٹ آگئ۔ پھر مشرکین نے آپؐ سے پوچھا۔
ہمارا قافلہ آپؐ نے کس مقام پر دیکھا اور وہ کب تک مکے میں آپہنچے گا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے قافلے کو تنعیم میں دیکھا تھا۔ انشاءاللہ تعالیٰ پرسوں صبح آفتاب طلوع ہوتے ہی وہ مکے میں داخل ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسا ہی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہوا کہ وقت معینہ پر صبح ہوتے ہی قافلہ آ پہنچا۔ مشرکین مکّہ نے اہلِ قافلہ سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے واقعات دریافت کئے اہلِ قافلہ نے من وعن سارے واقعات کی تصدیق کی۔ سارے واقعات کی صحیح تصدیق ہو جانے پر اہلِ قریش انگشت بدنداں ہو گئے۔ وہ اس قدر غمزدہ ہو گئے گویا ساری مصیبت کے پہاڑ انھیں پر ٹوٹ پڑے لیکن جن کی قسمت میں دولتِ ایمان سے مالامال ہونا تھا انھوں نے بہ صدقِ دل پڑھ لیا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور جس کی تقدیر میں کفر کی ظلمت و غلاظت بھری تھی وہ ایسے ایسے بیّن ثبوت پر بھی ایمان نہ لائے اور کہنے لگے ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ یعنی یہ سوائے جادو کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی گمراہی سے بچائے۔

آجکل بھی مسلمانوں میں ایسے فرقے موجود ہیں جنکی گمراہی کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں طرفہ یہ کہ وہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں۔ لیکن بانی اسلام کی شان اور ان کے معجزات میں چنیں چناں سے کام لیتے ہیں اور اس قادرِ مطلق کی زبردست قدرتوں پر غور نہیں کرتے اور نہ محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدراج و مراتب کا کچھ خیال کرتے ہیں۔ خداوند قدوس کا اپنے پیارے محبوبؐ کا مع جسم اقدس کے ہفت افلاک کی سیر کرانا خلاف فطرت اور خلاف عقل خیال کر کے معراج بالجسد کے منکر ہوتے ہیں اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت عطا فرمائے۔

ایک نیچری کا معراج بالجسد کو خلافِ فطرت جاننا

حضرت محبوب سبحانی غوثِ صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف میں جمعے کے دن بعد نماز جمعہ ہمیشہ وعظ فرماتے تھے ایک روز آپ نے بعد نماز جمعہ اپنے وعظ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں واقعہ معراج بیان کرنا شروع کیا - اس وقت مسجد میں ایک نیچری خیال کا آدمی بھی موجود تھا وہ بیان معراج سنتے سنتے ایکبار گی کھڑا ہوگیا اور یہ کہتا ہوا مسجد کے باہر چلا گیا کہ میں ایسے جھوٹے قصّے اور خلافِ فطرت باتیں نہیں سنتا - یہ شخص مسجد سے نکل کر بازار کی طرف چلا گیا اور وہاں سے ایک بڑی زندہ مچھلی خرید کر اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا تو اس مچھلی کو جلدی سے پکا کر تیار رکھ میں غسل کر کے آتا ہوں - اُس کی بیوی اس وقت سوت کات رہی تھی اس نے شوہر سے کہا - تھوڑے سے سوت کاتنے کو باقی ہیں میں اس کو ختم کر کے مچھلی تیار کرتی ہوں تم جب تک غسل کرتے آؤ۔ چنانچہ یہ شخص غسل کرنے چلا گیا۔ وہاں اپنے سارے کپڑے اتارے اور دریا کے کنارے کپڑوں کو رکھ کر غسل کرنے لگا۔ جوں ہی ایک غوطہ لگا کر پانی سے سر نکالتا ہے اپنے کو ایک دوسرے کنارے پر عورت کی شکل میں پاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ وہاں کوئی کپڑا بھی نہیں اب بیچارہ پانی سے نکل کر شرم برہنگی کے باعث ایک درخت کی آڑ میں بیٹھ گیا۔ تھوڑے عرصے میں ایک جوان گھوڑے سوار اس طرف آنکلا۔ دیکھا کہ ایک نہایت شکیل وجمیل عورت برہنہ بیٹھی ہے۔ فریفتہ ہوگیا اپنی چادر اس کو دی اور کہا اس سے اپنا بدن چھپالے۔ پھر اس کو اپنے گھوڑے پر سوار کر کے گھر میں لایا اور اس سے نکاح کیا۔ بارہ برس اس جوان کے پاس رہی سات لڑکے اور چار لڑکیاں ہوئیں۔ اتفاق سے ایک روز پھر یہ عورت پڑوس کی عورتوں کے ہمراہ دریا میں نہانے کی غرض سے اور غسل کرنے میں مشغول ہوئی۔ جب غوطہ لگا کر پانی سے باہر سر نکلا تو وہی اپنے شہر کا دریا کا کنارہ نظر آیا دیکھا تو کپڑے اسی مقام پر بدستور رکھے ہیں اور اپنے کو پہلے کی طرح مرد پایا اور دریا سے باہر آکر اپنے کپڑے پہنے اور گھر گیا تو دیکھا مچھلی پڑی تڑپ رہی ہے اور بیوی کے ہاتھ میں وہی تھوڑا سا سوت باقی ہے جس کو وہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کاٹ رہی ہے۔ اس نے بیوی سے کہا تو نے ابتک مچھلی کیوں نہ پکائی اور اس قدر دیر کیوں لگائی۔ عورت نے کہا میاں ابھی آپ کو مچھلی لائے ہوئے ایک گھڑی بھی نہ ہوئی ہوگی میں اتنی جلدی کس طرح پکا کر تیار کر سکتی ہوں۔ جب اس شخص نے یہ بات سنی اپنے دل میں خیال کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں شک کیا تھا اور حضورؐ کے اس عظیم الشان معجزے کو جھوٹ خیال کیا تھا۔ اسی کی سزا پائی ہے۔ چنانچہ فوراً حضور غوث پاک کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور وہی معراج کا بیان فرما رہے ہیں اور تمام حاضرین اسی طرح بیٹھے ہوئے وعظ سن رہے ہیں۔ اس نے محفل میں بآوازِ بلند کہا یا حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی میں نے واقعہ معراج کو جیسا جھوٹ جانا تھا ویسی ہی سزا پائی۔ اب میں توبہ کرتا ہوں اور تجدید ایمان کے لئے حضور کے سامنے پڑھتا ہوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تمام حاضرینِ مجلس نے اُس سے دریافت کیا بھئی تو نے کیا سزا پائی بیان کر اس نے سارا واقعہ سبھوں سے مفصل بیان کر دیا لوگ اس واقعہ سے بہت خوش ہوئے اور حضور غوث پاک کی کرامت سبھوں پر ظاہر ہوئی۔

اے مومنوں لگاؤ تو نعرہ درود کا ۔۔۔ پہنچاؤ تو حضور میں تحفہ درود کا
جس کی زباں پہ جاری محمد کا نام ہے ۔۔۔ واللہ اس پہ آتش دوزخ حرام ہے

شمار ناممکن ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سراپا اعجاز الٰہی تھے۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب جناب رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عضو مبارک ایسا نہیں پیدا فرمایا جس سے دس۱۰ دس۱۰ پندرہ۱۵ پندرہ۱۵ معجزے نہ ظاہر ہوئے ہوں اہل تحقیق نے چونسٹھ ہزار شمار کئے ہیں بلکہ سرکار کے سارے اقوال و افعال معجزے سے خالی نہیں تھے اس لئے بطور اختصار چند معجزے تبرکاً رقم کئے جاتے ہیں۔ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

معجزات سے مطلع اور آگاہ ہونا موجب برکات حسنات اور ثواب عظیم ہے۔

معجزاتِ سرورِ کائنات

معجزات زمانۂ شیر خوارگی

شرف الانام سے منقول ہے کہ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لیکر بیت اللہ شریف میں گئی۔ میں نے وہاں دیکھا کہ اس مبارک بچے کے رعب سے تمام بت سجدے میں گر پڑے اور جب میں آپؐ کو حجر اسود کے پاس بوسہ دلانے کی غرض سے اسکے قریب گئی تو حجر اسود خود بخود اپنی جگہ سے علیحدہ ہو کر محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبہائے مبارک سے جا لگا۔

معجزہ ۲

روضۃ الاحباب سے منقول ہے کہ حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیکر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک بوڑھا آدمی ملا اس نے حضور کو دیکھ کر بیساختہ کہا پکارے یہ بچہ تو پیغمبرِ آخرالزمان ہے۔ اس کے بعد جب ہمارا قافلہ وادی ہوازن میں پہنچا یہاں بھی ایک بوڑھے شخص نے رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ وہی ہے جو ختم المرسلین ہے جس کی آمد کی بشارت حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔

معجزہ ۳

نزہت المجالس میں مرقوم ہے کہ حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں رسول مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں لیکر مکے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شریف سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ راستے میں ہر ایک شجر و حجر حضور کی تعظیم و تکریم کے لئے جھک جاتا ہے۔ اور فضائے غیب سے السّلام علیک یا رحمۃ العالمین السّلام علیک سیّد المرسلین کی آوازیں آتی تھیں اور جس مقام پر پڑاؤ کرتے وہاں کے سوکھے درخت ہرے ہو جاتے۔ خشک اور بنجر زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی تھی۔

معجزہ ۴

حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری ایک بکری کی ٹانگ میرے بیٹے نے توڑ ڈالی۔ وہ بکری حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے لپٹ گئی۔ جب حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ٹانگ پر اپنا دستِ کرم پھیرا تو وہ اسی وقت درست ہو گئی۔

معجزات جو عہدِ نبوت میں ظاہر ہوئے

معجزہ ۵
ایک درخت کی شاخ کا مثلِ شمع روشن ہونا

حضرت امام احمد نے حضرت ابو سعید خضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد گھر جانا چاہا۔ لیکن اس روز رات اندھیری تھی ابر خوب چھایا ہوا تھا اور بجلی کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ اس وقت حضور رحمۃ اللعالمین نے آپ کو کسی درخت کی ایک شاخ عنایت فرمائی اور کہا کہ یہ شاخ ایسی روشن ہوئے گی کہ جس کی روشنی میں دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے چل سکیں گے۔ اور حضور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے یہ بھی فرمایا کہ "اے قتادہ جب" تم اپنے گھر میں داخل ہو گے تو تم کو ایک کالی شے نظر آئے گی تم اس کو فوراً مار کر باہر نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے وہ شاخ ایسی روشن ہوئی کہ آپ نہایت آسانی سے گھر پہنچے۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو بموجب فرمانِ نبویؐ آپ کو ایک کالی شے نظر پڑی آپ نے اس کو مار کر بھگا دیا وہ کالی شے ایک شیطانی بلا تھی جو آپ کے گھر میں گھس آئی تھی جس کے بارے میں حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا تھا۔

معجزہ ۶

حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا گم ہو جانا

بیہقی نے حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھو گئی۔ آپ نے ہر طرف تلاش کرایا نہ ملی جب اس خبر کو ایک منافق مردود نے سنا تو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہتا ہے کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ اب انھیں یہ بھی نہیں معلوم کہ انکی اونٹنی کہاں ہے جو ان کے پاس وحی لاتا ہے وہ کیوں نہیں ان کی اونٹنی کی خبر ان کو بتاتا۔ ابھی وہ منافق مردود اسی غوطے میں تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس منافق کی بدگمانیوں کی خبر دیتے ہیں اور اونٹنی کے حال سے مطلع کرتے ہیں۔ اس کے بعد سرورِ کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ لیکن میرے اللہ نے مجھ کو منافق کی بدگمانی اور اونٹنی کے حال سے آگاہ فرمایا لہٰذا حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے اور اس کی مہار ایک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ایک درخت میں پھنس گئی ہے یہ سنتے ہی غلامان نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوراً دوڑے اور اس گھاٹی میں پہنچکر دیکھا تو اونٹنی کو اسی حال میں پایا جیسا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

معجزہ ۷

حضور کا ایک انصار کی بیوہ عورت کے یہاں دعوت میں شرکت کرنا

ابو داؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رحمتِ دو عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے بعد دفن میّت اس انصار کی بیوہ نے آپ کی دعوت کی۔ آپ اُس بیوہ کے غریب خانے پر تشریف لے گئے۔ جب حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا آیا اور آپؐ نے کھانا شروع کیا پہلا لقمہ منہ میں رکھتے ہی اور بغیر چبائے منہ سے اگل دیا اور فرمایا کہ یہ ایک ایسی بکری کا گوشت ہے جو مالک کے بغیر اجازت لی گئی ہے۔ اس عورت نے حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ میں نے بازار میں جہاں بکریاں فروخت ہوتی ہیں ایک آدمی کو خریدنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں بکری نہ ملی۔ پھر میں نے اپنے ایک ہمسائے کے یہاں جس کے پاس ایک بکری ہے آدمی بھیجا کہ وہ مجھ کو بقیمت بکری دیدے لیکن وہ گھر نہیں ملا تو میں نے اس کی بیوی کے پاس کہلا بھیجا۔ اُس نے اپنے شوہر کی بکری مجھ کو ضرورتمند سمجھ کر بھیجدی حضور نے فرمایا کہ کھانے کو قیدیوں کو کھلادو۔ آپ نے قیدیوں کے کھلانے کا اس لئے حکم دیا کہ وہ کافر تھے اور ایسے کھانے کے لائق تھے۔

معجزہ ۸

مسجد نبوی کی تعمیر میں خلفاء راشدین کی ترتیب

جب آقائے نامدار محبوب کردگار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے مسجد تعمیر فرمانا شروع کی تو ایک پتھر خود اپنے دستِ مبارک سے بنائے مسجد میں رکھا پھر سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اب تم ایک پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو۔ پھر سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اپنا پتھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر سیّدنا حضرت عثمان ابن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم اپنا پتھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رکھو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ بعد میرے یہ لوگ خلیفہ ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت اسی ترتیب سے ہوئی۔

معجزہ ۹

ایک دشمن نبیؐ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی فکر میں رہنا

کفار قریش میں سے اُبیّ بن خلف تھا جو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا بغض رکھتا تھا اور حضورؐ کے قتل کی فکر میں رہتا تھا۔ جب کبھی یہ بد باطن آپؐ کو مکّہ شریف میں ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے جس کو میں دانہ گھاس دیکر صرف اس لئے پال رہا ہوں کہ میں اس پر سوار ہو کر آپؐ کو قتل کروں گا۔ اس مردود کے جواب میں آپ فرماتے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں ہی تجھے قتل کروں گا۔ لہٰذا ایسا ہی ہوا کہ جنگ اُحد میں یہ مردود یہ کہتا ہوا حضورؐ کی طرف بڑھا کہ کہاں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج وہ میرے ہاتھ سے نہ بچیں گے۔ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اس مردود کو روکیں حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچنے دیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ کمبخت آپؐ کے قریب پہنچا۔ آپؐ نے حلق پر اس جگہ جو زرہ سے خالی تھی تاک کر ایک نیزہ مارا لیکن زخم بہت معمولی اور ہلکا سا لگا کہ خون تک نہ نکلا لیکن وہ مردود گھوڑے سے گر پڑا اور فوراً اٹھ کر بے تحاشا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بھاگ کر مشرکین قریش میں جا ملا۔ قریش نے پوچھا کہ تو اس قدر پریشان اور گھبرایا ہوا کیوں ہے۔ اس نے کہا کہ ارے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ میرے اوپر تھوک بھی دیتے تو میں نہ بچتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ حضور کے پہنچائے ہوئے زخم سے جاں بر نہ ہو سکا۔ اور مکے سے واپس ہوتے ہوئے بطن رابغ میں پہنچکر واصل جہنم ہوا۔

معجزہ نمبر ۱۰

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک منافق کی موت کی خبر دینا

مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس ہو کر مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے۔
جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے
تو ایک شدید ہوا چلی کہ جو سوار کو زمین پر گرا دے یعنی بڑی خطرناک ہوا تھی۔ حضورؐ نے اس ہوا کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت لے کر چلی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مدینہ منورہ میں ایک بہت بڑا منافق رفاعہ بن زید رہتا تھا مر گیا۔

معجزہ نمبر ۱۱

عمیر بن وہب کا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی غرض سے تلوار کو زہر میں بجھا کر روانہ ہونا

جنگ بدر کے بعد ایک روز صفوان بن اُمیّہ اور عمیر بن وہب مقام حجر میں بیٹھ کر باہم اپنے کشتگان بدر کا تذکرہ کرنے لگے صفوان بے دین کمبخت نے کہا کہ اپنے اچھے اچھے رفقا کے قتل ہو جانے کے بعد زندگی تلخ معلوم ہوتی ہے۔ عمیر مردود بولا کہ کیا کہوں میں قرضدار ہوں اور اہل و عیال کی بھی فکر ہے ورنہ میں محمد

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

(صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر ڈالتا کیوں کہ ان کے پاس پہنچنے کے لئے ایک بہت اچھا بہانہ ہے وہ یہ کہ میرا لڑکا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں قید ہے۔ میں لڑکے کو چھڑانے کے بہانے اس کے پاس جاؤں گا اور موقع پا کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتمہ کر دوں گا۔ صفوان مردود اس بات سے بڑا خوش ہوا۔ اور کہا کہ بھئی تم اس کام کو ضرور کرو میں تمہارا سارا دین ادا کروں گا اور تمہارے اہل وعیال کی ہمیشہ خبر گیری کروں گا۔ عمیر نے کہا اچھا یہ راز کسی پر ہرگز ہرگز ظاہر نہ ہونے پائے صفوان نے کہا تم اطمینان رکھو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ راز افشاں ہو جائے۔

اب کیا تھا عمیر یہ پُرزہ جھاڑ کر کھڑا ہو گیا اور ایک تلوار پر سان رکھوا کر زہر میں بجھا کر مدینہ منورہ پہنچا۔ اونٹ کو مسجد کے دروازے پر بیٹھا کر تلوار لٹکائے اندر داخل ہوا۔ اتفاق سے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر اس دشمنِ رسول پر پڑی تو آپ نے فوراً للکارا کہ یہ کتا دشمنِ خدا کسی بدی سے آیا ہے پھر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشِ مبارک تک اس خبر کو پہنچائی۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے سامنے لے آؤ۔ سیدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تلوار اپنے قبضہ میں کر لی اور اس کو پکڑ کر حضورؐ کے سامنے لے آئے۔ حضور نے پوچھا کہ اے عمیر تو یہاں کس لئے آیا ہے۔ عمیر نے کہا حضورؐ میں اپنے قیدی کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپؐ اس قیدی کے عوض مجھ پر احسان فرمائیے۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ سچ سچ بتا تو کس لئے آیا ہے اور تلوار کس لئے گردن میں ڈالی ہے عمیر نے کہا کہ میں اسی کام کے لئے آیا ہوں جو آپ سے عرض کر چکا ہوں۔ اور تلوار کس کام کی ہے یہ سنکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عُمیر کیا تو نے اور صفوان نے مقام حجر میں تذکرۂ کشتگان بدر کے سلسلے میں یہ نہیں کہا کہ اگر میں مقروض نہ ہوتا اور اہل وعیال کے ہلاک ہونے کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خوف نہ ہوتا تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جا کر قتل کر ڈلتا۔ اس پر صفوان تیرے قرض اور اہل وعیال کے دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوا تو میرے قتل کی غرض سے یہاں آیا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ عمیر کا دل بھر آیا بے تحاشا قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گر کر صدق دل سے پکار اٹھتا ہے کہ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں آپؐ خدا کے سچّے نبی ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ میرے اور صفوان کے اس راز کی کسی کو خبر نہ تھی لیکن آپ کے خدائے برحق نے اس راز سے آگاہ کر دیا اور شکر اس خداوند کریم کا کہ اس نے دین اسلام قبول کر لینے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر آپؐ نے اصحابِ کرام سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتیں سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اس کے قیدی کو آزاد کرو۔

معجزہ ۱۲

حضورؐ کے موئے مبارک کی برکت

بیہقی نے روایت کی ہے کہ سیّدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور مبارک رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند موئے مبارک کو اپنی ٹوپی میں سی لیا تھا اور جس لڑائی میں آپ اس ٹوپی کو سر پر رکھ کر جاتے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کے موئے مبارک کی برکت سے آپ کو فتح ونصرت دیتا تھا

معجزہ ۱۳

سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلم کے جبّہ مبارک کے دھوون سے بیماروں کو شفا

صحیح مسلم میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک جبّہ نکالا اور کہا کہ یہ وہ جبّہ مبارک ہے جس کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا ہم جس بیمار کو اس جبّہ مبارک کو دھو کر پانی پلا دیتے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہیں اور بدن میں لگا دیتے ہیں وہ بیمار فوراً شفا پا جاتا ہے۔

معجزہ ۱۴

لعابِ دہن کی برکت سے شیر خوار بچّے کا دن بھر دودھ نہ استعمال کرنا

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضور سرور کائنات مفخر موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس شیر خوار بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیتے تھے۔ وہ بچہ دن بھر سیر رہتا اور پھر اس کو تمام دن دودھ کی حاجت نہ رہتی تھی۔

معجزہ ۱۵

حضورؐ کے دستِ مبارک پھیرنے کی برکت سے ایک صحابی ہمیشہ کیلئے خوشبودار ہو گئے

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں لکھا ہے کہ عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین بیبیاں تھیں۔ وہ ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھیں لیکن عتبہ بن مرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی جو ان کی خوشبوؤں پر غالب رہتی تھی۔

عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیبیوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے بدن سے بغیر کوئی خوشبو لگائے سب سے زیادہ اور عمدہ خوشبو آنے کا کیا سبب ہے۔ آپؓ نے کہا کہ میں ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گیا تھا اس وقت حضور سید المرسلین شفیع المذنبین انیس الغریبین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھا کر میرے کپڑے اتروا دیئے اور آبِ دہن مبارک ہتھیلیوں میں لگا کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر مل دیا جس سے میں ہمیشہ کے لئے معطر ہو گیا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ ساقی کوثر شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفِ مبارک اور لعابِ دہن کی کیسی برکت و فضیلت تھی کہ عتبہ بن فرقد کے بدن سے ساری عمر خوشبو نہ گئی اور سارے عالم کی خوشبوؤں پر ان کے بدن کی خوشبو غالب رہی۔

-:-

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

معجزہ ۱۶

بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ زمانہ بچپن میں محمد بن حالب کے ہاتھ پر جلتی ہوئی ہانڈی الٹ پڑی اور ہاتھ جل گیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جلے ہوئے ہاتھ پر اپنا دست مبارک پھیر کر دعا کی اور آب دہن مبارک لگایا۔ اسی وقت فوراً ان کا ہاتھ اچھا ہو گیا۔

معجزہ ۱۷

ایک نابینا کی آنکھیں درست ہو جانا

ترمذی۔ نسائی۔ حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں ایک نابینا شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا فرمایئے کہ میری آنکھیں اچھی ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھو اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ۔ بموجب حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ نابینا بینا ہو گیا۔

نوٹ:۔ اس حدیث مبارک کو اکثر محدثین کرام باسنادِ صحیحہ نقل کی ہے کہ ہر جائز مطلب بر آری حاجت کے لئے یہ دعائے مبارک مجرب ہے۔

معجزہ ۱۸

ایک کالے سانپ نے آکر حضورؐ کے کان میں کچھ کہا

خطیب نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسولِ مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ دورانِ سفر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کے درخت کے نیچے قیام فرمایا حضورؐ ابھی بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ دفعتہً ایک بہت بڑا کالا سانپ نکلا اور حضور سرورِ عالم کی طرف جانے کا قصد کیا۔ غلامانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسے مار ڈالیں۔ لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ اسے نہ مارو آنے دو۔ چنانچہ یہ کالا سانپ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر اپنا سر آپؐ کے گوشِ مبارک تک لے گیا۔ اس کے بعد پھر حضور نے اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاکر کچھ فرمایا اسکے بعد سانپ یکبارگی ایسا غائب ہوا کہ پتہ بھی نہ چلا کہ وہ کہاں گیا اور کیا ہوا۔ لوگوں نے آپؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب بہت پریشان تھے کہ آپ نے اُس مارِ سیاہ کو اپنے گوش مبارک تک پہنچنے دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ جانور نہیں تھا بلکہ جن تھا۔ فلاں سورت میں کچھ آیتیں بھول گیا تھا ان آیتوں کی تحقیق کے لئے جنوں نے اُسے بھیجا تھا۔ تم لوگوں کو دیکھ کر سانپ کی صورت بدل کر آیا اور آیتوں کی تحقیق کر کے چلا گیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے آگے روانہ ہوئے راہ میں ایک گاؤں ملا۔ یہاں پہنچ کر دیکھا کہ گاؤں کے بہت سے آدمی حضور کی آمد کی خبر سن کر حضورؐ کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ حضورؐ مبارک ان لوگوں کے قریب پہنچے تو سبھوں نے دست بستہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گاؤں میں ایک نوجوان خوبصورت عورت ہے جس پر کوئی جن سوار ہو گیا ہے عورت سخت پریشان رہتی ہے اور خرافات بکتی رہتی ہے۔ آپ نے اس کو بلا کر کہا اے جن تو جانتا نہیں کہ میں کون ہوں؟ محمدؐ رسول خدا ہوں تو اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا۔ آپؐ کا فرمانا ہی تھا کہ وہ جن یہ سنتے ہی بھاگا اور وہ عورت فوراً ہوش و حواس میں آگئی اور اپنے منھ پر نقاب کھینچ لی۔ مردوں سے شرم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کرنے لگی اور بالکل صحیح وسلامت ہو گئی۔

معجزہ ۱۹

بتوں کا اوندھے منہ زمین پر گر پڑنا

صحیحین میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بزّار طبرانی سے اور ابویعلی نے جابر بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرکین مکہ نے تین سو ساٹھ ۳۶۰ بُت خانۂ کعبہ میں رکھے تھے اور اُن کے پاؤں نہایت مضبوطی سے سیسہ پگھلا کر جما دئے تھے۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپؐ کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی سے جس بُت کی طرف اشارہ فرماتے اور یہ آیت پڑھتے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط بُت فوراً گر پڑتے۔ آپؐ جس بُت کے منہ کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ چت ہو کے گر پڑتا تھا۔ اور جس بُت کے پشت کی طرف اشارہ کرتے وہ بُت اوندھے منہ گر پڑتا تھا یہاں تک کہ کوئی بُت بھی ثابت قدم نہ رہا۔

معجزہ ۲۰

ایک درخت کا آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرنا

بزّار نے بُریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے معجزہ طلب کیا آپؐ نے فرمایا کہ تو اُس درخت سے کہہ آ کہ اے درخت تجھکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ یہ سُننا تھا کہ درخت زمین پھاڑتا اپنی جڑوں کو گھسیٹتا جھومتا ہوا۔ حضور رحمتہ اللعالمین کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اعرابی نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب اسے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اجازت دیجئے کہ یہ اپنی جگہ پر چلا جائے۔ آپ نے اس درخت کو واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ پھر اپنی جگہ واپس جاکر کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے کہا رسول مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپؐ کو سجدہ کروں آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو سوا خدا کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو سب سے پہلے عورت حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ پھر اعرابی نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپؐ کے ہاتھ اور پیر کو چوموں۔ آپؐ نے اجازت عطا فرمائی اور اعرابی نے خوشی خوشی حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں نہایت محبّت و ادب کے ساتھ چومے اس حدیث مبارک سے ظاہر ہو گیا کہ براہِ محبّت و ادب کے ساتھ بزرگ و دین دار شخص کی تعظیم کے لئے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ اس مسئلہ کو امام نووی نے اپنی کتاب اذکار میں لکھا ہے۔

معجزہ ۲۱ پانی کی تلاش

صحیحین میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں لوگوں نے رحمتِ عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب بہت پیاسے ہیں اور پانی قطعی نہیں ہے۔ آپؐ اُسی وقت سواری سے اتر پڑے۔ سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک صحابیؓ کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ۔ یہ دونوں بزرگ پانی کی تلاش میں چلے اتفاقاً ایک عورت ملی جو دو بڑی مشک پانی سے بھرے ہوئے لئے جا رہی تھی۔ یہ دونوں بزرگ اس عورت کو مع پانی کے سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بلا لائے۔ آپؐ نے ایک برتن منگوا کر دونوں مشکوں کا پانی اس میں بھروا دیا اور اعلان کر دیا کہ جس کا جی چاہے پانی پیئے۔ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کل چالیس آدمی تھے اور بہت پیاسے تھے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور جتنی مشکیں اور برتن وغیرہ ہمارے پاس تھے سب کو خوب اچھی طرح بھر لیا۔ قسم خدا کی پانی پھر بھی کم نہ ہوا۔ اور اس عورت کی وہ مشکیں پہلے سے زیادہ بھر گئیں

معجزہ ۲۲ پانی دودھ اور مکھن ہو گیا

ابن سعد سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اصحابؓ کو توشہ راہ کے لئے ایک مشک پانی منہ بند کر کے عطا فرمایا اور دیکر روانہ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا اور صحابۂ کرام نماز کے لئے سواری سے اترے۔ جب مشک کھولا تو اس کے منہ پر مکھن جمع ہوا ہے اور سارا پانی بہترین دودھ ہو رہا ہے۔ سبھوں نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکو نوش فرمایا۔

معجزہ ۲۳

ہر اونٹ کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے میں حضور کے ہاتھوں سے قربان ہوں

حاکم اور طبرانی اور ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی کہ بروز عید قربان حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں پانچ یا چھ یا سات اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے۔ ہر اونٹ آپ کی طرف تیزی سے جھپٹا اور ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجھے قربان کریں۔

ہر ایک کی خواہش تھی کہ پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں
تماشہ کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

معجزہ ۲۴ ایک اونٹ کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنا

شرح السنہ میں حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے جا رہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تھے کہ راہ میں ایک اونٹ ملا۔ اونٹ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ایک آواز لگائی اور گردن زمین میں بچھا دی۔ اونٹ کا یہ حال دیکھ کر آپؐ رُک گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ اونٹ کا مالک حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ فروخت کر دے۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس اونٹ کو یونہی نذر کرتا ہوں مگر یہ اونٹ سارے گھر کی معاش کا سبب ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اس اونٹ کا حال یہ بتاتے ہو تو میں اسے نہ لوں گا۔ مگر اس اونٹ نے مجھ سے فریاد کی ہے کہ میرا مالک مجھ سے محنت زیادہ کراتا ہے اور خوراک کم دیتا ہے حضورؐ نے اونٹ کے مالک کو ہدایت کی کہ تم اس کو اچھی طرح سے رکھو۔

معجزہ ۲۵

بیہقی نے اُمِ سلمہ رضی تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں رونق افروز تھے کہ ایک ہرنی نے آپؐ کو آواز دی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے پھر کے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہے اور ایک اعرابی اس کے قریب پڑا سو رہا ہے۔ آپؐ نے اس ہرنی سے فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے ہرنی نے کہا کہ حضور مجھ کو اس اعرابی نے شکار کر کے باندھ رکھا ہے۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں جو بھوک سے تڑپ رہے ہونگے آپؐ مجھے کھول دیں تو میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں۔ آپؐ نے فرمایا تو ضرور واپس آجائے گی ہرنی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دودھ پلا کر ضرور واپس آجاؤں گی۔ چنانچہ آپؐ نے ہرنی کو کھول دیا۔ ہرنی ادھر روانہ ہوئی ادھر اعرابی جاگ اٹھا۔ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور ہرنی غائب ہے۔ اس نے آپؐ سے دریافت کیا کہ حضور میری ہرنی کیا ہوئی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپؐ نے فرمایا کہ ہرنی کو میں نے کھول دیا ہے وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر ابھی واپس آتی ہے۔ ابھی آپؐ اعرابی سے بات ہی کر رہے تھے کہ ہرنی اپنے دونوں بچوں کو ساتھ لئے آ پہنچی۔ آپؐ نے اس ہرنی کو پھر اسی جگہ باندھ دیا۔ اعرابی حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعجاز کو دیکھ کر ہرنی کو آزاد کر دیتا ہے ادھر ہرنی خوشی خوشی حضور کا دم بھرتی اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتی ہوئی جنگل کی طرف روانہ ہو جاتی ہے۔ اور ادھر یہ شکاری آپؐ کے قدموں پر گر کر مشرف بہ اسلام ہو جاتا اور صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیتا ہے۔

معجزہ ۲۶ ایک خشک لکڑی کا تلوار ہو جانا

بیہقی نے روایت کی ہے کہ شہنشاہ کونین سردارِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں عُکّاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سوکھی ہوئی لکڑی دے دی یہ لکڑی اسی دم ان کے ہاتھ میں پہنچ کر ایک نہایت لمبی چمکدار تلوار ہو گئی۔ عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں اس سے خوب قتال کیا بعد میں اس تلوار کا نام عون ہو گیا تھا۔

معجزہ ۲۷ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

ایک روز شب مکّہ معظمہ کے بڑے بڑے کافر مالک کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو چودھویں رات کا چاند جو آسمان پر خوب کھلا ہوا ہے دو ٹکڑے کر دو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو تم لوگ ایمان لے آؤ گے۔ انھوں نے کہا ہاں ہاں ہم ایمان لے آویں گے۔ آپؐ نے اسی وقت اپنی انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ کیا چاند اسی دم دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں ٹکڑوں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اتنا فاصلہ تھا کہ چاند کا ایک ٹکڑا جبل حرا کے اِس طرف اور دوسرا اُس طرف نظر آتا تھا۔ کفار قریش اس معجزے کو دیکھ کر حیرت میں آگئے۔ جن کی قسمت میں نورِ ایمان سے منور ہونا تھا وہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوگئے اور جن کے دل میں کفر ضلالت کی ظلمت چھائی ہوئی تھی وہ یہ کہہ بھاگ گئے کہ ہٰذا سحرٌ مبین یعنی یہ کھلا ہوا جادو ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ شق القمر عرب وعجم ہی میں نہیں بلکہ تمام اقالیم میں ظاہر ہوا اور لوگوں نے دیکھا چنانچہ راجا بھوج حاکم دکن نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ بچشمِ خود دیکھا کہ رات کے وقت جبکہ راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا ہوا چاندنی کی سیر کر رہا تھا کہ یکبارگی چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر مل گیا۔ صبح ہوتے ہی راجہ نے پنڈتوں کو بلوا کر چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا سبب دریافت کیا۔ پنڈتوں نے کہا ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ ملک عرب میں ایک پیغمبر پیدا ہوں گے ان کے اشارہ کرنے سے چاند دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ یہ سن کر راجہ نے ایک ایلچی سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ اور دولتِ ایمان سے مالامال ہوا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راجا کا نام عبداللہ رکھا۔ اس واقعہ کو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالۂ شق القمر میں لکھا ہے۔

زہے محمودِ انگشتِ محمد ؐ — کہ اِک جنبش میں دو ٹکڑے قمر ہے
کروں وردِ زباں نام محمد ؐ — یہی ہر اک مصیبت کی سپر ہے
رسول ؐ اللہ کی اُمت میں ہم ہیں — ہمیں کب نارِ دوزخ کا خطر ہے

معجزہ ۲۸ سورج کا غروب ہو کر حضور ؐ کے حکم سے پھر اسی وقت طلوع ہونا

امام طحاوی اور طبرانی نے اسما بنتِ عمیس ؓ سے روایت کی ہے کہ سیّد المرسلین شفیع

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم مقام صہبا میں جو خیبر کے قریب ایک موضع ہے رونق افروز تھے آپ نماز عصر پڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں کسی کام سے گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے زانو پر سراقدس رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور عصر کا وقت جاتا رہا کہ حضور کی آنکھ کھل گئی۔ آپؐ نے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ کیا تم نے نماز عصر پڑھ لی ہے؟ آپ نے عرض کیا ابھی نہیں۔ اُسی وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ اے بارالٰہا علی تیری اور تیرے نبی کی اطاعت میں مشغول تھا اس لئے نماز عصر نہ ادا کرسکا آفتاب کو واپس کردے ابھی آپؐ فرما ہی رہے تھے کہ آفتاب فوراً پھر طلوع ہوا اور اس کی روشنی تمام پہاڑ اور گھاٹیوں پر پھیل گئی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے خوب اطمینان سے نماز ادا فرمائی۔

اُلٹے پاؤں شمس آیا پاتے ہی حکمِ رسوؐل
شانِ احمد دیکھئے توقیر حیدر دیکھئے

معجزہ ۲۹ ایک بھیڑیئے کا آدمیوں کی طرح بات کرنا

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی بکریوں میں سے ایک بکری لیکر بھاگا چرواہے نے دوڑ کر اپنی بکری بھیڑیئے کے منہ سے چھڑالی بھیڑیا ایک اونچے ٹیلے پر جا بیٹھا اور چرواہے سے کہا۔ خدا نے مجھ کو جو رزق دیا تھا وہ تو نے چھین لیا۔ یہ سنکر چرواہا حیرت مین ہوگیا کہ یہ بھیڑیا آدمیوں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ایسا تو آج تک ہم نے نہیں دیکھا۔ بھیڑیئے نے کہا یہ کونسی تعجب کی بات ہے اس سے زیادہ حیرت انگیز

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بات یہ ہے کہ مدینہ میں محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ اور آئندہ کی خبریں بتاتے ہیں۔ چرواہا بھیڑیئے کی زبانی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پاکر حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا ہے اور سارا واقعہ بیان کرکے مشرف بہ اسلام ہو جاتا ہے۔

معجزہ ۳۰ ایک مُردے کو زمین کا قبول نہ کرنا

صحیحین میں سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ کونین سلطانِ دارین جناب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ایک شخص لکھنے پر مقرر تھا وہ مذہبِ اسلام سے پھر کر مرتد ہو گیا اور مشرکین میں جاملا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتد کے حق میں فرمایا کہ اسکو زمین قبول نہ کرے گی۔ چنانچہ سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اتفاق سے میں اس مقام پر پہنچا جہاں وہ مرتدِ خدا مرا تھا۔ وہاں میں نے اسے قبر کے باہر پڑا ہوا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ مردہ قبر سے باہر کیوں پڑا ہے۔ لوگوں نے کہا ہم اس مردے کو بار بار زمین میں دفن کرتے ہیں لیکن زمین اسے قبول نہیں کرتی اور ہر مرتبہ باہر پھینک دیتی ہے۔

معجزہ ۳۱ اَحیائے موتیٰ

بیہقی نے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور قبر میں رکھے گئے تو ہم نے اچھی طرح سنا کہ وہ عالم حیاتِ ظاہری کی طرح باتیں کررہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر الشہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عثمان الرحیم رضی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تعالیٰ عنہ اتنا فرمانے کے بعد ایک میّت کی مانند خاموش ہو گئے۔ پھر ہم لوگوں نے انھیں دفن کر دیا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ احیائے موتیٰ خوب ہے کہ مردے نے زندہ ہو کر آپؐ کی رسالت اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی گواہی دی۔

معجزہ ۳۲ ایک دُبلی پتلی بے دُودھ والی بکری کا دُودھ سے لبریز ہو جانا

شرح السنہ میں برادرِ اُمِّ معبد سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لیے جا رہے تھے۔ آپؐ کے ہمراہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کا غلام عامر بن فہیرہ اور ایک شخص عبداللہ لیثی تھا۔ راہ میں اُمِّ معبد کے خیمے پر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم رُکے اور گوشت اور چھوارے طلب کئے تاکہ خرید کریں لیکن اس زمانے میں وہاں سخت قحط تھا وہاں کچھ نہ ملا۔ اُمِّ معبد کے خیمے میں ایک دُبلی پتلی لاغر کمزور بکری کھڑی ہوئی تھی۔ آپؐ نے اس بکری کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیسی بکری ہے۔ اُمِّ معبد نے کہا بسبب لاغری و کمزوری یہ اور بکریوں کے ساتھ چرنے کے لئے نہیں جا سکتی اس سبب سے یہاں پڑی ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا اس بکری میں کچھ دُودھ ہے۔ اس نے کہا کہ یہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کے دودھ ہو۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اجازت دو تو ہم اسے دوہیں۔ اُس نے کہا اگر آپؐ اِس بکری میں دودھ دیکھیں تو شوق سے دوھ لیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی اور بسم اللہ کہہ کر بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت اس کا تھن ابھر آیا اور دودھ دینے کیلئے پاؤں پھیلا کر جگالی کرنا شروع کیا۔ آپؐ نے ایک بڑا برتن جس میں آٹھ نو آدمی سیراب ہو کر دودھ پی سکیں منگایا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پھر آپؐ نے دودھ دوھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بڑا برتن لبریز ہو گیا۔ آپؐ نے پہلے اُمِّ معبد کو دیا کہ اس نے خوب سیر ہو کر پیا. پھر آپؐ نے ہمراہیوں کو خوب پلایا کہ وہ بھی خوب سیر ہو گئے پھر سب کے بعد آپؐ نے پیا۔ اس کے بعد پھر آپؐ نے اس برتن کو دودھ سے بھر کر اُمِّ معبد کو دیدیا۔ اُمِّ معبد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ مبارک کو دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گئیں۔

مسلمانوں کو مکہ معظمہ سے مدینہ منوّرہ کی ہجرت کا حکم

نبوت کے تیرھویں سال بعثت عقبۂ ثانیہ کے بعد سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابۂ کرام کو جو ابھی مکّہ معظمہ سے باہر نہ گئے تھے مدینے کی طرف چلنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ہجرت کرنے والوں کو مشرکین مکّہ سے سخت مقابلہ کرنا پڑا۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت

جب آپ مکّے سے ہجرت کرنے لگے تو مشرکین قریش نے آپ کو راستے میں آکر گھیرا اور کہا جب تم مکّے میں آئے تھے تو مفلس و نادار شخص تھے. یہاں ٹھہر کر تم نے خوب روپیہ کمایا اور کافی مالدار ہو گئے. آج یہاں سے جاتے وقت تم ہمارے ملک کی ساری کمائی مال و متاع لئے جا رہے ہو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا چلو واپس چلو ہم تمہیں نہ جانے دیں گے. آپ نے کہا کہ اچھا ہم اپنا سارا مال و اسباب تمہیں دیدیں تو جانے دو گے. کفّار نے کہا کہ ہاں۔ لہٰذا جناب صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و اسباب اور پونجی ان کے حوالے کر کے صرف دولتِ ایمان و جان لیکر مدینہ منوّرہ روانہ ہو گئے۔ جب حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو سنا تو فرمایا کہ صہیب نے اس سودے میں نفع کمایا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہجرتِ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت بی بی اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند حضرت ابو سلمہ نے ہجرت کا قصد کیا تو مجھے اونٹ پر سوار کیا میری گود میں میرا بچہ سلمہ بھی تھا جب ہم مکّے سے روانہ ہوئے تو بنو مغیرہ کے لوگوں نے آکر گھیر لیا اور ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تو جاسکتا ہے لیکن ہمارے قبیلے کی لڑکی نہیں لے جاسکتا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ بنو عبدالاسد بھی آپہنچے۔ ان لوگوں نے بھی آپؓ سے یہی کہا کہ تو جاسکتا ہے۔ لیکن ہمارے قبیلے کے بچے کو نہیں لے جاسکتا۔ الغرض ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انکی بیوی اور بچے کو زبردستی چھین لیا۔ یہ بیچارے اپنی پیاری بیوی اور بچے کو چھوڑ کر اکیلے تنہا مدینے کو روانہ ہوئے۔

شوہر اور بچے کی جدائی سے بی بی اُمّ سلمہ کا بُرا حال تھا۔ آپ روزانہ اُس مقام پر جہاں کہ آپؓ کے شوہر اور بچے کو چھینا گیا تھا آکر روتیں تڑپتیں اور پھر واپس چلی جاتیں آخر ان کے چچازاد بھائی سے آپ کا یہ رنج وغم نہ دیکھا گیا انھوں نے لوگوں سے کہہ سنکر بچے کو واپس دلوادیا اور مدینہ جانے کی اجازت بھی دلوادی۔ ایسی ہی اور اس سے بڑھ کر مشکلات اور پریشانیوں کا مقابلہ ہر ایک صحابی کو کرنا پڑتا تھا۔

ہجرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت جوانمردی اور دلیری کے ساتھ ہجرت کی۔ آپ اپنے ہمراہ بیس ۲۰ سوار اور عیاش بن ربیعہ کو لیکر دن دھاڑے تمام اہل قریش کے سامنے مکّے سے روانہ ہوئے اور للکار کر کہدیا کہ جس کو اپنی بیوی کو رانڈ اور بچوں کو یتیم کرنا ہو وہ مجھ سے اس پہاڑ کے پیچھے مقابلہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کرے لیکن کسی کی ہمت نہ پڑی کہ آپ ﷺ سے بھڑتا ہر مشرک دم بخود ہو کر رہ گیا۔

ہجرتِ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جب مسلمان مکہ معظمہ سے ایک ایک کر کے ہجرت کر گئے گنتی کے چند آدمی رہ گئے۔ اکابرین اور جلیل القدر صحابہ کرام میں سے صرف سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ باقی رہ گئے تھے تو مشرکین مکہ کو بڑی تشویش پیدا ہوئی اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ مسلمانوں کا مکے سے چلے جانے اور ایک جگہ جمع ہو کر قوت پا جانے میں خیر نظر نہیں آتی۔ لہذا اب بھی اچھا موقع ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر کے آنے والی مصیبتوں سے سکون حاصل کر لو۔ چنانچہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے دار الندوہ[1] میں ایک خفیہ جلسہ منعقد ہوا جس میں بڑے بڑے سردارانِ قریش شریک ہوئے ابلیس لعین بھی ایک بوڑھے شخص کی صورت میں وہاں آ پہنچا۔ مشرکین مکہ نے اس مردود کے آنے کو مناسب نہ جانا اس لئے کہ یہ جماؤ ایک خفیہ جماؤ تھا لیکن اس نے نہایت بزرگانہ لہجے میں کہا کہ تم میرے آنے سے گھبراؤ نہیں میں شیخ نجدی ہوں مجھ کو معلوم ہے کہ آپ لوگ یہاں کس کارِ خیر کے لئے جمع ہوئے ہیں میں بھی اس معاملے میں آپ کا ساتھی ہوں اور تجربہ کار ہونے کے باعث نہایت اچھا مشورہ دوں گا۔

(1ؔ خانہ کعبہ کے متصل ایک مکان تھا)

چنانچہ تجویز پیش ہونا شروع ہوئیں۔ ایک بدبخت بولا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم کو بےحد پریشان و عاجز کر رکھا ہے ہمیں کافر کہتے ہیں۔ ہمارے خداؤں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال رکھا ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دوسرا مردود بولا کہ بہتر ترکیب یہی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک کوٹھری میں قید کردو کیونکہ ان کا سب سے بڑا فتنہ تو یہ ہے کہ جو ان کا کلام سنتا ہے فریفتہ ہو جاتا ہے جب ان سے کوئی نہ ملنے پائے گا تو سارا فتنہ موقوف ہو جائے گا۔ شیخ نجدی بولا کہ بھئی یہ رائے تو کچھ درست نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ محمد (صلی اللہ کے رفقاء قتال پر آمادہ ہو جائیں گے اور مفت میں جھگڑا طول پکڑ جائے گا۔

تیسرے نے اپنی رائے پیش کی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہاں سے نکال دو۔ یہاں نہ رہیں گے تو ہم ان کے فتنے سے محفوظ رہیں گے۔ ابلیس یعنی شیخ نجدی نے اپنا سر ہلا دیا بھئی یہ بھی مشورہ کچھ بہتر نہیں معلوم ہوتا کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ کی گفتگو میں کچھ ایسی شیرینی ہے کہ ہر شخص سن کر گرویدہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ جہاں بھی جائیں گے اپنی سحر بیانی سے لوگوں کو مسخر کرلیں گے غرض ہر طرح کی تدابیر پیش ہوئیں اور کافی دیر تک چنا چنیں ہوتی رہیں۔

آخر جاہلوں کا سرغنہ ابو جہل بولا کہ سب سے بہتر رائے یہ ہے کہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی منتخب کیا جائے جب سب آدمی اکٹھا ہو جائیں تو یہ سب رات کی تاریکی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر کو گھیر لیں۔ جب وہ صبح کی نماز کے لئے باہر نکلیں اس وقت ہر شخص اپنی اپنی تلوار سے ان پر حملہ کردے اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔

اس مشورے کا فائدہ یہ بتایا گیا کہ جس قتل میں ہر قبیلے کے آدمی شامل ہونگے اس کا بدلہ کوئی نہ لے سکے گا۔ "دشمن اگر قویست نگہباں قوی تراست۔ حمایت ربّانی کے آگے ساری کوششیں بیکار ہو جاتی ہیں۔ اُدھر کفّار نے جو کچھ تدبیریں حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سوچی تھیں ادھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بذریعہ وحی تمام ارادوں کا حال معلوم ہوگیا۔ اُدھر کفارِ بد اطوار نے آستانۂ نبوت کو آکر گھیرا اِدھر محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر مبارک پر سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلایا اور خود تن تنہا سورۂ یٰسین شریف فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْن تک تلاوت فرماتے ہوئے مشرکین مکّہ کے نرغے سے نکل گئے اللہ تبارک تعالیٰ نے اِن دشمنوں کی آنکھوں پر ایسے پردے ڈال دیئے کہ حضورؐ اِن کافروں کے بیچ سے تشریف لے گئے لیکن بدبخت آپؐ کو نہ دیکھ سکے۔

رسول مکرم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے سیدھے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً ہی سامان سفر مہیا کیا۔ آپ کی بیٹی حضرت اسمأ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جلدی میں اپنا کمربند کاٹ کر ستّو کے تھیلے کا منہ باندھا۔ رات کی تاریکی میں سرکار ابد قرار محبوب کردگار جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے یارِ غار سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں بزرگ پیدل روانہ ہوئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک کو پاؤں سے نکال دیا تھا اور پنجوں کے بل چل رہے تھے اس لیے نشانِ قدم معلوم نہ ہو سکے کیونکہ اہلِ عرب نشانِ قدم شناخت کرنے میں کافی مشّاق ہوتے ہیں۔ راستے کے سنگلاخ ہونے کے باعث آپؐ کے پاؤں زخمی ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے غارِ ثور تک پہنچے۔ غار ثور مکہ معظّمہ سے چار یا پانچ میل پر واقع ہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر جا کر غار کو صاف کیا۔ غار میں ہر طرف بہت سے سوراخ تھے۔ آپ نے اُن سوراخوں کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا ایک سوراخ کپڑا نہ ہونے کے باعث بند ہونے سے رہ گیا تو آپ نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اُس سوراخ میں اپنے پاؤں کا انگوٹھا لگا دیا تاکہ کوئی موذی جانور میرے مولا و آقا کو گزند نہ پہنچا سکے۔ یہ سب کرنے کے بعد حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ اندر تشریف لے گئے کچھ دیر بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرمانے لگے ایک سانپ جو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ایک مدت دراز سے منتظر تھا۔ ہر سوراخ کی طرف گیا لیکن بند پایا تو مجبوراً اس سوراخ کی طرف گیا جدھر صدیقِ اکبر انگوٹھا لگائے ہوئے تھے۔ اس سوراخ کو بھی بند پاکر اس نے آپ کے انگوٹھے میں کاٹنا شروع کیا۔ لیکن اللہ اکبر محبّت اس کا نام ہے کہ آپ نے انگوٹھا نہ ہٹایا اور پیر کو جنبش بھی نہ دی کہ سرکار کے آرام میں خلل پڑ جائیگا لیکن شدت تکلیف سے آپؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر گرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جاگ اٹھے اور پوچھا صدیق اکبر کیا ہے؟ عرض کیا کہ میرے انگوٹھے میں سانپ کاٹ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاؤں ہٹا لو۔ اسی وقت حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے کاٹے کی جگہ پر لعابِ دہن مبارک لگا دیا فوراً اسی دم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھے ہو گئے اور سانپ حضور کے دیدار فرحتِ آثار سے مالا مال ہو کر واپس ہو گیا۔

حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے غارِ ثور میں داخل ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے غار کے منہ پر ایک ببول کا درخت اگا دیا۔ کبوتر نے غار کے منہ پر انڈے دے دیئے اور بیٹھ گیا۔ مکڑی نے حکم الٰہی سے غار کے منہ پر جالا تان دیا۔

ادھر حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہونے کے بعد صبح ہوتے ہی سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب سے بیدار ہوئے مشرکین مکّہ نے قریب جاکر آپ کو پہچانا۔ پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے کہا مجھ کو کیا خبر۔ قریش ندامت سے برہم ہوکر آپ کو خانہ کعبہ تک پکڑ لائے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد چھوڑ دیا۔

پھر یہ مشرکین قریش سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچے اور زنجیرِ در کھٹکھٹایا۔ اندر سے اسمائ بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا کون ہے۔ ابو جہل نے کہا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے؟ انھوں نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم۔

کفّار قریش آپ کی تلاش میں غارِ ثور تک پہنچے۔ یہاں غار کے منہ پر سوا دو کبوتروں اور مکڑی کے جالے کے کچھ نہ پایا تو شرمندہ ہوئے انھیں میں سے ایک بولا چلو غار کے اندر چل کر دیکھیں۔ اُمیّہ بن خلف نے کہا اگر غار میں کوئی گھسا ہوتا تو یہ مکڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور یہ وحشی کبوتر غار میں نہ ٹھہرتے بعض نے کہا کہ ارے یہ جالا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش سے پہلے دیکھا تھا۔ اتنا کہہ کر کفّار واپس چلے گئے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ خداوند قدوس نے اپنے پیارے محبوب کی حفاظت کیلئے تارِ عنکبوت اور جنگلی پرندوں سے وہ کام لیا جو سینکڑوں جنگجو بہادر سپاہیوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔

الغرض حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین روز تک اس غار میں رونق افروز رہے۔ رات کو اسمائ بنتِ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روٹی دے جاتیں۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفّار مکّہ کی ساری خبریں دریافت کرکے رات میں بتا آتے تھے۔ عامر بن

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فہیرہ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ غار کے قریب بکریاں لاکر چراتے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکریوں کا دودھ دے جاتے تھے اس کے علاوہ بکریوں کے ریوڑ کو غار کے چاروں طرف پھرا کر آنے جانے والوں کے نقشِ قدم مٹا دیتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدق اور خلوص اور خدمت کا یہ اجر دیا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فرما کر جس معیّت الٰہی میں نبی اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم واصل تھے اُس میں سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شامل کر دیا۔

غارِ ثور سے خدا کے محبوب کی روانگی

اُدھر کفّارِ مکہ ہر طرف خوب تلاش کرنے کے بعد یہ اعلان کرا دیتے ہیں کہ جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ لائے یا قتل کرے اس کو ایک سَو اونٹ انعام دئے جائیں گے اور ابو بکر کو بھی پکڑ لائے گا۔ اس کو بھی سَو اونٹ دئے جائیں گے۔

ادھر چوتھی شب سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان سے دو اونٹنیاں غار پر آموجود ہوئیں جن کو خاص کر اس سفر کے لئے پہلے ہی سے تیار کیا گیا تھا۔ ایک اونٹنی پر حضور اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہوئے دوسری پر عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن اریقط (جسے برائے رہبری کے ملازم رکھا گیا تھا) سوار ہو کر مدینے کی طرف روانہ ہوئے غار ثور سے چل کر پہلے روز حضور کا گذر خیمہ اُم معبد پر ہوا۔ یہ عورت قوم خزاعہ سے تھی مسافروں کی خبر گیری اور تواضع میں مشہور تھی۔ سرِ راہ پانی پلایا کرتی تھی مسافر یہاں ٹھہر کر سستایا کرتے تھے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سواری سے اترے اور کچھ چھوہارے اور گوشت طلب کیۓ تاکہ خرید لیں لیکن اُس زمانے میں قحط پھیلا ہوا تھا کچھ نہ ملا۔ ام معبد کے خیمے میں ایک بکری بندھی ہوئی تھی جو فاقے کے باعث بالکل کمزور ہوگئی ہے آپ نے اُمِّ معبد سے اجازت لیکر اس دبلی پتلی بکری کو بسم اللہ کہہ دوھنا شروع کیا۔ اس بکری کے اتنا دودھ ہوا کہ آٹھ نو آدمی نے خوب جی بھر کے پیا لیکن دودھ بچ رہا۔ مواہب لدینہ میں لکھا ہے کہ وہ بکری سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت تک زندہ رہی اور برابر دودھ دیتی رہی یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک زبردست قحط پھیلا جس میں دودھ بھی عنقا ہوگیا لیکن اُمِ معبد کی یہ بکری جس کے تھن سے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک مس ہو چکے تھے برابر صبح و شام اس قحط کے زمانہ میں دودھ دیتی رہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس معجزہ کو دیکھ کر اُمِّ معبد اور ان کے شوہر ابومعبد مشرف بہ اسلام ہو جاتے ہیں۔

یہاں سے عبداللہ بن اریقط حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر ایک معروف راستے سے روانہ ہوئے اثنائے راہ میں بریدہ اسلمی ملا یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری پر سَو اونٹ کے انعام کی خبر اس کے کان میں بھی پڑ چکی تھی۔ اس لئے بریدہ اسلمی اہل قریش سے انعام حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی جستجو میں نکلا تھا لیکن جب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکلام ہوا تو اس کا دل حضور کی طرف مائل ہوگیا اور مع ستّر آدمیوں کے کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے۔

کچھ دور سفر کرنے کے بعد راستے میں زبیر بن عوام ملے یہ ملکِ شام سے آرہے تھے تجارت پیشہ لوگ ان کے ساتھ تھے انھوں نے آن حضرت صلی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

علیہ وسلم کو سفید پارچہ جات نذر کئے۔

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم جو سردارانِ عرب میں سے تھا۔ ایک جھیل کے کنارے پر رہتا تھا انہی بھی مشرکین قریش کے انعام کے لالچ میں آکر مسلح ہو کر اپنا گھوڑا حضور کی تلاش میں دوڑایا یہاں تک کہ یہ حضور کے قریب جا پہنچا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ کو آتا ہوا دیکھ کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک سوار نے آپکڑا۔ آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی کچھ فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب سراقہ آپ کے بہت ہی قریب آگیا تو آپ نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین اس سوار کو پکڑ لے۔ زمین نے فوراً سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا۔ سراقہ نے عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ دونوں بزرگوں کی بددعا سے میرا یہ حال ہو گیا ہے۔ آپ مجھے اس بلائے ناگہانی سے بچائیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہاں سے واپس ہوتے ہوئے جو بھی آپ لوگوں کو تلاش کرتا ہوا اس طرف آتا ہوگا میں اس کو آپ لوگوں کی تلاش میں نہ آنے دوں گا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اسی وقت زمین نے اس کے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔

سراقہ نے اپنے دل میں خیال کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور ان کو غلبہ عطا فرمائے گا لہٰذا یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گیا اور حضور سے عرض کیا۔ مجھے آپ ایک عہد نامہ لکھ دیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے تو میں محفوظ رہوں۔ آپ نے عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا۔ اس وقت تو سراقہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد میں آپ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ سراقہ حضور سے امان لیکر واپس ہوئے تو حسبِ وعدہ جو شخص حضور کو تلاش کرتا ہوا ملا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

انھوں نے سب کو یہ کہکر واپس کیا کہ تمہارے جانے کی ضرورت نہیں میں ادھر خوب دیکھ آیا ہوں۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبا میں پہنچنا

آٹھ ربیع الاوّل ۱۳ نبوت (۱ ہجری) روز دوشنبہ ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو سرکارِ ابد قرار خدائی کے مالک و مختار جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبا میں رونق افروز ہوئے۔

جب اہلِ مدینہ نے سنا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے روانہ ہو چکے ہیں تو ہر روز صبح سے دوپہر تک آپ کا انتظار کر کے واپس جاتے ایک روز صبح کا وقت تھا کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پہنچی مسلمانوں نے اللہ اکبر کے پُرجوش و پُر مسرت نعروں سے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر مقدم کیا اور حضور کے چاروں طرف مثلِ پروانوں کے جمع ہو گئے۔ اکثر مسلمان ایسے بھی تھے جنھوں نے اب تک حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی تھی۔ وہ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو سمجھ گئے اور ایک کپڑا لیکر حضورؐ کے سرِ اقدس پر سایہ کر کے کھڑے ہو گئے جس سے سب کو معلوم ہو گیا کہ آپ ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ مقام قبا میں رحمتِ عالم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام جمعرات تک رہا۔ حضورؐ نے اس تین روز کے اندر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی جو مسجد قبا کے نام سے آج تک قائم اور مشہور ہے۔ بارہ ربیع الاوّل بروز جمعہ رسولِ مکرّم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وسلم قبا سے اونٹنی پر سوار ہو کر بنی سالم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے گھروں تک پہنچے اور بطن وادی میں نماز جمعہ پڑھی۔ اسلام کا یہ پہلا جمعہ تھا۔ نماز کے بعد یہاں سے بھی سوار ہو کر روانہ ہوئے جس انصاری کے گھر کی طرف سے آپؐ کی سواری گذرتی وہ یہی کہتا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف رکھیں آپؐ نے فرمایا کہ میری اونٹنی اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے معمور ہے۔ جہاں خود بخود بیٹھ جائے گی وہاں میرا مقام ہوگا۔ چنانچہ چلتے چلتے آپؐ کی اونٹنی اس مقام پر آکر بیٹھ گئی جہاں اب مسجدِ نبوی ہے۔ آپؐ سواری سے اتر کر ابوایوب انصاری کے مکان میں رونق افروز ہوئے۔ آپؐ نے وہ زمین جہاں اونٹنی بیٹھی تھی خرید کر مسجد تعمیر کرنا شروع کی۔ جب مسجد نبوی اور مکانات بن گئے تو آپ نے وہیں سکونت اختیار کی۔

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے مدینے کا ذرہ ذرہ روشن اور منور ہو گیا۔ اہلِ مدینہ کو آپؐ کی آمد سے بےحد مسرت حاصل ہوئی اور اکثر عورتیں پردہ نشین ہو کر یہ عرض کرتی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا	جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

اور جس وقت آپؐ کی اونٹنی ابو ایوب انصاری کے مکان کے سامنے بیٹھی تو اس وقت بنی نجار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گھر سے باہر آکر حضورؐ کی تشریف آوری کی خوشی میں گا رہی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ النَّجَارِ   يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضور رحمۃ اللعالمین نے فرمایا کیا تم مجھ کو دوست رکھتی ہو۔ کہا ہاں۔ یا رسول اللہ۔ حضورؐ نے فرمایا میرا قلب بھی تم کو دوست رکھتا ہے۔

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینۂ منورہ پہنچنے کے چند روز بعد سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیادہ پا سفر کرتے ہوئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں پہنچ گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بحکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہّ معظّمہ میں چند روز صرف اس لئے ٹھہر گئے تھے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مبارک میں جو لوگوں کی امانتیں رکھی تھیں وہ سبھوں کو واپس کر دیں۔

جب عبداللہ بن اریقط آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منوّرہ پہنچا کر مکہّ معظّمہ واپس آئے تو انھوں نے حضرت عبداللہ ابن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضورؐ کے بخیریت مدینہ منوّرہ پہنچ جانے کی خوشخبری سنائی آپ کو یہ سنکر بڑی مسرّت ہوئی اور آپؓ بھی اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی ماں اُمّ رومان۔ ابوطلحہ وغیرہ کو لیکر مدینہ منوّرہ پہنچے۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے نکاح کیا اور انھیں ایّام میں بامر الہٰی آپؐ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ کرایا۔

نماز اور زکوٰۃ

مدینہ منوّرہ میں آکر رحمتِ عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان وسکون حاصل ہوا اور مسلمانوں نے ایک تمدنی حالت حاصل کی۔ انھیں دنوں زکوٰۃ فرض ہوئی۔ مقیم کی نمازمیں دو رکعتوں کا اضافہ ہو کر چار رکعتوں کا حکم ہوا۔ اس سے قبل مقیم اور مسافر دونوں صرف دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بدرِ اولیٰ

مشرکین مکّہ کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکّے سے صحیح سالم مدینۂ منورہ پہنچ جانے کا بیحد صدمہ ہوا۔ اور بہت ہی شرمندہ ہوئے چنانچہ کفارِ قریش نے پوشیدہ طور پر مدینے کے یہودیوں سے ساز باز کیا اور مسلمانوں کو کہلا بھیجا کہ تم اس خیال میں نہ رہنا کہ مکّے سے صاف بچ کر مدینے پہنچ گئے ہو۔ ہم مدینہ پہنچکر تمہاری خبر لیتے ہیں اس پیغام کے بعد کفارِ مکّہ نے چھیڑ چھاڑ اور بدمعاشیاں شروع کردیں ربیع الاوّل ۲ھ ہجری کا ذکر ہے کہ اکابرین مکّہ میں ایک شخص کرزبن جابر الفہری مدینہ پہنچا اور سبزہ زار مدینہ میں جو مویشی چر رہے تھے ان سبھوں کو لوٹ کر لے گیا۔ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپؐ نے اس مردود کا تعاقب بمقامِ صفوان حوالی بدر تک کیا مگر وہ پہلے ہی یہاں سے آگے نکل بھاگا تھا اس لئے آپؐ واپس تشریف لے آئے۔ اس حرکت سے اہل قریش بہت خوش ہوئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہم تین چار سو میل سے دھاوا کرکے تمہارے گھر کے اندر سے تمہارے مواشی لے گئے مگر تم کچھ نہ کر سکے۔

تحویل قبلہ

تحویل قبلہ ماہِ شعبان میں ہوئی اس سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ مسلمانان بیت المقدس کی جانب رخ کرکے نماز ادا کرتے تھے. حکم تحویل قبلہ عین نماز کی حالت میں صادر ہوا۔ ایک روز رحمت اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ چکے تھے تیسری رکعت میں تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی آپؐ اسی وقت کعبۃ اللہ کی طرف پھر گئے اور مسلمانوں نے بھی آپ کی اقتدا کی۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

غزواتِ نبویؐ

ہجرت کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ یعنی جہاں مشرکین کو پاؤ قتل کرو۔ لہٰذا آپ نے کفار مشرکین سے جنگ شروع کی۔ ان کی بیخ کنی کے لئے فوجیں بھیجنا شروع کیں۔ جس جہاد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بہ نفسِ نفیس تشریف لے گئے اور شرکت فرمائی اس کو اہلِ سیرۃ غزوہ کہتے ہیں اور جس جنگ میں آپ نے شرکت نہ فرمائی اور صرف اپنی فوجیں بھیجیں اسے سریہ کہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور غزوات کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

غزوۂ بدرؔ

سرکار مدینہ اسرار و معارفِ حقیقی کے خزینہ حضور سرور کائنات مفخرِ موجوداتِ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان لوگوں کو جو مسلمان ہو چکے تھے ابوجہل نے یہ دھمکی لکھ بھیجی کہ اے مسلمانو! تم مدینے پہنچکر اپنے کو محفوظ و مامون سمجھتے ہو! تم کو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بڑا ناز ہے! ہوش کے ناخن لو ہم بہت جلد تمہاری سرکوبی کے لئے آتے ہیں اور تمہارا نام صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹاتے ہیں۔ یہ صرف ایک دھمکی ہی نہ تھی بلکہ حقیقت تھی وہ حملہ کے لئے تیار تھا اگر اُس کو انتظار تھا تو ابوسفیان کا جو شام کی طرف تجارت کی غرض سے گیا ہوا تھا اس کا مقصد صرف سامانِ جنگ فراہم کرنا تھا۔ واپسی میں سفیان کے دل میں تو اہم کا زور ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان ہم پر آپڑیں اور تمام ساز و سامان

بدر ایک گاؤں کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے اسی میل کے فاصلہ پر ہے یہاں ہر سال ایک زبردست میلہ لگتا ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چھین لیں۔ وہ جانتا تھا کہ مسلمانوں کے سرتاج قبلۂ حاجاتؐ دل کے بھیدوں سے واقف ہو جاتے ہیں اگر انھوں نے مسلمانوں کو بتا دیا تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ آخر اس کے دل پر اس طرح خوف کا غلبہ ہوا کہ اس نے دوسروں سے مشورہ کیا اور فیصلے کے مطابق ضمضیم غفاری کو مکّے کی جانب روانہ کیا۔ اُس نے مکّے کے حدود میں قدم رکھتے ہی چلّانا شروع کیا کہ اہلِ قریش دوڑو مدد کو پہنچو تمہارا سارا مال وزر لٹا چاہتا ہے۔ مسلمان تاک میں بیٹھے ہیں۔

جس وقت ابو جہل نے اس کی فریاد سنی تو اہلِ مکّہ کو بھڑکانے کا ایک اور حیلہ ہاتھ آیا اُس نے ایک نہایت ہی پُرجوش تقریر کی کہ اے اہلِ مکّہ نہ مسلمانوں کے پاس ساز و سامان ہے نہ وہ فنِ جنگ سے واقف ہیں۔ تمہارے سامنے وہ ہیچ ہیں اٹھو اور ان کو خاک میں ملا دو۔ تمہارے تین سو ۳۶ خدا ہیں اور ان کا صرف ایک (نعوذ باللہ) چنانچہ بڑے بڑے جری بڑے بڑے خود سر افسر (یعنی قریب ایک ہزار سورماؤں کا ٹڈی دل) صرف تین سو تیرا ۳۱۳ نہتے اور غریب مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے مدینہ کی طرف بڑھا۔

ابو جہل نے ابو سفیان کو یہ پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے مقصد سے خوب واقف ہیں کہ تم بھی سلامت رہو اور تمہارا قافلہ بھی آؤ اور اپنے لشکر سے جلد ملو ہم نے ساری قوم میں آگ لگا دی ہے۔ بچّہ بچّہ جنگ کے لئے تیار ہو گیا ہے۔

اُدھر ابو سفیان دوسرے راستے سے زر و مال سے لدا ہوا مع قافلے کے مکے پہنچ گیا اِدھر ابو جہل اپنے راستے پر اس ٹڈی دل کو لئے ہوئے مدینے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی پیش قدمی نے مسلمانوں کو یقین دلا دیا کہ حفاظت قافلہ کا سوال صرف بہانہ تھا ورنہ ان کا مقصد تو صرف غریب مسلمانوں سے لڑنا ہے۔

جب حضور اکرم نبی معظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ کفّارِ مکہ کا زبردست

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

لشکر جس میں بڑے بڑے نامور بہادر اور اکابرین قریش بھی شامل ہیں۔ مدینے کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ تو آپ نے حسب ارشاد رب العباد وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اس جنگ کے لئے صحابۂ کرام سے مشورہ کیا اور فرمایا۔ دیکھو تمام اہل مکّہ نے اپنے جگر پارے اور چُنے ہوئے جری اور بہادر تمہاری بیخ کنی کے لئے بھیجے ہیں ان سے مقابلہ کرنے اور جہاد کرنے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اتنا سننا تھا کہ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے نہایت بہادری اور استقلال کی گفتگو کی۔ آپ کے بعد سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور نہایت مردانہ شجاعانہ دلیری اور بہادری سے جہاد میں شریک ہونے کے لئے مستعدی ظاہر فرمائی۔ غرض کہ تمام مہاجرین کے قابلِ اطمینان مشورے پانے کے بعد پھر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! کفار مکّہ سے مقابلہ کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اس مرتبہ تمام انصار مدینہ یہ سمجھے کہ اب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جواب کے منتظر ہیں۔ چنانچہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور جمیع انصار کی طرف سے عرض کیا کہ یا رسولِ اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ انصار شہر سے باہر نکل کر آپ کی مدد کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتے ہم تو آپ پر جان و دل سے ایمان لے آئے ہیں اور ہر حال میں آپکی مرضی کے تابع ہیں۔ اگر آپ حکم دیں کہ دریا میں پھاند پڑو تو ہم بلا تامل دریا میں کود پڑیں گے۔

جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ مسلمانوں کا نہایت جوانمردی اور عالی ہمتی سے جہاد میں شریک ہونے کا جذبہ دیکھا تو آپ نے خدا پر بھروسہ کرکے جہاد کا حکم دیدیا۔ بے سروسامانی اور قلیل تعداد کے باوجود بھی ان عالی حوصلہ مسلمانوں نے اس بات کو بھی ضروری سمجھا کہ حملہ آوروں کو مدینہ منوّرہ سے دور ہی روکنا بہتر ہے چنانچہ رمضان المبارک ۲ھ حضور سرور کائنات فخر موجودات

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صلی اللہ علیہ وسلم تین سو تیرہ ۳۱۳ مہاجرین و انصار کو ساتھ لیکر مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے۔ مسلمانوں کے اس قلیل لشکر کے سازوسامان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سواری کے جانوروں میں صرف چند گھوڑے اور ساٹھ ۶۰ ستر اونٹ تھے۔ جنگِ معجزہ سے ایک دن پہلے سرور کونین فخر دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ کارزار کا معائنہ فرمایا اور بتادیا کہ کل انشاآ اللہ تعالیٰ فلاں دشمن اس مقام پر قتل ہو کر گرے گا اور فلاں اس مقام پر مارا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے خدا کی کوئی بھی دشمن حضورؐ کے بتائے نشان سے ایک بالشت بھی تجاوز نہ کرسکا اور جس جگہ پر جس جگہ کے لئے حضور نے فرمایا تھا وہ اسی جگہ پر قتل ہوا۔

۱۷ رمضان المبارک سنہ ۲ھ بروز جمعہ جنگ شروع ہوئی۔ جنگ سے پہلے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبفرع تمام بارگاہِ خداوندی میں دعا کی اے بار الہٰا ان تھوڑے سے مسلمانوں کے ختم اور شہید ہو جانے کے بعد دنیا میں تیری توحید و حدانیت کی منادی اور اشاعت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکرِ اسلام کو بے سروسامان دیکھ کر دربار الہٰی میں یہ بھی التجا کی اے مُسبب الاسباب تیری توحید کے اعلان کرنے والے تیری راہ میں جہاد کرنے والے بھوکے ہیں تو انھیں کھانا دے یہ ننگے ہیں انھیں کپڑا عطا فرما۔ الہٰی یہ پیادے ہیں انھیں سواری عطا فرما۔ یہ نہتے ہیں انھیں مُسلح کردے چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے مطابق بعد فتح جنگ صحابہؓ بدر میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو سواری، کپڑے اور نقد و جنس سے مالا مال نہ ہو گیا ہو۔

الغرض میدانِ بدر میں طرفین کی فوجیں آکر ڈٹ گیئں۔ اس زمانہ میں طریقہ جنگ یہ تھا کہ طرفین سے ایک ایک دو دو جوانمرد اپنی اپنی فوج سے نکل کر لڑتے تھے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چنانچہ کفّارِ مکہ کی طرف سے عُتبہ، شیبہ پسرانِ ربیعہ اور ولید بن عتبہ میدانِ جنگ میں آئے۔ ان کے مقابلے میں اسلامی لشکر کے چند جوانمرد انصار۔ عوف۔ معوذ مسمات عفراؔ کے دونوں بیٹے عبداللہ ابن رواحہ میدان میں آئے۔ قریش مکّہ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا۔ ہم انصار مدینہ ہیں۔ قریش مکّہ نے کہا ہم کو تم سے کچھ معاملہ اور کوئی واسطہ نہیں۔ ہم تو صرف اپنے ملک کے لوگوں سے جو شجاعانِ مکّہ ہیں اُن سے لڑنا چاہتے ہیں اس لئے کہ وہ ہمارے ہم پلّہ اور ہم رتبہ ہیں وہ ہمارے مقابلہ میں آئیں۔ چنانچہ ان بزرگوں نے میدانِ جنگ سے واپس آکر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ عالی میں ساری گفتگو عرض کی۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنتے ہی فوراً جناب حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ اے حمزہ تم اُٹھو۔ پھر حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ تم اُٹھو۔ پھر سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم اٹھو۔ آپؐ کا حکم پاتے ہی یہ جاں نثارانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً میدانِ کارزار کی طرف بڑھے اور پہنچتے ہی جناب حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفّارِ مکّہ کے ایک سورما کو جس کا نام عتبہ تھا تہِ تیغ کیا۔ دوسری طرف سیّدنا علی مرتضیٰ شیرِ خدا نے شیبہ کو فی النار والسقر کیا لیکن جناب عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حریف جس کا نام ولید تھا برسرِ پیکار رہے اور دونوں زخمی ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اپنے مقابل سے فارغ ہو کر ولید کی طرف جھپٹے اور اس مردود کا بھی کام تمام کیا۔

اہلِ مکّہ اپنے ان تینوں جوانمردوں کے قتل کو برداشت نہ کرسکے اور جوش میں آکر ایک بارگی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور ایک زبردست گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی۔ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی وہ جوش تھا کہ انھوں نے خدا اور رسولؐ کی محبّت کے آگے باپ اور بیٹے کی پروا نہ کی۔ چنانچہ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بیٹے پر تلوار سوت لی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے مقابلہ کیا۔ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں کا سر قلم کر دیا۔ کفّارِ مکّہ اپنے ظاہری ساز و سامان اور قوت پر پھولے ہوئے تھے لیکن ہمارے آقا و مولا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ کے سہارے پر اتنی بڑی سپاہ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ عین اسی وقت جب زبردست جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کافروں کا جوش بڑھتا ہی جا رہا تھا کہ حضور سرورِ کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریوں کو لیکر لشکرِ کفّار پر پھینک مارا اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی اُن کے چہروں پر جائیں۔

ان چھوٹی کنکریوں کا کفّار کے منہ پر پڑنا تھا کہ ان کی ساری سرگرمی ختم ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی لشکر پر کنکریوں کو آپ نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا اور ایسی قوتِ آپؐ کے ہاتھوں سے ظاہر ہوئی کہ مشرکین مکّہ کے اتنے بڑے لشکرِ جرّار کا منہ پھر گیا اور بڑے بڑے سردارانِ قریش عتبہ اور ابوجہل وغیرہ وغیرہ مارے گئے اور قریب ستّر آدمیوں کے اسیر ہوئے دارالندوہ میں جو چودہ سردار حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے مشورے میں شریک ہوئے تھے ان میں سے گیارہ قتل ہوئے اور تین نے آخر میں اسلام قبول کر لیا۔

اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح عطا فرمائی لشکرِ اسلام کے صرف چودہ (۱۴) جواں مرد شہید ہوئے چھ (۶) مہاجرین اور آٹھ (۸) انصار

ابوجہل کا سر کاٹ کر حضورؐ کے آگے ڈال دینا

جنگ فتح ہونے کے بعد ہی حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میدانِ بدر میں بھیجا کہ وہ جاکر ابوجہل کا حال معلوم کریں کہ وہ کس حال میں پڑا ہے یعنی وہ قتل بھی ہوا کہ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ لعین زمین پر پڑا تڑپ رہا ہے اور ابھی اس میں رمقِ جان باقی ہے۔ آپ اس مردود کے سینے پر چڑھ بیٹھے۔ اس بدبخت نے آپ کو دیکھ کر کہا اے بکری چرانے والے تو اس وقت بہت اونچی جگہ بیٹھا ہے۔ خیر میرا حال جو کچھ ہوا سو ہوا۔ یہ بتا کہ فتح کس کی ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے دشمنِ رسول اور عدوِ حبیبؐ خدا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور کفّارِ ناہنجار کو شکست دی۔ پھر آپ نے اس کا سر کاٹنے کے لئے تلوار سوتی۔ اس نے کہا کہ دیکھو میرا سر کندھوں کے برابر سے اتارنا تاکہ دوسرے سروں میں میرا سر بڑا معلوم ہو اور لوگ دور ہی سے دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ سردار کا سر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر قلم کر کے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لے جاکر ڈال دیا۔ آپؐ بہت خوش ہوئے سجدۂ شکر ادا کر کے فرمایا کہ یہ اس اُمّت کا فرعون تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل لعین کی تلوار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیدی۔

کُفّار کی بے جان لاشوں سے حضوؐر کا گفتگو کرنا

رسولِ مکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کافروں کی لاشوں کو جو میدانِ بدر میں پڑی تھیں۔ چاہ بدر میں ڈلوا دیا بعد ازیں آپؐ اس کنویں کے قریب تشریف لائے اور کھڑے ہو کر ایک ایک کا نام لے کر پکارا اور فرمایا کہ اے کافرو ہمارے خداوند قدوس نے ہم سے جو کچھ وعدہ کیا تھا۔ اس کو ہم نے بالکل درست اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ٹھیک پایا اور جو کچھ اللہ تبارک تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا تم کو بھی اُس کے وعدے کے مطابق ٹھیک ٹھیک ملا۔ اُس وقت سیّدنا حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ آپ نے حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا آپ ایسے جسموں سے گفتگو کرتے ہیں جن میں کچھ جان بھی باقی نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں۔

اسیرانِ جنگ پر رحمۃ اللعالمین کی رحمت

جنگ بدر میں اہلِ قریش کے ستّر آدمی گرفتار کر کے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے۔ ان میں آپؐ کے چچا حضرت عباس بھی تھے۔ اگرچہ حضرت عباسؓ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت رکھتے تھے اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ جنگ بدر میں آپ کو کوئی قتل نہ کرے بلکہ جہاں کہیں پائے اسیر کرلے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کفّارِ مکّہ کے ساتھ اسیر ہوئے اور تمام اسیروں کے ہمراہ باندھ کر رکھے گئے۔ آپ کا ہاتھ سخت بندھا تھا۔ لہٰذا آپ کو نہایت تکلیف تھی اور رات میں ایسا کراہتے تھے کہ آپ کی آواز سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیقرار ہو گئے اور آپؐ کو رات بھر نیند نہ آئی۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آرام کیوں نہیں فرماتے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے میرے چچا عبّاس کی آواز سے نیند نہیں آتی۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال دیکھ کر ایک صحابیؓ نے حضرت عبّاس کے ہاتھ کا پھندا چپکے سے ڈھیلا کر دیا جس سے آپ کو آرام ہو گیا اور کراہنا بند ہو گیا جب حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشِ مبارک میں آپ کے کراہنے کی آواز نہ آئی تو آپؐ نے دریافت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ اب چچا عباس کے کراہنے کی آواز نہیں آتی صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضرت عباسؓ کے ہاتھ کا پھندا ڈھیلا کر دیا گیا ہے۔ آپؐ نے یہ سنتے ہی حکم دیا کہ سارے قیدیوں کے پھندے ڈھیلے کر دیئے جائیں سبحان اللہ کیا انصاف تھا کہ اپنے اور بیگانے کو یکساں سمجھا۔

تمام قیدیوں کو آپؐ نے صحابہ کرامؓ میں تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ یہ سارے اسیر جنگ نہایت آرام سے رکھے جائیں۔ صحابہؓ نے ان کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا کہ خود بھوکے رہتے اور اسیروں کو کھانا کھلاتے۔ اسیرانِ جنگ کے پاس کپڑے نہ تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو کپڑے دلوائے اور اُن کے آرام و آسائش دکھ اور سکھ کا خیال رکھا۔ جب ان کے فیصلے کا وقت آیا تو اس زمانے کے قانونِ جنگ اور کفارِ بداطوار پر رعب قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری تھا کہ جو لوگ اسیر ہو کر آئے تھے سب قتل کر دیئے جاتے چنانچہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے بھی یہی تھی کہ یہ لوگ آئمۃ الکفر یعنی کافروں کے سردار ہیں ان کو ضرور قتل کیا جائے۔ لیکن حضور سرور کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ اللعالمین تھے سب سے فدیہ لیکر آزاد کر دیا جو قیدی غریب اور نادار تھے ان کو بلا فدیہ کے چھوڑ دیا۔ اور جو لکھنا جانتے تھے ان کے لیے یہ حکم ہوا کہ وہ دس دس بچوں کو لکھنا سکھا کر آزاد کر دیئے جائیں۔ یہی ان کا جزیہ تھا۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔

حضرت عباسؓ عمّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا

معجزہ

فدیہ وصول کرتے وقت جب حضرت عبّاسؓ سے فدیہ طلب کیا گیا تو آپ نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اپنی تہی دستی کا عذر پیش کیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا چچا فدیہ ادا کرنے کے لئے اہلِ قریش کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ سرورِ کونین شہنشاہِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا۔ وہ سونا جو آپ مکے روانہ ہوتے وقت میری چچی اُم الفضل کے پاس رکھ کر آئے ہیں وہ کس وقت کام آئے گا۔ یہ سننا تھا کہ حضرت عباسؓ کے دل میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین پورے طور سے جم گیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیشک خدا کے سچے نبی ہیں کیونکہ اس سونے کی سوا میرے اور تمہاری چچی کے کسی اور کو خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی صحیح خبر دی چنانچہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہو جاتے ہیں اور پڑھ لیتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

فضیلت حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث دارقطنی اور بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے اہلِ بیت سے محبّت نہ رکھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے بیزار ہیں۔

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ سے ارشاد فرمایا کہ کل جب تک میں نہ آجاؤں آپ اور آپ کی اولاد گھر سے کہیں نہ جائیں دوسرے روز حسبِ وعدہ آپؐ حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لے گئے۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد آپؐ نے سبھوں کو اکٹھا کر کے اپنی ردائے مبارک سب پر ڈال دی اور دعا کی اے بار الٰہا یہ میرے چچا ہیں اور ہم مرتبہ پدر جس طرح آج میں نے ان کو اور ان کی اولادوں کو اس کپڑے میں چھپا رکھا ہے۔اے بار الٰہا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کل قیامت کے دن تو ان کو آتشِ دوزخ سے محفوظ رکھنا ایک طرف تو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں دعا فرما رہے ہیں اور دوسری طرف اُس مکان کے در و دیوار چوکھٹ سے صدائے آمین آمین بلند ہو رہی ہیں۔ سبحان اللہ جنابِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مرتبہ ہے۔

سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد صحابۂ کرام آپ کی بڑی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ قحط کے موقع پر سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ گردان کر بارش کی دعا مانگا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ستّر غلام آزاد کئے اور اپنے مکانِ مبارک کو مسجدِ عالی میں وقف کر دیا تھا جو مسجد نبوی کے صحن میں شامل کر لیا گیا۔ آپ نے اٹھاسی ۸۸ برس کی عمر میں بارھویں رجب المرجب بروز جمعہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کے جنازے کی نماز سیّدنا حضرت عثمان بن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور جنّت البقیع میں دفن کئے گئے۔

کہرامِ مکّہ

جنگ بدر میں کفّارِ مکّہ کے جگر گوشے اور بڑے بڑے سرداروں کے مارے جانے سے اہلِ مکہ میں ایک کہرام بپا ہو گیا مشرکین مکّہ اپنے جوان بیٹے اور عزیز و اقارب کے قتل و غارت ہو جانے کے غم میں آہ و بکا نوحہ و ماتم صرف اس لئے نہیں کرتے تھے اور دل ہی میں گھٹ گھٹ کر رہتے تھے کہ ہمارے رنج والم، آہ و بکا کرنے سے مسلمانوں کا دل اور شاد ہو گا اور خوش ہونگے اس لئے وہ غم کا پہاڑ سینے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پر اٹھائے تھے اور اُف نہ کرتے تھے بہ مشکل تمام ضبط کرتے تھے۔ چنانچہ اَسوَد بن عبد یغوث کے تین نہایت جری اور بہادر اور نوجوان بیٹے تھے یعنی زمعہ۔ عقیل۔ حارث یہ تینوں دشمنِ دین جنگ بدر میں ختم ہو گئے تھے۔ ان تینوں نوجوان بیٹوں کے قتل ہو جانے سے اسود بن عبد یغوث کا برا حال تھا لیکن صرف جوشِ حمیّت و غیرت سے نالہ و بکا کرنے سے معذور تھا۔ مگر بیٹوں کے غم میں کوہ الم اُس کے دل پر ٹوٹ پڑا تھا وہ اسی کا دل جانتا تھا لیکن صرف اس خیال سے ماتم نہیں کرتا تھا کہ میرے ماتم کرنے اور رونے چلّانے سے مسلمان خوش ہوں گے۔ چنانچہ ایک روز یکایک اس کے کان میں ایک نالہ و بکا کی آواز پہنچی جس سے وہ چونک پڑا چونکہ وہ نابینا تھا اس نالہ و بکا کی آواز کے مقام پر نہ جا سکا۔ اس نے اپنے غلام سے کہا کہ جاؤ اور تم فوراً اِس آہ و بکا کی بابت معلوم کرو کہ کہاں اور کیوں ہو رہا ہے تاکہ میں بھی اپنے پیارے نوجوان بیٹوں کے غم میں رو کر دل کی بھڑاس نکالو۔

چنانچہ غلام فوراً اس موقع پر پہنچکر رونے کا سبب دریافت کرکے آتا ہے اور اپنے آقا سے اس رونے کا سبب بتاتا ہے کہ ایک عورت کا اونٹ گم ہو گیا ہے اس اونٹ کے غم میں وہ رو رہی ہے۔ یہ سن کر اَسود بن عبد یغوث بیتاب ہو جاتا ہے اور تعجب سے کہتا ہے کہ ارے یہ عورت صرف ایک اونٹ کے کھو جانے کے باعث زار زار رو رہی ہے اور اس کی بیقراری رات کی نیند حرام کئے ہوئے ہے۔ اے عورت تجھ کو ایک اونٹ کے لئے اس قدر آہ و بکا نہ کرنا چاہیئے۔ اگر تجھکو رونا ہی ہے تو میرے جگر گوشوں اور بہادر نوجوان بیٹوں پر رو کہ اب ایسے جگر پارے دلیر و شجاع خوبصورت جواں مرد مشکل سے کسی کو نصیب ہوں گے۔

فضیلتِ اصحابِ اہلِ بدر

جمیع اصحابِ بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تمام دیگر صحابۂ کرام سے افضل و احسن

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہیں اور سب کے سب جنّتی ہیں۔ خود سرکار کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے اربعہ اصحابِ بدر کی بڑی عزت و توقیر کیا کرتے تھے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السّلام آئے اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح تمام دیگر صحابۂ کرام میں اصحاب بدر عالی قدر کا مرتبہ بڑا مانا جاتا ہے اسی طرح تمام ملائکہ میں ان فرشتوں کا مرتبہ بھی بہت بڑا ہے جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اہل بدر کی سب سے بڑی یہ بھی ایک فضیلت ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان بزرگوں کے اسمائے گرامی کے طفیل سے دعائیں قبول ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

اسمائے گرامی اصحابِ اہل بدرؓ

رسولِ مکرّم نبیِ معظم محمد بن عبداللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا حضرت عبداللہ بن عثمان۔ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت عمر بن الخطاب العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت عثمان بن عفّان القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت علی بن ابی طالب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت اِیاس بن بُکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا بلال بن رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت حَاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت ابو حذیفہ بن عقبہ بن ربیعہ القرشی رضؓ۔ سیّدنا حضرت حارثہ بن الرَّبیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت خبیب بن عدی الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت خنس بن حُذافہ السّہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت رفاعہ بن رافع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت ابولبابہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت الزبیر بن العوامِ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ زید بن سہل ابوطلحہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابوزید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت سعد بن مالک الزّہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت سعد بن

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خولة القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت سعید حجٌن زید بن عمرو بن نفیل القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سہل بن حنیف الانصاری رضی اللہ عنہ ۔ ظہیر بن رافع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت واخوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا حضرت عبداللہ بن مسعود الہُذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف الزُّہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا عبیدۃ الحارث القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت عقبہ بن عمرو دالانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت عامر بن ربیعۃ الغزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت عاصم بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت عُویم بن ساعدۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا حضرت عتُبان بن مالک الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت قدامۃ بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت قتادۃ بن النعمانِ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت معاذ بن الجموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت معوّذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت واخوہ رضی اللہ عنہ ۔ مالک بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ابو سُیدُ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرارۃ بن الربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا معن بن عدی الانصاری ۔ سیّدنا حضرت مقداد بن عمرو الکِندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سیّدنا حضرت ہلال بن اُمیّہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

(از بخاری شریف)

حضورؐ کے سارے صحابۂ کرامؓ سے محبّت کرنا عین ایمان ہے

رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے بھی اصحابؓ ہیں سب جنّتی ہیں۔ ان کی محبّت عین ایمان ہے ان کو ہمیشہ نیکی اور محبت کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے ۔ اگر کوئی کسی صحابیِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بدی کا خیال کرے گا اور بے ادبی کرے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا ۔ صحابۂ کرام کے ساتھ بے ادبی کرنا عین رسول اکرم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے ادبی کرنا ہے۔

دنیا میں تمام انبیاءؑ علیہما الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد سب سے افضل و احسن سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس ہے۔ ۲۔ آپ کے بعد سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ اقدس ہے۔ ۳۔ سیّدنا حضرت عثمان بن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۴۔ امیر المومنین سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہ۔ ان خلفائے راشدین واجب التعظیم کے بعد سیّدنا حضرت طلحہؓ۔ سیّدنا حضرت زبیرؓ۔ سیّدنا حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ سیّدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ سیّدنا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ سیّدنا حضرت سعید بن زیدؓ۔ سیّدنا حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراحؓ۔ ان صحابہ کرام کے بعد تمام عامہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ ہے کل صحابہؓ کے بعد ساری اُمّت سے بہتر تابعین ہیں یعنی وہ لوگ جو صحبت صحابہؓ میں رہے ہیں پھر تبع تابعین یعنی وہ بزرگ جو تابعین کی صحبت میں رہے ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں زمانے کو بہتر فرمایا ہے۔

غزوۂ قرقرالکدر[۱]

ابھی رسول مکرم نورِ مجسّمؐ کو جنگِ بدر سے فرصت ملی ہی تھی کہ قبیلۂ غطفان کے لوگ باارادۂ فاسد مقام کدر میں اکٹھا ہوئے۔ جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے جمع ہونے کی خبر پہنچی تو آپؐ فوراً ان کو دفع کرنے کی غرض سے کدر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب دشمنان اسلام کو آں حضرت صلی اللہ وسلم کے آمد کی خبر معلوم ہوئی تو سارے مخالفین بھاگ نکلے۔ آپؐ نے وہاں پہنچ کر تین دن تک قیام کیا۔ بعد تین روز کے آپ بغیر قتال کے مدینہ منورہ واپس آئے۔

(۱) قرقرالکدر ایک چشمہ کا نام ہے۔)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

غزوۃ السویق

ابو سفیان قریش مکّہ میں ایک ذی عزّت اور رئیس شخص تھا جنگِ بدر میں اس کا بیٹا اور بہت سے عزیز و اقارب قتل ہوئے تھے۔ اس کے دل میں جوشِ انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ جب تک میں اپنے بیٹے حنظلہ اور دیگر عزیزو اقارب کا بدلہ نہ لے لوں گا غسل نہ کروں گا۔ نہ سر میں تیل ڈالوں گا۔ غرض سارے عیش و آرام ترک کر کے اس موقع کا انتظار کر رہا تھا کہ اُدھر اسیران جنگ رہا ہو کر واپس آجائیں تو میں مدینہ منورہ پر دھاوا بول دوں۔ چنانچہ جیسے ہی اہل قریش کے قیدی آزاد ہو کر صحیح و سلامت مکے پہنچے۔ اس بدبخت نے دو سو۲۰۰ مسلح سواروں کو لیکر مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا۔ مدینہ منوّرہ کے قریب پہنچ کر اس نے چند مکانات اور ایک کھجور کے باغ میں آگ لگا دی اور وہاں کے دو مالیوں کو جو مسلمان ہو چکے تھے شہید کر کے بھاگ نکلا۔ جب حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپؐ نے فوراً اس کا تعاقب کیا۔ ابو سفیان اپنے لشکر کی رسد کے لئے کثیر تعداد میں ستّو کی بوریاں لیکر آیا تھا لیکن لیکن جب بھاگا تو اس بدحواسی کے عالم میں بھاگا کہ ستّو کی بوریاں بھی لے جانا دشوار ہو گیا اور ساری ستو کی بوریاں چھوڑ گیا جو مسلمانوں کے ہاتھ آئیں چونکہ عربی میں ستو کو سویق کہتے ہیں اس لئے لڑائی کا نام غزوہ سویق مشہور ہو گیا۔

غزوہ سویق سے واپسی کے بعد حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منوّرہ میں قیام فرمانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد بنی غطفان نے پھر سر اٹھایا اور علاقہ نجد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو بہکانا شروع کیا۔ مخالفانہ اجتماع کرنے لگا۔ جب حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپؐ نے سیدنا حضرت عثمان بن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر کے ماہِ محرم ۳ھ میں بنی غطفان پر چڑھائی کی اور ماہِ صفر تک نجد میں مقیم رہے۔ آپ کے پہنچتے ہی دشمنانِ اسلام کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور کوئی بھی مقابلے میں نہ آیا۔ آپؐ بغیر جنگ و قتال کے مدینہ منورہ واپس آئے۔

کعب بن اشرف کا قتل

کعب بن اشرف عرب کا ایک مشہور شاعر اور بہت بڑا مالدار شخص تھا۔ دولتمندی کے باعث یہودیان عرب میں اس کی بڑی عزت تھی۔ جنگ بدر میں سرداران قریش کے مارے جانے کا اس کو بڑا صدمہ ہوا۔ تعزیت کے خیال سے یہ بدبخت مکے گیا اور اہلِ مکہ کو کشتگانِ بدر کے پُردرد مرثیے جن میں انتقام کی ترغیب تھی لوگوں کو اکٹھا کر کے نہایت پُردرد لہجے سے پڑھتا خود بھی روتا اور لوگوں کو بھی خوب رُلاتا۔ وہ مردود مشرکین مکہ کو جمع کر کے خانۂ کعبہ میں لایا اور تین سو ساٹھ ۳۶۰ بتوں کے سامنے سبھوں کے ہاتھ میں غلاف کعبہ دیکر عہد کرایا اور خود بھی قسم کھائی کہ جب تک مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا نہ دوں گا چین سے نہ بیٹھوں گا۔

چنانچہ مکے کے ایک ایک قبیلے کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکا کر مدینۂ منورہ واپس آیا۔ یہاں اُس شقی ازلی نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہنا اور لوگوں کو اکسانا شروع کیا۔ رحمتِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے قتل کر ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔ (طبری)

اس دشمنِ اسلام کے قتل کرنے کے لئے محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامور ہوئے۔ محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کعب بن اشرف سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

قدیمی دوستانہ تعلقات تھے۔ ایک روز آپؓ کعب بن اشرف کے مکان پر گئے اس سے ملاقات کی۔ اُس نے آپ سے پوچھا کہ کہو کیسے آئے ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ کچھ قرض لینے کی غرض سے آیا ہوں۔ آپ نے نبی اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بھئی کیا کہوں جب سے یہ شخص آیا ہے۔ ہم تو بہت زیر بار ہو گئے ہیں۔ ہمیشہ ایک نیا خرچ ہمارے ذمہ پڑتا رہتا ہے۔ کعب بن اشرف یہ سنکر بڑا خوش ہوا اور کہا ابھی کیا ہے آئندہ اور بھی زیادہ پشیمانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کعب مردود کا مطلب یہ تھا کہ انھیں نکال کیوں نہیں دیتے۔ آپؓ نے جواب دیا کیا بتاؤں مجھ کو اپنے عہد اور قول کا خیال ہے۔ اس لئے کہ ابھی اُن سے علیحدہ ہونا مناسب نہیں سمجھتا آئندہ دیکھا جائے گا۔ محمد بن مسلمہ کی زبانی حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت سنکر بڑا خوش ہوا۔ اُس کے بعد قرض کی بابت گفتگو ہونا شروع ہوئی۔ کعب نے کہا کہ کیا تم کوئی چیز رہن رکھنے کے لئے لائے ہو؟ مسلمہؓ نے کہا کہ اس وقت تو میں کچھ نہیں لایا ہوں لیکن میرے پاس کچھ ہتھیار ہیں شام کو لیکر آؤں گا۔ سورج غروب ہوتے ہی شام کے جھٹ پٹے میں مسلمہؓ اپنے رضاعی اور ابو نائلہ کو ہمراہ لیکر کعب کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان کے اندر تھا۔ آپ نے آواز دی تو اس نے آپ کی آواز سنکر باہر آنے کا ارادہ کیا تو اس کی بیوی نے روکا اور کہا باہر ہرگز ہرگز نہ جاؤ کیونکہ اس ندا سے خون کی بو آتی ہے۔ چونکہ کعب کی عورت کاہنہ تھی اس لئے وہ آواز سنتے ہی تاڑ گئی۔ کعب نے اپنی بیوی سے کہا کہ کچھ اندیشے کی بات نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہؓ قرض لینے کی غرض سے کچھ سامان رہن رکھنے آئے ہیں۔ الغرض کعب گھر سے باہر آیا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ابو نائلہ کے علاوہ تین آدمی اور تھے۔ آپس میں یہ مشورہ ہو چکا تھا کہ محمد بن مسلمہؓ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کسی بہانے سے کعب کے بال پکڑ لیں گے اور یہ تینوں اس کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کعب اس وقت عمدہ پوشاک پہنے خوشبو لگائے اور بال میں تیل ڈالے ہوئے تھا۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ بھئی کعب آج تمہارے بالوں سے نہایت عمدہ خوشبو آرہی ہے۔ اگر اجازت دو تو تمہارے بال ہاتھ میں لیکر سونگھوں۔ اُس نے اجازت دے دی محمد بن مسلمہؓ اس کے بال ہاتھ میں لیکر سونگھنے لگے اور ساتھیوں سے کہا آؤ۔ انھوں نے جھپٹ کر فوراً کعب کا سر کاٹ لیا اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لاکر ڈال دیا۔ آپؐ اس دشمن اسلام کے قتل ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ مدارج النبوۃ میں مرقوم ہے کہ کعب کا سر کاٹتے وقت محمد بن مسلمہؓ کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی کے اپنے ہی آدمی کی تلوار سے زخم آگیا اور کثرت سے خون جاری ہوگیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کی جگہ اپنا دستِ مبارک مل دیا وہ فوراً اسی دم اچھا ہو گیا۔

غزوہ بنی قنیقاع

جنگِ بدر فتح کرنے کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد حضور سرور کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ بنی قنیقاع میں بغرض تبلیغ اسلام کے تشریف لے گئے اور لوگوں کو جمع کر کے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ دعوتِ اسلام قبول نہ کرو گے اور ایمان نہ لاؤ گے تو یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ قریش مکہ کی طرح تم پر بھی عذاب الٰہی نازل ہوگا اور انھیں کی طرح تم ذلیل و خوار ہو جاؤ گے۔ بنی قنیقاع کو یہ بات ناگوار گزری اور کہنے لگے قریش مکہ تو جاہل اور بزدل تھے اور فن جنگ سے قطعی ناواقف تھے۔ اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپؐ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کیسے جنگجو اور مردِ میدان ہیں لہٰذا یہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ساتھ بدتمیزی سے پیش آئے اور بد تہذیبی سے واپس کر دیا۔

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن خود سروں کی گوش مالی ضروری سمجھی چنانچہ مدینۂ منورہ میں بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر کے پھر قبیلۂ بنی قینقاع کی جانب یلغار کیا یہ لوگ حوالی مدینہ میں رہتے تھے ان میں بڑے بڑے مالدار تاجر اور سات سَو جنگجو سپاہی تھے جن میں تین سَو زرہ پوش جوان تھے۔ ان میں عبداللہ بن سلام کے قبیلہ کے لوگ بھی شامل تھے حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ روز تک اِن شورہ پشتوں کو محاصرے میں رکھا سولھویں روز جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر پل پڑے اور کثرت سے دشمنانِ دین کی مشکیں باندھ باندھ کر آپ کے سامنے پیش کیا عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق کی سفارش سے ان لوگوں کی جان بخشی فرمائی۔ لیکن سارا ساز و سامان اور ہتھیار جو مسلمانوں کے خلاف اکٹھا کیا تھا لے کر ان کو جلاوطن کر دیا اور ان کو مقامِ خیبر تک نکال دیا۔ اس غزوہ میں مسلمان کافی مالِ غنیمت لے کر واپس ہوئے۔

ابورافع یہودی قتل

یہ ایک بہت بڑا دولتمند یہودی سوداگر تھا۔ خیبر کے قریب ایک گڑھی میں رہتا تھا سیّد الرّسل، شہنشاہِ کل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی رکھتا تھا۔ ہر جگہ آپؐ کی برائی کرتا۔ لوگوں کو آپؐ کے خلاف ابھارتا آپؐ سے جنگ و جدال کرنے کے لئے ورغلاتا آپؐ کے مخالفین کو ہر طرح کی مدد پہنچاتا تھا۔ غرض اسلام کی ترقی میں یہ بدبخت روڑے اٹکایا کرتا تھا۔

آخر رسولِ مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شقی ازلی کے ختم کرنے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے لئے حضرت عبداللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مع چند صحابہ کرام کے مامور فرمایا چنانچہ عبداللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع ہمراہیوں کے ابورافع مردود کو قتل کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے شام ہوتے ہوتے یہ لوگ گڑھی کے نزدیک پہنچ گئے۔ عبداللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں رکیں میں اکیلا جاتا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ موقع پاکر کسی ڈھب سے اُس دشمن دین کا چپکے سے خاتمہ کر دوں گا۔

چنانچہ جب آپ ابورافع کے دروازے کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ اُس کا کوئی گدھا گم ہو گیا ہے۔ اس کی تلاش کے لئے کچھ لوگ مشعل لیکر گڑھی سے نکلے۔ اس موقع کو مناسب سمجھ کر آپ بھی ان تلاش کرنے والوں میں شامل ہو گئے جب وہ سب گدھے کو ڈھونڈ کر واپس ہوئے اور گڑھی میں داخل ہونے لگے تو آپ دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتا ہے۔ دربان سمجھا یہ کوئی گڑھی کا آدمی ہے جو پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ گیا ہے۔ لہٰذا اس نے کہا۔ بھئی جلدی چل نہیں تو میں پھاٹک بند کرتا ہوں۔ آپ فوراً اٹھے اور اندر داخل ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اندر داخل ہوتے ہی ایک گدھے کے تھان میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اور دربان نے جس جگہ کنجیاں رکھیں تھیں اس مقام کا میں نے اچھی طرح خیال رکھا۔ جب دربان سو گیا تو میں نے نہایت خاموشی سے کنجیاں اپنے قبضے میں کر لیں اور ابورافع کے کمرے کے نیچے پہنچا۔ ابھی رات زیادہ نہ گزری تھی۔ قصہ گو ابورافع کو کہانیاں سنا رہا تھا۔ جب وہ خاموش ہوا تو خواب غفلت اس پر مسلط ہو چکا تھا میں اوپر چڑھا اور جس دروازے کو کھولتا اندر سے بند کرتا جاتا تھا تاکہ باہر سے کوئی مدد کے لئے نہ آسکے۔ ابورافع اپنے اہل و عیال کے درمیان سو رہا تھا اس لئے مجھ کو نہ معلوم ہو سکا کہ اُن میں ابورافع کون ہے اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

وہ کہاں سو رہا ہے۔ لہٰذا میں نے ایک معمولی سی آواز دی ابو رافع! وہ بولا کیا ہے۔ بس میں نے فوراً ہی اس پر حملہ کر دیا۔ لیکن تلوار بھرپور نہ پڑی۔ ابو رافع نے ایک چیخ ماری۔ میں فوراً ہی باہر نکل آیا۔ اور ذرا دیر ٹھہر کر آواز بدل کر دوڑا اور کہا یا ابو رافع کیا ہے کیوں چیختے ہو۔ اس نے کہا ارے تیرا برا ہو دیکھ مجھ پر کوئی وار کر کے نکل بھاگا۔ میں نے پھر اس بدبخت پر جھپٹ کر حملہ کیا اور اس مردود کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اس زور سے دبائی کہ پیٹ کی ہڈیوں تک پیوست ہو گئی۔ اب میں وہاں سے نہایت تیزی سے روانہ ہوا زینے سے اترتے وقت جلدی میں زمین سمجھ میں نہ آئی اور پاؤں بڑھا کر کہیں کا کہیں رکھا۔ اس لئے میں گر پڑا۔ پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن میں نے اسی وقت عمامہ پھاڑ کر پنڈلی کو کس کر باندھ دیا اور افتاں و خیزاں گڑھی کے پھاٹک سے باہر آ کر گڑھی سے کچھ فاصلے پر ٹھہر رہا کہ ابو رافع کی موت کی تحقیق کر کے یہاں سے روانہ ہوں گا۔

چنانچہ صبح ہوتے ہی میں نے سُنا کہ نوحہ کرنے والی عورت بالائے قلعہ آئی اور پکار کر کہا کہ میں ابو رافع تاجرِ حجاز کی موت کی خبر سناتی ہوں۔ اب مجھ کو اطمینان ہوا اور میں وہاں سے روانہ ہو کر اپنے ہمراہیوں سے آملا اور ان کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں جلد پہنچنے کی تاکید کر کے خود لنگڑاتا ہوا آہستہ آہستہ ان آگے روانہ ہونے والوں سے قبل آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ من وعن کہا۔ (معجزہ) آپ بہت خوش ہوئے اور چوٹ کی جگہ اپنا دستِ مبارک پھیرا اسی پنڈلی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ گئی اور عبد اللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھے خاصے ہو گئے۔

—:o:—

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضرت خاتونِ جنّت سیّدۃ النسا فاطمۃ الزہرا کی شادی

ہمارے آقا و مولا محبوب خدا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین صاجزادے اور چار صاجزادیاں تھیں۔ دین و دنیا میں ان کا بڑا مرتبہ ہے۔

اوّل سیّدنا حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بچپن ہی میں انتقال فرما گئے انھیں سے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

دوئم سیّدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت بی بی ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے اور ایام شیر خواری ہی میں وفات فرما گئے۔

سوئم سیّدنا حضرت طیّب طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بعد نبوت پیدا ہوئے یہ بھی بچپن ہی میں دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو تشریف لے گئے۔

صاجزادیوں کے نام:-

(۱) حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۳) بی بی اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۴) حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ چاروں صاجزادیاں اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ مبارک سے تھیں۔

بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح عتبہ بن ابولہب سے ہوا۔ پھر سیّدنا حضرت عثمان بن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔ جب بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوگیا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹی اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں۔ اسی لئے آپ کا لقب ذوالنورین مشہور ہوا۔ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سیّدنا حضرت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی ہیں۔ آپ عمر میں اپنی دوسری بہنوں سے چھوٹی اور رسول مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ عزیز اور محبوب بیٹی تھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک بھی آپؓ بہت زیادہ مقبول تھیں۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایسی محبّت تھی کہ جب آپ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کے گھر سے آپؐ کے یہاں تشریف لاتیں تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور آپؓ کے ہاتھ اور پیشانی مبارک کو بوسہ دیتے۔ انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور فرماتے تھے فاطمہؓ میری جان کا ٹکڑا ہے اور یہ بھی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہؓ بہشت کی سب عورتوں کی سردار ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جس بات سے فاطمہؓ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو بھی رنج ہوتا ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی بتول خاتونِ جنّت کی زندگی تک دوسرا نکاح حرام سمجھا تھا۔ کیوں کہ بات موجب ایذائے رسول اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی تھی۔

آپؓ بتول کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔ بتول آپ کو اس لئے کہتے ہیں کہ اس دارِ فانی کی کسی نعمتوں سے آپ کو کچھ دل بستگی نہ تھی آپ ہمیشہ اس دنیا سے کنارہ کش رہتی تھیں۔ بچپن ہی سے آپؓ کے دل میں عبادتِ الٰہی کا دریا موج زن تھا۔ اس واسطے آپؓ بتول کے لقب سے یعنی دنیا کے چھوڑ دینے والی کے نام سے مشہور تھیں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی خوبصورت تھیں اس لئے آپؓ کا لقب[1] زہرا ہوا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی حُور ہے۔

[1] زرقانی جلد ثالث صفحہ ۲۰۳

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا چہرۂ انور ایسا نورانی اور نمایاں تھا کہ اِس کی روشنی سے ظلمت کدہ بھی چمک اٹھتا تھا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بی بی فاطمہ رضی کے چہرۂ انور کی روشنی سے اندھیری رات میں سوئی میں تاگا پرو لیتی تھی۔

جب حضرت سیّدۃ النساءٔ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر شریف پندرہ ۱۵ برس چھ ۶ ماہ کی ہوئی تو آپ رض کے نکاح کا پیغام قریش کے بڑے بڑے سردار اور ذی اثر لوگوں کی طرف سے آئے لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی درخواست قبول نہ فرمائی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ بہ سبب غریبی اور بے مقدوری نکاح کی درخواست کرنے سے ہچکچاتے تھے لیکن سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ پیغام دیجئے۔ انشاءَ اللہ تعالیٰ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی درخواست ضرور منظور فرمائیں گے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نکاح کی درخواست لیکر دیارِ رسالت میں حاضر ہوئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی درخواست نہایت خوشی سے قبول کرلی۔ اُسی وقت جبرئیل علیہ السّلام بھی فرمانِ الٰہی لے کر حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ساتھ کر دیجئے۔ سبحان اللہ مشیت الٰہی بھی یہی تھی کہ بی بی فاطمہ کا نکاح حضرت علی رض کے ساتھ ہو

الغرض حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے علی تمہارے پاس کچھ مہر ادا کرنے کو بھی ہے؟ آپ رض نے عرض کیا میرے پاس ایک گھوڑے اور ایک زرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا گھوڑا تو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جہاد کے لئے رکھ چھوڑو اور زرہ کو فروخت کر ڈالو۔ آپ کے فرمان کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس زرہ کو سیّدنا حضرت عثمان بن عفان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ چار سَو اسی درہم میں فروخت کر ڈالا۔ لیکن سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زرہ کی قیمت ادا کرنے کے بعد زرہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو واپس دیدی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس رقم کو لاکر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دی حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ رقم حضرت بلالؓ کو دی اور فرمایا کہ اس کی خوشبو یعنی عطر وغیرہ لے آؤ اور کچھ رقم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی کہ وہ اِس سے سامانِ خانہ داری منگائیں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تم ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ انصار۔ مہاجرین کو بلا لاؤ۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ گھر میں تشریف لے گئے اور نکاح کے متعلق بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرضی دریافت کی۔

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سن کر شرم کے باعث خاموش رہیں۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی خاموشی سے آپؓ کی مرضی سمجھ لی۔ لہٰذا حکم الٰہی کے بموجب حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیّدہ خاتون کا عقد سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کر دیا اور چار سَو مثقال چاندی جو ایک سَو پچاس تولے کے برابر ہوتی ہے مہر مقرر فرمایا۔ پھر آپ نے ایک تشت چھواروں کا منگوا کر لوگوں کے سامنے رکھا اور حکم دیا کہ چھوارے لوٹ لو۔ لہٰذا صحابۂ کرام نے نہایت احترام و ادب ملحوظ رکھتے ہوئے چھواروں کو لوٹ لیا۔ لیکن آج کل نوجوان چھوارے لوٹتے ہیں مگر ان کو نہ آدابِ محفل کا خیال رہتا ہے نہ بزرگوں کا لحاظ نہ بچوں کے دب جانے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کا اندیشہ۔ یہ خوب نہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ سنّتِ نبوی کو چھوڑ دو۔ ہمارا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ خوشنودی خدا و رسول اسی میں ہے کہ کسی کا دل بھاری نہ ہو۔ سامان کا نقصان نہ ہو۔ نہ کسی کا دل دکھے نہ کسی کے موئے بدن کو نقصان پہنچے۔ نقصان کیسا ہی ہو اس میں نقص آخرت بھی پوشیدہ ہے۔ لہٰذا ایسی مذموم ڈھینگا مشتی سے گریز کرو۔

حضرت خیر النسآ فاطمہ الزّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی

ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین شہنشاہِ دارین صلی اللہ علیہ نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عقد ہونے کے تقریباً دس گیارہ مہینے کے بعد رخصت کیا۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رخصت کرتے وقت حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے ساتھ کر دیا تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیّدنا علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں پہنچ گئیں تو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے مکان پر تشریف لے گئے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت چاہی پھر اندر تشریف لے گئے اور ایک قاب میں پانی منگوایا۔ اس پر دعا پڑھی اور پانی سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر۔ سینہ اور بازو پر چھڑکا۔ پھر حضرت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور وہی پانی اُن پر بھی چھڑکا اور دعا کے طور پر یہ الفاظ فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْھِمَا وَبَارِکْ عَلَیْھِمَا وَبَارِکْ لَھُمَا نَسْلَھُمَا۔ یعنی اے بارالٰہا تو زوجین کے باہمی تعلقات میں برکت عطا فرما اور جوان کے متعلقات ہوں اُن کو بھی برکت عطا فرما پھر بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے فاطمہ میں نے تمہارا نکاح

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اپنے خاندان کے افضل واحسن انسان کے ساتھ کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد) اور (اصابہ)

حضرت بی بی بتول کا جہیز

حضور سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری اور دلاری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز میں ایک پلنگ۔ ایک یمنی چادر۔ ایک چمڑے کا گدا جس میں روئی کے بجائے کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ دو چکیاں۔ ایک مشکیزہ۔ دو عدد مٹی کے گھڑے۔ ایک چھاگل ایک جوڑا چاندی کا بازو بند دیا تھا۔ (النسائی، اصابہ، تواریخ حبیب اللہ وغیرہ)

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا برتاؤ

سیّدنا علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا برتاؤ آپس میں نہایت ہی عمدہ تھا۔ دونوں میاں بیوی میں کوئی ایسی بات نہ ہوئی جس سے ایک دوسرے کو روحانی صدمہ پہنچتا۔ خدانخواستہ اگر بھولے سے کوئی بات ایسی ہو بھی جاتی جو طرفین کے مزاج کے خلاف ہوتی تو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو بلا کر سمجھا دیتے اور بات وہیں کی وہیں ختم ہو جاتی۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مصروفیت

ہمارے آقا و مولا، سیّد الرسل، شہنشاہِ کل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی حضرت بی بی بتول اپنے گھر کے سارے کام اور انتظام خود کرتی تھیں، چکّی چلانا۔ پانی بھرنا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جھاڑو دینا۔ برتن صاف کرنا۔ کھانا پکانا۔ کپڑے دھونا غرض سارے کام آپؓ خود ہی انجام دیتی تھیں۔ چکّی چلاتے چلاتے آپؓ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ جاتے تھے۔ کپڑے بھی جلدی میلے ہو جاتے۔ گھر کے انتظام اور دیکھ بھال کے علاوہ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں گزارتی تھیں اشرف المخلوقات ہونے کی بنا پر ہر شخص کا سب سے بڑا فرض خدائے واحد و قدوس کا ماننا اور اس کی عبادت کرنا ہے۔ حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ عنہا اللہ تبارک تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت گذار اور خشیت الٰہی رکھنے والی بی بی تھیں۔

چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہر وقت عبادتِ الٰہی میں مشغول رہنے کے باوجود بھی گھر کے کام کاج میں فرق نہ آنے دیتی تھیں۔

سیّدنا حضرت سلمانؓ فارسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت بی بی خیر النساءٔ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے کام کاج کرتے وقت بھی اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھتی تھیں خصوصاً چکّی چلاتے اور آٹا وغیرہ پیستے وقت بھی قرآنِ پاک کی تلاوت زبانِ مبارک پر جاری رہتی تھی۔

حضرت ابنِ آعبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میری بیوی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت پیاری بیٹی ہیں، دن بھر گھر کا کام کاج کرتے اور چکی چلاتے چلاتے ہاتھوں میں گٹے پڑ جاتے ہیں اور تھک کر چور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک روز جب کچھ لونڈی غلام آئے جن کو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے۔ لہٰذا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے اس موقع کو مناسب جان کر بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا۔ کہ آج رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلام اور لونڈیوں کو تقسیم کر رہے ہیں۔ تم بھی جاؤ اور حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو ممکن ہے کہ تمہیں بھی کوئی خادمہ عنایت فرما دیں۔ آپؓ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں لیکن اسوقت لوگوں کا ہجوم زیادہ تھا اس لئے آپؓ شرم سے کچھ کہہ نہ سکیں اور واپس چلی آئیں دوسرے دن آں حضرتؐ خود فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور ضرورت دریافت کی۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا حال بیان کر کے آپؐ سے عرض کیا کہ باباجان جو لونڈیاں اور غلام آپؐ کے پاس آئے ہیں۔ ان میں سے ایک لونڈی یا غلام مجھ کو بھی عنایت فرمایئے۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹی جو تم طلب کرتی ہو میں تم کو اُس سے بہترین شے دیتا ہوں۔ جب تم بستر پر سونے کے لئے لیٹو تو سونے سے قبل تینتیس ۳۳ بار سُبحَانَ اللّٰہِ تینتس ۳۳ بار اَلحَمدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکبَرُ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے واسطے لونڈی اور غلام سے کہیں زیادہ افضل ہے محققین نے لکھا ہے کہ اس کو تسبیح فاطمہؓ کہتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اس بہترین عمل میں یہ اثر رکھا ہے کہ کوئی شخص کیسا ہی سخت محنت و مشقت کے کام کاج کر کے تھک گیا ہو اور سوتے وقت یہ تسبیح مبارک پڑھ لے تو اسکا تکان دور ہو جائے گا او صبح سو کر اٹھے گا تو معلوم ہو گا کہ گویا کچھ محنت مشقت ہی نہیں کی۔

غزوۂ احد

گیارہ شوال ۳ھ ہجری میں جنگ اُحد واقع ہوئی۔ اس جنگ کا یہ سبب ہوا کہ غزوۂ بدر میں کفارِ مکہ کے بڑے بڑے اکابرین اور جوان مرد قتل کر دیئے گئے تھے۔ اس لئے قریش مکہ کے دلوں میں جوشِ انتقام بھرا تھا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور جنگ بدر کی شکست کا بدنما داغ اپنے دامن سے دور کرنے کے لئے طرح طرح کی تدبیریں سوچا کرتے تھے چنانچہ ایک روز تمام سردارانِ مکہ اکٹھا ہو کر ابوسفیان کے پاس آئے اور ان کے رفیقوں اور دوستوں سے جو تجارت پیشہ تھے مدد کی خواہش کی۔ انھوں نے ان کی مرضی کے مطابق وہ کثیر رقم جو جنگِ بدر کے زمانے میں اہل قریش کا قافلہ ملکِ شام سے کافی منافع کما کر واپس آیا تھا جس کی تعداد پچاس ہزار مثقال سونا ایک ہزار اونٹ جو ابھی تقسیم بھی نہ ہوئے تھے وہ سب کا سب مسلمانوں سے لڑنے کے لئے چندے میں جمع کر دیا۔ اس مرتبہ مشرکین مکّہ نے مدینۂ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے بڑا زبردست انتظام کیا۔ سب سے پہلے ابوسفیان نے عرب کے دو شاعروں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنی چرب زبانی سے سارے قبائل عرب میں مسلمانوں کے خلاف جوش پھیلائیں چنانچہ ان ناشناس نا عاقبت اندیش مردود شاعروں نے اپنی لفاظی سے سارے قبائل قریش ثقیف اور کنانہ کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آمادۂ جنگ کر دیا۔ اس کے علاوہ وہ عورتیں جن کے شوہر اور بیٹے یا دوسرے عزیز جنگ بدر میں مارے گئے تھے وہ بھی جوش انتقام کے لئے ابل پڑیں اور قسم کھالی جب تک اپنے مقتولوں کے قاتلوں کا خون چوس نہ لیں گے چین سے نہ بیٹھیں گی۔

چنانچہ جب ایک زبردست لشکر جرار تیار ہو گیا جس میں تین ہزار شتر سوار دو سو گھوڑے اور سات سو زرہ پوش پیادہ تھے۔ اس لشکر کے ساتھ بڑے بڑے گھرانے کی عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ اور بھی دیگر اکابرین مکّہ نے اپنی اپنی عورتوں کو اپنے ساتھ لے لیا تاکہ ننگ و ناموس کے خیال سے جان توڑ کر لڑیں گے۔ اور کیسا ہی سخت وقت بھی پڑے تو بھی ان عورتوں کے خیال سے پیچھے نہ ہٹیں گے۔ غرض اس لشکر کا سردار ابوسفیان ہوا۔ عورتوں نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دف بجانا شروع کیا۔ غزوہ بدر میں جن عورتوں کے عزیز و اقارب قتل کر دیئے گئے تھے۔ انھوں نے ان کا مرثیہ بطور رجز پڑھنا شروع کیا تاکہ مشرکین مکہ کا جوش انتقام اور بھڑک جائے۔ جنگ بدر میں جبیر کا چچا۔ مسماۃ ہندہ کا باپ عتبہ یہ دونوں سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ اس لئے ہندہ نے جبیر بن مطعم کے غلام وحشی سے یہ کہا کہ اگر تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا (سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو قتل کر دے گا تو تجھ کو اس صلے میں آزاد کر دیا جائے گا۔ یہ غلام وحشی برچھا پھینک کر مارنے میں غضب کا مشّاق تھا اور مشکل سے اس کا نشانہ خطا کرتا تھا۔ یہ غلام بھی فوج اشقیا کے ساتھ ہو لیا۔

اِدھر کفّار مکہ کی فوجیں مدینہ منورہ کی جانب نہایت ساز و سامان کے ساتھ بڑھیں اِدھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دشمنوں کی خبر ہو گئی۔ آپؐ نے دو آدمیوں کو قریش مکہ کے لشکر کی خبر لینے کے لئے روانہ فرمایا۔ ان قاصدوں نے آکر خبر دی کہ لشکرِ کفّار مدینۂ منورہ کے قریب آگیا ہے اور حوالی مدینہ کی چراگاہوں کو ان کے جانوروں نے چر ڈالا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کے چاروں طرف پہرے بٹھا دیئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلح ہو کر رات بھر مسجد نبوی کے دروازے پر پہرہ دیا۔

صبح ہوتے ہی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کرام، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ چند انصار اور مہاجرین نے یہ رائے دی کہ تمام عورتوں کو کسی محفوظ مقام پر کر دیا جائے اور دشمنوں کا مقابلہ مدینہ منورہ ہی میں رہ کر کیا جائے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول جو اس سے قبل کسی مشورہ میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شریک نہ کیا گیا تھا وہ بول اٹھا کہ میری بھی یہی رائے ہے کہ مقابلہ شہر ہی میں رہ کر کیا جائے لیکن بعض نوجوان صحابۂ کرام کا جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اصرار ہوا کہ نہیں مدینہ منورہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہیئے۔ اتنے میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد زرہ مبارک زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ اب اُن صحابہ کرام کو ندامت ہوئی جنھوں نے مدینہ منوّرہ سے باہر جا کر لڑنے پر اصرار کیا تھا۔ لہٰذا حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ کی مرضی کے خلاف ہم اصرار نہیں کرتے اگر آپ کا مدینہ منورہ سے باہر جانے کو جی نہیں چاہتا تو بہتر ہے کہ مدینہ ہی میں رہ کر مقابلہ کیسا جائے۔

آپؐ نے فرمایا کہ اب پیغمبرِ خدا کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ ہتھیار پہن کر اتار دے چنانچہ آپؐ نے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے وقت صحابۂ کرام سے یہ فرمایا کہ اگر تم ثابت قدم رہو گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ تم کو فتح و ظفر عنایت فرمائے گا۔

الغرض اُدھر بدھ کے دن اہلِ قریش کا لشکرِ جرّار مدینہ منورہ کے قریب پہنچکر کوہِ احد کے متصل خیمہ زن ہوا۔ اِدھر حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز اپنے ایک ہزار اصحاب کو ہمراہ لیکر دشمنوں کے مقابلے کے لئے بڑھے۔ ان ایک ہزار مسلمانوں میں سوؔ زرہ پوش اور دو سوؔ سوار تھے۔ جب حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ اور کوہِ احد کے درمیان پہنچے تو عین موقع پر عبداللہ بن ابی منافق مردود نے دھوکہ دیا کہ سو آدمی جو اس کے ساتھی تھے ان کو یہ کہہ کر واپس لے آیا کہ آج تو لڑائی ہونے کی اُمید نہیں ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اب حضورؐ کے ساتھ صرف سات سَو آدمی رہ گئے لیکن محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور خدا کے بھروسے پر کوہِ احد کی طرف برابر بڑھتے ہی چلے گئے اور عُدوۃ الوادی میں پہنچ کر ٹھہرے یہاں آپؐ اس رُخ سے کھڑے ہوئے کہ کوہِ احد آپؐ کے لشکر کی پشت پر تھا۔

جنگ شروع ہونے سے قبل ابوسفیان نے انصارِ مدینہ کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ اگر تم لوگ میرے چچازاد بھائی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میرے حوالے کردو تو میں تم سے جنگ وجدل نہ کروں گا اور ان کو لیکر بغیر تاخت و تاراج کئے واپس چلا جاؤں گا۔ انصارِ مدینہ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جاں نثار تھے۔ انھوں نے اس مردود کے پیغام کے جواب میں منہ توڑ جواب کہلا بھیجا جس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھی برہم ہو گئے اور آمادہ بہ جنگ ہو کر صفیں آراستہ کرلیں۔

اِدھر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکرِ اسلامی کو اس طرح ترتیب دیا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پرچم جنگ عنایت فرمایا۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار لشکر مقرر فرمایا۔ سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افواجِ زرہ پوش پر حاکم مقرر کیا۔ لشکرِ اسلام کی پشت پر دو پہاڑوں کے درمیان ایک درہ واقع تھا اس درّے سے دشمنوں کے حملے کا سخت اندیشہ تھا اس لئے حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درّہ پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پچاسؔ تیر اندازوں پر افسر مقرر کرکے کھڑا کردیا اور کہا کہ اس درّے کی تم نہایت ہوشیاری سے نگہبانی کرنا۔ اگر دشمن اس طرف مسلمانوں پر حملہ آور ہونا چاہیں تو نہایت دلیری اور بہادری سے تیروں کی بارش کرکے انھیں پیچھے دھکیل دینا اور کسی حال میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خواہ ہماری فتح ہو یا شکست تم اس مقام سے ہرگز ہرگز نہ ہٹنا۔

الغرض طرفین سے صف آرائیاں ہونے کے بعد جنگ شروع ہو گئی شجاعانِ اسلام اور جانثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت جواں مردی و دلیری سے کفّارِ نا ہنجار کو تہہ تیغ بے دریغ کرنا شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصے میں کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ کفّار نے کئی بار لشکرِ اسلام پر درّے کی جانب سے داخل ہونا چاہا لیکن اِدھر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ان کے تیر اندازوں نے تیروں کی بوچھاروں سے انھیں آگے نہ بڑھنے دیا۔ چنانچہ دشمن کے پیر اُکھڑ گئے۔ مشرکین مکّہ اور ان کی عورتیں جو فوج کے ہمراہ تھیں اس بری طرح سر پہ پیر رکھ کر بھاگیں کہ ان کی پنڈلیاں تک کھل کھل گئیں۔ لشکرِ اسلام نے دشمنوں کا تعاقب کیا اور کثرت سے مالِ غنیمت کی طرف ٹوٹ پڑے۔ اِدھر جو تیر انداز درّے کی محافظت کے لئے مقرر کر دیئے گئے تھے۔ جب انھوں نے یہ دیکھا تو مسلمان مالِ غنیمت کے لالچ میں درّے کو چھوڑ کر نیچے اُتر آئے حالانکہ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر چند منع کیا اور روکا کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ تم درّے کو چھوڑ کر نہ جاؤ لیکن یہ نہ مانے اور درّے کو چھوڑ کر مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ مگر سیّدنا حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دس ساتھی فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب اُس درّے پر ڈٹے رہے۔

خالد بن ولید جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے بھاگتے بھاگتے پہاڑ کے درّے کو خالی پا کر فوراً بھاگنے والے کافروں کی ہمّت بلند کر کے درّے کی جانب ٹوٹ پڑے۔ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھی نہایت جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ دشمنوں نے موقع پا کر ایکبارگی مسلمانوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پر پیچھے سے حملہ کر کے گھیر لیا۔ اب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور بنی بنائی بات بگڑ گئی اور کفّار کا غلبہ ہو گیا۔ مسلمانوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا استّر جاں نثارانِ نبیؐ نے جامِ شہادت پیا۔ لشکرِ اسلام کا بڑا حصّہ تتّر بتّر ہو گیا۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ صحابۂ کرام رہ گئے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ حضرت سعد بن وقاصؓ۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ حضرت زبیر بن عوامؓ۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ وغیرہ وغیرہ۔

کفار نے حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکنے شروع کئے ان میں سے ایک پتھر آپؐ کے لبِ اطہر پر آ لگا جس سے دندانِ مبارک شہید ہو گئے۔ دوسرا پتھر آپؐ کے سرِ اقدس پر اس زور سے لگا کہ اس کے صدمے سے خود کی کڑیاں سرِ مبارک میں چبھ گئیں۔ آپؐ کی پیشانی مبارک اور چہرۂ انور پر ایسی چوٹ آئی کہ آپؐ زمین پر گر پڑے۔ اس حالت میں دشمنوں کا لشکر آپؐ پر ٹوٹ پڑا اور چاہتا تھا کہ آپ کو شہید کر دے۔ مگر سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے نہایت شجاعت و بہادری سے دشمنوں پر پے در پے حملے کئے کہ اُن کے دانت کھٹے ہو گئے اور وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکے دوسری مرتبہ کفّارِ ناہنجار اور زیادہ مجمع کے ساتھ حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے چل پڑے تو آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر اپنی جان قربان کرنا چاہتا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ پانچ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو انصار میں سے تھے فوراً حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر آپ کی محافظت کرتے کرتے آپ پر فدا ہو گئے۔ تمام فدائیانِ نبی صلی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

علیہ وسلم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھک کر آپؐ کی سپر بن گئے۔ دشمنوں کی جانب سے جس قدر تیر آتے تھے سب ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بدن پر لیتے اور ایک تیر بھی حضور پر نہ پہنچنے دیتے تھے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمن کی تلوار کو اپنے ہاتھ پر روکا آپ کا ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صورت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت میں تھے۔ کسی صورت سے ابن قمیئہ مردود ان تک پہنچ گیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے نکل بھاگا اور اپنے گروہ میں پکار پکار کر اعلان کر دیا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا اس خبر وحشت اثر سے مسلمان گھبرا گئے اور لشکر اسلام میں کہرام برپا ہو گیا۔ بڑے بڑے شجاعانِ اسلام کے پاؤں اکھڑ گئے۔ انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ چند مسلمان لڑتے لڑتے مغموم ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ آپ نے ان سے پوچھا بھئی تم لوگ مغموم کیوں نظر آرہے ہو کیا بات ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ اتنا سننا تھا کہ اس جوانمرد شیدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت جوش میں آکر کہا آؤ جہاں رسولِ اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جامِ شہادت نوش فرمایا وہاں ہم بھی اپنی زندگی کا خاتمہ کریں۔ ایسے شفیق درفیق ہادی و رہبر کے بعد زندگی بیکار ہے۔ چنانچہ یہ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ مہاجرین نہایت جوش و خروش کے ساتھ دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور کثرت سے دشمنوں کو واصل جہنم کر کے شہید ہو گئے۔ حضرت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی لاش مبارک دیکھی گئی تو بدن مبارک پر اسّی سے زیادہ زخم تھے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضور اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر نے جمیع صحابۂ کرام کو سخت ہراساں اور شکستہ خاطر کر دیا تھا۔ لیکن اسی اثنا میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا پر جا پڑی اُنھوں نے باآوازِ بلند پکار کر کہا۔ اے مسلمانوں خوش اور شاد ہو جاؤ کہ ہمارے تمہارے آقا و مولا مع الخیر موجود ہیں۔ حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو خاموش کیا۔ لیکن اُن کی آواز سنکر جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوق در جوق آپؐ کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ لہٰذا آپؐ مع صحابۂ کرام کے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد ابو سفیان نے نیچے سے پکار کر کہا کیا اس جماعت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ ابو بکرؓ ہیں اور عمرؓ ہیں۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جواب نہ دو۔ ابو سفیان نے بار بار یہی سوال کیا مگر جواب نہ پانے سے خوش ہو کر کہنے لگا۔ اے ہبل تو بلند ہو جا کہ سب مارے گئے۔ اب حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اب جواب دو لہٰذا سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے گرج کر للکارا اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ یعنی اللہ ہی بلند و بالا ہے۔ اور تینوں شخص تیرے ذلیل کرنے کو زندہ ہیں۔ پھر ابو سفیان بولا۔ لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ یعنی ہمارے پاس عُزّٰی ہے اور تمہارے پاس کچھ بھی نہیں۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جواب دیا کہ اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ یعنی ہمارا مالک و مددگار اللہ ہے اور تمہارا مالک مددگار کوئی بھی نہیں۔ پھر ابو سفیان نے پکار کر کہا۔ اَلْحَرْبُ سِجَلٌ یَوْمٌ اُحُد بیوم بدر۔ موعدکم العام القابلُ یعنی لڑائی ختم ہو گئی یوم احد۔ یوم بدر کے برابر ہو گیا اور آئندہ سال پھر جنگ کا وعدہ ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ھو بیننا و بینکم ہاں ہماری تمہاری یہی میعاد ہے۔ اس بحث و مباحثہ کے بعد کفار مکہ۔ مکے کی جانب روانہ ہو گئے اس غزوۂ احد میں اہل قریش کی عورتیں جو لشکر کفار کے ساتھ بدر کے انتقام کے جوش میں آئی تھیں۔ ان مردودوں نے شہدائے احد کی لاشوں کے ناک اور کان کاٹ کر ہار بنا بنا کر پہنے۔ اس جنگ میں ۷۰ مسلمان شہید ہوئے۔ جنگ کے نقصانات میں سب سے بڑا نقصان اور جاں کاہ واقعہ یہ ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمِّ رفیق سیّدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلام وحشی نے جس کو ہندہ نے انعام کے وعدہ پر پہلے ہی سے تیار کر رکھا تھا نیزہ مار کر شہید کر دیا تھا۔ کفار نے آپؓ کی نعشِ مبارک کی بڑی بے حرمتی کی۔ ہندہ بدبخت نے آپؓ کے جسم اطہر سے ناک کان کاٹے اور پیٹ پھاڑ کر آپؓ کا کلیجہ نکال کر دانتوں سے چبایا۔ جب نگل نہ سکی تو اگل دیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عمِ شفیق سیّد الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہو جانے کا بڑا زبردست صدمہ گزرا۔

اس جنگ میں رسول مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخمی ہونے اور شہید ہونے کی خبر سنکر مدینہ منوّرہ سے چند محترم خواتین دوڑی ہوئی آئیں حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو دھویا آپ کی پیشانی مبارک کا خون کسی صورت سے تھمتا ہی نہ تھا۔ بی بی سیّدہ خاتونؓ نے فوراً چٹائی جلا کر زخم میں بھرا تو خون رکا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ۔ اُم سلیم اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں وغیرہ نے مشکیزے میں پانی لا کر زخمیوں کو پلایا۔ جس وقت دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں پر عام حملہ کر دیا۔ اور سرکارِ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ابد قرار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم خطرے میں پڑ گئے، تو اُس وقت فوراً ہی اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جھپٹ کر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور اپنا سینہ سپر کر دیا۔ جب دشمن آپ کی طرف بڑھتے تو بی بی اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیر اور تلواروں سے دشمنوں کو روکتیں اور حضور پُر نور تک نہ پہنچنے دیتیں۔ جب ابن قمیّہ نے سرکار ابد قرار پر وار کیا تو انھوں نے اس مردود کو تلوار ماری مگر وہ بد بخت دُہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے کارگر نہ ہوئی۔

جنگ ختم ہونے کے بعد حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی طرف متوجہ ہوئے۔ سارے شہیدوں میں سیّد الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعشِ مبارک کو اس حال میں دیکھ کر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو او زیادہ صدمہ ہوا۔ آپ نے شہیدوں کو بے غسل و کفن انھیں خون آلود کپڑوں میں جو وہ پہنے ہوئے تھے دفن کر دیا۔ اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین لاشیں دفن کیں۔

اس لڑائی کا مفصل واقعہ کلام پاک کی سورۂ آل عمران میں موجود ہے۔

غزوۂ حمراء الاسد

ابھی رسولِ مکرم، نبی معظم، صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ غزوہ احد سے واپس آکر زخموں کی مرہم پٹی میں مصروف ہی تھے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ابو سفیان مردود آں حضرت کے مع الخیر ہونے کی خبر پاکر سخت پشیمان ہوا اور خیال کیا کہ میری فتح ہی کیا ہوئی جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ ہیں چنانچہ حضور مبارک صلی اللہ کے خلاف ارادہ بد لیکر مع لشکر کے مدینۂ منورہ کی جانب پلٹ پڑا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپؐ یہ خبر سنتے ہی فوراً ان جاں نثار صحابۂ کرام کو ہمراہ لیکر ابو سفیان کی طرف بڑھے جو کل جنگِ احد میں شریک ہوئے تھے۔ اگرچہ یہ صحابۂ کرام خستہ اور زخمی تھے لیکن حضورؐ کا حکم پاتے ہی نہایت جواں مردی کے ساتھ حضور کے ہمراہ بڑھے۔

جب ابو سفیان نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف آتے ہوئے سنا تو گھبرا گیا اور خیال کیا کہ اگر ہم اس مرتبہ شکست کھا گئے تو ہماری بنی بنائی بات بگڑ جائے گی اور سخت سبکی ہوگی۔ لہٰذا ابو سفیان نے اونچ نیچ سوچ کر پھر لڑنا مناسب نہ سمجھا اور نہایت تیزی کے ساتھ مکّے کی طرف واپس اُڑا۔

اِدھر حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینۂ منورہ سے باہر نکل کر آٹھ کوس کے فاصلہ پر مقام حمرا ٔالاسد تک پہنچے اور یہاں تین دن تک مقیم رہ کر باشوکت وعظمت مدینۂ منوّرہ واپس تشریف لائے۔ چونکہ آپؐ منزل حمرا ٔالاسد تک تشریف لے گئے تھے اس لئے اس غزوہ کا نام حمرا ٔالاسد مشہور ہوا۔

غزوۂ بدر ثانی

ابو سفیان غزوۂ احد میں کہہ گیا تھا کہ آئندہ سال مقام بدر میں جنگ پھر شروع ہوگی۔ صحابۂ کرام نے اس کو منظور کر لیا تھا چنانچہ ابو سفیان حسب وعدہ قریش مکہ کی ایک فوج لیکر بڑھا اور مقام ظہران تک آکر ٹھہر گیا۔ یہاں سے ابو سفیان نے اپنا ایک قاصد مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا کہ وہ جا کر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر دے کہ ابو سفیان ایک زبردست لشکر جرار کے ساتھ میدانِ بدر میں پہنچا ہی چاہتا ہے۔ اس قاصد نے مدینہ منورہ پہنچ کر جاں نثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کہی۔ انھوں نے یہ سنتے ہی کہا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی ہمیں اللہ کافی اور وافی ہے۔ وہی بگڑی کا بنانے والا ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صلی اللہ علیہ وسلم ڈیڑھ ہزار لشکرِ اسلامی لیکر میدانِ بدر میں رونق افروز ہوئے لیکن ابو سفیان مردود مارے خوف کے میدانِ بدر تک نہ آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آٹھ روز تک مقیم رہے۔ صحابۂ کرام نے اس مقام پر مال تجارت میں کافی منافع کمایا۔ چنانچہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا لہذا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع جمیع صحابۂ کرام خوش وخرم بلا جنگ کئے واپس تشریف لائے۔

واقعہ رجیع

دس شیدایانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

جنگ احد میں طلحہ بن ابی طلحہ کی بیوی سلافہ کا شوہر اور اس کے چار نوجوان لڑکے قتل کر دیئے گئے تھے۔ سلافہ کے دو نوجوان لڑکے سیّدنا حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے مارے گئے تھے۔ اس کے سینے میں جوش انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ لہٰذا اس مردود عورت نے قسم کھالی تھی کہ جب تک ہم حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاسۂ سر میں شراب نہ پی لیں گے سارے عیش وآرام کو حرام سمجھیں گے۔ چنانچہ سلافہ بدبخت نے چاروں طرف اعلان کرا دیا کہ جو شخص عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندہ پکڑ لائے گا یا ان کا سر کاٹ کر لے آئے گا۔ میں اُسے ایک سو اونٹ انعام دوں گی۔

چنانچہ سفیان بن خالد مردود سو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں سلافہ کے پاس گیا اور کہا کہ سلافہ اِس کام کو میں حل کر دوں گا۔ لہٰذا سفیان بن خالد مردود نے اپنے چند آدمیوں کو منافقانہ مسلمان نما بنا کر حضور سرور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں روانہ کیا اور انھیں یہ سکھا دیا کہ تم مدینے پہنچ کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہنا کہ ہم اور ہمارے قبیلہ عضل[1] کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں لیکن اس بات کی آرزو ہے کہ اگر حضور چند ایسے آدمیوں کو ہمارے ہمراہ کر دیں جو ہماری قوم کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیں اور اس بات کی بڑی کوشش کی کہ حضور عاصم بن ثابت کو ہمارے ہمراہ ضرور کر دیں کہ وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ دوسری طرف حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملے اور محبّت آمیز باتیں کیں اور ان سے کہا کہ اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کو ہمارے ساتھ کر دیں تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ الغرض آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابۂ کرام کو بہ سرکردگی حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ کر دیا۔

جب آپ لوگ عسفان اور مکّے کے درمیان میں پہنچے تو ان منافقوں میں سے ایک آدمی نے تیزی سے بڑھ کر سفیان بن خالد مردود سے خبر کر دی۔ وہ مردود دو سَو مسلح آدمیوں کو لے کر آ پہنچا۔ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مردودوں کے تیور دیکھ کر سمجھ گئے کہ ان بد بختوں نے ہمیں دھوکہ دیکر یہاں بلایا ہے۔ آپ یہ بھی سن چکے تھے کہ سلافہ بد بخت ہمارے کاسۂ سر میں شراب پینا چاہتی ہے۔ لہٰذا آپ فوراً اپنے ساتھیوں کو (مسلمانوں کو) لیکر ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔ جب دشمن سیّدنا حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ کے بالکل قریب پہنچ گئے تو آپؓ نے اپنے رفیقوں سے کہا بھئی اب تو نہایت ہمّت و استقلال کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اور حصول شہادت کو غنیمت سمجھو۔ سفیان بن خالد مردود نے کہا کہ اے عاصم تم ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو کیونکہ تم ہم سے مقابلہ

---

[1] عضل ایک قبیلے کا نام ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نہیں کر سکتے۔ سیّدنا حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے للکارا کہ اے مشرکو ہم کو اپنی جان کا قطعی خوف نہیں ہے۔ راہِ حق میں سر دینا ہمارا کام ہے۔ کفار نے کہا تم جلدی نہ کرو نہ اپنی جان کو خطرے میں سمجھو ہم تمہیں امان دیں گے۔ سیّدنا حضرت عاصم بن ثابتؓ نے جواب دیا۔ ہم کافر یا مشرک کی امان لینا نہیں چاہتے۔ میں نے سنا ہے کہ سلافہ نے قسم کھائی ہے کہ وہ میرے کاسۂ سر میں شراب پیے گی۔ اتنا کہہ کر یہ جاں نثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو گیا اور عرض کیا کہ اے بارالٰہا تو میرے حال کی خبر اپنے پیارے اور دلارے محبوب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ لہذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اسی دم آپ کے حال کی خبر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی۔ اس کے بعد حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمنانِ اسلام پر تیر برسانا شروع کر دیا۔ جب تیر ختم ہو گئے تو آپ لوگ نیزوں سے لڑے۔ جب نیزے بھی ٹوٹ گئے تو آپ لوگوں نے تلواریں سوت لیں اور کافروں کو جہنم رسید کرنا شروع کیا۔ لیکن ان کی تعداد برابر بڑھتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہو کر گر پڑے اور جان توڑتے وقت انھوں نے درگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ اے بارالٰہا میں نے تیرے دین برحق کی اشاعت وحمایت کے لئے جان دی ہے تو میرے سر اور جسم کو کافروں کے ہاتھوں سے بچا کہ یہ سر تیرے پیارے محبوبؐ کے آگے جھک چکا ہے۔ اور تیری راہ میں میں لٹ چکا ہے لہذا سلافہ کی شراب نوشی سے میرے سر کو محفوظ رکھ اتنا کہہ کر آپ جاں بحق تسلیم ہو گئے۔

حضرت عاصم کی لاش مبارک پر شہد کی مکھیوں کا پہرا

چنانچہ کفار بداطوار نے چاہا کہ سیّدنا حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے سراقدس کو تن سے جدا کر کے سلافہ بدبخت کے پاس لے جا کر سَو اونٹ انعام کے حاصل کریں۔ لیکن خدائے واحد و قدس نے شہد کی مکھیوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور فوراً میرے جاں نثار نبی کی لاش مبارک کی حفاظت کرو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چشم زدن میں شہد کی مکھیوں کا جھنڈ کا جھنڈ آپہنچا اور سیدنا حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک کو گھیر لیا اور جو کافر مردود آپ کی لاش کے قریب آتا یہ اس کے اس بری طرح لپٹ جاتیں کہ وہ اپنی جان نوچتا ہوا بھاگتا۔ چنانچہ اس قدرت نے کسی مردود کو آپؓ کی لاش مبارک کے قریب پھٹکنے نہ دیا۔ جب رات ہوئی تو کافروں نے خیال کیا کہ اس وقت شہد کی مکھیوں کا کچھ زور نہیں چل سکتا لہٰذا اسوقت چل کر ان کا سر کاٹ لانا چاہیئے ادھر کفار نا ہنجار حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کو کاٹنے کے لئے چلے۔ اُدھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک زبردست سیلاب بھیجا جو سیدنا حضرت عاصم بن ثابت کی نعشِ مبارک کو بہا لے گیا اور کفار اپنا منہ لے کر رہ گئے۔

جب سفیان بن خالد مردود انعام لینے کی غرض سے سلافہ کے پاس گیا اور کہا کہ ہم نے عاصم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو قتل کیا ہے لہٰذا حسبِ وعدہ تو سَو اونٹ ہمارے حوالے کر۔ سلافہ نے اپنے غلام سے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ جو کوئی عاصمؓ کا سر لائے یا زندہ گرفتار کر کے میرے حوالے کر دے گا تو میں اس شخص کو ایک سَو اونٹ دوں گی۔ لیکن تو نے تو دونوں شرطوں میں سے ایک بھی پوری نہ کی۔ اس لئے تو انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا یہ بدبخت اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔

حضرت عاصمؓ کے ساتھیوں کا حال

سیدنا حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفیقوں کا یہ حال ہوا کہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سات آدمی کافروں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اور دو۲ آدمیوں کو کفار ناہنجار دھوکے سے گرفتار کر کے مکے لے گئے۔ جہاں ان بدبختوں نے ان دونوں بزرگوں کو فروخت کر ڈالا۔ ان دونوں بزرگوں میں سے ایک کا نام حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ دوسرے کا نام زید بن وثنہ تھا۔

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامر بن نوفل کی لڑکیوں نے ایک سو۱۰۰ اونٹ دیکر خرید کیا۔ چونکہ جنگ بدر میں آپ کے ہاتھوں سے ان کا باپ مارا گیا تھا۔ اس لئے نوفل کی لڑکیوں نے آپ کو خرید کر قتل کرنے کی غرض سے بیڑیاں پہنا کر سخت قید میں رکھا اور ایک مدت تک قید میں رکھنے کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی سولی پر چڑھا دیا اور بری طرح برچھیوں سے زخمی کر کے شہید کر ڈالا۔ دوسری طرف حضرت زید بن وثنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صفوان بن امیّہ نے پچاس۵۰ اونٹ دیکر مول لے لیا اور عتبہ کے باپ کے خون کے عوض میں آپ کو بھی شہید کر دیا۔

حضرت عاصمؓ کے قاتل سفیان بن خالد کا قتل

رسولِ مکرّم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدنا حضرت عاصم بن ثابت اور ان کے ہمراہیوں کے شہید ہو جانے کا بہت صدمہ ہوا۔ لہٰذا آپ نے حضرت عبداللہ انیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیان بن خالد ملعون کے قتل کرنے پر مقرر فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفیان بن خالد مردود کو پہچانتے نہ تھے۔ چنانچہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بدبخت کا سارا حلیہ بتایا اور فرمایا کہ جب تم اس کے سامنے پہنچو گے تمہارے دل میں کچھ خوف سا پیدا ہو گا۔ الغرض حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اجازت دیں کہ جب میں اس مردود کے سامنے پہنچوں تو جو بھی میرا جی چاہے میں اس سے گفتگو کروں۔ آپؐ نے اجازت عطا فرمائی۔ اب حضرت عبداللہ بن اُنیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر نہایت دلیری کے ساتھ اس بدبخت کے قتل کی غرض سے روانہ ہوئے رات دن منازل دشوار طے کرتے ہوئے بطن عرفہ میں پہنچے وہاں سفیان بن خالد مردود کو دیکھا۔ آں حضرتؐ کے بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق اس کو پایا۔ لہٰذا آپ اس مردود کے پاس گئے آپ کے پہنچتے ہی اس نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ آپ نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر لشکر کشی کرنے کی تیاری کر رہے ہیں لہٰذا میں بھی ہر طرح آپ کے ساتھ ہوں اس کے علاوہ اور بہت سی خوشامدانہ باتیں کیں جس سے سفیان بن خالد راضی ہوگیا۔ آپ اس کے خیمہ میں مقیم ہو گئے۔ ایک روز موقع پاکر آپ نے اس مردود کا سر کاٹ لیا اور سر لیکر نہایت دلیری اور ہوشیاری کے ساتھ مدینہ منورہ کا راستہ لیا۔ اِدھر سفیان مردود کے آدمی ہر طرف دوڑ پڑے حضرت عبداللہ بن اُنیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے چلتے ایک غار میں چھپ گئے۔ اللہ کے حکم سے اس غار کے منہ پر مثل غار ثور کے مکڑی نے جالا تان دیا۔ دشمن یہاں تک آئے لیکن جالا وغیرہ دیکھ کر واپس چلے گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار سے نکل کر خطرناک اور دشوار گزار راستے طے کرتے ہوئے مدینہ منوّرہ پہنچے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سفیان مردود کا سر ناپاک آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کو ایک عصا دیا اور فرمایا کہ تم اس عصا کو باغِ بہشت میں اپنے ہاتھ میں رکھنا اس صورت سے آپؐ نے ان کو جنّت کی بشارت دی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت اس عصائے مبارک کو اپنے ساتھ کفن میں رکھنے کی وصیت کی چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور وہ عصا بھی آپ کے ساتھ دفن ہوا۔

واقعۂ بیرِ معُونہ

سکھ ہجری میں بیرِ معونہ کے مقام پر جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کو دھوکا دیکر بڑے بڑے صحابۂ کرام کو شہید کر ڈالا۔ مورخین نے اس واقعہ کو اس طرح لکھا ہے کہ ایک روز ابو براء نجدی جو قبیلۂ بنی کلاب کا سردار تھا حضور سرورِ کونین شہنشاہِ دارین، صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپؐ نے اس کو مسلمان ہو جانے کی تلقین فرمائی۔ اس نے ایمان تو نہ قبول کیا لیکن مذہب اسلام کی بڑی تعریف کی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میری قوم دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا لہٰذا اس نے حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی کہ آپ میری قوم کی ہدایت کے لئے کچھ آدمی میرے ساتھ کر دیں تاکہ وہ لوگ ان کے وعظ ونصیحت سے اسلام قبول کر لیں۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اہلِ نجد کی طرف سے خطرہ ہے ابو براء نے کہا کہ جو لوگ میرے ساتھ تبلیغ اسلام کے لئے چلیں گے میں اُن کا ضامن ہونگا۔ مجال نہیں کہ کوئی اُن پر آنکھ اٹھا سکے۔

آں حضرتؐ نے ستّر اصحاب کو جو قاری القراء یعنی قرآنِ پاک کے پڑھانے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

والے تھے اور سب کے سب نہایت مقدس درویش صفت اور مقبول صحابہ میں سے تھے۔ ابو براء کلابی نجدی کے ساتھ کر دیا اور حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سبھوں پر امیر مقرر کیا اور ان کو ایک نامہ بنام عامر بن طفیل کے دعوتِ اسلام قبول کرنے کا دیا۔ یہ لوگ مدینہ منورہ سے چل کر بیر معونہ پر پہنچے (جو مدینہ سے چار منزل پر واقع ہے) یہاں سبھوں نے قیام کیا حضرت منذر بن عمرو رضؓ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نامہ حرام بن ملحان کے ہاتھ عامر بن طفیل کے پاس بھیجا جو نجدیوں کا سردار تھا۔

عامر بن طفیل جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس نے حرام بن ملحان کو قتل کرا دیا اور آس پاس کے قبائل کو دعوت دی کہ فوراً مسلح ہو کر آ جائیں لہٰذا دم کی دم میں ایک زبردست فوج تیار ہو کر آ موجود ہوئی۔ عامر بن طفیل مردود نے اِس لشکر کو مسلمانوں کے قافلے کی طرف روانہ کر دیا اور تاکید کر دی کہ مسلمانوں کا قافلہ جہاں پر مل جائے ختم کر دو۔

اِدھر صحابۂ کرام نامہ بر کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ واپس آ جائے اور حال معلوم کر لیں تو آگے بڑھیں۔ جب نامہ بر کے واپس ہونے میں عرصہ گزرا تو صحابۂ کرام کا قافلہ بیر معونہ سے روانہ ہوا۔ مسلمانوں کا قافلہ ابھی تھوڑے ہی فاصلے پر پہنچا تھا کہ دشمنوں کی فوج آ پہنچی اور طرفین میں زبردست جنگ شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ سارے صحابۂ کرام کفار سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے اتفاق سے دو صحابی حضرت حارث بن صمّہ اور عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچ گئے۔ ان کے بچنے کا یہ سبب تھا کہ جس وقت مسلمانوں کا قافلہ بیر معونہ پر ٹھہرا ہوا تھا یہ دونوں اپنے اپنے اونٹ کو چرانے کی غرض سے جنگل کی طرف لیکر نکل گئے تھے۔ لیکن جب واپس ہوئے تو اپنے قافلے کی جگہ پر گرد و غبار

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور پرندوں کو اڑتے ہوئے دیکھا اُس جگہ مسلمانوں کے بجائے کافروں کا لشکر کھڑا پایا۔ آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ عمرو بن اُمیّہ نے کہا کہ چلو اس حال کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کریں۔ حارث بن صمّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بھئی جہاں ہمارے سارے ساتھی راہِ حق میں شہید ہو گئے ہم بھی چل کر شہید ہو جائیں۔ چنانچہ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھپٹ کر کافروں پر حملہ کیا اور بات ہی بات میں چار کافروں کو واصلِ جہنم کر کے شہید ہو گئے اور حضرت عمرو بن اُمیّہ کو بنو نضیر کا آدمی خیال کر کے ڈاڑھی مونچھیں ترشوا کر چھوڑ دیا۔ جب عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آ رہے تھے۔ راستے میں انھیں دو آدمی ملے انھوں نے ان دونوں شخصوں کو بنی آمر کا آدمی سمجھ کر قتل کر دیا۔ مدینہ منورہ پہنچکر عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے واقعات بیان کئے۔ حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کے شہید ہو جانے کا سخت صدمہ گزرا۔ پھر عمرو بن امیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں آدمیوں کا حال بیان کیا جن کو انھوں نے راستے میں بنو عامر کا رکن سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ آپ نے سنکر فرمایا کہ۔ تم نے کیا کیا وہ دونوں بنو نضیر کے آدمی تھے جو ہماری امان میں آ چکے تھے۔ اب تو ان کا خون بہا ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔

غزوۂ بنو نضیر

اس واقعہ کے بعد سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم اُن مقتولین کے معاملے کو طے کرنے کی غرض سے جن کو عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ نے غلطی سے بنی عامر کا سمجھ کر قتل کر ڈالا تھا۔ قبیلۂ بنو نضیر کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ سیّدنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تھے۔ بنو نصیر کے لوگ آپؐ کے ساتھ بڑی خنداں پیشانی سے پیش آئے اور آپؐ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھا کر بڑی چاپلوسی اور خوشامدانہ باتیں کرنے لگے۔ لیکن ان لعینوں نے آپس میں ایک زبردست خفیہ سازش یہ کی کہ دیوار پر سے ایک بڑا پتھر گرا کر۔ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کو ختم کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے راز سے اپنے پیارے حبیبؐ کو فوراً بذریعہ وحی آگاہ کر دیا۔ آپؐ اسی وقت وہاں سے اٹھ کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے اور بنو نصیر کو کہلا بھیجا کہ تم نے میرے لئے ارادہ فاسد کیا تھا لہٰذا عہد شکنی تمہاری طرف سے شروع ہوئی اس لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ دس دن کے اندر تم محلۂ بنی نصیر چھوڑ کر کہیں نکل جاؤ ورنہ اس مہلت کے بعد جو ملے گا قتل کر دیا جائے گا۔ ان یہودیوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی کچھ سماعت نہ کی اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

دس دن کی میعاد گزر جانے کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نصیر پر لشکر کشی کی اور ان کے قلعے کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ کئی دن تک محصور رکھنے کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو زیر کرنے کے لئے ان کے کھجور کے درختوں کو جلا دینے کا حکم نافذ فرمایا۔

یہودی ان کھجوروں کے درختوں کو اولاد کے مثل محبوب رکھتے تھے لہٰذا جب اُن کے درختوں میں آگ لگائی جانے لگی تو عاجز و ناچار ہو کر امن کی درخواست پیش کی آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ بنو نصیر مال و متاع میں سے جس قدر اونٹ لے جا سکیں لے جائیں لیکن لڑائی کے ساز و سامان ہتھیار وغیرہ نہیں لے جا سکتے چنانچہ بنو نصیر اپنے گھر بار چھوڑ کر بعض خیبر کی طرف چلے گئے اور بعض ملکِ شام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں جاکرآباد ہو گئے۔ مفسرین کرام علماءِ عظام کا بیان ہے کہ سورۂ حشر غزوے میں نازل ہوئی۔

غزوۂ خندق

قبیلۂ بنی نضیر کے جو لوگ حوالی مدینہ منورہ سے جلاوطن ہو کر مقام خیبر میں جاکرآباد ہو گئے تھے ان میں ایک شخص حیی بن اخطب نامی بڑا شریر اور مفسد تھا۔ اُس کو اِس ذلت سے جلاوطن ہونے کا بڑا صدمہ تھا۔ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام لینے کی فکر میں بیقرار رہتا تھا۔ ایک روز یہ مردود چند شریروں اور مفسدوں کو اپنے ہمراہ لے کر مکۂ معظمہ میں آیا اور اہل قریش کو بہکاکر مسلمانوں کے خلاف اُبھارا۔ ابو سفیان سردارِ قریش جو مسلمانوں کا پہلے ہی دشمن تھا۔ چار ہزار آدمی مسلح لیکر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا۔ پھر یہ مفسد اور شریر یہودی قبیلۂ غطفان کے لوگوں کے پاس گئے اور ان سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی خوشامدیں کیں۔ اور اس شرط پر ان لوگوں کو راضی کیا کہ ہم اپنے باغات کی ایک سال کی پیداوار ساری کھجوریں تم کو دیدیں گے۔ یہ لوگ چھ ہزار آدمیوں کا ایک لشکر جرّار مرتب کر کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے اور مقام مران الظہران میں پہنچکر ابو سفیان کے لشکر سے مل گئے اب ان کافروں کی تعداد دس ہزار ہو گئی اور یہاں سے سب شامل ہو کر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔ جب حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خبر پہنچی تو آپ نے صحابۂ کرامؓ کو اکٹھا کر کے مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ سیّدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی غنیم لشکر کشی کرتا ہے اور اس

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہوتی تو شہر کے گرد خندقیں کھود لیتے ہیں اور اس کی آڑ لیکر لڑتے ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ رائے پسند فرمائی اور کوہِ سلع کے قریب خندق کھودنے کا حکم نافذ فرمایا۔ چنانچہ جمیع جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھودنے میں مصروف ہو گئے اور حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی خندق کھودنے میں صحابۂ کرام کے دوش بدوش رہے۔ اتفاق سے خندق میں ایک ایسا زبردست پتھر نمودار ہوا جس کے توڑنے سے صحابۂ کرام عاجز ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال اپنے دستِ مبارک میں لیکر اس پتھر پر ضرب لگائی تو ایک تہائی پتھر ٹوٹا اور اس میں سے ایک بجلی چمکی جس کی روشنی میں آپؐ کو ملکِ شام کے محلات نظر آئے۔ آپؐ نے نعرہ تکبیر لگایا (اللہ اکبر) اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ملک شام عنایت فرمایا۔ دوسری بار پتھر پر کدال مارا تو پھر ایک بجلی سی چمکی جس کی روشنی میں آپؐ کو ملک فارس کی عمارتیں نظر آئیں آپؐ نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ملک فارس عطا فرمایا۔ آپؐ نے پھر تیسری بار کدال پتھر پر مارا اس مرتبہ پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اس میں پھر ایک روشنی سی نمایاں ہوئی جس کی چمک میں آپ نے قصرات یمن دیکھا۔ پھر نعرۂ تکبیر لگا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ملک یمن عنایت فرمایا چنانچہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ملک یمن و شام اور فارس مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔

الغرض جب یہ خندق بیس روز میں تین ہزار گز متبرک و مقدس ہاتھوں سے کھد کر تیار ہو گئی تو آپؐ نے لشکر اسلام کو مرتب فرمایا۔ ادھر کافروں نے بھی اپنی فوجوں کا ڈیرا خیمہ تورو ما کی سیل گاہوں سے لگا کر کوہِ احد کے قریب تک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

استادہ کیا - اس غزوہ کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں۔ احزاب جمع حزب کی ہے اور حزب کے معنیٰ جماعت کے ہیں۔ چونکہ عرب کی مختلف جماعتیں اس جنگ میں شامل تھیں اس لئے اس جنگ کا نام غزوۂ احزاب مشہور ہوا۔

اسی اثنا میں دشمنانِ اسلام نے قبیلۂ بنو قریظہ کو جو مسلمانوں کے موافق اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عہد تھا چاپلوسی کی باتیں کرکے اس کو بھی اپنی طرف شامل کر لیا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے اتمام حجت کیلئے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنو قریظہ کے لوگوں کو سمجھانے کے لئے بھیجا۔ لیکن ان کی سمجھ میں نہ آیا اور وہ اپنے معاہدے سے پھر کر ادھر شامل رہے۔

یہ محاصرہ مسلسل ایک ماہ تک نہایت شدت سے قائم رہا۔ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر تین تین فاقے ہو گئے ایک اور جانثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک سے بیچین و پریشان ہوکر اپنے اپنے پیٹ کھول کر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دن کا فاقہ ہے اور پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسکین خاطر کے لئے اپنا شکم مبارک دکھلایا تو آپ کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ صحابۂ کرام کو یہ دیکھ کر تسکین ہوگئی۔ یہ محاصرہ بھی ایک زبردست محاصرہ تھا کفّار بداطوار نے خندق پار کرنے کی بڑی کوششیں کیں۔ لیکن جب خندق پار نہ کر سکے تو دور ہی سے تیر برسانا شروع کئے لیکن کامیاب نہ ہو سکے تو۔ اہل قریش کے چند سب سے مشہور بہادر سردار اپنے لشکر سے نکل کر مسلمانوں کی طرف بڑھے۔ جب خندق کے قریب پہنچے تو ان سرداروں نے خندق کو دیکھ کر کہا کہ ارے یہ مکر و فریب کا طریقہ عرب میں پہلے تو نہ تھا۔ ان سرداروں میں عمر بن عبدود ایک نہایت ہی بہادر اور دلیر پہلوان تھا جو سارے عرب

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں ایک ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ یہ بدبخت جنگِ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اس نے یہ عہد کر لیا تھا کہ جب تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بدلہ نہ لے لوں گا سر میں تیل نہ ڈالوں گا۔ چنانچہ اس مردود نے خندق کو ایک جگہ سے تنگ پاکر اپنا گھوڑا کدایا اور خندق کو پار کر لیا وہاں پہنچکر للکارا کہ کون ہے جو ہم سے مقابلہ کرے اتنا سنکر سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں آتا ہوں۔ لہذا حضورِ مکرم، نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدرِ کرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اپنی ذوالفقار عنایت فرمائی اور اپنے دستِ مبارک سے ان کے سرِ اقدس پر عمامہ باندھا اور دعائے محفوظی فرما کر عمر بن عبدود مردود کے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ آپ نے جاتے ہی عمر بن عبدود سے کہا اے عمر تو اسلام قبول کر لے۔اس نے کہا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بن عبدود کے سامنے گئے تو اس نے ہنس کر کہا کہ اے علیؓ ابھی لڑکے ہو میں تم پر کیا وار کروں کیوں کہ تمہارے باپ ابوطالب سے اور مجھ سے دوستی تھی تم میرے بھتیجے ہوتے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کر دوں۔ سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے عمر بن عبدود میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے قتل کر دوں۔ اُس وقت عمر عبدود گھوڑے پر سوار تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیادہ تھے آپ کی باتیں سنکر عمر بن عبدود غصّے میں طیش کھا کر نیچے کود پڑا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر وار کیا آپؓ نے اس کا وار اپنی ڈھال پر روک کر اس مردود پر ایسا وار کیا کہ آپ کی تلوار اُس کا شانہ کاٹتی ہوئی نیچے اتر آئی اور وہ بدبخت جہنم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

واصل ہوا۔ آپ نے بآواز بلند اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی آواز سنکر خود بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا اور سارے صحابۂ کرام نے کڑک کر نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا۔ اس واقعے سے مسلمانوں کے دل شیر ہو گئے اور کفّارِ ناہنجار پر مُردنی چھا گئی۔

دشمنانِ اسلام کا عورتوں پر حملہ

جنگ شروع ہونے سے پہلے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کی عورتوں بچوں کو ایک قلعہ میں محفوظ کر دیا تھا عمر عبد ود مردود کے قتل ہو جانے پر کفّارِ بداطوار کا جوش انتقام بھڑک اٹھا اور جب یہ بد بخت جوانانِ اسلام کا کچھ بنا بگاڑ نہ سکے تو عورتوں کے قلعے پر حملہ آور ہو ئے اس قلعہ میں سوا عورتوں کے کوئی مرد نہ تھا۔ سب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور نہ یہ کسی کو امید تھی کہ یہ مردود عورتوں پر حملہ کریں گے۔ چنانچہ ان شریروں میں سے ایک بد بخت یہودی اپنی جوانمردی دکھاتا قلعہ کے پھاٹک تک پہنچ گیا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس شریر کو قلعہ کے پھاٹک کی جانب بڑھتے دیکھا تو آپ فوراً نہایت دلیری کے ساتھ نیچے اُتریں اور خیمہ کی ایک چوب اکھاڑ کر اس زور سے اس مردود یہودی کے سر پر ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ چوٹ لگتے ہی وہ مردود بدحواس ہو گیا۔ آپ نے فوراً اس کے ہتھیار اپنے قبضے میں کر لئے اور اسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ کر کافروں کی جانب پھینک دیا۔ اس واقعہ سے سارے یہودی ڈر گئے اور یہ سمجھے کہ اس قلعہ میں بھی مسلمانوں کا لشکر چھپا ہے۔ بنا بریں اپنے خیمے کی طرف واپس ہو گئے۔ اس غزوے میں کفار کے سارے قبیلے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اکٹھا ہوئے تھے اُن کی تعداد تقریباً چوبیس ۲۴ ہزار آدمیوں کی تھی لیکن محاصرہ کے طویل ہونے پر کفار پریشان ہو گئے مزید براں چوبیس ہزار آدمیوں کے لئے سامان پہنچنے میں بڑی دشواریاں لاحق ہو گئیں۔ ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو یہ مدد پہنچی کہ ایک تو سردی کا زمانہ تھا ہی دوسرے ایسا دھواں دھار پانی برسا اور ایسی تیز ٹھنڈی ہوا چلی کہ خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں کھانے کی دیگیں جو چولھوں پر چڑھی ہوئیں تھیں اُلٹ پلٹ ہو گئیں۔ گھوڑوں نے لشکر میں اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کیا۔ اونٹ اُچکنے لگے غرض کافروں کا سارا انظام درہم برہم ہو گیا اور غضب کی سردی پڑنے لگی یہ بھی کافروں کے لئے ایک بلائے آسمانی تھی۔ قریش اس سردی کی تاب نہ لا سکے اور فوراً سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے جب بنی غطفان اور دیگر قبیلوں نے قریش کو بھاگتے دیکھا تو ان لوگوں نے بھی اپنا راستہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا بول بالا کیا اور کافروں مشرکوں کا منہ کالا کیا اس غزوے کا ذکر سورۃ احزاب میں ہے۔

غزوہ بنی قریظہ

ابھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب سے واپس تشریف لاکر غسل فرما ہی رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مع ہتھیار حاضر ہوئے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے ہتھیار کھول ڈالے اور ہم نے ابھی نہیں کھولے۔ خداوند قدوس کا حکم ہے کہ آپ فوراً بنو قریظہ پر چڑھائی کیجئے۔ آپ نے اسی وقت فوجیں مرتب فرما کر بنو قریظہ پر چڑھائی کر دی۔ اور چاروں طرف سے بنو قریظہ کو گھیر لیا۔ جب سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس پہنچے تو اُن بدبختوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ لیکن آپ نے نہایت ضبط سے کام لیا اور ان کو سمجھایا کہ تم کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اسلام قبول کرلو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ جن کی مدحت توریت شریف میں تم پڑھ چکے ہو ان لوگوں نے ایک نہ مانا اور سختی سے جواب دیا کہ ہم اپنا آبائی مذہب ہرگز نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ جب یہ نہ مانے تو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ماہ تک محاصرہ میں میں رکھا۔ آخر انھوں نے پریشان ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی ہم سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار دیتے ہیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ کر دیں گے ہمیں منظور ہوگا۔ بنو قریظہ کو سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یہ امید تھی کہ وہ ان کے حق میں رعایت کریں گے۔ چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب تک کسی معاملہ میں قرآن پاک کی کوئی آیت نازل نہ ہوتی تھی آپ توریت شریف کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی توریت شریف کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ کیا کہ جتنے لڑنے والے مرد ہیں سب ایک طرف سے قتل کر دیئے جائیں۔ عورتیں۔ بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور مال واسباب سب ضبط کر لیا جائے بنی قریظہ کے قانونِ شریعت کے مطابق بھی یہ فیصلہ درست تھا۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعدؓ تم نے مطابق فرشتے کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد اہل قریش نے پھر لڑنے کی ہمّت نہ کی یہاں تک کہ مکّہ معظمہ کو مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ اسی غزوے میں حیّ بن خطب جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا قتل ہو کر واصل بہ جہنم ہو گیا اور کافی مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا جس میں لڑائی ساز و سامان بہت زیادہ تھا

بنو قریظہ پر لشکر کشی کا سبب یہ تھا کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مدینہ منورہ میں رونق افروز ہونے کے بعد قبیلۂ بنی قریظہ سے دوستانہ معاہدہ کیا تھا۔ جس سے اُن کو ہر طرح کی مذہبی آزادی تھی۔ ان کی جان و دولت عزت و آبرو کی حفاظت کا اقرار تھا۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت قبیلۂ بنی نضیر کو جلاوطن کیا تو بنو قریظہ سے پھر ایک نیا معاہدہ کیا۔ لیکن انھوں نے حیّ بن اخطب مردود اور اہلِ قریش وغیرہ کے بہکانے سے عہد شکنی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ احزاب میں شریک ہوئے طرفہ یہ کہ جس قلعے میں مسلمانوں کی عورتیں محفوظ تھیں اس پر حملہ کیا۔ لہذا لشکر اسلام کا ان پر چڑھائی کرنا اور ان کے مَردوں کو قتل بالکل صحیح اور درست تھا۔

غزوۂ احزاب کے بعد اسلام کی ترقی

جنگ احزاب کے بعد کفّار مکہ کی ہمّت پست ہوگئی اور ان کا اقتدار کم ہوگیا عرب کے وہ قبیلے جو دائرۂ اسلام میں داخل ہونا چاہتے تھے لیکن مشرکین مکہ کے خوف سے اسلام قبول نہ کر سکتے تھے قریش کا اقتدار ختم ہوتے ہی انھوں نے دعوتِ اسلام قبول کرلیا۔ سب سے پہلے قبیلۂ مزینہ کے لوگ مشرف باسلام ہوکر نور ایمان سے مالامال ہوئے یہ قبیلہ ایک بہت بڑا قبیلہ تھا جو مصر تک پھیلا ہوا تھا۔

اسی زمانے میں قبیلہ اشجع کے لوگوں نے صلح کی درخواست کی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صلح منظور فرمائی صلح کے کچھ عرصے کے بعد ان لوگوں نے خوشی سے اسلام قبول کرلیا۔ اسی زمانے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ جہینہ کو دعوتِ اسلام دی۔ اُس نے فوراً اس دعوت کو قبول کرلیا اور ایک ہزار آدمیوں کی جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچکر صدقِ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دل سے مشرف با سلام ہو گئی اور ہمیشہ اسلام کی ہمدردی میں ہمہ تن مصروف رہی۔

غزوۃ الغابہ[1]

اسی اثنا میں عینیہ بن حصین اور چند مفسد شریر یہودیوں نے سر اٹھایا اور اطراف مدینہ میں شب خون مارا لوگوں کی اونٹنیاں وغیرہ لوٹ لیں۔ قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کو قتل کر کے اس کی عورت کو لے بھاگے۔ جب نبی محترم رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ مہاجرین و انصار کو ساتھ لیکر ان دشمنانِ اسلام تک جا پہنچے۔ طرفین میں بڑی گھمسان کی جنگ ہونے کے بعد کافروں کو شکست ہوئی۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اور ایک دن قیام کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اسی غزوے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں گھوڑے سے کودتے وقت موچ آگئی تھی جس کے باعث آپؐ نے اکثر بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اسی زمانے میں چاند میں گہن لگا جب تک چاند میں گہن لگا آپؐ نمازِ خسوف میں مصروف رہے۔

غزوۂ بنی مصطلق

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان تک خاموشی میں رہے اور آپؐ کی طبیعت بھی نہ چاہتی تھی کہ اب کوئی جھگڑا فساد رونما ہو۔ لیکن دشمنانِ اسلام کب چین لینے دیتے تھے۔ بنی مصطلق نے جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنے کا قصد کیا۔ ان کے لشکر کا سردار حرث بن ضرار تھا اس مردود نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی دل سے ٹھان رکھی تھی۔ جب حضور مبارک

---

[1] غابہ ایک مقام کا نام ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تیاری کی خبر پہنچی تو آپ ان کے حملے کو روکنے کی غرض سے اپنے جاں نثاروں کو لیکر فوراً روانہ ہوئے چشمہ مریسیع پر مڈبھیڑ ہو گئی۔ طرفین کی صفیں آراستہ ہو گئیں جنگ ہونا شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح وظفر عنایت کی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع الخیر مدینۂ منوّرہ واپس تشریف لائے۔

واقعہ حدیبیہ اور بیعت الرّضوان

ایک شب سرکارِ ابد قرار، احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھا کہ میں مکۂ معظمہ گیا ہوا ہوں وہاں میں نے عمرہ کیا ہے۔ آپؐ نے اس خواب کو صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا۔ صحابۂ کرام کے دلوں میں کعبۃ اللہ کی زیارت کی آرزوئیں پہلے ہی بھری ہوئی تھیں۔ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اس خواب کو سن کر تمام جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت بیقراری کے ساتھ مکہ معظمہ چلنے کی خواہش ظاہری کی لہذا حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ ہجری میں مع چودہ سو ۱۴۰۰ مہاجرین و انصار کے عمرہ کا احرام باندھکر اور قربانی کے جانور لیکر مکۂ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ چلتے وقت آپ نے تمام صحابۂ کرام سے تاکید فرما دی تھی کہ کوئی شخص ہتھیار باندھ کر نہ چلے۔ صرف تلوار اپنے پاس رکھ سکتا ہے وہ بھی میان کے اندر ہو تاکہ اہل مکہ کو لڑائی کا گمان نہ ہو۔

جب مشرکین مکہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سُنی تو اہل قریش نے عرب کے تمام قبیلوں کو جو اس وقت اُن کی موافقت میں تھے بلوا کر مکّے کے باہر ایک مقام پر حضور کے مقابلے کے لئے اکٹھا کیا اور عہد کر لیا کہ ہم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کسی صورت سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے۔
اِدھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکۂ معظمہ کی طرف برابر بڑھتے چلے آئے اور مقام حدیبیہ میں پہنچکر قیام فرمایا۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام جو مکے سے ایک منزل پر واقع ہے۔ اِس کنویں کے قریب ایک گاؤں ہے۔ وہ بھی اسی نام سے مشہور ہے اہل مکہ اور مسلمانوں کے مابین عہد نامہ اسی مقام پر لکھا گیا تھا۔ اسی لئے اِس صلح کا نام صلح حدیبیہ مشہور ہوا۔ اگرچہ یہ صلح دیکھنے میں دب کر کی گئی۔ لیکن کلام پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس کو فتح کا لقب عطا فرمایا ہے۔ اس صلح کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بڑی بڑی کامیابیاں عنایت فرمائیں۔

حدیبیہ میں پانی کی قلت سے لشکر اسلام کو سخت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اس مقام پر صرف ایک کنواں تھا وہ بھی خشک ہوگیا تھا۔ ایک صحابیؓ کے پاس برتن میں کچھ پانی تھا (معجزہ) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ آپؐ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھدیا۔ خدا کی قدرت سے آپؐ کی انگلیوں کی پوروں سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے اور اتنا پانی نکلا کہ تمام لشکر سیراب ہو گیا۔ صحابہؓ کرام نے وضو کیا اور اپنے مشکیزے پانی سے بھر لئے سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی کی فراوانی اتنی ہوئی کہ ہزاروں لاکھوں آدمی ہوتے تو سیراب ہو جاتے۔

اس کے علاوہ ایک معجزہ اور ظہور پذیر ہوا وہ یہ کہ اس مقام پر حدیبیہ نامی کنواں جو بالکل خشک پڑا تھا آپ اس کنویں کے کنارے تشریف لائے۔ اور ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا اور اس کنویں میں کُلّی کا پانی ڈالکر دعا فرمائی تھوڑی دیر کے بعد اس کنویں میں اتنا پانی ہوگیا کہ سارا لشکر اسلام وہاں مقیم رہا برابر اسی کنویں سے سیراب ہوتا رہا اور پانی کم نہ ہوا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس کے بعد حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل قریش سے نامہ و پیام کا سلسلہ شروع ہوا۔ قبیلۂ خزاعہ کا سردار بدیل بن ورقاؑ جو دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوا تھا لیکن مسلمانوں کا حلیف یعنی ہم عہد تھا۔ وہ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آیا اور آپ سے عرض کیا کہ اہل مکہ کی مسلح فوجیں آپ کو مکہ معظمہ جانے سے روکنے کے لئے آرہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اہل قریش سے جاکر کہہ دو کہ ہم جنگ و جدل کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں صرف عمرہ ادا کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ اگر ایک مدت معینہ کے لئے صلح کرلیں تو بہتر ہے ورنہ جو کچھ ہوگا خدا بہتر جانتا ہے۔

بدیل بن ورقاؑ نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اہل قریش سے کہا قریش یہ سنکر بہت چراغ پا ہوئے اور کہنے لگے ہم ہرگز محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکے میں نہ آنے دیں گے۔ بدیل بن ورقا نے کہا کہ بھئی میں خود بھی دیکھ آیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی لڑنے کی غرض سے نہیں آئے ہیں بلکہ عمرہ ادا کرنے کی غرض سے آئے ہیں لہٰذا ان کو روکنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اس پر قریش میں سے ایک آدمی عروہ بن مسعود ثقفی جو اہلِ طائف کا سردار تھا۔ صلح کی گفتگو کرنے کو تیار ہوگیا اور رسول اکرم، نورِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل مکہ نے قسم کھا رکھی ہے کہ وہ تم کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے اور تم سے مقابلہ کرنے کے لئے شیر اور چیتے کی کھال پہن کر بالکل تیار ہیں۔ دورانِ گفتگو میں عروہ بن مسعود بار بار آپؐ کی ریش مبارک میں ہاتھ لگاتا تھا لیکن وہ آپؐ کے ریش مبارک چھونا چاہتا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے قریب ہی کھڑے ہوئے تھے اس کا ہاتھ تلوار کی میان سے ہٹاتے اور فرماتے کہ اپنے ہاتھ الگ رکھ عروہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بن مسعود نے کئی دفعہ برداشت کرنے کے بعد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے مغیرہ تجھے کیا ہو گیا ہے تیرے دل سے محبت کہاں گئی تو کیسا بدمزاج ہو گیا ہے آپ یہ سن کر تبسم فرمانے لگے۔

الغرض عروہ بن مسعود نے صحابہ کرام کی جاں نثاری و محبت کو غور کیا کہ وہ محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کس طرح پروانہ وار نثار ہیں کہ اگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم وضو کرنے بیٹھتے ہیں تو یہ لوگ وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے اور ایک ایک قطرے کے لئے ایسا جھپٹتے ہیں کہ گویا اپنی جان دے دیتے ہیں اور وضو کا پانی نہایت خلوص و محبت کے ساتھ آنکھوں سے لگاتے اور منہ پر ملتے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ جس کام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی چاہتا ہے اس حکم کو میں بسر و چشم بجالاؤں اور ہر شخص آپ کے سامنے نہایت ادب سے رہتا ہے کوئی آنکھ اٹھا کر آپؐ سے باتیں نہیں کرتا کوئی آپ کے سامنے بلند آواز سے نہیں بولتا۔ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ فدا کاری دیکھ کر عروہ دنگ ہو جاتا ہے اور فوراً اہل قریش سے جاکر کہتا ہے۔ اے قریش میں نے جو جاں نثاری اور فرماں برداری محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں دیکھی ہے آج تک میں نے روم و فارس کے بادشاہ اور شہنشاہ کے نمک خوار۔ خیر خواہ اور غلام میں ایسی فرماں برداری نہیں دیکھی۔ تم فوراً ان سے صلح کر لو اور ان کو عمرہ کرنے کے لئے آنے دو۔ اور میں نے خوب معلوم کر لیا ہے کہ وہ کسی بُرے ارادے سے نہیں آتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی سب احرام پہنے ہوئے ننگے پیر ننگے سر خدا کے سچے شیدائی ہو کر آئے ہیں ایک مچھر کی جان مارنا بھی ظلم سمجھتے ہیں تم ایسے شخص سے ضرور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صلح کر لو۔ کیونکہ تم ان سے کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

لیکن مشرکین مکہ نے عروہ کی ایک بات بھی نہ مانی اور اکڑے رہے رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتمام حجت کے لئے اپنی طرف سے ایک صحابی کو بھیجا۔ کفار نے ان کے سواری کے اونٹ کو چھین کر مار ڈالا ان صحابیٔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قتل کر ڈالنا چاہا لیکن وہ بچارے کسی طرح اپنی جان بچا کر واپس آئے۔ اس کے بعد ہی قریش نے چند مسلح آدمیوں کا ایک لشکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ مسلمانوں نے اس قریشی فوج کے دستے کو گرفتار کر لیا۔ مگر ان لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی۔ آپؐ نے ان کو چھوڑ دیا۔

اس کے بعد پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا حضرت عثمان ابن عفان جامع قرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صلح کی گفتگو کرنے کے لئے قریش مکہ کے پاس بھیجا۔ سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قریش مکہ تک پہنچایا اور ہر طرح ان کو سمجھایا مگر اہل قریش نے ایک نہ مانا اور کہا ہم تو اب مسلمانوں کو مکے میں ہرگز نہ آنے دیں گے خواہ وہ کسی ارادے سے آئے ہوں۔ ہاں اگر تم طوافِ کعبہ کرنا چاہتے ہو تو کر لو ہم تمہیں منع نہیں کرتے۔ سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا یہ تو مجھ سے ہرگز ہو ہی نہیں سکتا کہ میں بغیر اپنے آقا و مولا جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ ادا کر لوں۔ اِدھر سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اہل قریش کے سمجھانے بجھانے میں دیر ہو گئی۔ اُدھر کسی نے رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غلط خبر پہنچا دی کہ کفار مکہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ اِس خبر کے سنتے ہی آں حضرت صلی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اللہ علیہ وسلم پریشان سے ہو جاتے ہیں اور جوش میں آکر فرماتے ہیں جب تک میں اپنے عثمان کے خون کا بدلہ نہ لے لوں گا ہرگز یہاں سے نہ ٹلوں گا۔ یہ فرما کر سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ببول کے ایک درخت کے نیچے رونق افروز ہو کر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جاں نثاری کی بیعت لی۔ سارے صحابۂ کرام نے نہایت صدقِ دل اور جوش کے ساتھ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر ہاتھ رکھ کر اپنی جاں نثاری کا اقرار کیا۔

تاریخ اسلام میں یہ نہایت شاندار واقعہ ہے۔ اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں یعنی خوشنودی الہٰی اس بیعت سے حاصل ہوئی۔ جو صحابۂ کرام اس بیعتِ رضوان میں شامل تھے وہ دیگر صحابۂ کرام میں افضل و احسن سمجھے جاتے ہیں چونکہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجے گئے تھے۔ اس لئے اس بیعت میں آپ کی شرکت نہ ہو سکی لیکن سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اس بیعت میں شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں گئے ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ میرا یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے بیعت کر لی۔ یہ بیعت درگاہِ خداوندی میں نہایت مقبول ہوئی اور یہ آئتیں نازل ہوئیں۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ یعنی بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ اُن مسلمانوں سے نہایت خوش اور راضی ہوا جو محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال سے قربان ہونے اور جہاد میں ثابت قدم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رہنے کے لئے بیعت کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کو ان جاں نثار مسلمانوں کی خلاص قلبی کا حال معلوم تھا چنانچہ اس قادر مطلق نے ان کے دلوں میں سکون و اطمینان کی لہریں دوڑا دیں اور ان کو ایک فتح کی بشارت دی یعنی غزوہ خیبر کی فتحیابی اور کثیر مال غنیمت کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ زبردست قدرت و حکمت والا ہے جو جس کو چاہے عطا فرمائے۔

جب اہل قریش کو بیعتِ رضوان صحابۂ کرام کی جاں نثاری کا حال معلوم ہوا تو فوراً ہی اپنی طرف سے ایک نمائندہ یعنی سہیل بن عمرو شرائط صلح طے کرنے کے لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا۔ سہیل بن عمرو سرکار ابد قرار کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوا اور زبردست چنیں وچناں اور قیل وقال کے بعد اِن شرائط پر صلح قرار پائی یعنی امسال حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم مع جمیع صحابۂ کرام کے واپس جائیں سال آئندہ تشریف لا کر عمرہ کریں لیکن کسی قسم کا کوئی ہتھیار سوا تلوار کے نہ لائیں وہ بھی میان کے اندر رہوں۔ (۲) تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ (۳) دس برس تک یہ صلح قائم رہے گی۔ (۴) جو قبیلہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عہد ہو گا قریش اس سے جنگ نہ کریں گے اور جو قبیلہ کہ اہلِ قریش کا ہم عہد ہو گا حضورؐ اس سے جنگ نہ کریں گے۔ (۵) اہل قریش میں سے کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینۂ منورہ چلا جائے تو آپ اسے واپس کر دیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکے آجائے اور قریش میں شامل ہو جائے تو وہ واپس نہ دیا جائے گا۔ یہ آخری شرط چند مسلمانوں کو سخت ناگوار ہوئی۔ سیّدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت طیش آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شرط نہایت حقارت آمیز شرط ہے۔ آپؐ نے مسکرا کر فرمایا کہ ہماری طرف کا جو آدمی مرتد ہو کر ان میں مل جائے گا وہ ہمارے کس کام کا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور اگر اُن کا کوئی شخص ہماری طرف آجائے گا اگر ہم اس کو واپس بھی کر دیں گے تو خداوند قدوس اس کی بہتر صورت کر دے گا۔

چنانچہ سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ صُلح نامہ لکھنے کے لئے مقرر کئے گئے۔ رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھو۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ سہیل نے کہا ہم رحمٰن کو نہیں جانتے لکھو بِاسۡمِكَ اللّٰهُمَّ ہی لکھ دو۔ پھر فرمایا لکھو هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيۡهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ۔ وَالۡقُرَيۡشُ۔ سہیل نے کہا کہ ہم آپؐ کو رسول اللہ نہیں مانتے۔ محمد بن عبداللہ لکھو۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رسولؐ اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ محمد بن عبداللہ لکھ دو اور لفظ رسول اللہ کو مٹا دو۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ میں اپنے ہاتھ سے اس لفظِ مبارک کو مٹاؤں پھر آپؐ نے وہ صلح نامہ لے کر بغرض تکمیل صلح وہ لفظ خود محو کر کے اپنے دستِ مبارک سے محمد بن عبداللہ تحریر فرما دیا۔ آپؐ امی تھے لیکن اس لفظ کا تحریر کرنا اور پڑھ لینا بھی ایک معجزہ تھا۔ یہ صلح نامہ مشکل سے مرتب ہوا اور جانبین کی گواہیاں ثبت ہوئیں۔

ابھی یہ صلح نامہ مرتب ہی ہوا تھا کہ اسی سہیل بن عمرو کا بیٹا ابو جندل جو مسلمان ہو چکا تھا لیکن سہیل نے اس جوان بیٹے کو صرف اسلام قبول کرنے کے جرم میں سخت قید میں پابہ زنجیر کر رکھا تھا۔ اُس نے یہ سنکر کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں رونق افروز ہیں کسی صورت سے قید خانے سے نکل کر زنجیر پاؤں میں پڑی جوشِ محبّت میں قیدیوں کی طرح چل کر سرکارِ ابد قرار کی حضوری میں حاضر ہوا۔ اس کے باپ سہیل نے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہی کہا کہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے آنے سے قبل میرے اور تمہارے سارے معاملات طے ہو چکے ہیں۔ لہٰذا تم اسے واپس کردو ورنہ میرے اور تمہارے درمیان ساری صلح ختم ہو جائے گی۔ صحابۂ کرام نے ابو جندل کی بابت بہت سفارش کی لیکن آپؐ نے فرمایا کہ نہیں عہد واقرار ہو چکا ہے لہٰذا ابو جندل کو پکڑ کر سہیل کے حوالے کر دیا گیا۔

ابو جندل نے پکار کر کہا اے مسلمانوں تم مجھ کو مشرکوں کے سپرد کرتے ہو یہ مجھ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو جندل تم گھبراؤ نہیں صبر کرو اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر دے گا۔ ہر پریشانی کے بعد اللہ تعالیٰ راحت عطا فرماتا ہے ہم عہد واقرار کر لینے پر مجبور ہیں۔ ہماری طرف سے عہد شکنی ہرگز نہ ہوگی۔ لیکن سارے صحابۂ کرامؓ کی واپسی سے بے چین ہو گئے اور سب کو بے حد صدمہ ہوا۔ صلح ہو جانے کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابۂ کرام کو حکم دیا کہ سب لوگ یہیں اپنے جانوروں کی قربانی کریں اور احرام اُتار کر بال مُنڈائیں۔ سب سے پہلے سرکار دو عام صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور بال اتروایا پھر تمام مسلمانوں نے قربانی کر کے بال منڈوایا اور احرام اُتارا صلح کے بعد تین دن تک حدیبیہ قیام فرما کر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں سورۂ فتح نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ہ اس کلام الٰہی کے نازل ہونے پر حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ دیکھو یہ آیت شریف نازل ہوئی ہے۔ عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کلام الٰہی کو دیکھ کر پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہماری فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سے بڑا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سکون واطمینان حاصل ہوا۔

رسول معظم، نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منوّرہ میں تشریف لے آنے کے بعد جو مسلمان مکہ معظمہ میں کفّار قریش کے زیر حراست تھے انھیں مشرکین مکّہ بیحد تکلیف دیتے تھے۔ لہذا جب یہ موقع پاتے تو بھاگ بھاگ کر مدینہ منوّرہ پہنچتے۔ چنانچہ سب سے پہلے عتبہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی صورت نرغۂ کفّار سے نکل کر مدینہ منورہ پہنچے۔ اِدھر قریش نے اُن کے پکڑ لانے کے لئے دُو آدمیوں کو بھیجا ان دونوں آدمیوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مطابق عہد نامے کے ہمارا آدمی واپس کر دیجئے۔ آپ نے معاہدے کے رو سے عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کر دیا۔ اہل قریش کے آدمی حضرت عتبہ بن اسدؓ کو لے کر مکۂ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں یہ لوگ ایک مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو عتبہ بن اسد نے قریش کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اب دوسرے آدمی کی ہمت نہ پڑی کہ ان کو پکڑ کر مکّہ لے جاتا۔ لہذا یہ قریش کا آدمی پھر لوٹ کر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور شکایت کی اس کے بعد ہی عتبہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ پہنچے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ نے مجھ کو اپنے معاہدہ کے رو سے واپس کر دیا تھا۔ اب حضور کی میرے لئے کوئی ذمہ داری نہ رہی۔ عتبہ بن اسدؓ اتنا کہہ کر مدینۂ منورہ سے چلے گئے اور سمندر کے کنارے ایک مقام غیض میں جاکر سکونت اختیار کی مکّے میں جو مسلمان قریش کے ظلم وستم کے شکار ہو رہے تھے جب انھوں نے یہ سنا تو وہ بھی کسی صورت سے اپنی اپنی جان بچاکر پوشیدہ طور سے بھاگ بھاگ کر اسی مقام غیض میں عتبہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہنے لگے اور ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انھیں میں آکر مل گئے رفتہ رفتہ تھوڑے ہی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دنوں میں یہاں ایک اچھی خاصی جماعت تیار ہو گئی۔ اب یہ لوگ اہل مکہ کے ان تجارتی قافلوں کو جو ملک شام کو جایا کرتے تھے۔ ان پر چھاپا مارنے اور اُن کے ظلم و ستم کا ان کو مزا چکھانے لگے۔ لہٰذا اس طرح جو مال غنیمت ان کے ہاتھ لگتا وہ ان کی زندگی کا سہارا ہوتا۔ مشرکین مکہ نے ان سے عاجز ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکھا کہ ہم عہد نامے میں سے اس شرط کو منسوخ کرتے ہیں اب جس مسلمان کا جی چاہے مدینہ منورہ جاکر آباد ہو سکتا ہے۔ آپؐ نے حضرت ابو جندلؓ اور تمام مسلمانوں کو جو ساحل سمندر پر مقام غیض میں آباد ہو گئے تھے مدینۂ منورہ میں بلا لیا۔

مکے کے جگر گوشوں کا اسلام قبول کرنا

صلح حدیبیہ کے بعد جب ہر طرف امن ہو گیا تو مشرکین مکہ مسلمانوں سے اہل اسلام کفار مکہ سے بیخوف و خطر ملنے جلنے لگے اور آپس میں دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے۔ قریش بغرض تجارت مدینہ منورہ آتے اور کافی دن تک یہاں قیام کرتے مسلمانوں کے خلوص و محبت اور طرز معاشرت اور اسلام کی سچائی کا ان کے دلوں پر ایسا اثر پڑا کہ اسلام اور بانی اسلام کی محبت ان کے دلوں پر ایسا اثر پڑا کہ اسلام اور بانی اسلام کی محبت ان کے دلوں میں پیوست ہونے لگی اس صلح حدیبیہ سے فتح مکہ تک اس کثرت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے کہ اللہ اکبر اس سے پہلے اتنے آدمی کبھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ۔ عمرو بن عاص۔ عثمان بن طلحہ جو صاحب مفتاح کعبہ تھے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ جاکر مشرف باسلام ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ مکے نے اپنے جگر گوشے مدینے کو بھیجے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اکابرین مکہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جو اسلام اور بانیٔ اسلام کے سخت دشمن تھے انھوں نے کلمۂ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیا اور نور ایمان سے مالامال ہو گئے۔

سیّدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام قبول کرنے سے قبل ہر لڑائی میں مسلمانوں کے مٹا دینے کی جان توڑ کوشش کرتے تھے جنگ احد میں کفارِ مکہ کے اکھڑے ہوئے قدم انھیں کی دلیری و جوانمردی کے باعث دوبارہ جمے تھے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام کے اخلاق و عادات دیکھ کر آپ مکّے سے روانہ ہو کر مدینۂ منورہ کی جانب چلے۔ راستے میں عمر بن عاص ملے۔ پوچھا کہو بھئی کدھر جا رہے ہو۔ خالدؓ بن ولید نے کہا دین اسلام قبول کرنے جا رہا ہوں عمر بن عاص نے کہا بھئی ہمارا بھی یہی منشا ہے۔ چلو دونوں آدمی ایک ہی ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہو کر بانی اسلام کے قدموں پر جھک جائیں اور نور ایمان سے اپنے ظلمت کدہ کو روشن کر لیں۔ لہٰذا یہ دونوں بزرگ شجاعان عرب ایک ساتھ ہی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے یہ دونوں بزرگ ہمیشہ سینہ سپر رہے فتح مکّہ میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ جنگ موتہ میں اسلام کی فتح آپؓ کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ ملک شام قیصر جیسے زبردست بادشاہ سے آپ ہی نے حاصل کیا۔ مصر پر حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ نے قبضہ کیا۔

غزوۂ خیبر

خیبر کے معنی قلعے کے ہیں۔ یہ قلعہ مدینہ منورہ سے آٹھ منزل پر ہے یہاں بڑے بڑے مالدار۔ صاحبِ شوکت اور اکابرین یہود آباد تھے دولت مند یہودیوں نے اس مقام پر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے کئی زبردست قلعے بنوالئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تھے۔ سارے عرب کے یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز یہیں تھا۔ یہودیوں کے بڑے بڑے سردار ہر وقت مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کی جستجو میں رہتے تھے۔ اسلام اور بانی اسلام کے مٹا دینے کی ہزاروں ناکام کوشش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ موقع آیا کہ بانیِ اسلام، سردار اسلام، زینتِ اسلام، خدائی کے مالک و مختار، محبوب کردگار جناب احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم ۷ھ ہجری میں اُس قلعۂ خیبر پر جس کی فتح اور غنائمِ کثیرہ کی بشارت خداوند قدوس نے پہلے عطا فرمادی تھی ایک ہزار چھ سَو (۱۶) شجاعانِ اسلام کو لیکر چڑھائی کردی جن میں دو سَو (۲) سوار اور باقی پیدل تھے۔

ادھر یہودیوں نے خیبر میں سات نہایت ہی مضبوط قلعے بنا رکھے تھے جن میں بیس ہزار جنگی سپاہی ہر وقت مسلمانوں کے مقابلے کے لئے موجود رہتے تھے مسلمانوں کی فوجیں جب خیبر کے قریب صہبا میں پہنچیں تو یہاں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلو نماز عصر پڑھی۔ صحابۂ کرام نے کھانا وغیرہ کھایا۔ رسد کے سامان میں صرف ستو تھا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی نوش فرمایا۔ پھر اس مقام سے روانہ ہوئے اور شام تک سرکار ابد قرار خیبر تک پہنچ گئے یہاں پہنچکر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے بارگاہ خداوند میں دستِ دعا دراز فرما کر التجائیں کیں۔ اے بارِ الٰہا ہم تجھ سے اس دیار اور دیار کے رہنے والوں کی بہتری چاہتے ہیں اور ان لوگوں کو بداعمالیوں سے بچانا چاہتے ہیں۔

اِدھر یہودیوں کو جب لشکرِ اسلام کی روانگی کی خبر معلوم ہوئی تو ان کے مسلح سوار قلعے کے چاروں طرف گشت کرنے لگے لیکن جس روز ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ لشکر جرّار لیکر پہنچے۔ اُس روز خدا کی قدرت سے یہودیوں کے سارے پہرہ دار سو گئے۔ صبح کو جب زراعت پیشہ مزدور اپنا اپنا سامان زراعت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

لے کر قلعے کے باہر نکلے لشکرِ اسلام کو اپنے اوپر مسلط دیکھا۔ دیکھنے والوں نے فوراً آواز لگائی کہ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مع پورے لشکر کے آپہنچے اتنا پکارکردہ لوگ جھٹ پٹ قلعہ میں گھس گئے اور قلعہ کا پھاٹک بند کرلیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فوجوں کو مخاطب کرکے ایک تقریر کی اور شوقِ جہاد کی ترغیب دیکر سارے قلعہ کا محاصرہ کرلیا جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب پہلے قلعہ ناعم پر حملہ آور ہوئے حضرت محمود بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت جوانمردی اور بہادری سے کافی دیر تک لڑتے رہے۔ لیکن گرمی تھی کہ بے پناہ، آپ دم لینے کی غرض سے قلعہ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے کسی دشمن نے قلعہ پر سے ایک بڑا پتھر آپ کے سرِ مبارک پر گرادیا۔ جس کے صدمے سے آپ وہیں شہید ہوگئے۔ لیکن اس قلعہ کو مسلمانوں نے بہت جلد فتح کرلیا۔ خیبر کے اندر جتنے قلعے تھے سب بتدریج فتح ہوگئے لیکن قلعۂ قموص جو مرحب مردود کا تخت گاہ تھا۔ جاں نثارانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بار بار حملے کئے لیکن فتح نہ ہوا۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قلعہ کے فتح کرنے کی کافی کوششیں کیں مگر زیر نہ ہوا۔ حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تبارک و تعالیٰ فتح کردے گا۔ صبح ہوتے ہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی معلوم ہوا کہ ان کی آنکھیں آشوب کر آئی ہیں۔ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلاکر (معجزہ) اپنا لعابِ دہن آنکھوں میں لگا دیا اور دعا فرمائی دم کی دم میں ان کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک میں پرچمِ جنگ عطا فرمایا۔ آپ نشانِ اسلامی لیکر قلعہ کی طرف بڑھے۔ اُدھر مرحب

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

والی قلعہ جو بہت ہی مشہور دلیر جری پہلوان تھا اکڑتا نکلا۔ مرحب کے سر پر یمنی خود تھا۔ اُس نے رجز میں یعنی اپنی شجاعت کا ایک شعر پڑھا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے یعنی سارے اہل خیبر خوب اچھی طرح مجھ سے واقف ہیں کہ مرحب ہوں تمام ہتھیاروں سے مسلح رہنے والا آزمودہ کار اور شہرۂ آفاق بہادر و دلیر پہلوان ہوں۔ مرحب کے جواب میں سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ثلاثی فرمائی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام شیر دلیر رکھا ہے اور میں ایسا زبردست شیر ہوں جس کو دیکھ کر ہر ایک ہول جاتا ہے اور میں خدا کے فضل سے اپنے مقابل کو تلوار سے ایسا جواب دیتا ہوں کہ جس طرح کوئی سخی چھوٹے پیمانے کے عوض بڑا پیمانہ دیا کرتا ہے۔"

الغرض سیدنا حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کو اس زور سے تلوار ماری کہ خود کو دو ٹکڑے کرتی اور سر کو توڑتی ہوئی دانتوں تک اترتی چلی آئی وہ مردود جہنم رسید ہوا۔ مرحب کے علاوہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی جواں سردار اور بہادر یہودیوں کو پے در پے قتل کرکے واصل بہ جہنم کیا۔ اِن بہادر یہودیوں کے قتل ہوتے ہی دشمنوں کی ہمتیں پست پڑ گئیں اور قلعۂ قموص فتح ہو گیا۔ اس غزوے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو کثیر مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ اس لڑائی میں ترانوے ۹۳ یہودی قتل ہوئے اور صرف پندرہ مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

مورّخین کتب تواریخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ عین لڑائی کے موقع پر سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سپر مبارک گر پڑی۔ آپؓ نے فوراً قلعہ کے پھاٹک کا پلّہ اکھاڑ کر بجائے سپر ہاتھ میں لے لیا اور دن بھر وہ آپؓ کے ہاتھ میں رہا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

لڑائی ختم ہونے کے بعد آپ نے اس کو پھینک دیا اسّی گز پر جاکر گرا۔ وہ دروازے کا بلّہ اتنا وزنی تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف نہ پھیر سکتے تھے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی ساری زمین اور باغات پر قبضہ کر لیا اور یہودیوں کو جلاوطن ہونے کا حکم نافذ فرمایا۔ اہلِ یہود نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپؐ کو زراعت اور باغات کی رکھوالی کے لئے آدمیوں کی ضرورت پڑے گی۔ آپؐ ہم کو جلاوطن نہ کریں تو ہم لوگ یہ کام کریں گے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور اُن کو اِس شرط پر آزاد کر دیا کہ پیداوار کا نصف حصّہ یہود لیں گے اور نصف حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیں گے۔ لہٰذا پیداوار کے وقت نصف غلّہ لے لیا جاتا تھا۔

اس کے بعد سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم چند روز تک خیبر میں مقیم رہے یہود کو اچھی طرح امن دیا ان کو ہر طرح کی سہولتیں عنایت فرمائیں۔ خیبر کے قریب ایک موضع جس کا نام فدک تھا جہاں کے لوگوں نے آپؐ سے اس طرح صلح کی درخواست کی کہ موضع فدک کی آدھی زمین ہمارے قبضے میں رہے اور آدھی آپؐ کے قبضے میں رہے۔ آپؐ نے ان کی درخواست کو قبول فرماکر انھیں کی مرضی کے مطابق صلح کر لی اور ان کو ہر طرح خوش رکھا اور آرام پہنچایا لیکن ان بدباطنوں کے دل حضورؐ کی طرف سے صاف نہ رہے۔ ہمیشہ ایک نہ ایک بدمعاشی کرتے رہے۔

چنانچہ ایک روز جب حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں مقیم تھے کہ مرحب کی بھاوج مسماۃ زینب بنت الحارث یہودیہ نے آپؐ کی اور چند صحابۂ کرام کی دعوت کی رحمتِ عالمؐ نے اس کی دعوت قبول کر لی تھی اور اس بدبخت کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ حضورؐ سارے حصّوں میں دست کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

گوشت بہت پسند فرماتے ہیں۔ لہٰذا اس نے ایک بکری کے دست کا گوشت خوب عمدہ بھون کر اس میں زہر ہلاہل ملا کر آپ کی خدمت اقدس میں بھیج دیا آپؐ نے اس کا ایک لقمہ منھ میں رکھنا چاہا تھا کہ ہاتھ روک لیا اور فرمایا۔ مجھے اس دست کے گوشت نے بتا دیا کہ مجھ میں زہر ہلاہل ملا ہے لیکن ایک صحابی نے کچھ بوٹیاں گوشت کی کھالی تھیں وہ جاں بر نہ ہو سکے اور شہید ہو گئے۔ آپؐ نے اس بد بخت عورت کو بلا کر پوچھا کہ تو نے گوشت میں زہر کیوں ملایا تھا۔ اس نے کہا میں نے صرف اس غرض سے زہر ملایا تھا کہ اگر آپؐ اللہ کے سچے نبی ہیں تو آپؐ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں زہر ملا ہے اور اس کے ضرر سے محفوظ رہیں گے۔ آپؐ نے اس عورت کے قصور کو معاف فرما کر چھوڑ دیا۔ لیکن بعضوں نے لکھا ہے کہ آپ نے اس عورت کو اپنے صحابی کے جان کے عوض جو زہر ملا گوشت کھا لینے کے باعث شہید ہو گئے تھے قتل کرا دیا۔

مہاجرین کی حبشہ سے واپسی

ابھی حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم خیبر ہی میں رونق افروز تھے کہ سیدنا حضرت جعفر بن ابی طالب مع جملہ مہاجرین حبشہ اور مع قبیلہ اشعرسین کے وہیں تشریف لائے۔ سرکار ابد قرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آنے سے بیحد خوش ہوئے اور استقبال کر کے ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں فتح خیبر سے اتنا زیادہ خوش ہوا جتنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے سے۔

عمرۃ القضا

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مع ان صحابۂ کرام کے جو ۶ھ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں صلح حدیبیہ میں شریک تھے عمرۃ القضا ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اس سنہ ہجری میں سرکار ابد قرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرۃ القضا ادا فرمانے کے بعد ام المومنین حضرت میمونہ خاتون بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا، اسی سنہ ہجری میں غزوہ خیبر واقع ہوا۔ اسی سال ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں اور دوسرے تحائف بھی حضور کے پاس آئے۔ اسی سنہ ہجری میں سلاطین زمانہ کو دعوتِ اسلام دی گئی۔ اور اسی سال سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی جو تین سطروں میں تھی اور کاغذات احکام و فرمان پر چسپاں کی جاتی تھی۔ مہر مبارک پر یہ اسم اعظم کندہ تھا۔

اللہ
رسول
محمد

بادشاہان جہاں اور والیان ملک کو دعوت اسلام

۷ سنہ ہجری میں حضور سرور کونین شہنشاہ دارین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین زمانہ اور والیان ملک کے نام نامے لکھے اور اسلام کی دعوت دی۔ لہٰذا سب سے پہلے آپ نے شاہِ ہرقل قیصر ملک روم کے پاس نامۂ مبارکہ بھیجا جس کی عبارت یہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥

ترجمہ:- "محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے یہ خط ہرقل اعظم روم کے نام ہے۔ جس نے سیدھے راستے کی پیروی کی اس پر سلامتی ہے اس کے بعد اے ہرقل میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ تو مسلمان ہو جا تاکہ تیری دنیا اور دین دونوں سنور جائیں۔ اس کے صلہ میں خداوند قدوس تجھ کو دونا اجر دیگا اگر تو نے انکار کیا تو خوب سمجھ لے کہ تیری رعایا کا وبال تیرے سر پر ہے۔ (یہ آیت قرآنی ہے) اے اہلِ کتاب! تو ایک ایسی بات کی طرف آجا جو ہم میں سے کوئی بھی خدا کو چھوڑ کر کسی کو دوسرا خدا نہ بنائے، یعنی سوائے واحد قدوس کے کسی کی بندگی اور عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں۔ ہم میں سے سوائے اس کے کسی کو پرورش کرنے والا نہ ٹھہرائیں اور جو شخص اس سے روگردانی کرے اس سے کہہ دو کہ تو نہیں مانتا تو نہ مان مگر گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔"

قریب قریب اسی مضمون کے خطوط تمام بادشاہوں اور رئیسوں کے نام بھیجے گئے الغرض اس نامہ مبارک کو دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیکر روانہ ہوئے جب حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہ ہرقل قیصر ملک روم کے سامنے حضورؐ کا نامۂ مبارک پیش کیا تو ہرقل نے نامۂ مبارک کی بڑی تعظیم کی اور دل میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا قائل ہوا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ اس شہر حمص میں تمام بڑے بڑے اکابرین اور ذی فہم نصاریٰ کو اکٹھا کیا اور کہا کہ اے سرداران نصاریٰ میں تمہاری بھلائی کے لئے ایک بات کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ملکِ عرب میں ایک خدا کے سچے نبی مبعوث ہوئے ہیں آؤ ہم سب انکی پیروی اختیار کر کے دین و دنیا کی نعمت سے مالا مال ہو جائیں۔ اتنا سننا تھا کہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سارے نصاریٰ قیصر پر سخت برہم ہوئے ممکن تھا کہ وہ قیصر پر ٹوٹ پڑتے لیکن اس نے کسی صورت سے ان کو رفع کیا۔ پھر حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے سچے رسول ہیں۔ اگر مجھ کو ان لوگوں کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور مسلمان ہو جاتا۔ خیر آپ اس نامۂ مبارک کو لیکر روم کے پادری کے پاس جائیے۔ دیکھئے اس کی کیا رائے ہوتی ہے اگر وہ ایمان لے آیا تو سارے نصاریٰ مسلمان ہو جائیں گے۔ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روم کے پادری کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ سے آگاہ کر کے نامۂ مبارک دیا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مبارک سنتے ہی اس پادری نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور گرجے میں پہنچکر نصاریٰ کے ایک بڑے مجمع کے سامنے کہا کہ عرب میں خدا کے ایک سچے نبی کا ظہور ہوا ہے۔ جن کی خبر تمام پچھلی کتابوں میں ہے اور جن کی بشارت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دی ہے ان کا دعوت نامہ میرے پاس آیا ہے وہ ہم کو مذہب اسلام کی طرف بلاتے ہیں۔ لہٰذا میں تو ان پر ایمان لے آیا ہوں تم لوگ بھی ان کی رسالت کا اقرار کر لو۔ یہ سننا تھا کہ سارے عیسائیوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو اس قدر زدوکوب کیا کہ وہ بیچارے شہید ہو گئے حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس ہو کر ہرقل کے پاس تشریف لائے اور اس سے سارا حال بیان فرمایا۔ ہرقل نے کہا مجھ کو بھی ان لوگوں سے ایسا ہی خطرہ تھا۔ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو قوم نصاریٰ میرا بھی یہی حال کرے گی۔ میرا تخت و تاج سب برباد کر کے مجھ کو بھی قتل کر ڈالیں گے۔ اگرچہ ہرقل کے دل میں اسلام کی سچائی اثر کر چکی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہو چکا تھا لیکن دنیا کی طمع تاج و تخت کی محبت نے دولت ایمان سے محروم رکھا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فرمان بنام شاہ حبش

بادشاہ حبشہ کا نام اصحمہ تھا نجاشی اس کا لقب تھا اور ہر بادشاہ حبش کا لقب نجاشی ہی ہوا کرتا تھا۔ سیدّنا حضرت عمر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجاشی بادشاہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک لیکر پہنچے۔ نجاشی نے آپؐ کے دعوت نامے کو نہایت عزّت و محبّت کے ساتھ لیکر پڑھا اور حضور کے نامہ مبارک کے جواب میں اصحمہ نے لکھا کہ میں صدقِ دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے سچّے نبی ہیں۔ لہٰذا وہ اقرار توحید و تصدیقِ رسالت کے بعد دولتِ ایمان سے مالامال ہو جاتا ہے۔ اسی نجاشی بادشاہ حبشہ کے عہد میں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے۔ جس زمانے میں نجاشی نے اسلام قبول کیا ہے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود تھے۔ نجاشی نے آپ ہی ہاتھ پر بیعتِ اسلام کی۔ ۹ سنہ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نجاشی بادشاہ حبشہ کے جنازہ کی نماز غائبانہ پڑھی تھی۔

فرمان بنام والی مصر شاہ مقوقش

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک پر حضرت حاطب بن ابن ابی بلقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر و اسکندریہ کے بادشاہ مقوقش کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک لے کر گئے۔ اس نے حضور مبارک صلی اللہ وسلم کے نامہ اقدس کی نہایت تعظیم و تکریم کی اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی نہایت عزّت و احترام سے پیش آیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کے جواب میں اس مضمون کا ایک خط لکھا۔ محمد بن عبد اللہ کے نام مقوقش شاہ قبط

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی طرف سے آپ پر سلام ہو۔ اما بعد میں نے آپؐ کے نامۂ اطہر کو پڑھا اور اسکے مضمون پر غور کیا، جس امر کی طرف آپؐ ہم کو دعوت دیتے ہیں۔ میں نے خوب سمجھا۔ میں یہ جانتا تھا کہ دنیا میں ابھی ایک نبی اور آنے والے ہیں لیکن میرا خیال تھا کہ وہ ملک شام میں مبعوث ہونگے۔ میں نے آپ کے ایلچی کی بہت عزت کی ہے اور آپ کی خدمت میں دو لونڈیاں بھیجتا ہوں جو مصر میں بڑی عزت اور پایہ رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ کپڑے اور سواری کے لئے ایک بہترین سفید خچر ہدیۃً روانہ کرتا ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں۔

مقوقس والی مصر نے آپؐ کو نہایت محبّت و عقیدت سے خط لکھا۔ لیکن اسلام سے محروم رہا اور دو لونڈیاں جو اس نے تحفتاً بھیجی تھیں انمیں ایک ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو اُمّ المومنین ہیں۔ انھیں کے بطن مبارک سے حضرت ابراہیمؓ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور بچپن ہی میں انتقال فرماگئے۔ تحائف میں سفید رنگ کا جو خچر تھا اس کا نام دلدل تھا۔ جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی دلدل پر سوار تھے اس کے علاوہ اور بہت چیزیں تحائف میں تھیں۔

فرمان بنام خسرو پرویز والی ایران

جس وقت شہنشاہِ کونین سردار دارین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک خسرو پرویز ملقب بہ کسریٰ بادشاہ فارس کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ نامۂ مبارک کے عنوان پر لکھا ہے۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلیٰ کِسْریٰ عَظِیْمِ فَارِسٍ یعنی یہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسریٰ والیٔ ایران کے نام ہے۔ اس نے نامۂ مبارک کو دیکھتے ہی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

طیش میں آکر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کہا یہ کون ہے جس نے اپنا نام میرے نام سے پہلے لکھا ہے۔ بازانی نامی ایک شخص جو خسرو پرویز شاہ فارس کی طرف سے ملک یمن کا صوبہ دار تھا۔ کسریٰ نے اس کے پاس حکم بھیجا کہ اے بازانی تو اس شخص کو جس نے ملک عرب میں پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے فوراً ہمارے پاس بھیج دے بازانی نے اپنے بادشاہ وقت خسرو پرویز کسریٰ کا حکم نامہ پاتے ہی فوراً دو قوی ہیکل آدمیوں کو سرور کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا اور کہلایا کہ آپؐ میرے آدمیوں کے ساتھ خسرو پرویز کے دربار میں چلے جائیے۔ جس وقت بازانی کے دونوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو ان کی ڈاڑھیاں منڈی اور مونچھیں بڑی بڑی تھیں۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ایسی صورت بنانے کا کس نے حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے رب کسریٰ نے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ ڈاڑھی رکھواور مونچھیں کترآؤ۔ باذانی کے ان دونوں قوی ہیکل آدمیوں کے دل میں حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کا ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ تھر تھر کانپنے لگے۔ لیکن اس حالت پر بھی ان آدمیوں نے آپؐ سے بیباکانہ گفتگو کی اور کہا کہ آپؐ کسریٰ کے پاس چلے چلئے نہیں تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہے وہ آپ کے ملک کو تباہ کر ڈالے گا۔ آپؐ نے ان دونوں سے کہا اس وقت جاکر ٹھہرو کل صبح پھر آنا۔ دوسرے دن صبح جب دونوں آدمی حضورؐ اقدس میں حاضر ہوئے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باذانی کے دونوں آدمیوں سے فرمایا کہ تم لوگ واپس جاؤ کیونکہ تمہارے بادشاہ خسرو پرویز کو شیرویہ نے رات میں قتل کر دیا ہے۔ مورخین نے لکھا ہے کہ وہ رات جس رات میں کسریٰ کو شیرویہ نے قتل کیا۔ وہ رات شنبہ (منگل) دسویں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جمادی الاولیٰ ۷ھ ہجری کی تھی۔ الغرض ان دونوں آدمیوں نے باذان کے پاس واپس جاکر حضورؐ کے فرمان کے مطابق پرویز کے قتل کا حال بتایا۔ اس خبر کے سنتے ہی باذانی بڑا متعجب ہوا۔ اسی اثنا میں شیرویہ کا فرمان پہنچا کہ پرویز ظالم تھا۔ اس لئے ہم نے اسے قتل کر دیا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ میں نے تم کو تمہارے عہدے پر برقرار رکھا ہے اور وہ بزرگ جو عرب میں اپنی رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تاحکم ثانی ان سے کچھ تعرض نہ کرو۔ شیرویہ کا حکم نامہ پہنچتے ہی باذان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پورے طور سے یقین ہو گیا۔ اور وہ اسی وقت مع چند اکابرین یمن اور اپنے دو بیٹوں کے مسلمان ہو گیا۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ اطہر کو کسریٰ نے برہم ہو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ اس لئے اس کے حق میں فرمایا تھا اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ یعنی اے اللہ تو خاندان کسریٰ کی حکومت پاش پاش کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہزاروں برس کی محکم اور وسیع حکومت جو طبقۂ زمین میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دنیا سے نیست و نابود ہو گئی۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہ

(تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۱۶)

فرمان بنام والی عمان

جیفر اور عبد یہ دونوں جلندی کے لڑکے تھے۔ ملک عمان کے حکمران تھے ان دونوں کے پاس حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامۂ مبارک لے کر گئے تھے اس نامۂ اطہر میں آنحضرت کی طرف سے یہ مضمون لکھا تھا۔

از جانب محمد بن عبداللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جیفر اور عبد پسران جلندی کے۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کا پیرو ہے۔ امابعد میں تم دونوں کو اسلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی طرف بلاتا ہوں۔ تم دونوں اسلام لاؤ تاکہ سلامت رہو۔ بیشک خدائے واحد و قدوس نے مجھ کو اپنے تمام بندوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ میں ڈراؤں۔ جو زندہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اتمام حجت کافروں پر ثابت کی۔ اگر تم اسلام قبول کرو تو میں تم کو والی ملک کرتا ہوں۔ اور اگر تم انکار کرو گے تو تم کو معزول کر دوں گا اور میرے گھوڑے تمہارے ملک کی زمین پر دوڑیں گے اور میری نبوت تمہارے ملک پر غالب رہے گی۔ الحاصل ان دونوں بھائیوں نے آپس میں صلاح مشورہ کر کے حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور سیدنا حضرت عمر بن العاص قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت عزت و وقار اور تواضع کے ساتھ واپس کیا۔

المراد عرب کے تمام فرمانرواؤں اور اکابرین کو دعوت اسلام کے خطوط بھیجے گئے ان میں سے اکثر و بیشتر والیان ملک رؤسائے عرب نے اسلام قبول کیا۔ اور بعض نے بے ادبیاں اور گستاخیاں کیں لہٰذا جنہوں نے بدتہذیبیاں اور گستاخیاں کیں وہ تباہ و برباد ہو گئے اور جو ایمان لائے وہ دین و دنیا کی دولت و نعمت سے مالامال ہو گئے۔

سریہ موتہ ۸ھ

موتہ ایک مقام کا نام ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔ یہ غزوہ ۸ھ میں ہوا حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط وہاں کے حاکم کے نام لکھا اور اس خط کو اپنے قاصد حضرت حارث بن عمر آزدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ روانہ کیا۔ شہر موتہ کے حاکم شرجیل نامی نے آپؐ کے قاصد کو قتل کرا دیا۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصد حضرت حارث بن عمر آزدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سنی تو آپ نے انکے خون کا قصاص لینے کی غرض سے تین ہزار فوج مرتب فرما کر اپنے ایک آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر بنا کر ملک شام

۱؎ جس جہاد میں خود حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس رونق افروز ہوئے اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جس میں حضورؐ نے بہ نفس نفیس شرکت نہ کی اور اپنے کسی نائب کو بھیجا اس کو سریہ کہتے ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی طرف روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر زید رضؓ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب کو اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ کو امیر لشکر بنا لینا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری سے اکثر لوگوں کو تعجب ہوا۔ ایک غلام اور سردار فوج مقرر کیا جائے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام مساوات اور خلوص قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ اسلام کے نزدیک غلام اور آزاد سب یکساں ہیں۔

چنانچہ مسلمانوں کی آمد کی خبر سن کر شرجیل نے قیصر کی مدد سے ایک لاکھ فوج جمع کر لی۔ مسلمان دشمن کے اتنے بڑے بڑے لشکر دیکھ کر گھبرا سے گئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ ہماری مٹھی بھر فوج دشمن کے اتنے بڑے لشکر سے کس طرح مقابلہ کر سکتی ہے لہٰذا لڑائی موقوف رکھی جائے اور حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ کر اور مدد منگائی جائے لیکن پھر آپس میں یہ بات طے پائی کہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے جہاد کرنے میں ہمارا کیا نقصان ہے۔ اگر ہم مارے گئے تو شہید ہوں گے اور فتح یاب ہوئے تو بامراد واپس جائیں گے۔ الغرض طرفین سے حملے شروع ہوئے۔ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دلیری اور مردانگی سے لڑے۔ سیدنا حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے شہید ہو جانے کے بعد رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم جنگ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور دشمنوں پر ٹوٹ پڑے۔ جنگ میں آپ کا داہنا ہاتھ شہید ہو گیا تو آپ نے پرچم اسلامی اپنے بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ جب آپ کا بایاں ہاتھ بھی شہید ہو گیا تو آپ علم کو کندھوں اور بازوؤں کے زور پر تھامے رہے۔ آخر کار آپ رضؓ نے شہادت پائی۔ آپ نے اس بہادری و شجاعت سے دشمنوں کا مقابلہ کیا آپ کے شہید ہو جانے کے بعد دیکھا تو آپ کے جسم اطہر میں نوّے زخم تھے۔

ان کے بعد پرچم جنگ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کے بعد مسلمانوں نے سیّدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر بنایا۔ آپ نے نشان جنگ ہاتھ میں لیا اور اس جوانمردی اور دلیری سے لڑے کہ کافروں کو کاٹتے کاٹتے آٹھ تلواریں آپ کے دستِ مبارک سے ٹوٹ ٹوٹ گر پڑیں۔ آپ نے ایک لاکھ دشمنوں کا مقابلہ اس حسنِ تدبر اور حکمت و شجاعت سے کیا کہ دشمنوں کے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پاؤں اکھڑ گئے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

صحیح بخاری شریف میں لکھا ہے کہ جس وقت یہ تین ہزار جاں نثاران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مختصر سا لشکر دشمنوں کی ایک لاکھ فوج سے برسرِ پیکار تھا۔ اس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز تھے۔ اگرچہ یہ لڑائی مدینہ منورہ سے سیکڑوں میل کے فاصلہ پر ہو رہی تھی لیکن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے بیٹھے بیٹھے اس جنگ کے سارے واقعات اس طرح دیکھ رہے تھے گویا یہ جنگ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہو رہی ہے چنانچہ جس وقت شروع ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ زید نے علم جنگ لیا اور شہید ہو گئے۔ اب جعفر طیّار نے پرچم لیا اور شہادت پائی اب عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے نشان جنگ لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب ایک خدا کی تلوار نے پرچم جنگ لیا اور فتح ہوئی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسوؤں کا سیلاب آپ کی چشم ہائے مبارک سے جاری تھا۔ آپ کو سیّدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص انس تھا۔ انکی شہادت سے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج ہوا۔ آپ نے اسی دن حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا جعفر طیار کے گھر کے لوگوں کو بسبب رنج وغم کے کھانے پکانے کا اتفاق نہ ہوا ہو گا۔ ان کے گھر کھانا بھیج دو۔ آپ نے ان کی تعزیت میں تین دن تک مسجدِ اطہر میں قیام فرمایا۔

سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جعفرؓ کو دو پر عنایت فرمائے ہیں۔ جس سے وہ فرشتوں کے ساتھ ساتھ اڑتے پھرتے ہیں آپ کا لقب جعفر طیار اسی سبب سے ہوا کہ آپؓ کے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا ابن ذوالجناحین کے لقب سے پکارتے تھے۔ (یعنی اے دو پروالے مرد کے بیٹے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

تَمَّتْ بِالْخَیْر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین حصہ دوم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	فتح مکہ معظمہ	۱
۲	رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یلغار	۶
۳	تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں داخلہ اور دشمنانِ اسلام پر رحم و کرم کی بارش	۱۰
۴	ستر قریشِ مکہ کے قتل کا سبب	۱۱
۵	صحنِ حرم میں رحمۃ اللعالمین کا رونق افروز ہونا۔	۱۲
۶	بصیرت افروز تقریر و خطبہ	۱۳
۷	حضور رحمۃ اللعالمین کا عفوِ عام	۱۴
۸	فتح مکہ معظمہ کے بعد	۱۷
۹	غزوۂ حنین ۸ھ	۲۰
۱۰	معرکۂ اوطاس	۲۳
۱۱	محاصرۂ طائف	۲۵
۱۲	جنگ حنین میں شیبہ بن عثمان کا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر قاتلانہ حملے کا قصد	۲۵
۱۳	غزوۂ تبوک	۲۷
۱۴	جہاد کے لئے روانگی	۲۹
۱۵	مسجدِ ضرار	۳۱
۱۶	فرض حج اور صدیق اکبر کا امیر الحاج ہونا	۳۲
۱۷	حجۃ الوداع	۳۳
۱۸	میدانِ عرفات میں ایک صحابی نبی کا اونٹ سے گر کر جامِ شہادت نوش کرنا	۳۹
۱۹	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز گنبد میں آرام فرمانا	۴۴
۲۰	واقعہ	۴۵
۲۱	تجہیز و تکفین	۴۸
۲۲	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب میں تین چاند دیکھنا	۴۹
۲۳	زیارت آرام گاہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت	۴۹
۲۴	حضور رحمۃ اللعالمین کے مکارمِ اخلاق	۵۱
۲۵	انتہائے مساوات	۵۲
۲۶	سادگی حضور کو مرغوب تھی	۵۶
۲۷	حضور کا لباسِ مبارک	۵۷
۲۸	حضور کو بالوں میں کنگھا کرنا چشم مبارک میں سرمہ لگانا اور مسواک کرنا بہت پسند تھا	۵۹
۲۹	شرم و حیا	۶۰
۳۰	ترغیب و ترہیب	۶۰
۳۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار مبارک	۶۱
۳۲	حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار مبارک	۶۲
۳۳	حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست مبارک	۶۲
۳۴	آپ کا استراحت فرمانا	۶۲
۳۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت	۶۳
۳۶	بلا ضرورت کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا اور سوال کرنا حضور کو ناپسند تھا	۶۵
۳۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت	۶۶
۳۸	تمدنی اور جنگی اصلاح	۶۹
۳۹	حفظانِ صحت و صفائی	۷۴

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۰	شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت	۷۵
۴۱	حدیث شریف میں	۷۶
۴۲	مندرجہ ذیل اشخاص و اعمال حضور کی امت کی شفاعت کریں گے	۷۷
۴۳	آسمانی کتابیں	۷۸
۴۴	فضیلتِ تلاوتِ قرآن پاک	۷۸
۴۵	قرآن پاک پڑھنے اور سننے کی فضیلت	۷۹
۴۶	اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا	۸۱
۴۷	چار ہزار فرشتوں کا آمین کہنا	۸۱
۴۸	قرآن مجید پڑھانے کی فضیلت	۸۲
۴۹	قرآن پاک کی تلاوت کے آداب	۸۳
۵۰	سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ	۸۶
۵۱	افسوس	۸۶
۵۲	گناہوں کی کثرت سے دنیا میں بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں	۸۸
۵۳	اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت سے مندرجہ ذیل فائدے ہوتے ہیں۔	۸۸
۵۴	مندرجہ ذیل باتوں سے افلاس اور رزق میں تنگی ہوتی ہے۔	۸۹
۵۵	چند مفید نصیحتیں	۹۱
۵۶	نجومی کی باتوں پر اعتقاد کرنا گناہ ہے	۹۲
۵۷	نیک عورتوں کو جنت کی بشارت	۹۲
۵۸	ان مسئلوں کو عورتیں یاد رکھیں	۹۳
۵۹	پانچ وقتوں میں شیطان بہت روتا ہے۔	۹۳
۶۰	چار موقعوں پر شیطان بھاگتا ہے	۹۴
۶۱	ہفتے کے دنوں کی تاریخی اہمیت	۹۵
۶۲	نفوس اربع	۹۶

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۶۳	ان لوگوں کی دعائیں مقبولِ بارگاہ الٰہی ہوتی ہیں۔	۹۷
۶۴	کن اوقات میں دعائیں مقبول ہوتی ہیں	۹۸
۶۵	آیاتِ شفا	۹۸
۶۶	غصہ دور کرنے کا عمل	۱۰۰
۶۷	بچھو کے کاٹے کا عمل	۱۰۱
۶۸	مفلسی دور ہونے کا عمل	۱۰۱
۶۹	سفر کرتے وقت اس دعا کو پڑھنے سے ہر بلا و آفات سے محفوظ رہے گا۔	۱۰۱
۷۰	کشائشِ رزق	۱۰۲
۷۱	قرض سے نجات پانے کا عمل	۱۰۲
۷۲	تعویذ برائے دروازہ	۱۰۲
۷۳	مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا	۱۰۳
۷۴	دشمنانِ اسلام کی اذیتوں سے محفوظ رہنے کی دعا۔	۱۰۳
۷۵	وبائی امراض سے صحت پانے کا عمل	۱۰۳
۷۶	دعا عبادت کا مغز ہے	۱۰۴
۷۷	قبر والوں کی فریاد	۱۰۶
۷۸	حضرت جبرئیل کا قبر والوں کو تحفہ پہنچانا۔	۱۰۶
۷۹	منکر نکیر کے سوالات سے نجات	۱۰۷
۸۰	قرض کے باعث مردہ مقید ہے	۱۰۷
۸۱	اختتام	۱۰۸

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام بدرگاہِ سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

سَلامٌ عَلَیْکُمْ رسولٌ کریمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ
ثنا جس کی اللہ خود کر رہا ہے
مُزَمِّلْ مُدَثِّرْ، وہی والضحیٰ ہے
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رسولٌ کریمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ
نہیں نور سے آپ کے کوئی خالی
ہے اک اک ادا آپ کی لایزالی
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نذیرٌ
لقب آپ کا مصطفٰے مجتبیٰ ہے
دل وجان سے آپ کا جو ہوا ہے
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نذیرٌ
نہ پوچھو عجب حشر کا ماجرا ہے
اِدھر آپ کا دستِ رحمت اٹھا ہے
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نذیرٌ

سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدْ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ
جو محبوبِ کُل اور حبیب خدا ہے
کتابِ مبیں میں یہی تذکرہ ہے
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شفیعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدْ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ
ہر اک شے میں ہے آپ کی خوش جمالی
ہے بعد از خدا آپ کی شان عالی
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدْ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ
لقب آپ کا سیدالانبیاءؐ ہے
اسی کو خدا نے بھی اپنا کہا ہے
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ
جسے دیکھئے آج تھرّا رہا ہے
اُدھر جوش پر بخششِ کبریا ہے
سَلام عَلَیْکُمْ شفیعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدْ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حبیب خدا رحمتِ ہر دو عالم
شفیعِ مُعظّم، رسولِ مکرّم
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

سوا آپ کے اب نہیں کوئی ہمدم
ترحّم، ترحّم، ترحّم، ترحّم
سلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

مؤخّر تمہیں ہو مقدم تمہیں ہو
خدا کے حبیب مکرم تمہیں ہو
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

رموزِ محبّت کے محرم تمہیں ہو
رسولوں میں سب سے معظم تمہیں ہو
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

تمہیں ہو فقیروں امیروں کے سرور
تمہیں سے ہے گلزارِ وحدت معطّر
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رسولٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

تمہیں ہو غریبوں یتیموں کے یاور
تمہیں سے دلِ مومنیں ہے منوّر
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

تمہیں نے غلاموں کو دی بادشاہی
تمہیں نے زمانے کی ظلمت مٹادی
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

تمہیں نے مری سوتی قسمت جگادی
تمہیں سے ہوئی حق کی جلوہ نمائی
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ
انھیں سے جبینِ دو عالم منوّر
سَلامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

ہیں ماہِ رسالت کے یہ چار اختر
یہی ہیں، یہی زیبِ محراب و منبر
سَلامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

زباں پر جو حضرت کا نام آرہا ہے
مری مغفرت کا پیام آرہا ہے

نوٹ :- سلام کا بقیہ مضمون آخری صفحہ پر دیکھئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فتح مکّہ معظمہ

ہمارے آقا و مولا، سیّد الرسل شہنشاہ کل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی آرزو تھی کہ خدائے واحد و قدوس کا پرچم چار دانگ عالم میں بلند کریں اور کعبۃ اللہ کو شرک و اصنام کی گندگیوں سے پاک کریں لیکن کفار مکہ اور یہود نے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر پریشان کیا اور لڑے کہ آپ کو اکیس[۲۱] سال تک خانہ کعبہ کو بتوں کی آلائش سے پاک کرنے کا موقع نہ مل سکا، صلح حدیبیہ کے بعد اتنا ضرور ہوا کہ کہ کچھ دن کے لئے امن حاصل ہو گیا اور قریش مکہ نے صرف تین دن کے لئے آپ کو مکہ معظمہ میں رہنے کا موقع دیا جس میں حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کی زیارت اور طواف ادا کیا۔

۸ھ ہجری میں رحمت عالم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنائیں پوری ہونیکا وقت آتا ہے کہ آپ دس ہزار لشکر اسلام کے ساتھ مکہ معظمہ پر چڑھائی فرماتے ہیں اس چڑھائی کا سبب یہ ہوا کہ قریش مکہ نے حدیبیہ کے صلح نامہ میں یہ شرط لکھی تھی کہ فریقین میں سے کوئی کسی کا حریف یعنی ہم عہد قبیلے پر بھی حملے نہیں کرے گا۔ چنانچہ قبیلہ بنو خزاعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیف تھا اور قبیلہ بنو بکر اہل قریش کا حلیف تھا۔ قبیلۂ بنو خزاعہ اور قبیلۂ بنو بکر میں ایک قدیم دشمنی چلی آتی تھی اور یہ قبیلے ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے تھے لیکن جب خورشید اسلام چمکا تو ہر قبیلہ اپنی اپنی خانہ جنگی بند کر کے اسلام کے مٹانے کی فکر میں مبتلا ہو گیا۔ لیکن صلح حدیبیہ کے بعد جب ہر طرف امن و سکون ہو گیا تو قریش کے بہکانے سے قبیلۂ بنو بکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عہد قبیلہ بنو خزاعہ پر حملے کرنا شروع کر دیئے۔ ایک روز قبیلہ بنو بکر نے بنو خزاعہ پر رات کی تاریکی میں اچانک چھاپہ مار کر بنو خزاعہ کے بیس آمیوں کو قتل کر دیا۔ اس

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شب خون میں قریش کے بڑے بڑے سردار مثل عکرمہ بن ابو جہل سہیل بن عمر اور صفوان بن امیّہ نقاب پہن کر بنو بکر کی طرف سے لڑے اور اپنے ساتھ اپنے اہالی و موالی کو بھی لے گئے۔ چنانچہ اکثر و بیشتر قبائل اور اقوام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے ہو چکے تھے ان کی مدد اور محافظت کی ذمہ داری حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور مسلمانوں پر لے چکے تھے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ معاہدہ کا احترام کیا جائے اور مظلوموں کی دادرسی بھی کی جائے پھر دوست اور ہم عہد قبائل کو آئندہ حفاظت کا یقین بھی ہو جائے۔ چنانچہ جب حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین مکہ کی عہد شکنی اور بنو خزاعہ پر شب خون مارنے کے واقعات معلوم ہوئے تو آپ کو سخت صدمہ ہوا لیکن حضورؐ نے نہایت ضبط سے کام لیا۔ یہ نہ کیا کہ فوراً ہی دشمن سے انتقام لینے کی لشکر کشی کرتے بلکہ مشرکین مکہ کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجا اور تین شرطیں پیش کیں کہ ان شرطوں میں سے جو شرط تمہارے مزاج میں آئے منظور کر لو۔

(اوّل) یہ کہ بنو خزاعہ کے مقتولوں کے خون کا قصاص ادا کرو۔
(دوم) یہ کہ قبیلۂ بنو بکر کی حمایت سے علیحدگی اختیار کرو۔
(سوم) یا اس بات کا اعلان کر دو کہ حدیبیہ معاہدہ لوٹ گیا۔

اہل قریش کے منہ سے نکل گیا کہ ہمیں تیسری شرط منظور ہے۔ قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس چلے آنے کے بعد مشرکین مکہ بہت گھبرائے اور ڈرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب ہماری عہد شکنی کا حال معلوم ہو گیا ہے۔ کہیں وہ ہم چڑھائی نہ کر دیں۔ لہٰذا اسی وقت فوراً اہل قریش نے اپنے سردار ابو سفیان کو مدینہ منورہ بھیجا کہ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر صلح حدیبیہ کے معاہدے کی تجدید کرا لائیں۔ ابو سفیان نہایت تیزی کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا اور سب سے پہلے اپنی بیٹی ام المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں تھیں۔ ابو سفیان نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر بیٹھنا چاہا۔ آپ نے اپنے باپ ابو سفیان کو حضورؐ کے بستر مبارک پر بیٹھنے کو منع فرمایا بلکہ اسے لپیٹ کر رکھ دیا۔ ابو سفیان طیش میں آیا اور کہا تو مجھے بچھونے پر نہیں بیٹھنے دیتی۔ امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔ ہاں میں تمہیں اس بستر اطہر پر اس لئے نہیں بیٹھنے دیتی کہ بستر مبارک جناب سید الطاہرین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تم شرک و کفر کی گندگی سے آلودہ ہو۔ ابو سفیان نے کہا اے بیٹی مجھ سے علیحدہ ہونیکے بعد تیری حالت و عادت قطعی بدل گئی امّ المومنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور نور ایمان سے منور کیا۔ لیکن اے باپ تم اپنی قوم کے سردار ہو اور بڑے بڑے عقلمندوں میں تمہارا شمار ہے لیکن تم دولت ایمان سے مالا مال ہونے سے گریز کرتے ہو اور پتھروں کو پوجتے ہو۔ یہ سن کر ابو سفیان نے غصّہ کے لہجہ میں کہا کہ اے بیٹی تو نے میری بڑی بے حرمتی کی ہے تو مجھ کو میرے باپ دادا کے دین سے پھر جانے کیلئے کہتی ہے لہذا ناخوش ہو کر چلے آئے اور رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تجدید صلح کے لئے گفتگو کی آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ابو سفیان آپ کی خاموشی سے گھبرایا اور سیّدنا حضرت صدیق اکبر اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ حضرات اس معاملہ میں ہماری سفارش کیجئے۔ آپ لوگوں نے فرمایا کہ ہم ہرگز اس معاملہ میں لب کشا نہ ہونگے یہاں سے صاف جواب پانے کے بعد ابو سفیان سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور بڑے اصرار کے ساتھ کہا کہ تم تجدید صلح کے بارے میں مجھے کوئی تدبیر بتاؤ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک خوش خو اور ظرافت پسند انسان تھے انھوں نے فرمایا کہ اچھا دیکھو تم سردار قریش اور بوڑھے آدمی ہو۔ لہذا تم مسجد مبارک میں جاکر حضور اکرم نور مجسّم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر پکار دو کہ میں نے قریش کو امان دی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری امان نہ توڑیں گے۔ ابو سفیان نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو مفید ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ مفید ہوگا کہ نہ ہوگا۔ میرے ذہن میں جو بات آئی وہ میں نے کہہ دی۔ چنانچہ ابو سفیان نے ایسا ہی کیا کہ مسجد شریف میں جاکر اسی طرح کہہ دیا اور مکہ معظمہ کو روانہ ہوا۔ ادھر مکے میں ہر شخص منتظر تھا کہ دیکھئے ابو سفیان کیا کرکے آتے ہیں۔ جب ابو سفیان مکے میں پہنچا اور سارا واقعہ بیان کیا تو اہل قریش نے سخت ملامت کی اور کہا کہ تم سے کچھ بھی نہ ہو سکا۔ صلح کی خبر لاتے تو اطمینان ہوتا یا لڑائی کی خبر لاتے تاکہ جنگ کی تیاری کی جاتی۔ حضرت علیؓ نے تم سے مذاق کیا اور بیوقوف بنایا، مگر تم ویسا ہی کر گزرے اور کچھ نہ سمجھے۔

اِدھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان کے واپس ہوتے ہی ہر طرف نامۂ پیام کا سلسلہ سختی سے روک دیا اور فوراً ہی لشکر اسلام کے آراستہ ہونیکا حکم نافذ فرمایا اور نہایت مخفی طریقہ سے اپنے اتحادی قبائل کے پاس سفراء روانہ کردئے کہ تیار ہو کر فوراً آؤ۔ اسی اثنا میں ایک صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اس خیال سے کہ ان کے لڑکے بالے اور عزیز و اقارب مکہ معظمہ میں موجود ہیں مشرکین مکہ انھیں پریشان نہ کریں۔ قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کشی کی اطلاع دینی چاہی اور نہایت پوشیدہ طور پر ایک خط کفار مکہ کو روانہ کردیا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس خط کا حال معلوم ہو گیا۔ آپؐ نے فوراً چند صحابۂ کرام کو یہ کہہ کر گھوڑے پر دوڑایا کہ تم روضۂ خاک[1] تک نہایت تیزی سے جاؤ وہاں تم کو ایک بڑھیا مکہ جاتی ہوئی ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے اس خط کو لے آؤ۔ صحابۂ کرام نہایت تیزی کے ساتھ روضہ خاک میں پہنچے اور وہاں اس بڑھیا کو پکڑا اور اس سے خط طلب کیا

---

[1] مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام ہے جس کا نام روضۂ خاک ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بڑھیا نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ صحابۂ کرام نے کہا کہ تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ خط جہاں بھی ہو ہمارے حوالے کر دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ آخر بڑھیا نے اپنے بال کے جوڑے سے خط نکال کر دیا۔ صحابۂ کرام نے اس خط کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ حضورؐ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے ترک موالات کا حکم دیا۔ اب ان کا یہ عالم ہوا کہ جس طرف بھی وہ جاتے ہر چیز ان سے گریز کرتی اور منہ پھیر لیتی یہاں تک کہ ان کی خاص اہلیہ محترمہ نے بھی ان سے منہ پھیر لیا۔ مسلمانوں کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی نافرمانی اور لغزش پر یہ عالم ہو گیا کہ زمین ان پر بھاری گئی اور دیوار سڑکیں اور شاہراہیں بھی ان کے لئے ویرانہ بن گئیں۔ جس طرف یہ جاتے کوئی ان سے مخاطب و ملتفت نہ ہوتا اور نہ ان سے کوئی غرض و تعلق رکھتا۔ آخر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت میں یکایک جوش آ گیا اور ان کے قصور کو معاف فرما دیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخفی خط کا حال معلوم ہوا تو آپ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم دیں تو میں اس حاطب کو ابھی قتل کر دوں۔ اس لئے کہ اس نے سخت منافقانہ چال چلی ہے جو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان کا سبب ہوتا۔ مگر حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حاطب اہلِ بدر میں سے ہے اور بدریوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور مہربانیاں ہیں اور وہ ان کی ساری خطائیں معاف فرما چکا ہے اور ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی اے اہلِ بدر جو تمہارے جی میں آئے کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔ یہ سن کر سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رقت طاری ہو گئی اور زار و قطار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کہ بیشک اللہ اور اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کا رسول خوب جانتا ہے۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یلغار

رمضان المبارک کی دس تاریخ کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تزک و احتشام اور شانِ اہتمام کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف بڑھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک سیلاب رحمت ہے جو مکہ معظمہ کی جانب امنڈتا چلا آرہا ہے۔ دس ہزار فدایانِ توحید کا لشکر تاجدار کونین سلطانِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم اور اطراف سے آ آ کر اس لشکر قدوسی میں شامل ہو ہو کر اس لشکر عظیم کی تعداد میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ الغرض یہ مبارک اور شاندار اسلامی جمیعت کا لشکر مقام قرانطران پہنچتا ہے۔ یہ مقام مکہ معظمہ سے ایک منزل یا کم و بیش دس میل کے فصل پر واقع تھا۔ یہاں اسلامی فوجیں دور دور تک پھیل گئیں اور فوج کے ہر دستے نے اپنا اپنا خیمہ الگ الگ نصب کیا۔ خورشید مشرقی کے روپوش ہوتے ہی سب نے اپنی بساط بچھائی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فوجی دستے کے افسر کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے خیمے کے سامنے آگ روشن کرے۔ جس وقت فرمان نبوی کے مطابق ہر خیمے کے آگے آگ روشن ہوئی تو سارا میدان وادی ایمن کی تجلّی گاہ بن گیا۔ مشرکین مکہ کے کان میں اسلامی فوجوں کی اس شاندار یلغار کی بھنک تو پڑ ہی چکی تھی لہذا قریش مکہ نے اسلام کا جائزہ لینے کی غرض سے ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ کو بھیجا۔

اِدھر سیدنا حضرت عباس عمِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ کسی صورت اہل مکہ کو اس عظیم الشان لشکرِ ظفر پیکر کی خبر ہو جائے تو بہتر ہے تاکہ وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان مانگ لیں یا مسلمان ہو جائیں تو اہل مکہ اس لشکرِ جرار کے ضرر سے محفوظ رہ سکتے ہیں ورنہ ان کی خیریت نہیں ہے لہذا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر اس جستجو میں نکلے کہ کوئی مکہ کی طرف

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جانے والا مل جائے تو کہلا دیں۔ چنانچہ ابو سفیان وغیرہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے ابو سفیان کو سمجھایا کہ تم لوگوں کی خیریت اسی میں ہے کہ تم لوگ رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے امان مانگ لو یا ایمان لے آؤ۔ اگر تم سب عاجزی کرو گے تو یقیناً رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر رحم فرمائیں گے۔ ابو سفیان نے کہا کہ آپ میرے معاملہ میں جیسا مشورہ دیں بہتر ہے۔ لہٰذا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اچھا تم میری امان میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اس نے منظور کر لیا۔ آپ ابو سفیان کو اپنے پیچھے خچر پر بٹھا کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ابو سفیان کی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی۔ باوجود اس کے کہ ابو سفیان اسلام اور بانیِ اسلام کا خونخوار دشمن تھا۔ اس نے شمع رسالت کے بجھانے اور گل کرنے میں کوئی ایسی کوشش اور تدبیر نہ ہو گی جو اُٹھا رکھی ہو۔ سارے قبائل عرب کو اسلام اور ہادی اسلام کے نیست و نابود کرنے کے لئے ابھار رکھا تھا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی ہر ممکن کوششیں کر چکا تھا مدینہ منورہ پر پے در پے خوفناک حملے کر کے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا تھا۔ سینکڑوں صحابۂ کرام اسی کی سازشوں سے شہید ہو چکے تھے۔ جنگ اُحد میں خاص اسکی بیوی ہندہ نے سید الشہدا جناب امیر حمزہ عمّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرایا اور آپ کے کان اور ناک کا ہار بنا کر پہنا۔ اتنا ہی کر کے اس کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا بلکہ آپ کا کلیجہ نکال کر اپنے دانتوں سے چبایا۔ لیکن آج وہی ابو سفیان مسلمانوں کا سفاک اور خونخوار دشمن دربارِ رحمۃ اللعالمین میں ایک جاسوس کی حیثیت سے کھڑا ہے۔ جسم پر کپکپی طاری ہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دشمن ایمان کو دیکھ کر جھپٹ کر آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم کو اجازت فرمائیے کہ ہم اس دشمنِ اسلام کو جس نے ابتدائے اسلام سے سارے مسلمانوں کو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پریشان کر رکھا اور سینکڑوں مسلمانوں کا خون چاٹ چکا ہے سر قلم کر دیں۔ لیکن حضرت عباس عمِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جاں بخشی کر دی۔ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برداشت نہ ہوا تو آپ نے پھر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہم ہوئے اور فرمایا اے عمر تم اس کے قتل کرنے کیلئے کیوں بیتاب ہو رہے ہو اس کو میں اپنی پناہ میں لے چکا ہوں۔ دونوں بزرگوں میں گفتگو بڑھتے دیکھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو روک دیا۔ اور ابو سفیان سے کہا۔ تم نہ گھبراؤ۔ کچھ خوف و ہراس کی بات نہیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خلوص کے ساتھ اپنے قریب بٹھاتے ہیں اور نہایت نرمی سے پوچھتے ہیں کہ اے ابو سفیان اب تم کو یقین ہوا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ابو سفیان نے کہا بیشک اگر اس خدائے واحد و قدوس کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہماری ضرور مدد کرتا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سفیان میری رسالت کا تم اقرار نہیں کرتے یعنی میرے رسولِ خدا ہونے پر تم کو کوئی شک ہے۔ ابو سفیان نے کہا ہاں ابھی مجھ کو اس میں کچھ شبہ ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے سفیان تامّل اور تردد کا وقت نہیں ہے۔ ابھی عمرؓ آکر تیرا سر قلم کر دیں گے بہتر ہے تو صدق دل سے اسلام قبول کرے۔ ابو سفیان نے اسی دم اپنا سر آستانۂ نبوی پر خم کر دیا اور نہایت خلوص کے ساتھ پڑھ لیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رحمۃ اللعالمین سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان اپنی قوم کا ایک باعزت اور ذی اقتدار شخص ہے۔ قریش میں اس کا اقتدار قائم رہنے کے لیے اس کے ساتھ کوئی خاص عنایت فرمائی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا جو شخص ابو سفیان کے گھر پناہ لے گا وہ محفوظ رہے گا یعنی اسے قتل نہ کیا جائے گا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اس کے بعد سرور کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو کسی اونچے مقام پر کھڑا کر کے لشکرِ الٰہی کا جلال دکھاؤ۔ لہٰذا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو ایک ایسی اونچی گھاٹی پر لیجا کر کھڑا کیا جہاں سے لشکرِ ظفر پیکر کا نظارہ بخوبی ہو سکتا ہے۔

الغرض جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکرِ ہمایوں کا سیلاب اُمڈا اور اس کی پُر شکوہ اور پُر جوش موجیں جھومتی ہوئی کفارِ مکّہ کی طرف بڑھیں۔ ابوسفیان کی حیرت زدہ نگاہوں کے سامنے سب سے پہلے قبیلہ بنو غفّار کا پر شکوہ لشکرِ جرار پرچم اسلام لہراتا ہوا گزرا اس کے بعد قبیلہ مزینہ۔ بنو اسلم اور بنو جہنیہ کے لوگ سراپا لباس آہنی سے ملبوس جسم پر ہتھیار سجائے ہوئے گذرے۔ ہر فوج کے دستے کا سردار اپنے اپنے ہاتھ میں پرچم اسلام بلند کئے اللہ اکبر کے فلک بوس نعرے لگاتا ہوا چلا جارہا تھا اس کے بعد انصار مدینہ کی شاندار جمعیت نہایت تزک واحتشام کے سازوسامان کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر سے دشت وجبل کو لرزاتا ہوا ابوسفیان کے سامنے سے نکلا۔ اس فوجی دستہ کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک میں تھا یکایک حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ابوسفیان پر جا پڑی اس وقت جوش اسلامی میں پکار اٹھے آج کعبہ بھی حلال ہو جائیگا یعنی آج کعبہ کی تاراجی جائز ہو گی۔ سب کے بعد آخر میں حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی قافلہ جس کے علمبردار سیدنا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے گزرا۔ جوں ہی ابوسفیان کی نظر رسول اکرم نبی معظم رحمتِ عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال پر پڑی۔ یکبارگی ابوسفیان کی آنکھوں میں چکا چوند سا پڑ گیا اور انھوں نے پکار کر عرض کیا یا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یہ بھی سنا کہ سعد رض کیا کہتے ہوئے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ غلط کہتے ہیں آج کعبۃ اللہ کے عظمت کا دن ہے۔ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تاجدارِ مدینہ کا مکّہ معظمہ میں داخلہ اور دشمنانِ اسلام پر رحم و کرم کی بارش

جس وقت سردارِ کونین، سلطانِ دارین، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ معظمہ پہنچے تو آپ نے پرچم دین مقام حجون پر نصب کرایا اور فوجوں کو مناسب راستوں سے شہر میں داخل ہونے کا حکم دیا اور ہر فوج کے دستے کے افسر کو ہدایت فرمادی کہ تم کسی سے لڑائی میں پیش قدمی نہ کرنا جو تمہارے مقابلہ میں آئے تم اس سے مقابلہ کرنا اور یہ بھی اعلان عام کرادیا۔ (۱) جو شخص ہتھیار ڈال دے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۲) جو خانۂ کعبہ میں داخل ہو جائے اس کو قتل نہ کیا جائے۔

(۳) جو اپنے گھر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۴) جو ابو سفیان اور حکیم بن حزام کے گھر میں پناہ گزین ہو جائے اسے بھی قتل نہ کیا جائے۔

(۵) جو لوگ بھاگ جائیں ان کا تعاقب نہ کیا جائے۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سواری کے اونٹ پر اپنی ردائے مبارک بچھا کر بارگاہِ ایزدی میں جھک کر سجدۂ شکر ادا فرمانے کے بعد درگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ اے بارالٰہا ایک وقت وہ تھا کہ تیرا رسول یہاں پوشیدہ طور پر لوگوں سے چھپ کر وطن کو چھوڑ کر بھاگا تھا۔ ابھی دو سال پہلے عمرہ ادا کرنے کی غرض سے یہاں آنا چاہا تو قریش نے داخل نہ ہونے دیا آج وہ دن ہے کہ تیرے لطف و کرم سے تیرا رسول کس تزک و احتشام اور غلبہ کے ساتھ مکّہ معظمہ میں داخل ہوا ہے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس راستے سے حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو داخل ہونے کا حکم دیا تھا، یعنی کسدا کی بلندی کی طرف سے وہاں عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیّہ نے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے کافی آدمی جمع کر رکھے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داخل ہوتے ہی کفار نے آپ کے دستے پر حملہ کر کے حضرت کرز بن جابر فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جیش بن اشعری کو شہید کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے شیر دلیر سیّدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگِ اسلامی جو پھڑکی تو آپ نے آن کی آن میں دشمنوں کے تیرہ جواں مردوں کو تہ تیغ بیدریغ کر کے واصل جہنم کیا۔ اِدھر قریش نے آکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی کہ خالد بن ولید اہل مکہ کو قتل کئے ڈالتے ہیں آپ نے فوراً ہی ایک قاصد کو دوڑایا کہ خالد سے جاکر کہہ دو کہ اِدْفَعْ عَنْهُمُ اَلسَّیْفَ یعنی قریش پر سے تلوار اٹھالو قاصد نے بجائے اس جملے کے یہ جملہ کہہ دیا۔ ضَعْ فِیْهِمُ السَّیْفَ یعنی قریش پر تلوار رکھ دو۔ اب کیا تھا جناب خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکم سن کر نہایت سرگرمی سے تلوار چلانا شروع کر دیا اور بات کی بات میں ستّر مشرکین مکّہ کو قتل کر دیا۔

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس ارض مقدس پر کسی انسان کے خون کا قطرہ گرے۔ آپ نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوراً بلا کر سختی سے حکم نہ ماننے کا سبب پوچھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عتاب سے گھبرا گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے حکم ممانعت نہیں پہنچا بلکہ حکم قتل قریش پہنچا۔ آپ نے اس حکم لیجانے والے آدمی کو بلوایا اور اس سے پوچھا اس نے عرض کیا کہ یا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں میرا کچھ قصور نہیں راہ میں مجھ کو ایک ایسا مہیب شکل آدمی ملا جس کا سر آسمان کی بلندی پر اور پیر زمین میں تھا اور ہاتھ میں ایک ہیبت ناک ہتھیار لئے تھا اس نے مجھ سے کہا کہ تو خالد رضی اللہ عنہ سے جاکر کہہ دے۔ ضَعْ فِیْهِمُ السَّیْفَ یعنی قریش پر شمشیر زنی کرو۔ نہیں تو تجھ کو اس ہتھیار سے قتل کر دوں گا۔ لہٰذا مجھ پر اس کا ایسا خوف طاری ہوا کہ میں سوائے اس جملے کے سب کچھ بھول گیا اور یہی جملہ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا۔ جب حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو تحقیق کے ساتھ معلوم ہو گیا تو آپ نے فرمایا قضائے الٰہی یہی تھی میں مجبور ہوں۔

ستّر قریش مکّہ کے قتل کا سبب

علمائے کرام اس واقعہ کا سبب یہ تحریر فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں مشرکین نے ستّر صحابہ کرام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کو شہید کر دیا تھا۔ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمِّ شفیق سیّدنا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہو جانے کی خبر معلوم ہوئی تو آپ کو سخت صدمہ گزرا اس وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ نکل گیا کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ کو اہل مکّہ پر قابو دیا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ستر قریش کو قتل کروں گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کی بات کو سچ کر دکھایا۔ (از روضۃ الاحباب۔ معارج النبوۃ اور تواریخ حبیب اللہ)

مکۂ معظمہ میں فاتحانہ داخلے کے بعد سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچیری بہن حضرت ام ہانی بنتِ ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان مبارک میں تشریف لے گئے۔ غسل فرمانے کے بعد آٹھ رکعت نماز چاشت ادا فرمائی۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے اپنے شوہر ابو ہانی کے ایک خاص عزیز کو اپنی امان میں لیا ہے مگر میرے بھائی علی مرتضیٰ اس کے قتل کی جستجو میں ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے تم نے امان دی اسے میں نے امان دی۔

صحن حرم میں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا رونق افروز ہونا

آج خداوند واحد و قدوس کے فضل و کرم سے رسول کریم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنّائیں پوری ہونے کا وقت آتا ہے۔ کعبۃ اللہ شرک اور اصنام کی غلاظت سے ہمیشہ کے لئے طاہر و مطہر ہو جاتا ہے۔ آج ہمارے آقا و مولا سیّد الرسل شہنشاہِ کل صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک عصا ہے اور لبہائے مبارک پر قرآنِ پاک کی یہ آیتیں جاری ہیں جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ۝

یعنی جب حق ظاہر ہوتا ہے باطل مٹ جاتا ہے اور بیشک باطل مٹ کر ہی رہ جاتا ہے۔ آپ جس بت کی طرف اپنے عصائے مبارک کا اشارہ فرماتے ہیں وہ فوراً اوندھے منہ گر پڑتا ہے۔ مشرکوں کے یہ تین سو ساٹھ خدا جو کل تک اپنی خدائی پر نازاں تھے آج وہ توحید و رسالت کے آگے جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ؎

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جھکایا سر بتوں نے بھی خدا کے سامنے گر کر
پڑے ہیں آج سجدے میں جو رہتے تھے خدا ہو کر

نتیجہ مل گیا آخر بتوں کو سر اٹھانے کا
پڑے ہیں آج سجدے میں جو رہتے تھے خدا ہو کر

رسولؐ اللہ پھر بھی آپ ہی کی جستجو ہو گی
اگر محمودؔ جا پہنچا خدا تک با خدا ہو کر

کعبتہ اللہ کی دیواروں پر جو رنگین تصویریں بنی ہوئی تھیں ان کو آپ نے چاہِ زم زم کا پانی منگوا کر دھلوا ڈالا اور سارے بتوں کو خانۂ کعبہ سے باہر پھنکوایا خدائے واحد و قدوس کے بزرگ گھر کو بتوں کی نجاست سے ہمیشہ کے لئے پاک وصاف کر دیا۔ اور دو رکعت نماز عین کعبتہ اللہ شریف کے اندر ادا فرما کر آپ نے یہ خطبہ پڑھا جو مندرجہ ذیل ہے

بصیرت افروز تقریر و خطبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَلَا كُلُّ مَاثَرَةٍ اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ یُّدَّعٰی فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ اِلَّا اَنَّهُ الْبَیْتِ وَسِقَایَةَ الْحَاجِّ ؕ

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اور کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کیا ہے۔ اس نے اپنے بندے یعنی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور سارے گروہ جتھوں کا اس ایک نے شیرازہ بکھیر دیا۔

اور فرمایا کہ آج سارے فخر و غرور انتقامات، تمام قصاص خون وغیرہ اور سارے زر و مال اور سود کا دعویٰ جو جاہلیت میں ایک دوسرے پر تھا وہ سب میرے پاؤں کے نیچے ہیں یعنی وہ سارے دعوے باطل کر دیئے گئے اور سارے پچھلے پرانے قضیئے سب مٹا دیئے گئے صرف خانۂ کعبہ اور حجاج کو پانی زمزم پلانے کی خدمت جن لوگوں کے زمانہ قدیم سے چلی آئی ہے وہ انھیں کو دی جائے گی پھر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا

یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْاٰبَاءِ اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ؕ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یعنی اے جماعتِ قریش اللہ تعالیٰ نے تمہاری ساری جاہلیت کی سربلندی و کبر اور باپ دادا کے بڑے طریقوں پر اترانے اور گھمنڈ کو نیست و نابود کر دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر شخص آدم کی نسل سے ہے اور آدم مٹی سے ہی ہیں - اس کے بعد حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ مجید فرقان حمید کے ان آیتوں کی تلاوت فرمائی۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ (ابنِ ہشام بخاری)

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو۔ میں نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ تمہارے قبیلے اور خاندان میں نے صرف اس لئے بنا دئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے پہچانے جاؤ اور خدائے واحد و قدوس کے نزدیک شریف وہی ہے اور اسی کی زیادہ عزت و عظمت ہے جو جتنا زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔ پس خدائے بزرگ و برتر بڑا دانا اور ہر بات سے باخبر ہے۔ اس نے شراب کی خرید و فروخت حرام کر دی۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا عفوِ عام

خطبہ و تقریر کے بعد رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت مجمع عام کی طرف اٹھی تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس ہجوم میں ایسے ایسے شقی القلب، سنگدل، متکبر اور خونخوار انسان تھے جو ابتدائے اسلام سے اسلام اور بانی اسلام کے مٹا دینے کی جان توڑ کوششیں کرتے رہتے تھے۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھوں نے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے تھے، راستے میں کانٹے بچھائے تھے۔ ان میں وہ بھی تھے جو مسلمانوں کا خون بہانا ثواب سمجھتے تھے۔ وہ بھی تھے جو سرکارِ ابدقرار کے ساتھ گستاخیاں کرنا، گالیاں بکنا حضور پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا نہایت فخر کی بات جانتے ان میں ایسے بھی تھے جو صحابۂ کرام اور جاں نثاران اسلام کو قتل کر کے ان کی بے جان لاشوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے ساتھ بے حرمتی کرتے تھے ان میں وہ بھی تھے جو فدایانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کی تپتی ہوئی ریت پر لٹاکر ان کے سینوں پر گرم پتھر رکھتے تھے۔ لوہے کی سلاخیں تپاکر ان کے جسموں میں چبھوتے تھے۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھوں نے پیارے نبی کی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بوقت ہجرت راستے میں نیزے سے مار مارکر اونٹ کے ہودج سے نیچے گرادیا تھا جس کے باعث آپ کا حمل ساقط ہوگیا اور آپ کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں حبشی غلام بھی تھا جس نے حضور کے پیارے شفیق و رفیق چچا جناب حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا تھا۔ ان میں وہ ہندہ نامی عورت بھی تھی جس نے آپ کے عمِّ شفیق کے کلیجے کو نکال کر اپنے دانتوں سے چبایا تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھوں نے آپ کو معہ اہل وعیال کے شعب ابی طالب میں بے آب ودانہ محصور کر رکھا تھا۔ وہ لوگ بھی تھے جنھوں نے اکیس سال تک پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو چین سے نہ رہنے دیا تھا۔

دنیا میں آج تک ایسے رحم وکرم اور عفو و درگذر کی مثال نہیں مل سکتی کہ یہ وہی مشرکین مکّہ تھے جنھوں نے ظلم وتشدد، درندگی وخونخواری کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظلم وستم جور وجفا اور شیطنت باقی نہ رکھی تھی۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی پوری پوری تیاری کرلی تھی۔ قاتلوں نے آپ کو قتل کرنے کے لیے کاشانۂ نبوت کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی تاریکی میں عزیز وطن کو چھوڑنا پڑا اور ہجرت کے بعد غریب الوطنی میں بھی قریش مکہ نے آپ کو چین نہ لینے دیا اور برابر حملے پر حملے کرتے رہے۔ لیکن آج اس آیۂ رحمت کے بے نظیر رحم وکرم دیکھیے۔ یہ وہی مکہ ہے جہاں سے محبوبِ خدا مشرکین مکہ کے جبر وتشدد کے باعث بے سروسامانی کے ساتھ ہجرت فرما گئے تھے آج اسی مکہ میں نہایت جاہ وحشم، تزک واحتشام اور فاتحانہ شان سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

داخل ہوئے ہیں لیکن فتح وظفر کے غرّے میں نہیں حکومت وشہنشاہی کے لیے نہیں اور انتقام کے جوش میں نہیں بلکہ امن وامان کا مژدہ سناتے ہوئے۔ لطف ودرگذر کا پیغام دیتے ہوئے، درندوں اور خونخواروں کو اپنے آغوش کرم ورحمت میں جگہ دیتے ہوئے جلوہ افروز ہوتے ہیں اور شان رسالت جاہ وجلال کے ساتھ دریافت فرماتے ہیں کہ اہل قریش کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں ؟

یہ لوگ اگرچہ شقی القلب ظالم وخونخوار، بدطینت وبد باطن، سنگدل اور بیرحم تھے لیکن رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت وشفقت اور عادت سے واقف تھے سبھوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ندامت سے گردنیں جھکا دیں اور عرض کیا کہ آپ کریم ہیں اور کریموں سے سوائے لطف وکرم اور مہربانیوں کے دوسری امید نہیں ہوسکتی۔

رحمتِ عالم فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ مکّہ جاؤ آج میں نے تمہارے سارے ظلم وتشدد کو معاف کیا اور آج تم کو ہر جرم سے بری کرکے آزاد کردیا اور تم پر کچھ سرزنش نہیں کرتا۔ اتنا سننا تھا کہ تمام اہل قریش کے دلوں میں مسرّت کی لہریں دوڑ گئیں اور اہل مکّہ کی وہ حالت ہوئی جو ایک گناہ گار واجب القتل کی جاں بخشی کے نوید سے ہوسکتی ہے رحمۃ اللعالمین کے اس اخلاق ولطف وکرم کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ مشرکین مکہ جن کے دل بغض وعناد سے لبریز تھے وہ محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھر جاتے ہیں اور جُوق درجُوق اپنے سینے کو نورِ ایمان سے منوّر کرنے کے لئے رحمت مجسم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعتِ اسلام کرتے ہیں۔ جب ظہر کی نماز کا وقت آیا تو سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ بام کعبہ پر چڑھ کر اذان کہیں۔ چنانچہ حضرت بلال عاشق محبوب ذوالجلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی کچھ اہل قریش جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے پہاڑوں پر کھڑے تھے صدائے اذان سنکر ان کے جسم میں ایک غیرت قدیمی کی پھریری سی آئی۔ ایک شخص بولا کہ اب جینا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بیکار ہے۔ عتاب بن اسید نے کہا کہ خدا نے میرے باپ کی عزّت رکھ لی کہ وہ اس آواز کے سننے سے پہلے ہی دنیا سے چل بسے اس کے علاوہ بہت سی ایسی بے تکی باتیں ان لوگوں نے کیں جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن بعد میں یہ سب بھی مسلمان ہو گئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مرتبے عطا فرمائے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر رونق افروز تھے جو اسلام قبول کرنے آتے تھے وہ بیعت کر کے چلے جاتے تھے۔ عورتوں سے بیعت لینے کا یہ طریقہ تھا۔ آپ پانی سے بھرے برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈبو کر نکال لیتے تھے۔ پھر عورتیں اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈبو دیتی تھیں اس صورت سے عورتوں کی بیعت پختہ ہو جاتی تھی۔ غرض ہمارے آقا و مولا سرورِ کونین سلطان دارین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر بیٹھے ہوئے سبھوں سے بیعت لیتے جاتے تھے اور بکمال فرحت ومسرّت سے تبسّم فرماتے تھے اور خدائے واحد و قدوس کا شکر ادا فرماتے تھے کہ ایک وہ دن تھا کہ یہ اہل مکہ ہمارے خون کے پیاسے تھے اور آج یہ سب ہمارے فرمابردار ہو رہے ہیں۔

فتح مکّہ کے بعد

اس فتح کے بعد سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم عفو و درگذر کا اہتمام اہل مکّہ پر ایسا اثر پڑا کہ ان کے دل میں جو کفر و ضلالت کی ظلمت چھائی ہوئی تھی، وہ قطعی کافور ہو گئی۔ بت پرستی سے ان کا دل بالکل پھر گیا اور انھوں نے خورشیدِ رسالت کے آگے نہایت خلوص سے اپنا سر جھکا دیا۔

اکابرینِ مکہ میں چند آدمیوں نے اپنے قدیمی مذہب کی عزّت و حرمت اور غیرت برقرار رکھنے کے جذبات میں آ کر اسلام قبول نہ کیا اور مکّہ معظمہ سے فرار ہونے کا عزم کر لیا۔ جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو آپ نے پناہ دے دی۔ وہ مکّہ ہی میں مقیم رہے اور غزوہ حنین کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ کچھ لوگ ایسے بھی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تھے جو سخت مجرم اور واجب القتل تھے۔ مثلاً

عبداللہ بن زبیری۔ یہ ملک عرب کا ایک مشہور شاعر اور رئیس تھا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہجو کے اشعار لکھا کرتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ کلام الٰہی پر بھی نکتہ چینی کیا کرتا تھا۔ یہ نجران کی طرف بھاگ گیا تھا کچھ عرصہ بعد حضور کے قدموں پر آکر گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

عکرمہ بن ابی جہل اپنی جان کے خوف سے مکہ معظمہ چھوڑ کر یمن کی طرف چلے گئے تھے لیکن ان کی بیوی امِّ حکیم مسلمان ہو کر مکہّ ہی میں مقیم تھیں انھوں نے ایک روز حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر عکرمہ کی امان کی سفارش کی۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امِّ حکیم کی سفارش قبول فرما کر ان کے شوہر عکرمہ کو اپنے دامنِ کرم میں لے کر امان دی۔ آپ اپنے شوہر عکرمہ کے واپس لانے کے لئے نہایت خوشی سے روانہ ہوئیں اور اپنے شوہر کے پاس پہنچکر ان کو امان کا مژدہ سنایا۔ عکرمہ نے اپنی امان کا حال سنکر نہایت تعجب کیا اور امِّ حکیم سے کہا کہ باوجود اس کے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سخت عداوت رکھتا تھا اور اُن کو سخت ایذائیں دیتا تھا لیکن انھوں نے اس جبر و تشدّد پر بھی مجھ کو امان دی بیشک اتنا حلم و صبر سوانبیِ برحق کے کسی میں نہیں ہو سکتا۔ امِّ حکیم نے کہا کہ ہاں بیشک وہ ایسے ہی رحیم و کریم ہیں جو برائی کے عوض بھلائی فرماتے ہیں جن کی تعریف سے زبان قاصر ہے چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر نورِ ایمان سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نہایت مقبول بارگاہِ رسالت ہوئے ہیں۔ جب قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کا یہ عالم ہوتا کہ وجد میں آجاتے تھے اور عالم وجد میں آپ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلتے تھے کہ هٰذَا كِتَابُ رَبِّيْ هٰذَا كِتَابُ رَبِّيْ آپ عہد خلافت صدیق اکبر رضی اللہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تعالیٰ عنہ میں مرتدین اسلام کے دفع کرنے اور کفار بدا طوار کے قتل کرنے کے لئے لشکر اسلام کے امیر بنا کر جنگ اجنادین میں بھیجے گئے تھے جہاں آپ شہید ہوئے۔ وحشی غلام جو سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل تھا۔ اس کے بھی قتل کا حکم ہو چکا تھا لیکن یہ اپنی جان بچا کر روپوش ہو گیا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ بڑے سے بڑے خونخوار مجرم کو بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آغوشِ کرم میں جگہ دیدی تو فوراً سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گیا اور کلمہ اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھ لیا۔ جب آپ ایمان نہ لائے تھے ادنیٰ تھے اور جب نورِ ایمان سے منور کیا تو اعلیٰ ہو گئے ؎ ادنیٰ ہو تو اعلیٰ گدا ہو تو غنی ہو حصّہ یہ اسی کا ہے جو قسمت کا دھنی ہو
مسلمان ہو جانے کے بعد اسلام کو آپ کے ہاتھوں بڑا فائدہ پہنچا۔

ابوسفیان کی بیوی ہندہ یہ عورت اسلام اور ہادی اسلام کی سخت دشمن تھی۔ بڑی سخت مزاج اور چرب زبان بھی تھی۔ اسی عورت نے آپ کے عمِّ شفیق حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ کی لاشِ مبارک سے آپ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ اس کے قتل کا حکم تھا لیکن جب اس نے اپنے قصور کی معافی چاہی اور ایمان لے آئی تو حضور آیۂ رحمت نے اس کو اپنے دامنِ کرم میں لے لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ہندا نے حضور پُر نور سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام قبول کرنے سے قبل میں آپ کی سخت دشمن تھی لیکن اب سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں۔ حضور نے فرمایا اور بھی زیادہ محبت ہو جائے گی۔ مسلمان ہونے کے بعد ہندہ کے گھر میں جس قدر بھی اصنام تھے سب کو توڑ کر چور چور کر دیا اور بتوں سے مخاطب ہو کر کہا مردودو، اب تک میں تمہارے فریب میں پھنسی رہی یہ کہہ کر سبھوں کو گھر کے باہر پھینک دیا۔

کعب بن زبیر یہ ایک مشہور شاعر تھا۔ رسول مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی شانِ عالی میں سخت ہجو کے اشعار لکھا کرتا تھا، اُس کے لئے بھی قتل کا حکم ہو چکا تھا فتح مکہ کے بعد یہ شاعر ہاتھ نہ آیا۔ جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو یہ شاعر مدینہ منورہ پہنچا اور یکبارگی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کعب بن زبیر ہوں اور صدقِ دل سے پڑھتا ہوں اَشْهَدُ ان لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدُ الرَّسُوْل اللّٰہ دولتِ ایمان سے مالامال ہونے کے بعد کعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک قصیدۂ نعت لکھ کر پیش کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور اس کے صلے میں اپنی ردائے مبارک ان کو عطا فرمائی۔ لہٰذا مؤلف کی شاعرانِ بے بدل کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ دنیوی اور فضول شاعری سے پرہیز کریں۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں اپنے خیالات اور وقت کو صرف کر کے مقبول بارگاہِ رسالت بننے کا شرف حاصل کریں۔

الغرض فتح مکّہ کے بعد سارے ملک عرب پر اسلام کی سچّائی اور بانی اسلام کے وعظ و نصیحت و اخلاق کا ایسا گہرا اثر پڑا کہ دور دور سے لوگ جوق در جوق گروہ کے گروہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

مکہ معظمہ کے فتح ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ روز یہاں قیام فرمایا۔ یہاں سے روانہ ہونے کے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بھیج کر اطراف مکہ کے سارے بتوں کو یعنی لات، منات، عزّیٰ وغیرہ وغیرہ کو شکست و برباد کرا دیا اور شریعت کے احکام وغیرہ بتانے کے لئے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

غزوۂ حنین ۸ھ

مکّہ معظمہ اور ملک عرب کے سر سبز اور خوش گوار شہر طائف کے درمیان ایک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

قصبہ ہے جس کا نام حنین ہے۔ یہاں ثقیف و ہوازن اور جشّم کے قبیلے آباد تھے جو حوالیِ مکّہ میں بھیڑ بکریاں اور اونٹ چرایا کرتے تھے یہ لوگ نہایت دلیر بہادر جنگ جو اور فنِ جنگ سے اچھی طرح واقف تھے۔ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور تعداد سے یہ سارے قبیلے گھبرا گئے۔ فتح مکہ کے بعد ان لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب مسلمان ہماری طرف ضرور رخ کریں گے اگر وہ ہماری جانب بڑھے تو ہماری عزّت و عظمت، مذہب ملّت اور سارے امتیازات کو نیست و نابود کر دیں گے۔ لہٰذا اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ختم کرنے کے لئے کوئی فوری تدبیر کرنا چاہیئے۔ ورنہ مسلمانوں کی طاقت بے پناہ ہو جائے گی۔ چنانچہ ان لوگوں نے نہایت سرعت کے ساتھ ہر طرف دورہ کر کے مسلمانوں کے خلاف ایک آگ سی بھڑکا دی اور ایک زبردست فوج جمع کرنے کی تیاری کرنے لگے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ان لوگوں نے چار ہزار آدمیوں کا ایک زبردست لشکر جرار حنین میں اکٹھا کر لیا۔ اس لشکر کا سردار مالک بن عوف نضری تھا فنونِ جنگ میں کافی ماہر تھا۔ اس نے موقع موقع سے پوشیدہ طور پر اپنے فوجی اڈے قائم کر لئے تھے اور ہر اڈے پر کافی فوجی دستے متعین کر لئے تھے۔

جب رسولِ اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا کہ قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے وادیٔ حنین میں مسلمانوں کے خلاف ایک زبردست لشکر جمع کیا ہے۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مجبوراً ان کی سرکوبی کے لئے عزم جنگ کرنا پڑا۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت عبد اللہ حدرد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ دشمنوں کی جمعیت و کیفیت معلوم کریں جب حضرت عبد اللہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس تشریف لائے انھوں نے مفصّل کیفیت سے مطلع کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سامانِ جنگ اور رسد فراہم کیا اور بارہ ہزار لشکر ظفر پیکر اپنے ہمراہ لے کر وادیٔ حنین کی جانب روانہ ہوئے۔ مسلمان اپنے لشکر عظیم ساز و سامان اور تزک و احتشام کو دیکھ کر پھولے نہ سمائے اور بیساختہ ان کی زبانوں سے یہ جملے نکلے کہ آج کون ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کے یہ کبر و تکبر آمیز جملے خدائے عزّوجل کو کب پسند آ سکتے تھے۔ اللہ تبارک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

و تعالیٰ کی ذات ستودۂ صفات سب کچھ برداشت کر لیتی ہے لیکن اس خالق داکبر کو غرور و نخوت کبر و تکبر پسند نہیں ایک بندہ اس خدائے واحد و قدوس کا بندہ ہو کر اس کی نوازشوں اور عنایتوں کا شکر و احسان ادا کرنے کے بجائے خود ستائی و خود آرائی کرے اور اپنے دست و بازو پر بھروسہ کر کے یہ کہے کہ میں سب کچھ کر سکتا ہوں غلط اور قطعی غلط ہے۔ پس انسان بغیر مشیت الٰہی اور تائید غیبی کے کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ جب مسلمانوں کی فوجیں حنین میں داخل ہونے کیلئے ایک تنگ گھاٹی سے گذریں تو دشمن کی ایک کثیر جمعیت جو گھاٹیوں میں پہلے ہی سے پوشیدہ تھی لشکر اسلام پر ٹوٹ پڑی اور ایسا زبردست حملہ کیا کہ گھبرا گئے اور ان کے قدم اکھڑ گئے اور جاتے ہی پہلے حملے میں شکست اٹھانا پڑی۔

میدان جنگ میں صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابۂ کرام مثلاً سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اہل بیت میں سے سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سفیان بن حارث وغیرہ رہ گئے باقی سب اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ مسلمانوں کو ہکا بکا اور گھبرایا ہوا دیکھ کر کافروں نے پھبتیاں کسنا شروع کر دیں اور کہنے لگے آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سحر کے نیست و نابود ہونے کا دن ہے۔ آج مسلمان ایسا جی چھوڑ کر بھاگے ہیں۔ پھر اِدھر اُدھر کا رخ کرنے کا قصد نہ کریں گے۔ لیکن ہمارے آقا و مولا جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے طعن و تشنہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور ایسے خطرناک اور کس مپرسی کے عالم میں جب دشمن خونخوار ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوں آپ نہایت شجاعت و استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ثابت قدمی و شجاعت و استقلال نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رگ ہاشمی میں وہ جوانمردی شجاعت و بہادری صبر و استقلال انصاف و اخلاق کا خون تھا جو ایک افضل البشر سید الرسل شہنشاہِ کل میں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس بے سرو سامانی اور کس مپرسی کے عالم میں بھی اس خوفناک ہنگامے میں اپنے دلدل پر سے کود پڑے اور پیادہ پا یہ فرماتے ہوئے دشمنوں کے آگے بڑھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب یعنی میں۔ نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں اور عبد المطلب کا بیٹا ہوں وہ جان نثاران نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھے انھوں نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر اپنے بیچ میں لے لیا لیکن حضور کا یہ عالم تھا اور آپ چاہتے تھے کہ آگے بڑھ کر خود بہ نفسِ نفیس کافروں کے لشکرِ جرار سے مقابلہ کریں یکایک قبیلہ ہوازن کا ایک لشکر جس کا علم بردار ایک سرخ اونٹ پر سوار ہاتھ میں ایک بڑا نیزہ اور سیاہ رنگ کا علم لیے جولانی کرتا ہوا حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ سیدنا علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑھ کر اس کے اونٹ کی پچھلی ٹانگوں میں ایسی تلوار ماری کہ دونوں ٹانگیں کٹ گئیں اونٹ گر پڑا۔ اونٹ کا گرنا تھا کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوار کو بڑھنے بھی نہ دیا اور ایسا وار کیا کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اب دشمن کے فوجی دستوں اور ان معدودے چند جاں نثاران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دست بدست جنگ شروع ہو گئی حضور نے ایک مشتِ خاک اٹھا کر کافروں پر پھینکی اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوه یعنی یہ منہ ذلیل و خوار ہوں سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے حکم سے تمام صحابۂ کرام کو آواز دی کہ اے بیعتِ رضوان میں اپنی جاں نثاری کا اقرار کرنے والو کدھر جا رہے واپس آؤ مسلمانوں سراسیمگی اور انتشار عارضی تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر سب کے سب لبیک لبیک کی صدا لگاتے ہوئے دشمنوں پر پل پڑے اور جواں مردی سے لڑے کہ دفعتاً میدان کا نقشہ بدل گیا اور لڑائی کا رخ پھر گیا دشمنانِ توحید و رسالت اپنے ستر مقتول کی لاشیں میدانِ کارزار میں چھوڑ کر بھاگ نکلے اور جو رہ گئے وہ گرفتار ہوئے کفار بداطوار کا اسباب اور مویشی جسے وہ چھوڑ گئے تھے وہ سب مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

معرکہ اوطاس

قبیلہ ثقیف و ہوازن کے لوگ وادی حنین سے شکست کھا کر بھاگے تو کچھ لوگ قائدین عوف نصری کے ہمراہ قلعۂ طائف میں جہاں ایک سال کا سامانِ رسد پہلے ہی سے رکھ لیا تھا آ کر پناہ گزین ہو گئے اور کچھ لوگ مقام اوطاس میں مجتمع ہوئے اور لشکرِ اسلام سے مقابلہ کرنے کی پھر نا کام تیاریاں کرنے لگے ان کی فوج کا سردار درید بن الصم تھا جو بڑا جوانمرد

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور فنِ سپہ گری میں کافی ہوشیار تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنانِ اسلام کے اکٹھا ہونے کی خبر پاکر حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جماعتِ صحابہ کا امیر بناکر دشمنانِ دین کے تعاقب میں اوطاس کی طرف روانہ کیا۔ لشکرِ اسلام کے پہنچتے ہی۔ درید بن الصمم اپنی کئی ہزار فوجیں لیکر مسلمانوں کے مقابلے میں آیا لیکن مسلمانوں کا حملہ وہ حملہ تھا جس کو کفار برداشت نہ کرسکے اور میدانِ جنگ سے گھبراکر بھاگ نکلے۔ ان کے سردار درید بن الصمم نے بھی سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگنا چاہا۔ لیکن اس کی موت نے اس بدبخت کو بھاگنے نہ دیا۔ آخر حضرت ربیعہ بن رفیع کے ہاتھ سے واصلِ جہنم ہوا۔ اس جنگ میں کئی ہزار دشمنانِ اسلام مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوئے اور کافی مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ چار ہزار اوقیہ چاندی۔ چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زائد بکریاں وغیرہ

ان اسیروں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شیما بنت الحارث بھی تھیں۔ جس وقت لوگ انھیں گرفتار کرنے لگے تو حضرت شیما نے کہا تم جانتے نہیں کہ میں کون ہوں؟ اگر نہیں جانتے تو میں بتاتی ہوں۔ میں تمہارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں۔ لوگ حضرت شیما کو نہایت ادب سے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ حضرت شیما نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم مجھ کو نہیں پہچانتے میں تمہاری وہی رضاعی بہن ہوں جس کی پشت پر تم نے ایک مرتبہ بچپن کے زمانے میں دانت چبھو دئے تھے یہ دیکھو جس کا نشان اب تک میری پشت پر موجود ہے جوشِ محبت سے حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں۔ آپ فوراً ہی عجلت کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور اپنی ردائے مبارک حضرت شیما کے لئے بچھادی۔ دیر تک نہایت خلوص و محبت سے باتیں کرتے رہے اور فرمایا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میرے گھر چل کر ٹھہریئے۔ اگر اپنے وطن جانا چاہتی ہو تو وہاں پہنچادوں۔ حضرت شیما کو اپنے قبیلے سے بڑی محبت تھی اس لئے آپ نے اپنے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

وطن کو ترجیح دی۔ چنانچہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شیما کو تین غلام چند بکریاں اور اونٹ عطا فرما کر نہایت عزت واحترام کے ساتھ ان کے وطن پہنچا دیا۔

محاصرۂ طائف

قبیلہ ہوازن و ثقیف کے کافی آدمی جو غزوہ حنین سے بھاگ کر اپنے سردار لشکر عوف بن مالک نضری کے ہمراہ قلعہ طائف میں پناہ گزیں ہو گئے تھے۔ ان لوگوں نے طائف کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف اچھی طرح ابھار رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل طائف کو آمادہ جنگ دیکھ کر مجبوراً طائف کی جانب روانہ ہوئے۔ طائف میں پہنچکر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ طائف کا جو نہایت مستحکم تھا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا۔ پندرہ دن تک محاصرہ کرنے کے بعد حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا کہ ایک دودھ سے بھرا ہوا بڑا پیالہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔ ایک مرغ آیا اور اس نے چونچ مار کر سارا دودھ گرا دیا۔ حضور نے اس خواب کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ یہ قلعہ طائف ابھی فتح نہ ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ چنانچہ کچھ دن کے بعد یہ قلعہ طائف خود بخود فتح ہو گیا۔ عوف بن مالک خود مع قبیلہ ہوازن کے آکر مسلمان ہو گیا۔ آپ نے عوف بن مالک کو امیر لشکر بنا دیا۔ اس نے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو بھی مسلمان کر لیا۔

جنگ حنین میں شیبہ بن عثمان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قاتلانہ حملہ کا قصد

رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ کے باآسانی فتح کر لینے سے شیبہ بن عثمان کو بڑا ملال ہوا اور بغض وحسد کی چنگاریاں اس کے سینے سے برابر اٹھتی ہی رہیں۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار لشکر اسلام مرتب فرما کر حنین کی طرف روانہ ہونے لگے تو شیبہ بن عثمان اس موقع کو غنیمت جان کر لشکر اسلام کے ساتھ ہو گیا اور یہ خیال کیا کہ جس وقت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ کرنے میں مصروف ہو جائیں گے تو اس وقت موقع پا کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قاتلانہ وار کر کے سارے عرب اور اہل قریش کو ہمیشہ کے لئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خطرے سے نجات دلا دوں گا۔ چنانچہ عین اس وقت جب وادیٔ حنین کے تنگ راستے پر مسلمانوں پر دشمنوں کا سخت حملہ ہو گیا اور مسلمان منتشر ہو کر تتر بتر ہو گئے تو شیبہ بن عثمان نے قاتلانہ وار کرنے کی نیت سے جھپٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا اور یہ ان کا خود بیان ہے کہ اس وقت جوش انتقام کی آگ میرے سینے میں ایسی بھڑک رہی تھی کہ میں خود اس آگ کو سرد نہ کر سکتا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ چاہے ساری دنیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کا اقرار کر لے ان کا معتقد ہو جائے لیکن میں ہرگز ان کی پیروی نہ کروں گا۔ چنانچہ جس وقت ارادہ بد سے اپنی تلوار میان سے باہر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا کہ ایک آگ[1] نمودار ہوئی جو میری جانب لپکی میں اس آگ سے ایسا خوفزدہ ہوا کہ میری آنکھیں بند ہو گئیں۔ جب میری آنکھیں کھلتی ہیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفقت میرے سینے پر ہے اور آپ نہایت شفقت و محبّت سے فرما رہے ہیں کہ اے بارالہٰا اس کو شیطان سے اپنی پناہ میں رکھ۔ سبحان اللہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دست کرم اور مسیح دو عالم کے روح افزا کلمات نے وہ معجزہ دکھایا کہ آن کی آن میں ساری شقاوت قلبی اور کدورت دلی ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئی پھر حضور مبارک صلی اللہ نے فرمایا کہ اے شیبہ چلو اور کفار بد اطوار سے جہاد کرو۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا فرمانا تھا کہ میں نہایت دلیری و جوانمردی کے ساتھ میدانِ جنگ میں کود پڑا۔

اس وقت میرے دل میں ایسا جوش تھا کہ اگر اس موقع پر میرا باپ بھی میرے سامنے آجاتا تو میں اللہ اور اس کے رسول کے واسطے اس کی گردن قلم کر دیتا۔ لہٰذا جب کافروں کو شکست ہوئی اور لڑائی ختم ہو گئی۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمۂ اقدس میں تشریف لے آئے

[1] معجزہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تو میں بھی اندر گیا تاکہ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ بیمثال سے اپنی آنکھوں کو نورانی کروں۔ اس وقت حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سارے خیالات سے مجھ کو آگاہ فرمایا اور فرمایا کہ اے شیبہ جو بات کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے لئے پسند فرمائی وہ تمہارے پسندیدہ ارادوں سے کہیں زیادہ افضل و احسن ہے حضرت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سن کر نہایت شرمندہ ہوا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر حضور رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیے تاکہ میرے گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ نے اسی وقت استغفار فرمایا اور یہ مژدہ سنایا خداوند کریم نے تمہاری ساری خطائیں بخش دیں۔

غزوۂ تبوک

تبوک ایک مقام کا نام ہے جو اطرافِ شام میں واقع ہے سنہ ۹ھ میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ ہرقل یعنی قیصرِ روم عرب کے عیسائی قبائل کو اکٹھا کر رہا ہے اور ایک زبردست لشکر تیار کر کے مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنا چاہتا ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ حملہ آوروں کو سرزمین مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی روکنا بہتر ہے۔ چنانچہ آپؐ نے مسلمانوں کو جہاد میں چلنے کا حکم نافذ فرما دیا اور یہ بھی اعلان فرمایا کہ یہ سفر دور دراز کا ہے۔ لہٰذا ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق سامانِ سفر لا کر جمع کرے۔ اس زمانے میں سخت گرمی پڑ رہی تھی اور مسلمانوں میں بے سروسامانی کا عالم تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس لشکرِ اسلام کے لئے سامان فراہم کر دیگا اس کے لئے جنّت ہے اس وقت ہر شیدائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے جو کچھ بھی ہو سکا حضورِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا کر جمع کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنا دیا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے۔ لشکرِ اسلام میں کل تینتیس ۳۳ ہزار آدمی تھے ان میں سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بیس ہزار آدمیوں کا سامان صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دیا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ اے بار الٰہا میں عثمان غنی سے راضی ہوں اے اللہ تو بھی راضی ہو۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ چندے میں پیش کیا تھا اس کی تفصیل یہ ہے۔

نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، ایک ہزار دینار۔

اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس ہزار درہم حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو سیر چھوہارے۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس فکر میں رہتا تھا کہ امور خیر میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سبقت لے جاؤں لیکن وہ ہمیشہ ہر نیک کام میں مجھ سے آگے ہی رہتے تھے۔ اس مرتبہ جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لئے عام چندے کی فہرست کھولی تو میں نے اپنے گھر کے سامان کا نصف حصہ حضورؐ کی خدمت میں لاکر پیش کر دیا اور یہ خیال کیا کہ اس مرتبہ کار خیر میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضرور سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ جب میں نے سامان کی گٹھڑی باندھ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے مجھ سے دریافت کیا کہ اے عمرؓ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا نصف گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ ابھی تک جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف نہ لائے تھے آپ کا انتظار ہو رہا تھا کہ آپ ایک بڑا سا گٹھر سر پر لاد کر سرکار کی طرف آتے ہوئے نظر پڑے جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سامان کا گٹھر لے کر حضور کی خدمت میں اس شان سے حاضر ہوئے۔ گھر کی ایک ایک جنس جس میں جھاڑو تک شامل تھی اور تن کا کپڑا بھی تھا سب سامان کا ایک گٹھر باندھ کر بدن مبارک پر صرف ایک کملی ڈال کر جس میں جا بجا ببول کے کانٹے لگے ہوئے تھے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھ کر پوچھا کہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اے صدیق تم نے اپنے بال بچوں کے لئے بھی کچھ چھوڑا۔ آپ نے عرض کیا ہاں! اللہ اور اللہ کا رسول چھوڑا اور باقی سب لے آیا۔ اسوقت سیدنا حضرت عمر فاروقِ اعظم بیساختہ پکار اٹھے کہ یا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشک میں آپ سے کسی نیک کام میں کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا حال ہے. آپ نے فرمایا کہ آج میرے صدیق اکبر نے اپنا سارا ساز و سامان یہاں تک کہ اپنا پیراہن تک اللہ کی راہ میں دیدیا اور تہی دست ہو گئے. پھر جبریل امین نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد فرمایا ہے اور پوچھا ہے کہ اس مفلسی و تہی دستی میں ابو بکر صدیق مجھ سے راضی ہیں کہ نہیں۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنا تو آپ وجد میں آکر بے قرار ہو گئے اور جھوم جھوم کر یہ فرماتے تھے۔ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ۔ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ یعنی میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

جہاد کے لئے روانگی

حضور سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنا کر تیس ۳۰ ہزار فدایانِ اسلام کے ساتھ تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ تبوک میں پہنچکر آپ نے قیام کیا. لیکن قیصر روم یعنی ہرقل بادشاہ مارے خوف کے آپ کے مقابلہ میں نہ آیا کیونکہ وہ آپ کی رسالت کا قائل تھا اور جانتا تھا کہ یہ پیغمبر برحق ہیں۔ ان سے مقابلہ کرنا آسان نہیں ہے۔ پھر آپ نے اپنی فوج کے چند دستوں کو تبوک کے اطراف و جوانب میں جو والیانِ ریاست تھے ان کے پاس اسلام قبول کر لینے کی دعوت بھیجی۔ تمام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

والیانِ ملک نے اسلامی فوجوں سے منہ پھیرنا مناسب نہ سمجھ کر جزیہ دینا قبول کر لیا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو تیس[۴۳۰] سواروں کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں والیِ دومۃ الجندل اکیدر نامی کی طرف بھی روانہ کیا تھا اور چلتے وقت حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیا تھا کہ تم اکیدر کو نیل گائے کا شکار کرتے ہوئے گرفتار کر لو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فوجی دستے لئے ہوئے عین اس وقت اس کے قلعے کے قریب پہنچے کہ جب چاندنی رات میں ایک نیل گائے نے آ کر اکیدر کی قلعہ کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا اور اکیدر اس نیل گائے کو دیکھ کر شکار کرنے کی غرض سے اپنے بھائی کو ہمراہ لے کر قلعے کے نیچے اترا۔ ادھر خالد بن ولید بھی اکیدر کے شکار کرنے کی گھات میں تھے فوراً جھپٹ کر اکیدر کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بھائی نے مزاحمت کی اور مارا گیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیدر کو گرفتار کر کے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے کچھ جزیہ مقرر کر کے اس کو آزاد کر دیا۔ لیکن بعضوں نے لکھا ہے کہ آخیر میں اکیدر مسلمان ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سفرِ تبوک میں ایک ماہ بیس دن لگے۔ منزلیں سخت تھیں گرمی کی شدت اور باربرداری کی قلت سے سخت تکلیفیں ہوئیں مگر آپ مع الخیر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

نکتہ:۔ غزوات کا سلسلہ ہجرت شریف کے بعد شروع ہوا۔ ان غزوات میں دونوں طرف سے مقتولین مجروحین اور قیدیوں کی تعداد صرف ۱۰۷۷ نفر ہے لشکرِ اسلام کے صرف ۳۸۷ دلیر شہید زخمی یا گرفتار ہوئے۔ ان میں سے ۲۵۹ نے جامِ شہادت نوش فرمایا ۱۲۷ زخمی ہوئے اور صرف ایک قید دشمنوں کے ۷۵۹ قتل ہوئے زخمیوں کی تعداد آج تک نہ معلوم ہوئی، ہاں گرفتار ہونے والے ۶۵۶۴ آدمی ہیں۔ الغرض کل ۸۰ لڑائیاں ہوئیں تو گویا ہر جنگ میں ۱۳ مقتول ہوئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

رہے قیدی تو حضور رحمۃ اللعالمین نے سب کے سب چھوڑ دیئے۔

مسجدِ ضرار

قبیلہ خزرج کا ایک شخص ابو عامر راہب جو بڑا ہی شریر و مفسد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے قبل یہ ہر شخص کو انجیل مقدس پڑھ پڑھ کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں بیان کرتا تھا۔ لیکن جب آپ مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو یہ مردود آپ سے جلنے لگا۔ اور آپ کی ترقی نہ دیکھ سکا چنانچہ مدینہ منورہ سے بھاگ نکلا اور آپ کی دشمنی و عداوت میں سرگرم رہا۔ جنگ احد کے موقع پر کفار مکہ کے ہمراہ لڑائی میں آکر شامل ہوا اور سب سے پہلے مسلمانوں پر اس بدبخت نے تیر چلایا۔ اس جنگ کے بعد پھر مکہ معظمہ کی طرف بھاگ گیا۔ جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا تو یہ مردود وہاں سے بھاگ کر طائف چلا گیا اور جب اہل طائف نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ تو یہ مردود یہاں سے یہ کہتا ہوا بھاگا کہ عرب کے فتح کر لینے پر مسلمان ناز نہ کریں میں بہت جلد ملک شام اور روم کی زبردست فوجیں لے کر آتا ہوں۔ جب اس مفسد کو اس میں بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی تو اس نے ان منافقین اسلام کو جو اس کے ساتھ پوشیدہ طور سے ساز باز رکھتے تھے ان سے کہلا کر بھیجا کہ تم لوگ اپنی ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ مدینہ منورہ میں تعمیر کر لو جہاں ہم لوگوں کو بیٹھ کر تعلیم و تلقین اور مشورہ کرنے کا نہایت اچھا موقع ملے گا۔ چنانچہ منافقین مدینہ نے مسجدِ قبا کے قریب بہت تیزی کے ساتھ ایک مسجد بنا کر حضور کے پاس عین اس وقت پر آئے جب کہ غزوۂ تبوک کا عزم ہو رہا تھا اور یہ التجا کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں نے مل کر ایک مسجد بنائی ہے آپ چل کر اس میں نماز پڑھیں تاکہ آپ کے قدموں کی برکت سے وہ مسجد رونق پا جائے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جہاد کے لئے جا رہا ہوں وہاں سے واپسی کے بعد دیکھا جائے گا۔

جب حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے تو وہ منافقان مدینہ پھر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب آپ کی یاددہانی کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ ہماری نو تعمیر مسجد میں تشریف لے چلئے جو یہاں سے قریب ہے چل کر نماز پڑھئے تاکہ برکت حاصل ہو۔ حضور نے ابھی جانے کا قصد بھی نہ فرمایا تھا کہ وحی نازل ہوئی جس میں اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو ان منافقوں کے فریب سے آگاہ کر دیا۔ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا اس وحی الہٰی کے مطابق آپ نے حکم دیا کہ اس مسجد ضرار کو فوراً جلا کر خاک کر دو۔ چنانچہ حضور نے اس حکم کے مطابق اسی وقت جب منافقین اس میں مجمع کئے بیٹھے تھے جا کر مسمار کر کے برباد کر دیا۔ منافقین آگ کا شعلہ دیکھ کر بھاگ نکلے۔

فرض حج اور صدیق اکبر کا امیر الحجاج ہونا

اسی سال یعنی ۹ھ ہجری میں غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لانے کے بعد حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً تین سو مسلمانوں کا ایک قافلہ مرتب فرما کر مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب حج ادا کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ حاجیوں کے اس قافلے کے امیر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر کئے گئے تاکہ آپ رض لوگوں کو شریعت اسلامی کے مطابق احکام حج کی تعلیم دیں۔ اس قافلے کے روانہ ہونے کے بعد ہی حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نقیب بنا کر اپنی سواری پر جس کا لقب عضباء تھا اس کے ناقہ پر سوار کر کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ فرمایا اور روانہ کرتے وقت آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تاکید فرما دی کہ عین موسم حج میں تم بالاعلان تمام لوگوں کو سورۂ برات سنا دینا۔

چنانچہ حج کے موقع پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو شروع اسلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

موافق حج ادا کرائے اور قربانی کرنے کے بعد آپ نے خطبہ پڑھا جس میں حج کے مسائل بیان فرمائے۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے باآواز بلند سورہ برات شریف سنائی اور خود بھی اعلان فرمایا اور منادی کے ذریعہ بھی اعلان کرا دیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک خانۂ کعبہ کے حرم میں داخل نہ ہونے پائے گا اور نہ کوئی برہنہ ہو کر طواف کرنے پائے گا۔ کیونکہ ایّام جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف کرنا افضل سمجھتے تھے اور سوائے مسلمان کے جنّت میں کوئی نہ جائے گا۔ کافروں اور مشرکوں سے جو معاہدہ ہوا تھا۔ ان کے بدعہدی کے باعث آج سے چار مہینے تک انھیں مہلت اور امان دی جاتی ہے بعد اس کے معاہدہ ختم ہو جائے گا۔

اس سال کے خاص واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی وفات ہوئی۔ (۲) سود حرام ہوا۔ (۳) حکم زکوٰۃ نازل ہوا۔ حضور نے تحصیلدار کو دولت مندوں سے زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا اور غریبوں پر تقسیم کیا۔ (۴) جزیہ وصول کرنے کا حکم ہوا۔ (۵) نجاشی بادشاہ کا انتقال ہوا جس کے جنازے کی نماز غائبانہ حضور نے پڑھائی۔

حجۃ الوداع

سنہ ۱۰ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بہ نفس نفیس حج کے ارادے سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ چونکہ یہ حج آپ کی عمر شریف کا آخری حج تھا۔ اس لئے اس حج کا نام حجۃ الوداع مشہور رہا۔ حج میں تشریف لے جانے سے قبل حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارادے کا قرب وجوار میں اعلان کرا دیا۔ اس اعلان سے مسلمانوں کا ایک زبردست مجمع مدینہ منورہ میں جمع ہو گیا۔ اور ہر شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں جانے کے لئے ہمہ تن تیار ہو گیا۔ مسلمانوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کے اس کثیر ہجوم میں ہر درجہ اور طبقہ کے لوگ تھے۔

۲۶ ذی القعدہ یعنی گیارہواں قمری مہینہ جس کو عوام خالی مہینہ کہتے ہیں۔ سنیچر کے روز بعد نماز ظہر ایک زبردست قافلہ حجاج مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوا۔ آپ کے ساتھ ازواج مطہرات بھی تھیں ذوالحلیفہ میں پہنچکر آپ نے ایک شب قیام فرمایا۔ دوسرے روز غسل فرماکر عطر و خوشبو لگائی اور دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد احرام باندھا اور بآواز بلند تکبیر فرمائی یعنی بالفاظ پڑھے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت تھی۔ آپ کی لبیک کی آواز پر ہر شخص نے آپ کی پیروی کی اور لبیک کی صدا لگائی جس سے دشت و جبل گونج اٹھے جب کسی ٹیلے سے آپ کا گذر ہوتا تو آپ بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے۔ احرام کی حالت میں حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس میں خطمی لگا کر بالوں کو چپکا لیا تھا تاکہ بال ٹوٹتے اور جوئیں پڑنے سے محفوظ رہیں۔ جب سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحا میں پہنچے تو حضور کو ایک زخمی گورخر نظر آیا آپ نے ہمراہیوں کو منع فرمایا کہ اس گورخر کو نہ ستانا اسی اثنا میں اس گورخر کا شکار کرنے والا بھی آپہنچا۔ اس نے حضور سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شکار میں نے آپ کو نذر کیا۔ حضور نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ اس کو لوگوں میں تقسیم کردیں۔ پھر چلتے چلتے آپ کو مقام اثانہ میں ایک ہرن دکھائی دیا جو ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا سورہا تھا آپ نے منع فرمایا کہ کوئی محرم اس ہرن کو نہ چھیڑے۔ پھر جب حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرج میں رونق افروز ہوئے تو یہاں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک غلام کی گوشمالی کرنے لگے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان سے لدا ہوا ایک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اونٹ گم کردیا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلام پر خفا ہوتے اور مارتے ہوئے دیکھکر تبسم فرمایا اور کہا انظر الیٰ ھٰذا المحرم ما یصنع یعنی اس محرم کو دیکھو کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ پھر آپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب فرماکر کہا کہ اے صدیق اب تم کو ایک فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ جب حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابو میں پہنچے تو صعب بن جثامہ ملے انھوں نے آپ کو ایک گورخر نذر کیا۔ آپ نے اس گورخر کے لینے سے انکار فرمایا اور فرمایا کہ ہم محرم ہیں

جب آپ وادی عسفان سے گزر کر مقام سراب میں پہنچے تو یہاں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عذر لنسوانی لاحق ہوگیا۔ حج قضا ہوجانے کے خیال سے آپ کو صدمہ ہوا کہ رو دیں۔ جب آپ کے حال کی خبر حضور کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ تم کیوں روتی ہو یہ تو ایک تقدیری معاملہ ہے اس میں تم کیا کرسکتی ہو۔ کچھ فکر نہ کرو۔ تم طواف کعبہ کے سوا سارے احکام حج ادا کرسکتی ہو۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو اور غسل کرکے صرف حج کا احرام باندھ لو لہٰذا ام المومنین نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ غسل فرماکر طاہر ہوگئیں تو طواف کعبہ اور صفا مروہ کی سعی ادا کی اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اب تم حج سے باہر ہوگئیں۔ اب عمرہ کی قضا ادا کرو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم عائشہ رضہ کو تنعیم تک لے جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام بندھوا کر لے آؤ۔ لہٰذا حضور کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا گیا اور ام المومنین نے اپنے عمرہ کی قضا ادا کرلی۔

الغرض سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم مقام سَرِف سے روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ کے قریب پہنچکر مقام ذی طوی میں تھوڑی دیر ٹھہرے پھر یہاں سے آپ مسلمانوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کی عظیم الشان جمعیت کے ساتھ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم باب السلام پر تشریف لائے تو آپ کی نظر مبارک کعبۃ اللہ پر پڑی تو آپ نے بیساختہ یہ دعا شریف پڑھی اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَتًا اس کے بعد آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ طواف میں آپ نے سات پھیرے (شوط) کئے پہلے تین پھیروں میں حضور نے رمل فرمایا اور آخر کے چار اور آخر کے چار پھیروں میں رمل نہیں کیا۔ اوّل تین شوطوں میں حضورؐ نے اپنی ردائے مبارک بصورت اضطباع اوڑھی تھی۔ ہر پھیرے میں آپ حجر اسود کی طرف ارشاد فرما کر اس کو بوسہ دیتے تھے اور جب رکن یمانی کے قریب پہنچتے تو اس کی طرف صرف اشارہ فرماتے۔ مگر اسے بوسہ نہ دیتے تھے۔ حجر اسود کے مقابل جب پہنچتے تو اللہ اکبر کہتے۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پہنچکر ہر شوط میں آپ یہ دعا پڑھتے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا ۝ طواف سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم میں تشریف لائے یہاں آپ نے یہ آیت شریف پڑھی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اس آیت شریف کے بعد دو رکعت نماز طواف۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھی نماز طواف سے فارغ ہوکر باب القضا پر سے گذر کر صفا کی پہاڑی پر تشریف لاکر یہ آیت شریف پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ پھر کعبہ کی طرف نظر فرما کر یہ دُعا پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اس دعائے مبارک کے پڑھنے کے بعد آپ صفا سے اتر کر مروہ پر تشریف لائے۔ یہاں بھی وہی دُعا پڑھی جو آپ نے صفا پر پڑھی تھی۔ اثنا سعی میں آپ یہ دُعا پڑھتے تھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حَسْمٌ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ سعی سے فارغ ہو کر حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو حکم دیا کہ جس کے پاس ہدیٰ یعنی قربانی کے جانور نہ ہوں وہ احرام باندھے رہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ احرام سے باہر نہ ہوئے کیونکہ ان بزرگوں کے ہمراہ قربانی کے جانور تھے۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ازواج مطہرات کے ہمراہ ہدی نہ تھی اس لئے آپ لوگ احرام سے باہر ہو گئی تھیں جو لوگ احرام سے باہر ہو گئے تھے انھوں نے ۸ ر ذی الحجہ کو پھر حج کا احرام باندھا۔

سیّدنا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کی طرف بھیجے گئے۔ وہ اسی دن عین موقع پر حاجیوں کا قافلہ اپنے ہمراہ لے کر مکہ معظمہ آپہنچے چار دن قیام فرمانے کے بعد ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ جمعرات کے دن حضور سرورِ کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی عظیم الشان جمعیت کے ساتھ منیٰ میں تشریف لائے۔ یہاں آپ نے ایک دن قیام فرمایا۔ دوسرے روز یعنی ۹ ر ذی الحجہ کو بعد نماز فجر منیٰ سے روانہ ہو کر میدانِ عرفات میں جلوہ افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے بعد زوال آفتاب ناقہ پر سوار ہو کر لوگوں کو مخاطب فرما کر نہایت بلیغ اور موثر خطبہ شریف پڑھا اور اس خطبہ شریف میں حضورؐ نے احکامِ دین اور کئی مفید باتیں تعلیم فرمائیں جو یہ ہیں۔ "بے شک و شبہ تمہارا خدا ایک ہے اور خدا کے نزدیک فضیلت میں وہی زیادہ ہے جو جتنا زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ ایام جاہلیت کی ساری شرک و بدعت ظالمانہ ضلالت قطعی کافور ہو گئی۔ ہر شخص نسلِ آدم سے ہے اور حضرت آدم مٹی سے بنے تھے۔ ہر بنی نوع انسان آپس میں بھائی بھائی ہے خاص کر ہر مسلمان ایک دوسرے مسلمان کا بھائی ہے جو تم اپنے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

لئے پسند کرو وہ دوسرے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرو، جو خود کھاؤ وہ اپنے خادم کو بھی کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہی ان کو بھی پہناؤ۔ عورتوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ عورتوں کی کچھ قدر و منزلت ہی نہ تھی، لوگ اپنی عورتوں کو جوئے بازی پر چڑھا کر ہار جاتے تھے وہ دوسرے کی ہو جاتی تھی۔ چنانچہ آپ نے عورتوں کے معاملے میں ملاطفت کرنے کی تاکید فرمائی۔ زمانہ جاہلیت کے تمام انتقام اور سارے قصاص خون منسوخ کر دیئے گئے۔ اوّل میں اپنے عزیز و اقارب اور خاندان کے خون کا بدلہ معاف کرتا ہوں۔ سارے عرب میں سود کا لین دین بڑی سرگرمی سے تھا۔ غریب ضرورتمند سود سے تنگ آکر مال داروں کا غلام بن جاتا تھا۔ آپ نے اس کو مٹا کر یہ حکم دیدیا کہ ایام جاہلیت کے سارے سود باطل کر دئے گئے لہٰذا میں بھی اپنے خاندان کا سود درگذر کرتا ہوں۔ اے لوگو میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب چھوڑتا ہوں (یعنی قرآن پاک) جو اس کتاب الٰہی پر عمل کرے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ اس تلقین کے بعد آپ نے مجمع کو اپنی طرف مخاطب فرما کر تمام صحابۂ کرام سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ میرے حق میں کیا کہتے ہو سارے مسلمانوں نے یک زبان ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب گواہ ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے سارے احکام و پیغام پہنچا دئے اور اپنا فرض ادا فرما دیا اور امت کی خیر خواہی آپ نے کر دی۔ اس کے بعد آپ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند فرمائی اور تین بار یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اَشْهِدْ۔ اَللّٰهُمَّ اَشْهِدْ۔ اَللّٰهُمَّ اَشْهِدْ یعنی اے بار الٰہا تو گواہ رہنا۔ ابھی حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہی تھا کہ یہ وحی نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے دلارے محبوب سے فرماتا ہے کہ آج میں نے آپ کے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت آپ پر پوری کر دی اور آپ کے لئے مذہب اسلام پسند کیا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خطبۂ شریف کے بعد سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر نماز یکے بعد دیگرے ایک ساتھ ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنے ناقہ پر سوار جبل رحمت کے قریب قبلہ رو ہو کر وقوف فرمایا اور دیر تک نہایت پر درد الفاظ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگنے میں مصروف رہے۔ اس کے بعد حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کے احکام و مسائل مجھ سے سیکھ لو شائد آئندہ میرا رہنا ہو یا نہ ہو۔ جاں نثارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رو اٹھے۔

میدانِ عرفات میں ایک صحابی نبیؐ کا اونٹ سے گر کر جام شہادت نوش کرنا

عین یوم الحج کے دن رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اتفاقاً اونٹ سے گر کر شہید ہو گئے۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو غسل دیکر اسی احرام کے لباس میں دفن کر دو اور خوشبو نہ لگاؤ۔ سر اور چہرہ بھی نہ بند کرو۔ کل بروز حشر میدان قیامت میں اسی طرح لبیک کہتے ہوئے آئیں گے۔

شام کے وقت جب خورشید مشرق مغرب میں روپوش ہونے لگا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قصویٰ نامی اونٹنی پر رونق افروز ہوئے اس کی مہار اپنے دستِ اقدس میں لی اور اپنے خادم اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے بٹھا کر میدان عرفات سے وادیٔ مزدلفہ کی جانب روانہ ہوئے اس وقت ایک کثیر ہجوم مزدلفہ کی طرف امنڈا چلا جا رہا تھا۔ لوگوں نے اپنی اپنی سواریوں کو تیزی کے ساتھ آگے بڑھانا چاہا۔ اس تیزی کا یہ عالم تھا کہ ایک دوسرے پر گر پڑتے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر منع فرمایا کہ جلدی اور تیزی سے کام نہ لو۔ کیونکہ اس میں نہ کچھ فائدہ ہے نہ کچھ ثواب۔ حضور کے اتنا فرمانے کے بعد مجمع کی تیزی اور جلد بازی غائب ہو گئی اور لوگ نہایت اطمینان سے چلنے لگے۔

الغرض جب حضور وادیٔ مزدلفہ میں پہنچے تو یہاں آپ نے نماز مغرب ادا کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اسی کے بعد نماز عشا کی تکبیر ہوئی۔ آپ نے عشا کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے آرام فرمایا۔ علی الصباح نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل ذی الحجہ کی دسویں تاریخ بینیچر کے روز آپ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ روانہ ہوتے وقت حضور نے حکم دیا کہ رمی کے لئے کنکریاں چن لو۔ انھوں نے راستہ میں کنکریاں چن کر گرد و غبار سے صاف کر کے حضور کے دست مبارک میں دیدیں۔ اثنائے سفر میں جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مقام وادی محشر میں پہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی سواری کو نہایت تیزی سے دوڑایا اور بہت عجلت کے ساتھ اس وادی محشر سے نکل آئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ وادی محشر وہ مقام ہے جہاں دشمنانِ خدا پر عذابِ الٰہی نازل ہوا تھا۔ یعنی اس مقام پر اصحاب فیل جو کعبۃ اللہ ڈھانے کے لئے آئے تھے ان پر عذاب خداوندی نازل ہوا تھا۔

جب حضور پر نور جمرۃ العقبہ کے قریب پہنچے آپ یہاں اس صورت سے کھڑے ہوئے کہ آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف کعبۃ اللہ تھا اور منیٰ آپ کے داہنے ہاتھ کی جانب تھا۔ سواری پر سے آپ نے رمی کیا۔ یعنی جمرۃ العقبہ پر حضور نے سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں۔ اسوقت حضور کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹ کی مہار پکڑے تھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے۔

جمرہ سے فارغ ہو کر آپ منیٰ تشریف لے گئے اور مسجد حنیف کے قریب جہاں آپ کی فرودگاہ تھی وہاں آپ نے ایک کثیر مجمع میں جو لاکھ سوا لاکھ کے قریب تھا نہایت پر اثر اور درد انگیز واعظ فرمایا۔ جس کو ہر شخص نے بخوبی سنا۔ یہ بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ ایک بشری طاقت سے یہ باہر ہے کہ اتنے بڑے مجمع میں انسان کی آواز کفایت کر جائے۔ اس خطبۂ مبارک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی بزرگی و فضیلت سنائی اور اس ماہ میں جدال و قتال کی سخت ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ اس ماہِ مبارک اور مکہ معظمہ کی بزرگی و احترام کا خیال رکھنا۔ حج کے احکام مجھ سے سیکھ لو شاید اب میں دوبارہ حج میں نہ شریک ہو سکوں اور یہ بھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد تمہارے اوپر کوئی حبشی بھی سردار متعین کر دیا جائے اور تمہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب (قرآن) کے مطابق عمل کرائے تو اس کی اطاعت کرنا اور فرمایا کہ میرے بعد تم کافر و مشرک نہ ہو جانا، آپس میں خون ریزی نہ کرنا۔ ایک دن تم کو خدائے واحد و قدوس کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ ہر گناہ گار اپنے جرم کا آپ ہی ذمہ دار ہو گا۔ باپ کی برائیوں کا ذمہ دار نہ بیٹا ہو گا نہ بیٹے کی بداعمالیوں کا ذمہ دار باپ۔ تم صرف اپنے رب اکبر کی پرستش کرو۔ نماز پڑھو۔ روزے رکھو اگر میرے کہنے پر عمل کرتے رہو گے تو باغ بہشت تمہارے لئے ہے تم اس میں داخل ہو گے۔

اس کے بعد آپ نے لوگوں کو مخاطب فرما کر کہا۔ کیا میں نے تم لوگوں کو خدا کا پیغام نہیں پہنچایا۔ سبھوں نے اقرار کیا کہ ہاں آپ نے خدا کے تمام پیغام بخوبی ہم لوگوں تک پہنچائے۔ آپ نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا کہ اے خداوند قدوس تو گواہ رہنا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو احکام تم لوگوں نے مجھ سے سنے ہیں وہ اور لوگوں تک بھی پہنچا دینا۔ اس کے بعد آپ قربانی کے مقام پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ بھی سن لو کہ قربانی کے لئے منیٰ کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ منیٰ اور مکہ معظمہ کی ایک ایک گلی کوچے میں قربانی ہو سکتی ہے۔ آپ نے یوم النحر میں اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ کی قربانی کی۔ اس خاص عدد کے اختیار کرنے میں بھی اپنی عمر کے ختم ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔ لہٰذا حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیائے ظاہری میں تریسٹھ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

برس قیام فرماکر مخلوقِ خدا کو جلوۂ الٰہی دکھا کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف مراجعت فرما فرما گئے۔ تریسٹھ اونٹ کے بدست خود نحر کرنے میں یہ رمز تھا کہ آپ نے اپنی عمر شریف کے ہر سال کے عوض میں ایک اونٹ نحر فرمایا۔ پھر سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ سینتیس اونٹ تم نحر کر دو۔ تاکہ پورے سو اونٹ ہو جائیں۔ زہے نصیب ان مبارک اونٹوں کے جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست اطہر سے اونٹوں کو قربانی فرما رہے تھے۔ ہر اونٹ حضور کی طرف دوڑ کر آتا اور یہ چاہتا کہ پہلے حضور مجھے اپنے دستِ مبارک سے قربان ہونے کا شرف بخشیں

قربانی کے گوشت پوست کو آپ نے غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا قربانی سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے اپنے سر اقدس کے بال منڈوائے اور داہنی طرف کے کل بال حضرت ابو طلحہ کو عطا فرمائے اور بائیں جانب کے بالوں کو اور صحابۂ کرام پر تقسیم فرمایا۔

اس کے بعد حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب سے قبل مکہ معظمہ تشریف لائے۔ کعبۃ اللہ کا طواف کیا۔ طواف سے فارغ ہو کر چاہ زمزم پر تشریف لائے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہ زمزم سے پانی کھینچ کر حاضر کیا۔ آپ نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب سیر ہو کر پیا۔ ظہر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھ کر منیٰ تشریف لے گئے بارہ ذی الحجہ تک حضور منیٰ میں مقیم رہے۔ گیارھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر سے قبل زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی فرمائی۔ پہلے اس کی جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ اس کی رمی کے بعد تھوڑی دور آگے بڑھ کر آپ نے دعا فرمائی۔ پھر اس کے بعد والے جمرہ کی رمی کی۔ اس رمی کے بعد بھی داہنے ہاتھ کی طرف ہٹ کر دعا فرمائی پھر جمرۃ العقبہ کی رمی کی۔ اس کی رمی کے بعد آپ نے دعا نہ فرمائی اور نہ توقف فرمایا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ اور بارہ ذی الحجہ تک منیٰ شریف میں قیام فرمانے کے بعد تیرھویں ذی الحجہ کو رمی کر کے منیٰ سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ تشریف لے آئے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یہاں آپ نے طواف وداع ادا کیا۔ اس طواف میں حضور نے رمل نہیں فرمایا۔ فجر کی نماز آپ نے یہیں ادا فرمائی اس کے بعد حضور ہر طرف کے قافلوں کو روانہ فرما کر خود بھی صحابۂ کرام کے قافلہ کو لے کر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔

واپسی کے وقت راستہ میں مقام خُم غدیر میں پہنچ کر آپ نے کچھ دیر قیام فرمایا اور تمام صحابۂ کرام کو اکٹھا فرما کر ایک فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا۔

چونکہ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس کی خبر ہوگئی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اہل بیت سے کچھ لوگ بغض و عداوت رکھیں گے۔ اور ان کو نہایت بیدردی سے شہید کریں گے جیسا کہ حضور نے حضرت علی سے پیشن گوئی فرمادی تھی کہ اے علیؓ تمہاری ڈاڑھی تمہارے خون سے ایک دن رنگین ہوگی اور کچھ لوگ تم سے عداوت و بغض رکھیں گے جس طرح اہل یہود سیّدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام سے رکھتے تھے لہٰذا جو کچھ فرقۂ خوارج نے کیا وہ کتب تواریخ و سیر میں لکھا ہے۔ خم غدیر میں خطبۂ و نصیحت فرمانے کا شاید ایک سبب یہ بھی تھا کہ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن بھیجے گئے وہاں سے حاجیوں کا قافلہ لے کر حج میں شامل ہوئے تھے۔ اسی زمانہ میں ملک یمن میں آپ نے کوئی ایسا کام اپنے اختیار سے کیا تھا جس کو آپ کے ہمراہیوں نے پسند نہیں کیا اور سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم سے بریدہ سلمیؓ نے اس کی شکایت کی۔ اس شکایت کا تعلق حکومت یمن کے زمانے میں تقسیم غنائم وغیرہ سے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علی کو اس سے زیادہ حق تھا۔ چونکہ یہ شکایت بھی قطعی لغو اور بے بنیاد تھی اس لئے حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام خم غدیر پر نہایت فصیح و بلیغ خطبہ فرمایا اس خطبہ مبارک میں آپ نے اہل بیت اطہار کی شان و مرتبت اور اقتدار کا اظہار فرمایا۔ لوگوں کو مخاطب فرماتے ہوئے آپ نے کہا کہ اے لوگو ممکن ہے کہ پھر مجھے موقع نہ ملے اور خدائے واحد و قدوس کی دعوت مجھے قبول کرنی پڑے لہٰذا میں تمہارے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

درمیان دو بہترین اور روزانی چیزیں چھوڑتا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن پاک جو سراپا ہدایت اور روشنی ہے۔ دوسرے میرے اہل بیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے لئے تم کو خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ پھر آپ نے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ اپنے دستِ اطہر میں لے کر فرمایا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ یعنی جس کا میں مولا ہوں (یعنی محبوب) علی بھی اس کا مولا (محبوب) ہیں یا اللہ تو اس سے محبت کر جو علیؓ سے محبت کرے اور اس سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شرف کی مبارکباد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دی اور حضرت بریدہ اسلمیؓ نے معافی مانگ کر تمام عمر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی محبت و رفاقت، عزت و عظمت میں بسر کی خم غدیر سے روانہ ہو کر آپ مقام ذوالحلیفہ پہنچے۔ یہاں ایک شب قیام فرماکر مع صحابۂ کرام طلوعِ آفتاب کے وقت مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے۔ جس وقت آپ کو مدینۂ منورہ کی آبادی نظر پڑی تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ۔ تَائِبُوْنَ۔ عَابِدُوْنَ۔ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز گنبد میں آرام فرمانا

حضور سرورِ کائنات مفخر موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال تک خدائی کو خدا کے جلوے دکھاکر۔ دنیا والوں کو عقبیٰ کی طرف لاکر۔ گمراہوں کو راہِ ہدایت دکھاکر۔ آتش دوزخ کی طرف بڑھنے والوں کے رُخ باغ جنت کی طرف پھیر کر۔ ادنیٰ کو اعلیٰ بناکر۔ شرک اور کفر کی ضلالت مٹاکر۔ مئے اُلفت و معرفت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پلاکر۔ خدا کے ایک ایک گھر کو نور معرفت سے چمکا کر طریقت کی راہیں دکھا کر شریعت کی شاہراہوں پر امت کو چلا کر حق و رسالت ادا فرما کر، امت کی ظاہری نگاہوں سے صرف اس دنیائے ظاہری کے قیام تک کے لئے پردہ فرما کر آرام گاہ حقیقی میں استراحت فرمانے کے لئے گنبد خضریٰ میں جلوہ افروز ہو کر اپنی امت کی نیک چلنی اور بدچلنی کا نظارہ فرمارہے ہیں۔ چنانچہ ہر پنج شنبے اور دو شنبے کے روز دربار رسالت میں امت کے نیک اور بد لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا آپ اپنی امّت کے نیک لوگوں کے اچھے اعمال ملاحظہ فرما کر خوش ہوتے ہیں اور بد اعمالوں کے لئے دعا اور استغفار فرماتے ہیں۔

واقعہ

حجۃ الوداع سے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد ۱۱ سنہ ہجری میں ایک دن سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر رونق افروز ہو کر خدائے عزّ وجل کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو پسند فرما کر کونین کی تمام چیزوں پر بزرگی و شرف بخشا اور دنیا میں رہنے اور نہ رہنے کا اختیار عطا فرمایا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سب سے زیادہ سمجھ والے تھے وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ سمجھ گئے اور زار و قطار رونے لگے اور خیال کیا کہ اب تکمیل دین ہو چکی۔ لوگ خدائے واحد و قدوس کے آگے جھک گئے تھے۔ تو اب میرے آقا و مولا کو دنیائے فانی سے کیا کام رہا۔ اس دار ناپائیدار سے پردہ فرمانے سے ایک ماہ قبل حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابۂ کرام کو وعظ و نصیحت فرمانا شروع کر دیا۔ اس وعظ و نصیحت کے اشاروں سے صحابۂ کرام نے سمجھ لیا کہ اب ہمارے آقا و مولا ہم کو وداع فرمارہے ہیں۔

الغرض چودہ روز آپ علیل رہے۔ گیارہ روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

خود نماز جماعت فرمائی۔ تین روز بسبب شدت علالت جماعت میں تشریف نہ لا سکے اور حکم دیا کہ ابوبکر امامت کریں۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہادی رہبر اپنے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہِ کل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّے مبارک پر جا کر کھڑے ہوئے تو صدیق اکبر کو اور دیگر شیدایانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی رقت طاری ہوئی کہ ضبط نہ ہو سکا اور چیخ مار کر رو دیئے اس نالہائے حزیں کی آواز اس گوہر مبارک کے گوش تک پہنچی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رونے کی آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ آپ کی پیاری بیٹی بی بی بتول نے عرض کیا کہ اے باباجان یہ آپ کے جانثاران ہیں جو آپ کو مصلہ مبارک پر نہ دیکھ کر بے قرار ہو رہے ہیں۔

اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ سکون تھا لہٰذا آپ مسجد اقدس میں تشریف لے گئے اور اپنے رفیق غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر بائیں جانب بیٹھ کر نماز پڑھائی اور بعد نماز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے مسلمانو! میں تم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا کی پناہ نگہداشت اور نصرت کے حوالے کرتا ہوں اب میں اس دنیا سے علیحدہ ہونے والا ہوں۔"

چنانچہ آخری روز صبح کے وقت حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھایا گیا جو مسجد مبارک کی طرف پڑا ہوا تھا۔ لوگوں کو نماز جماعت پر قائم اور صفوں کو درست دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور تبسم فرما کر مسجدِ مبارک میں تشریف لا کر جماعت میں شامل ہوئے اور صبح کی نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقتدی بن کر ادا فرمائی۔ اس نماز کے بعد پھر اس دنیائے ظاہری میں دوسری نماز فرض کا وقت نہیں آیا۔

(رواہ بخاری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آخری موقع تھا کہ میں نے رسولِ مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال بے مثال دیکھا۔ مجھے آپ کا چہرۂ انور اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے قرآن مجید کا ورق۔ (شمائل ترمذی)

نماز سے فارغ ہو کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے تو آپ پر حالتِ نزع طاری ہوئی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک پانی سے بھرا ہوا پیالہ رکھا تھا۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی میں اپنا دستِ اطہر تر فرما کر چہرۂ انور پر بار بار پھیرتے تھے۔

حضرت بی بی بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جانِ پدر عالی قدر کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگیں۔ حضور نے جناب سیدہ خاتون کے آنسو پاک کئے اور اپنے پیارے جگر گوشوں یعنی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور دونوں جگر پاروں کو پیار کیا اور ان کے عزت و حرمت بزرگی و احترام کے بارے میں وصیت و تاکید فرمائی پھر ازواج و مطہرات کو بلا کر تلقین فرمائی۔ اسکے بعد سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور کچھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے سبھوں کو نماز پڑھنے اور لونڈی غلام کے حقوق کے بارے میں تاکید فرمائی پھر فرمایا کہ اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی بَلِ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی بس اس خدائے رفیق و برتر سے کوئی بڑا رفیق نہیں اور وہی بڑا رفیق درکار ہے۔

چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہی فرماتے فرماتے آپ کی روح جسم اطہر سے بروز دوشنبہ بہ عمر تریسٹھ سال چار دن بحساب قمری بوقت چاشت نکل کر عالمِ قدس میں جا پہنچی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مَنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِی کَمَا یَنْبَغِی لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِی کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

تجہیز و تکفین

دوسرے دن بروز سہ شنبہ تجہیز و تکفین شروع ہوئی صحابۂ کرام کو یہ فکر ہوئی کہ حضور کو غسل دیا جائے کہ نہیں اور اگر دیا بھی جائے تو جسم اطہر سے کپڑے اتارے جائیں کہ نہیں، یکایک ایک آواز آئی۔ حضرت کو غسل دینے کی کوئی ضرورت نہیں آپ پاک ہیں۔ صحابۂ کرام اس آواز پر متوجّہ ہوئے اور آواز دینے والے کو تلاش کرنے لگے اتنے میں پھر ایک آواز آئی کہ ضرور حضرت کو غسل دو۔ پہلا کہنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں۔ اب فکر لاحق ہوئی کہ مع کپڑے کے غسل دیا جائے یا کپڑے اتار لئے جائیں کہ اکبارگی جو لوگ غسل کے وقت موجود تھے ان سب پر ایک نیند سی غالب ہوئی اور ایک گوشے سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل کرادو۔ چنانچہ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور کے جسم اطہر کو اٹھا کر اپنے سینے کے سہارے سے لگایا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُخ کے بدلنے اور کروٹ بدلوانے میں مدد دی۔ حضرت اسامہ بن زید و شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام تھے۔ پانی ڈالنا شروع کیا۔ اس وقت ایک ایسی تیز خوشبو اڑی کہ ایسی عمدہ خوشبو اس سے قبل کسی کو میسّر نہ ہوئی تھی اور سارا حجرۂ مبارک معطر ہو گیا۔

الغرض حضرت علی کرم اللہ وجہہ جسم اطہر کو تر کر کے اوپر سے ملتے جاتے تھے اور خوشبو سے معطر کر کے عرض کرتے تھے کہ اے میرے آقا و مولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ آپ کے جسم مبارک سے اب بھی ایسی خوشبو آ رہی ہے۔ جو دماغ کو معطر کر رہی ہے۔ اس کے بعد تین سفید کپڑوں میں کفنایا گیا اور آپ کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جنازہ مبارک کو حجرۂ مبارک میں رکھا گیا اور باری باری نماز پڑھی۔ پہلے مردوں نے نماز پڑھی پھر عورتوں نے۔ آپ کی قبر شریف کھودی گئی حضور کے جسد اقدس کو سیّدنا حضرت علی، فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف نے قبر میں اتارا۔

امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا خواب میں تین چاند دیکھنا

امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خواب دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند اترے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر کو اپنے پدر عالی قدر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا انھوں نے خواب کی تعبیر میں فرمایا کہ اے عائشہؓ تمہارے حجرے میں تین شخص ایسے رونق افروز ہوں گے جو بہترین اہل ارض ہوں گے۔ چنانچہ جب حضور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اس حجرہ مبارک میں آرام فرمایا تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ وہ جو تین چاند تم نے خواب میں دیکھے تھے ان میں سے ایک چاند سب سے افضل و احسن یہ ہے جو تمہارے حجرے میں جلوہ فگن ہوا ہے۔ اب دو چاند اور رہیں بعد سرکار دوعالم کے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی حجرۂ مبارک میں آرام فرما ہیں۔ پھر سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی حجرۂ اطہر میں تشریف فرما ہیں۔ علمائے کرام لکھتے ہیں کہ اس حجرۂ اقدس میں ایک آرام گاہ اور باقی ہے اس میں سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام رونق افروز ہوں گے۔

(تواریخ حبیب اللہ)

زیارت آرام گاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی۔ چالیس برس کی عمر میں آپ مبعوثِ رسالت ہوئے۔ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور اس کے بعد دس سال مدینہ منورہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں رونق افروز رہے۔ (شمائل ترمذی۔ باب وفات النبیؐ)

حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ ناپائدار سے پردہ فرمانے کے تین دن کے بعد ایک اعرابی آرام گاہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ یعنی وہ لوگ جو اپنے اوپر خود ظلم ڈھاتے ہیں یعنی گناہ کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر ان کو اپنے گناہوں کی تلافی کرنا ہے اور اپنی مغفرت چاہتے ہیں تو وہ میرے حبیب لبیب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری میں آئیں اور اپنی مغفرت چاہیں اور میرے پیارے رسولؐ سے اپنی مغفرت کے لئے التجا کریں۔ اگر میرا رسول ان کی مغفرت چاہے گا تو میں توبہ قبول کرنے کے حق میں بہت مہربان ہوں۔ پس اس اعرابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر خود ظلم کیا ہے یعنی گناہ گار ہوں۔ لہٰذا آپ میرے حال پر کرم فرما کر میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں تاکہ خداوند کریم مجھ کو بخش دے۔ آرام گاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ بیشک اللہ تبارک تعالیٰ نے تجھے بخش دیا۔ سبحان اللہ کیا شان رحمت ہے ہمارے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ حبیب اللہ بحوالہ جذب القلوب)

ہمارے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہ کل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ یعنی جو حج سے فارغ ہونے کے بعد آرام گاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے روزہ اطہر پر حاضر ہوا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس نے میری زیارت میری عین حیات کی حالت میں کی وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو کہ میری حیات میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میری زیارت کے لیے آیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَاٰنِیْ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائیگا۔ اور حضور نے فرمایا کہ جس نے میرے قبر کی زیارت کی اس کے لئے کل قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہو گئی اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے خالی حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ رسولِ اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی مثال لوہار کی بھٹی کی طرح ہے جو لوہے کو تپا کر اس کا میل نکال دیتی ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ ضعیف الایمان و بدعقیدہ کا وہاں گذر نہیں۔ (جذب القلوب)

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو خاص میری زیارت کے قصد سے آیا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا بیشمار شکر اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود و سلام کہ اس نے ناچیز مولف کتاب ہذا کو زیارت حرمین شریفین کا شرف بخشا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے دلارے محبوب کے طفیل سے کل اہلِ محبت اور خوش عقیدہ مسلمان مرد و عورت اور ناچیز کے اعزہ واقربا اور دوستوں کو اس دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق

ہمارے آقا و مولا سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق ایسے اعلیٰ درجہ کے تھے کہ خود خداوند قدوس آپ کے اخلاق حمیدہ کی تائید میں قرآن پاک میں فرماتا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی اے میرے پیارے حبیب بیشک آپ اخلاق کے افضل و احسن بہتر و برتر اور اعلیٰ پیمانے ہیں۔

ایک روز ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند صحابہ کرام نے رحمتِ عالم فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے بابت استفسار کیا۔ آپ نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

انھیں نہایت فصیح و بلیغ اور جامع جواب دیا کہ اِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن آپ کے مکارم اخلاق میں قرآن تھا۔ جو اخلاق حمیدہ قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ آپ اُن تمام صفات سے متصف تھے آپ کی وضع قطع ایسی باوقار تھی کہ کوئی دفعتاً آپ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا تھا، لیکن جب حضور رحمۃ اللعالمین کے قریب آتا گفتگو کرتا تو حضور کی محبت اس کے دل میں گھر کر لیتی تھی۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے سلام میں سبقت لے جاتے تھے۔ یعنی جس کسی سے ملاقات ہوتی تو پہلے آپ خود سلام کرتے اور مصافحہ کے لئے اپنا دست مبارک آگے بڑھا دیتے۔ جو شخص آپ کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا آپ اس کے ساتھ اچھا سلوک اور نیک برتاؤ کرتے۔ زبان مبارک پر کبھی کوئی فحش اور گندی باتیں نہ آتیں۔ جو کوئی آپ کو پکارتا۔ آپ نہایت پیارے الفاظ سے فرماتے۔ لبیک۔ لبیک۔ حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ جب آپ کے حلقہ مبارک میں صحابۂ کرام کا مجمع ہوتا تو ان کے آگے کبھی پاؤں نہ پھیلاتے۔ جس کسی مجلس میں آپ تشریف لے جاتے جہاں جگہ ہوتی بیٹھ جاتے، بالانشینی اور صدارت محفل کا خیال نہ کرتے۔ جو کوئی آپ کے ہمراہ چلتا آپ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر چلتے۔ غلام و آقا، امیر و غریب، کبیر و صغیر، حبشی، فارسی، ایرانی، تورانی، ادنیٰ اور اعلیٰ آپ کے نزدیک سب برابر تھے۔ کیسا ہی حقیر و کمتر اور غریب آدمی دعوت کرتا آپ قبول فرما لیتے۔ اور جو کچھ کھانا آپ کے آگے آتا آپ برغبت نوش فرماتے۔ (از تواریخ حبیب الہ)

انتہائے مساوات

حضور رحمۃ اللعالمین کے مزاج اقدس میں مساوات پسندی بیحد تھی حضرت سلمان و صہیبؓ اور حضرت بلال حبشیؓ کے مرتبے سے ہر مسلمان واقف ہے۔ بارگاہِ رسالت میں ان کا رتبہ اکابرین قریش سے کسی صورت میں کم نہ تھا۔ ایک مرتبہ مجمع

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کثیر میں ان غلامان نبی صلی اللہ کی زبان سے ابو سفیان سردار قریش کی شان میں کچھ سخت بات نکل گئی۔ اس وقت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے انھوں نے ٹوکا کہ ارے تم رئیس مکہ کی شان میں ایسے سخت جملے استعمال کرتے ہو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے صدیق تم نے انھیں ناراض تو نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کا ناراض کرنا خدا کا ناراض کرنا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی وقت جاکر معافی مانگی۔ (صحیح مسلم)

ایک شخص حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آتا ہے اور حضور کے رعبِ رسالت سے مرعوب ہوکر کانپنے لگتا ہے۔ آپ اس شخص کو تسلی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم گھبراؤ نہیں۔ میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں۔ میں تو اس ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکاکر کھایا کرتی تھی (شمائل ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے حضورؐ سے کوئی چیز مانگی ہو اور آپؐ نے انکار فرما دیا ہو۔ آپ کے درِ رحمت سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں پھرا۔ آپ ضعیفوں اور کمزوروں کا بوجھ اپنے اوپر لاد کر ان کے گھر پہنچا دیتے تھے۔ نادار اور بیکسوں کی مدد فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو چادریں تقسیم فرما رہے تھے۔ جب چادریں ختم ہوگئیں تو آپ حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں حضرت مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے کو لئے ہوئے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ دولت سرائے اقدس میں تھے۔ حضرت مخزمہؓ نے اپنے بیٹے سے کہا حضور کو آواز دو اس کی ہمت نہ پڑی۔ حضرت مخزمہؓ اپنے بیٹے سے کہتے ہیں کہ اے لڑکے ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبار نہیں ہیں جو تو ان کو پکارنے سے مرعوب ہوتا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

باپ کے جرأت دلانے سے لڑکا آواز دیتا ہے۔ ہمارے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت باہر تشریف لے آتے ہیں اور انھیں دیبا کی قبا جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں عطا فرماتے ہیں۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی کا کچھ قرض تھا وہ یہودی وعدہ مقررہ سے قبل تقاضہ کرنے آگیا۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا دین حاصل کرنے کے لئے سختی سے گفتگو کرنے لگا۔ لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ہر ترش اور سخت بات کا جواب نہایت نرمی سے دیتے اور دوران گفتگو میں یہودی کی زبان سے یہ نکل گیا کہ تمہارے خاندان میں ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے۔ اس بات کا یہودی کے منہ سے نکلنا تھا کہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیتاب ہو گئے اور اس یہودی کو ایسی ڈانٹ بتائی کہ وہ ہکا بکا رہ گیا اور فرمایا کہ اگر تو اس مجلس رحمت میں نہ ہوتا تو تیرا سر قلم کر دیتا۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع فرمایا اور کہا کہ تم کو اس کا ساتھ دینا تھا۔ کیونکہ واقعی اسے بولنے کا حق تھا جاؤ اس کا قرض ادا کر دو اور قرض کے علاوہ بیس صاع اور ڈپٹ کے عوض اس کو دیدو۔ جب اس یہودی نے حضور کے لطف وکرم اور عنایات دریا اس قدر امڈا ہوا دیکھا تو اسی وقت حضور کے آگے جھک گیا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیشک پیغمبر آخر الزماں ہیں۔ ہم نے کتب سابقہ میں بھی یہی صفت لکھی دیکھی ہے کہ آپؐ کے ساتھ جو سختی اور ترش روی سے پیش آئے گا آپؐ اسکے ساتھ بہترین اخلاق ومحبت اور نرمی سے پیش آئیں گے۔

نظم

خطا پر بھی شاہا عطا ہو رہی ہے — جفا کر رہا ہوں وفا ہو رہی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کدورت سے خالی ہوا میرا سینہ — مرے زنگ دل کی جلا ہو رہی ہے
مسیح دو عالم مرے سامنے ہیں — مرے درد دل کی دوا ہو رہی ہے
نبیؐ کی اطاعت کئے جا رہا ہوں — قضائے الٰہی ادا ہو رہی ہے
محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے محمدؐ — یہی اب تو دل کی صدا ہو رہی ہے

تصوّر میں یہ کون محمود آیا
کہ دل کی منوّر فضا ہو رہی ہے

ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نام زاہر تھا وہ ایک دیہات میں رہتے تھے۔ اکثر دیہات سے ترکاریاں وغیرہ لاکر بازار میں فروخت کیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت زاہر بازار میں کھڑے ہوئے ترکاریاں فروخت کر رہے تھے کہ یکایک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ حضورؐ نے حضرت ظاہر کو کھڑا ہوا دیکھ کر ان کو پشت کی طرف سے جاکر لپٹا لیا۔ انھوں نے کہا کون ہے چھوڑ دے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ میرے آقا و مولا نے مجھ کو خوش طبعی کی غرض سے مجھے لپٹا لیا ہے تو حضرت زاہر نے اپنی پیٹھ حضور کے بدن اطہر سے خوب چپٹا دی۔ پھر حضور نے اسی حالت میں فرمایا کون ہے جو اس غلام کو مول لیتا ہے۔ حضرت زاہر نے عرض کیا کون پسند کرے گا۔ اگر کوئی خریدے گا بھی تو بہت کم قیمت دے گا۔ کیونکہ میں سیاہ فام بھدّی صورت رکھتا ہوں۔ حضور رحمۃ اللعالمین نے فرمایا کہ اے زاہر خدائے عزّ وجل کے نزدیک تمہاری بڑی قیمت ہے۔ یعنی مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہو۔ سبحان اللہ سبحان اللہ مساوات اسے کہتے ہیں کہ ایک غریب اور سیاہ فام شخص سے آپ کو کیسی اُلفت و محبّت تھی۔ یہی نہیں بلکہ زمانہ جاہلیت میں وہ غلام جن کو یہودی و عیسائی کا فرو مشرک اپنے اپنے پنجۂ ظلم میں دبوچے رہتے تھے ذرا سے قصور و خطا پر ان غریبوں کے ساتھ ایسے وحشیانہ سلوک برتے جاتے تھے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جو انسانیت کے قطعی خلاف تھے۔ ذرا ذرا سی بات اور غلطی پران کو بری طرح پیٹا جاتا تھا کہ ان کی کھالیں ادھیڑ لی جاتی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ ان کو زندہ آگ میں جھونک دیا جاتا تھا۔ گرم لوہے سے داغا جاتا تھا۔ ان غریبوں سے سخت سے سخت مشقتیں لی جاتی تھیں دنیا میں انکی فریاد سننے والا کوئی نہ تھا۔

(از تواریخ حبیب اللہ صفحہ ۱۷۸)

جب ہمارے آقا و مولا جناب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدار ہوتا ہے تو غلامی کے سلسلہ کے حکماً قطعی بند فرما دیتے ہیں اور جو غلام موجود تھے ان کو اپنی شفقت و رحمت، درس و تدریس وعظ و نصیحت اور تعلیمات سے عرب کا ایک پیارا اور دلارا بیٹا بنا دیتے ہیں اور یہ حالت پیدا فرما دیتے ہیں کہ غلام و آقا میں معاشرتی اور تمدنی اعتبار سے کوئی فرق اور کوئی امتیاز باقی ہی نہیں رہتا۔ انکی اعلیٰ سے اعلیٰ قبیلے اور خاندان میں شادیاں ہوتی ہیں۔ ایاز و محمود ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ غریب و امیر گورے و کالے، گدا و شاہ ایک دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ آج دنیا میں کوئی بڑے سے بڑا رشی، منی اور پادری اور کوئی مذہب ایسے مساوات کی نظیر پیش نہیں کر سکتا جیسی اسلام کے رہبر و سرور نے زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر کر کے دکھا دیا کہ مساوات اس کو کہتے ہیں۔ اور فرما دیتے ہیں کہ اسلام میں بزرگی و بڑائی صرف اعمال صالح کی ہے ورنہ ایسے تو ہر مسلمان کا درجہ ایک ہے۔

سادگی حضور کو مرغوب تھی

منہ دیکھی مدّاحی و تعریف آپؐ پسند نہ فرماتے تھے کیونکہ اس سے کبر و غرور پیدا ہوتا ہے۔ عیب جوئی سے بھی آپ کو سخت نفرت تھی۔ ہر قسم کے تکلف و عیش پرستی سے آپ دور رہتے تھے۔ زیب و زینت و ممکانی بھی آپ پر گراں تھی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

فرماتے تھے کہ گھر میں صرف ایک بستر اپنے لئے ایک بیوی کے لئے اور ایک مہمان کے لئے کافی ہے۔ چوتھا شیطان کا حصہ ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ گھر میں چھت گیری لگائی تھی۔ آپ نے اسی وقت یہ کہہ کر علیٰحدہ کردی کہ خدا نے دولت اس لئے ہمیں نہیں دی ہے کہ اینٹ اور پتھروں کو کپڑے پہنائیں۔ ایک مرتبہ ایک انصاری نے ایک گنبد تعمیر کیا آپؐ نے اس کو دیکھ کر ناپسند فرمایا اور کہا کہ ضروری عمارت کے سوا انسان کے لئے ہر عمارت وبال جان ہوتی ہے۔ آپ کے پاس بہترین اور قیمتی کپڑوں کی قبایئں وغیرہ تحائف کے طور پر جو کچھ آتیں آپؐ انکو تھوڑی دیر کیلئے برائے نام پہن کر فوراً حاجت مندوں کو عطا فرمادیتے تھے (تواریخ حبیب الٰہ)
"اپنے خاص خاص صحابہ کو بھی قیمتی کپڑے پہننے سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے اپنی پیاری اور عزیز بیٹی بی بی بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گلے میں ایک سونے کا ہار دیکھا تو فرمایا کہ اے بیٹی کیا تمہیں ناگوار نہ ہوگا جب لوگ کہیں گے کہ پیغمبر کی لڑکی کے گلے میں سونے کا ہار ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں طلائی کنگن دیکھے تو فرمایا کہ اے عائشہ اگر تم اسے اتار کر درس کے کنگن زعفران میں رنگ کر پہن لیتیں تو بہتر تھا۔" (از نسائی جلد دوئم صفحہ ۱۴۳)

حضورؐ کے لباس

سلطان کونین شہنشاہ دارین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ موٹے جھوٹے بھیڑ کے بالوں کے بنے ہوئے کپڑے زیب تن فرماتے تھے۔ آپ کے پاس صرف روزمرہ کے لئے صرف چند چیزیں تھیں۔ ایک کمبل ایک چمڑے کا بستر جس میں کھجوروں کی چھال بھری تھی ایک کھری چارپائی۔ چمڑے کا سوکھا ہوا ایک مشکیزہ اور ایک کٹورا وہ بھی جڑا ہوا۔ آپ کے اس دنیائے فانی کے چھوڑتے وقت کی کاشانۂ نبوت میں صرف تھوڑے سے جو کے سوا کھانے کیلئے کچھ نہ تھا۔ (بخاری)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ اکرام سے فرمایا کرتے تھے کہ اس دنیائے فانی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں ایک انسان کے لئے اتنا کافی ہے جتنا ایک مسافر کو زادِ راہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے ایک مرتبہ آپ ایک بوریئے پر استراحت فرمارہے تھے۔ جب حضورؐ اٹھے تو آپ کے جسم اقدس پر نشان پڑ گئے تھے صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ حضور ہم کوئی گدا آپؐ کے آرام کے لئے بنوا کر حاضر کریں۔ آپؐ نے فرمایا بھئی مجھے دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میرے لئے یہ دنیا ایسی ہے جیسی ایک سوار کے لئے ہے جو تھوڑی دیر کے لئے راہ میں کسی درخت کے سائے میں بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ کو ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک موٹی بُنی ہوئی تہبند دکھائی اور فرمایا کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کپڑوں میں وفات پائی۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس بہت مرغوب تھا۔ آپ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو یہ سب سے عمدہ اور بہتر لباس ہے اس کو پہننا چاہیئے اور سفید کپڑوں ہی میں لاشوں کو کفنا کر دفن کرنا چاہیئے۔

(شمائل ترمذی حسن ابن عباس)

آپ اکثر و بیشتر تہبند بھی باندھتے تھے۔ حضورؐ نے پاجامے کو بھی پسند فرمایا ہے۔ آپؐ نے مردوں کو پاجامہ تہبند کو ٹخنے سے نیچے پہننے کو منع فرمایا ہے۔ اس سے آدمی کا کپڑا گندہ اور میلا ہونے سے بچا رہتا ہے اور نماز بھی مکروہ نہیں ہوتی اور غرور بھی نہیں پیدا ہوتا۔ (از سیرۃ النبی)

حضور کو یمنی نقشی چادریں نہایت مرغوب تھیں۔ آپ جُبّہ بھی زیب تن فرماتے تھے۔ آپؐ سرِ اقدس پر عمامہ باندھنا پسند فرماتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ٹوپی پر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عمامہ شریف باندھتے تھے اور عمامہ کے شملہ کو (یعنی وہ حصّہ جو عمامہ سے چھٹا ہوا رہتا ہے) دونوں مونڈھوں کے بیچ میں پشت کی جانب ڈال لیا کرتے تھے۔ آپ کو خوشبو بے حد پسند تھی۔ آپ کا لباس مبارک ہمیشہ خوشبو سے بسا رہتا تھا۔ حضور عطر کا تحفہ بڑی خوشی سے قبول فرماتے تھے۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور اس کا رنگ ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً گلاب وکیوڑہ وغیرہ اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس میں رنگ زیادہ اور خوشبو کم ہو جیسے حنا و زعفران وغیرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص خوشبو کا تحفہ پیش کرے تو قبول کر لینا چاہیئے اس لئے کہ اس کی اصل نسبت جنّت سے ہے۔
(از شمائل ترمذی)

حضورؐ کو بالوں میں کنگھا کرنا آنکھوں میں سرمہ لگانا اور مسواک کرنا بہت پسند تھا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شب میں آرام فرماتے وقت آنکھوں میں سرمہ لگاتے تھے سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں آپ سرمہ رکھتے تھے اور روز و شب میں تین تین سلائی سرمہ اپنی چشم ہائے مبارک میں لگاتے تھے آپؐ کو اثمد[1] کا سرمہ بہت مرغوب تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اثمد کا سرمہ لگایا کرو اس لئے کہ وہ آنکھوں کی بینائی بڑھاتا ہے اور پلکیں بھی اگاتا ہے۔ آپ ریش مبارک میں ایک روز کے بعد دوسرے روز ہمیشہ کنگھا ضرور فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے سر اقدس میں تیل ڈال لیا کرتے تھے۔

[1] اثمد ایک سرمہ کا نام ہے جو سیاہ اور سرخی مائل ہوتا ہے۔ یہ مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر لوگ اثمد کو سرمۂ اصفہانی سے تعبیر کرتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپ سر اقدس پر بال رکھنے پسند فرماتے تھے۔ آپؐ ہمیشہ پٹے رکھا کرتے تھے۔ کبھی آپ کے بال نصف کان تک رہتے۔ کبھی کان کی لو تک کبھی کاندھوں کے قریب تک رہتے تھے۔ آپؐ خضاب نہیں لگاتے تھے لیکن مہندی اور کسم کا بنا ہوا خضاب پسند فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ خضاب کے لئے بہترین چیز کسم اور مہندی ہے۔ (از شمائل ترمذی)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب استعمال فرماتے تھے یا نہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں اتنی سفیدی ہی نہ آئی تھی کہ آپ کو خضاب لگانے کی ضرورت پڑتی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دندانِ مبارک کی صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمّت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں مسواک کرنا اپنی اُمّت کیلئے فرض کر دیتا۔
(جمع الفوائد جلد اول صفحہ ۳۷)

شرم و حیا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے غسل خانہ میں نہاتے وقت احتیاط فرماتے تھے اور نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ غسل کرتے وقت پردہ کر لیا کرو اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں کپڑا اتارتی ہے۔ خدا اس کی پردہ دری کرتا ہے۔

ترغیب و ترہیب

جو زمانۂ جاہلیت میں عرب و عجم اور ملک شام میں برہنہ نہانے کا دستور تھا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مرد عورت بوڑھے بچے سبھی آمنے سامنے بیٹھ کر میدانوں میں رفع حاجت کرتے تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بے حیائی کو سختی سے روکا۔

آپ کبھی بدزبانی نہ فرماتے تھے۔ آپ سخت گو نہ تھے۔ آپ بازاروں میں خلافِ وقار باتیں نہ کرتے تھے۔ آپ نیک خو کریم الطبع ہنس مکھ تھے مگر آواز سے قہقہہ نہ لگاتے تھے اندوہ گیں تھے مگر ترش رو نہ تھے۔ مہمان نواز تھے لیکن دنایت نہ تھی۔ بارعب تھے لیکن درشتی نہ تھی۔ سخی تھے لیکن اسراف نہ تھا۔ ہر ایک پر رحم کرتے تھے لیکن احکامِ الٰہی کی سرتابی پر غصہ آتا تھا۔ لیکن غصہ کی حالت میں کوئی بات ایسی سرزد نہ ہوتی تھی جو عوام سے سرزد ہوتی ہے۔ کسی سے طمع نہ تھی۔ کوئی بیمار پڑتا تو آپ اس کی عیادت فرماتے۔ معذرت کرنے والے کا عذر قبول فرمالیتے۔ آپ کے پاس جو آتا آپ اس کو خاطر سے بٹھاتے۔ اکثر اس کے لئے کپڑا بچھا دیتے۔ تکیہ چھوڑ کر اس کو دے دیتے۔ کسی کی بات بیچ میں نہ کاٹتے۔ ہمیشہ نظر نیچی رکھتے۔ کسی پر لعنت نہ کرتے۔ دوسرے کی اذیت پر صبر فرماتے کسی سے اپنی ذاتِ خاص کے لئے انتقام نہ لیتے مخلوقِ الٰہی کی درستی کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے، ہر شے کی قدر و منزلت سے آگاہ تھے۔ (کیمیائے سعادت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار

آپ نہایت شیریں کلام اور فصیح زبان تھے۔ گفتگو میں ایسی دلکشی اور دل آویزی تھی کہ سننے والے کے دل و دماغ پر قبضہ کرلیتی تھی۔ آپ ہر شخص کی عقل کے مطابق کلام کرتے تھے اور اس طرح گفتگو کرتے تھے کہ سمجھ میں اچھی طرح آجائے آپ جب کبھی بات چیت کرتے تو آہستہ آہستہ بولتے۔ لوگوں کی طرح لگاتار جلدی جلدی گفتگو نہ کرتے تھے بلکہ ایک ایک لفظ دوسرے لفظ سے الگ الگ ہوتے تھے جو سمجھ میں اچھی طرح آجاتے (از مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ترمذی)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سیّدنا حضرت انس بن مالک حضور کے خاص خادم تھے۔ سفر و حضر میں بھی آپ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں، دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ لیکن قسم ہے خدا کی کہ ہر سفر و حضر میں جتنا کام آپؐ کا میں کرتا تھا۔ اس سے کہیں زیادہ کام آپ میرا کر دیتے تھے۔ دس برس کے طویل عرصہ میں آپ نے مجھے کبھی اُف بھی نہ کی اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے فلاں کام کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار

آپ جب چلتے تو عورتوں کی طرح پاؤں گھسیٹ گھسیٹ کر نہ چلتے تھے بلکہ قوت کے ساتھ ذرا جھک کر قدم مبارک اٹھا کر تیز چلتے تھے۔ حضور کی رفتار سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی اونچائی سے نیچے کی طرف اتر رہا ہو (از سیرۃ النبی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا و مولا رسول مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب آپ کے چہرۂ انور میں چمک رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے مقابلے میں کسی کو تیز رفتار نہیں پایا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ کے قدم مبارک میں لپٹی جاتی ہے حضور آہستہ آہستہ بھی چلتے جب بھی ہم آپ کے ساتھ بڑی مشکل سے چل سکتے تھے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دونوں گھٹنے کھڑے کر کے اور دونوں ہاتھوں سے ان کو گھیر کر بیٹھتے تھے۔ کبھی کبھی آپ چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آپ کا استراحت فرمانا

جب حضور مبارک رات میں آرام فرمانے کے لئے لیٹتے تو زیادہ تر اپنا داہنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہاتھ اپنے داہنے عارضِ روشن کے نیچے رکھتے اور کبھی صرف داہنی کروٹ پر آرام فرماتے۔ اکثر سفر و حضر میں جہاں کہیں منزل فرماتے اور رات کچھ باقی رہتی تو آپؐ اپنے ہاتھ پر ٹیک لگا کر آرام فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا اور جب آرام فرما کر اٹھتے تو یہ دُعا پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْہِ النُّشُوْرُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

جود و سخا میں ہمارے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہِ کل صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نظیر نہ رکھتے تھے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کاشانۂ نبوت سے کوئی سائل واپس ہوا ہو، جب بھی کسی سائل نے آپ سے کچھ مانگا آپؐ نے اس کے سوال کو ضرور پورا فرمایا اور کبھی بھی حضورؐ کے زبانِ مبارک سے نہیں نہ نکلا۔ رمضان المبارک کے مہینے میں آپ کی سخاوت آندھی کے مثل ہوتی تھی، اکثر آپ اپنے کپڑے تک اتار کر خدا کی راہ میں دیتے تھے۔ آپ کثر فرمایا کرتے تھے انا قاسم وخازن واللہ معطی یعنی دینے والا تو اللہ ہے۔ لیکن میں صرف خازن اور بانٹنے والا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے بکریوں کا ریوڑ کا ریوڑ طلب کیا۔ آپ نے اسے فوراً عطا فرما دیا وہ بہت خوش خوش بکریوں کا زبردست ریوڑ لے کر اپنے قبیلے میں جاتا ہے اور قبیلے والوں سے کہتا ہے اے لوگو جلد از جلد مسلمان ہو جاؤ۔ قسم ہے خدا کی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کو بانٹتے ہیں اور اتنے فیاض ہیں کہ اپنے محتاج ہونے کا بھی غم نہیں کرتے۔ جنگ حنین میں آپ کو کئی ہزار اونٹ، بکریاں، گھوڑے وغیرہ ملے، آپ نے سب تقسیم کر دیئے۔ آپ کے پاس صبح سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شام تک جو کچھ آتا، سب روزانہ تقسیم فرما دیتے تھے، ایک روز راستے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے کہ اگر میرے پاس کوہِ احد کے برابر بھی سونا ہو جائے تو میں اسے تین راتوں سے زیادہ اپنے پاس رکھنا پسند نہ کروں گا۔ ایک مرتبہ بحرین سے خراج آیا آپ نے اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جو آتا آپ دیتے چلے جاتے۔ سیّدنا حضرت عباس کو اتنا ملا کہ آپ اسے لے کر چل نہ سکتے تھے چنانچہ بات کی بات میں اپنا سارا مال تقسیم فرما کر کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے جو مسلمان قرضدار ملتا اس کا قرض آپ ہی ادا فرما دیتے تھے۔ دن بھر کے جود وایثار کے بعد کوئی تھوڑی سی چیز بھی آپ کے پاس رہ جاتی تھی تو حضور کے طبع عالی پر ایک زبردست بار ہو جاتا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے کہ اے بلال اس کو کسی مستحق حاجت مند کو دے دو تاکہ میں اسکی حفاظت سے آرام پاؤں۔ آپؐ نے یہ بھی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا أَنفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا یعنی اے بلال خرچ کئے جاؤ اور عرش والے خدا کی طرف سے مفلسی و ناداری کی فکر نہ کرو۔ (بخاری)

ایک روز حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اطہر میں سات دینار کسی صورت سے پڑے رہ گئے آپ نے جب تک اس کو کسی حاجت مند کو نہ دیا آپ کو بڑی بے چینی رہی اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو ہو جاتا تھا۔

ایثار ایک بڑی چیز ہے دنیا میں بہت کم ایسا دیکھا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسروں کے فائدے کو اپنے ذاتی مفاد پر مقدم سمجھے اور ترجیح دے لیکن آیئے اور دربار رسالت میں ہمارے آقا و مولا کے جود وسخا اور ایثار کو ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پیاری اور دلاری بیٹی تھیں کہ آپ آتیں تو حضور فرطِ محبت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

سے کھڑے ہو جاتے، پیشانی مبارک پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔ لیکن ایک روز جب انھوں نے اپنی تنگ دستی اور محنت و مشقت سے پریشان ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادمہ کی درخواست فرمائی تو ارشاد ہوا کہ جب تک اصحاب صفہ کا بندوبست اور انتظام نہ ہو لے میں کسی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ بھی آپ نے ایک وہ زبردست ایثار کیا جو کسی بڑے بڑے بادشاہ اور شہنشاہ سے نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں آج تک اس ایثار اور قربانی کی مثال نہیں مل سکتی۔ جو آپ نے کیا۔ وہ یہ کہ آپ نے خیرات وزکوٰۃ کی سب سے بڑی اور کثیر آمدنی کو اپنی اولاد پر ہمیشہ ہمیش کے لئے ناجائز قرار دیا کہ کوئی شخص خیرات وزکوٰۃ کی رقم میں سے میری اولاد کو کچھ بھی نہ دے اور اولاد کو بھی تاکید فرمادی کہ خیرات وزکوٰۃ کا مال تم کو لینا جائز نہیں۔

اگر آج ہمارے آقا و مولا رسول مکرم نور مجسم صلی اللہ یہ حکم دے دیتے کہ خیرات وزکوٰۃ کی کثیر رقم کی حقدار صرف میری اولاد ہے اور انھیں کو دینا موجب ثواب ہے تو آج محبت والے اپنی ساری خیرات وزکوٰۃ کا مال حضور کے اولاد کے آگے ڈھیر کر دیتے اور آپ کی اُمت کے غریب و مسکین اس حق سے محروم رہ جاتے۔

بلا ضرورت کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا اور سوال کرنا حضور کو ناپسند تھا

اگرچہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم اور بخشش کا دریا ہر وقت جوش پر رہتا تھا لیکن حضور ضرورت مند اور غیر ضرورت مند پر نظر ضرور رکھتے تھے۔ آپ کو بغیر کسی ضرورت شدید کے سوال کرنا ناگوار گذرتا تھا۔

حجۃ الوداع کے زمانہ میں اس وقت جب کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم مال میں مصروف تھے دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کرتے ہیں۔ حضور نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہاتھ پاؤں سے درست اور تنومند تھے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم بھی لینا چاہتے ہو؟ میں بیشک دے سکتا ہوں۔ لیکن تندرست اور غنی لوگوں کا اس میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔ (از ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ عالی میں حاضر ہو کر آپؐ سے عرض کیا کہ میں مقروض ہوں مجھ کو کچھ عطا فرمایئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاتھ پھیلانا صرف تین اشخاص کے لئے جائز ہے۔ مثلاً وہ شخص جو ناگہانی مصیبت میں پھنس کر فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو۔ جو زیر بار قرض ہو۔ اور جس کا تمام سرمایہ تباہ و برباد ہو گیا ہو اور محلے کے تین اشخاص اس کی حالت کے شاہد ہوں۔ ان لوگوں کے علاوہ جو شخص مانگ کر کھاتا ہے وہ حرام کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

اسی طرح چند انصار حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اپنی حاجت پیش کی۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جو کچھ تھا عطا فرما دیا۔ جب کچھ نہ رہا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جب تک کچھ رہے گا میں تم لوگوں سے کچھ بچا کر نہ رکھوں گا۔ لیکن جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے سوال کرنے اور گداگری کی ذلّت سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور بچاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے غنا طلب کرتا ہے وہ اسے غنی کر دیتا ہے جو صبر کرتا ہے وہ اسے صابر بنا دیتا ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے اور بیچ کر اپنا پیٹ بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت

رسول مکرم، نبی معظم، حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس تو ہر صورت سے سراپا مطلع انوار رحمت تھی۔ حضور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ نورانی کے جس پہلو پر غور کیا جائے نہایت مکمل اور منوّر نظر آئیگی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

افضائے عالم میں ایک سے ایک نبی و مرسل، ہادی و رہبر، دلیر و بہادر آئے۔ لیکن اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو ہمارے آقا و مولا افضل المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین جیسا اکمل و مکمل ہادی و رہبر، شجاع و بہادر۔ آج تک ہوا ہے اور نہ ہو گا کیونکہ قدرت نے ساری بزرگیاں اور خوبیاں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دی ہیں۔ چنانچہ ہمارے آقا مولا تمام سرداروں کے سردار سارے حسینوں میں حسین تھے وجیہہ بھی تھے، خلیق و نرم دل بھی تھے۔ اولوالعزم و بلند حوصلہ، دلیر و بہادر، شجاع و فیاض بھی تھے۔ نظم

لطفِ جہاں یہی تو ہیں ۔۔۔ حُسنِ بیاں یہی تو ہیں
قوّتِ دل یہی تو ہیں ۔۔۔ زورِ زباں یہی تو ہیں
زینتِ قلب ہیں یہی ۔۔۔ حُسنِ مکاں یہی تو ہیں
روح کی روح دل کے دل ۔۔۔ جان کی جاں یہی تو ہیں
بیلا، چمیلی، نسترن ۔۔۔ ہیں یہ چمن میں نغمہ زن
جن سے چمن میں ہے بہار ۔۔۔ سرورِ داں یہی تو ہیں
ہیں یہ انیس بیکساں ۔۔۔ ہیں یہ شفیق غمزداں
پیروں کے ہیں عصا یہی ۔۔۔ زورِ جواں یہی تو ہیں
دونوں جہاں میں آپ سا ۔۔۔ ہے نہ ہوا نہ ہو گا اب
والی غلاموں کے یہاں ۔۔۔ اور وہاں یہی تو ہیں
آکے نکیر قبر میں ۔۔۔ پوچھیں گے جب یہ کون ہیں
کہدوں گا یہ ہیں مصطفٰے ۔۔۔ میری اماں یہی تو ہیں
دیکھ کے چودھویں کا چاند ۔۔۔ شرم سے چرخ پر ہے ماند
ان پہ فدا ہے خود خدا ۔۔۔ بدرِ جہاں یہی تو ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

محمودؔ آپ سا کوئی دونوں جہان میں نہیں
عرش کی شمع ہیں یہی نور جہاں یہی تو ہیں

الغرض غزوۂ حنین میں جب مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہی شجاعت و بہادری کے ساتھ للکارتے ہوئے دشمنوں کی طرف اپنے دُلدل کو بڑھاتے چلے گئے اور بڑے بڑے آزمودہ اور فن سپہ گری سے واقف کار لوگ آپ کی آڑ میں پناہ گزیں تھے۔ حضور کی شجاعت و دلیری کا یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانوں کے اکھڑے ہوئے قدم دوبارہ جم گئے اور اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔

ایک مرتبہ یکایک یہ خبر مشہور ہوئی کہ دشمن مدینہ منورہ پر چڑھے آرہے ہیں۔ آپ فوراً ہی سب سے پہلے جھپٹ کر دشمنان اسلام کو روکنے کے لئے خطرے کے موقع پر پہنچے۔

معرکہ احد کے موقع پر ایک دشمن نبی صلی اللہ علیہ حضور پُر نور صلی اللہ کی طرف خونخوار ارادے سے شمع رسالت کو گل کرنے کے لئے بڑھا۔ آپ نے جھپٹ کر ایسی برچھی ماری کہ وہ مردود جاں بر نہ ہو سکا۔

عرب کا ایک مشہور و معروف بڑا جواں مرد پہلوان رکانہ نامی نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تنہائی کے موقع پر آگھیرا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج ہماری تمہاری کشتی ہوگی۔ جو ہار جائے وہ اس کے مذہب کو قبول کرے۔ یعنی اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ آپ نے اس کو تین مرتبہ پچھاڑا۔ چونکہ اس کی قسمت میں ایمان کی دولت نہ تھی اس لئے وہ مسلمان نہ ہوا۔ آپ مردانہ ورزشوں، نشانہ بازی اور گھوڑ دوڑ وغیرہ کا لوگوں کو بھی شوق دلایا کرتے تھے۔ (رحمۃ اللعالمین)

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

تمدّنی اور جنگی اصلاح

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب و عجم اور دنیا کی ہزاروں برس کی بگڑی ہوئی تمدنی حالت اور جنگی زمانے کی ایسی بہترین اور بیمثال اصلاح فرمائی اور ایسے اصول پیش کیے جس سے عرب و عجم کیا بلکہ سارے عالم کی کایا پلٹ گئی دنیا میں قتل و غارت اور جملہ فتنہ و فساد کی جڑ چار چیزیں ہیں۔ یعنی زر، زمین زن اور زبان۔ یہی چار چیزیں ایسی ہیں جس کے ناجائز و مذموم استعمال سے انسان ذلیل و خوار اور برباد ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کے جائز اور بہترین استعمال سے لوگ سرسبز اور سرخرو ہو جاتے ہیں۔ لہذا حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام تمدنی بدنظمیوں اور ظلم و ضلالت کے ناپاک گروہوں کو اپنے ایثار و اخلاق سے پاٹ دیا اور حکم دیدیا کہ خبردار ہرگز ہرگز زبان سے کوئی بری بات نہ نکالو۔ غیبت نہ کرو۔ چغلی نہ کھاؤ، جھوٹے نہ بولو یہ اُمّ الکبائر ہے۔ یعنی سارے بڑے گناہوں کی موجد اور ماں یہی ہے۔ کسی کا مذاق نہ اڑاؤ۔ گالی مت بکو۔ اس کے علاوہ آپ نے میاں بیوی کے حقوق کی بھی تاکید فرمائی۔ اپنی عورتوں سے انتہائی محبّت کرو۔ غیر عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھو، عورتیں اپنی زیب و زینت غیر مردوں کے سامنے عریاں نہ کریں۔ بہترین عورت وہ ہے جو شوہر کو اپنی زبان و اخلاق، اطاعت و فرماں برداری سے ہمیشہ خوش رکھے اور جب شوہر اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے۔ جب شوہر گھر میں نہ موجود ہو تو وہ اپنی عصمت و آبرو اور اپنے شوہر کے مال کی خاطر خواہ اور پوری طور سے حفاظت کرے جو عورت اپنے شوہر سے لڑائی جھگڑا کر کے شب میں علیحدہ سوتی ہے ایسی عورت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پر فرشتے رات بھر لعنت کرتے ہیں۔ جو عورت اپنے شوہر کے بغیر اجازت گھر سے نکلتی ہے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے غصّے میں رہتی ہے جب تک وہ اپنے شوہر کے گھر واپس نہ آجائے اور شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو بھی عورتوں کی حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کے بعد ہر مسلمان کے لئے نیک بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے سب سے بہتر ہے۔ اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر ہوں۔

آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر بھی لوگوں کو تاکید فرمادی تھی کہ اے لوگوں تم اپنی بیویوں کے متعلق خدائے عزّوجل سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو اپنی بیوی بنایا اور اس کے کلام سے ان کا جسم تمہارے لئے حلال ہوا۔ لہٰذا تم عورتوں کو نہایت خلوص و محبت سے رکھو ان کو اچھی طرح کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ، جو اچھے کپڑے تم پہنو ان کو بھی پہناؤ، ان کے مُنہ پر تھپڑ اور طمانچے نہ لگاؤ ان کو برا بھلا نہ کہو کسی سزا کے لئے اس کو اپنے گھر سے علیٰحدہ نہ کرو۔ کسی انسان کے لئے یہ بات زیبا نہیں کہ وہ اپنی بیوی میں کسی ایک برائی کو دیکھ کر نفرت کرنے لگے بلکہ اسکی اچھی عادتوں اور خوبیوں پر بھی غور کرے۔

آپ نے اولاد کے حقوق کی بھی تاکید فرمائی کہ ماں باپ پر اولاد کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد سے اُلفت و محبّت رکھیں۔ اپنے بچوں کو تہذیب و آداب سکھائیں۔ عمدہ تعلیم دیں۔ نیک اور اچھی باتوں کی طرف ان کی طبیعتوں کو راغب کریں ان کو سعادتمند بنانے کی کوشش کریں بُری

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

صحبتوں سے بچائیں۔ لڑکی کے بالغ ہوتے ہی فوراً شادی کردیں۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اپنی اولاد کا منہ دیکھنا ایسا ہے جیسے اپنے نبی کا منہ دیکھنا آپ نے فرمایا کہ جو اولاد کا اکرام دنیا میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا اکرام جنّت میں کرے گا۔ (حدیثِ نبوی)

ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ہر بات پر عمل کر کے اپنی اُمّت کو دکھا اور سکھادیا۔ اپنی رفیق و شفیق پیاری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اپنی اولاد سے بیحد محبت و الفت رکھتے تھے اور آپؐ نے انکی بہترین تعلیم و تربیت فرمائی۔

ایک روز ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے انھوں نے دیکھا کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے جگر گوشے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیار فرمارہے ہیں۔ انھیں یہ بات عجوبہ معلوم ہوئی انھوں نے تعجب سے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بچّوں کو پیار کرتے ہیں میرے بھی دس بچّے ہیں۔ لیکن میں ان کو کبھی پیار نہیں کرتا۔ حضور نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت والفت نکال لیا ہے تو میں کیا کروں۔ (بخاری)

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عزیز و قریب یتیم و بیوہ کے ساتھ بھی اچھے سلوک برتنے کی تاکید فرمائی۔ آپ خود بھی تمام رشتہ داروں اور یتیم و بیوہ کے ساتھ بہترین سلوک کرتے تھے اور اپنی ساری اُمّت کو بھی عزیز و قریب یتیم و بیوہ کے ساتھ رواداری اور ان کے حقوق کے لحاظ رکھنے کی تاکید فرمائی اور یہ فرمادیا کہ جو شخص اپنی روزی اور عمر میں برکت چاہتا ہے وہ اپنے عزیز و اقارب سے میل و محبّت سے پیش آئے اور ان کے ساتھ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اچھے اور بہترین سلوک کرے۔ (صحیح بخاری)

وہ بچے جن کے سروں سے باپ کا سایہ اٹھ جاتا ہے وہ یتیم کے لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولانے بھی یتیمی کا زمانہ دیکھا ہے۔ آپؐ جب بطن مادر میں جلوہ افروز تھے اسی زمانے میں آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر شام میں انتقال فرما گئے تھے۔ جب آپؐ دنیا میں تشریف لائے تو یتیم تھے۔

یتیموں کی پرورش کرنا، ان کی خدمت کرنا، ان سے محبت کرنا۔ انکو پیار کرنا۔ ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا، ان کے سروں پر دست شفقت پھیرنا۔ باعثِ خوشنودی خدا اور رسول ہے۔

ایک شخص حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل بہت سخت ہے۔ میں سخت دل ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم (محبت سے) یتیم کے سر پر ہاتھ پھرا کرو مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (مشکوٰۃ)

آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مسلمانوں کا سب سے اچھا اور بہترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ اچھے سلوک کئے جا رہے ہوں۔ اور وہ گھر سب سے بُرا گھر ہے جس گھر میں یتیم کا کچھ خیال نہ کیا جاتا ہو ان کے ساتھ بُرے سلوک کئے جاتے ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب الشفقت)

آپ نے فرمایا کہ کسی بیوہ کو بیٹھنے نہ دو، ان کی شادی کر دو آپؐ نے بیواؤں کے ساتھ ہمدردی اور نیکی کرنے کو اپنی سنت قرار دیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین کی خدمت کے لئے کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسا خداوند قدوس کی راہ میں دوڑ دھوپ کرنے والا۔ آپ کو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بیوہ اور مسکین کے کام کر دینے میں قطعی عار نہ تھا۔ آپ اپنے وقت کا سب سے بڑا حصّہ مخلوق الٰہی کی خدمت میں صرف کرتے تھے۔

(از مشکوٰۃ المصابیح)

حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کی مصیبت دور کریگا خداوند کریم اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو دور فرمائے گا۔

حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ بھولے بھٹکے اور نابینا کو راستہ بتا دینا اور راستے سے کانچ پتھر اور کانٹے وغیرہ ہٹا دینے میں بھی بڑا ثواب ہے۔

(ترمذی)

ہمارے آقائے نامدار محبوب کردگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے مال وزر اور زمین کے معاملات میں بھی ایسے زبردست اور شدید احکام نافذ کئے اور صاف فرمایا کہ جو شخص کسی کے مال وزر اور حقوق پر کسی قسم کی دست درازی کرے گا یا لقمۂ حرام کھائے گا۔ اس کی کوئی عبادت اور نیک عمل قبول نہ ہوگا۔ فتنۂ فساد کو حضورؐ نے قتل سے بھی زیادہ بدتر قرار دیا۔ بدلہ و انتقام کے متعلق حکم دیا کہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ جس کو جس سے جتنا گزند و نقصان پہنچا ہے وہ اس سے اسی قدر بدلہ لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اختیار آپ نے عطا فرما دیا کہ ہر مظلوم و مدعی و حاکم کو اختیار ہے کہ وہ اپنا عوض و انتقام معاف کر دے کیونکہ اکثر و بیشتر بعض صورتیں ایسی آپڑتی ہیں کہ معافی انتقام و سزا سے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعلیم و تربیت اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آیئن کا گہرا اثر پڑا کہ وہ عرب جہاں ذرا ذرا سی بات پر فتنہ و فساد برپا ہوتی تھی کہ صدیاں گذر جاتی تھیں، لوٹ مار قتل و غارت اور جوشِ انتقام جن کی فطرت میں داخل ہو چکی تھی وہ دُنیا کے ایک بہترین اصلاح جو، امن پسند اور روادار بن گئے تھے۔

حفظانِ صحت وصفائی

اس کے علاوہ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظانِ صحت وصفائی پر توجہ فرمائی تو اس باب میں ایسے ایسے بہترین اصول پیش کئے کہ پھر ایک عرب بھی گندہ اور میلا نہ رہ سکا اور انکی صفائی وطہارت اس بلندی پر پہنچی کہ آج دنیا کو کمالِ ترقی وعروج پر پہنچنے کے بعد بھی کسی مذہب وملت میں اسلام جیسی پاکیزگی وطہارت اور صفائی وستھرائی کی ہوا بھی نہ لگی

رہبرِ عالم، فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو ہر مرد وعورت، بوڑھے اور جوان ادنیٰ واعلیٰ سب پر واجب فرض وضروری کر دیا۔ علوم وفنون کا زبردست اور بہترین مظاہرہ کیا اور علم کی ضیاء پاشی ایسی فرمائی کہ ایک ایک گھر کو منور ومشرف کر دیا۔ ہادی اسلام نے تعلیم کو عام اور جبر یہ اس وقت کر دیا جب کہ بڑے سے بڑے قابل اور مدبر کے دماغ میں اس کا تصوّر بھی قائم نہ ہوا تھا۔ وہ عرب جہاں پچاس آدمی بھی حرف شناس نہ تھے وہاں سینکڑوں علوم وفنون کے ماہر وفاضل عورتیں اور ہزاروں تعلیم یافتہ مرد نظر آنے لگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی اصلاحات کے لئے ایسے ایسے بہترین آیئن اور اصول قائم کئے جو دنیا کے بادشاہوں اور شہنشاہیت کا دعویٰ کرنے والوں کو خواب میں بھی میسّر نہ ہوئے تھے۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے سارے وحشیانہ اور ظالمانہ اصول کو حکماً بند فرما دیا اور ساری اسلامی فوجوں کو تاکید فرمادی کہ وہ جنگ میں بوڑھے، بچوں کا خیال رکھیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مذہبی خدمت گزاروں کو گزند نہ پہنچائیں۔ جو اماں میں آنا چاہے اسے فوراً پناہ دیں۔ کسی کے عبادت خانے مسمار و منہدم نہ کیے جائیں۔ سرسبز کھیتوں اور شاداب باغوں کو برباد نہ کیا جائے۔ شہروں اور قلعوں میں آگ نہ لگائی جائے۔ قتل عام اور شب خون کی بہیمانہ رسموں کو سختی کے ساتھ روک دیا۔ اسیرانِ جنگ کے ساتھ برادرانہ سلوک و ہمدردی کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمادیا کہ جہاں تک ہو سکے ان کے آزاد کرنے کی کوشش کی جائے۔ عدل و انصاف کو عبادت کا درجہ عطا فرمایا۔ مشورے کو لازمی کر دیا۔ غرض حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات انسانی کے ایک ایک ادارے اور شعبہ کو تعلیمات اسلامی سے سنوار کر پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ نہایت ہی آسان و عام فہم اور عملی تھیں جس کا سبب یہ ہوا کہ چوتھائی صدی کے اندر اندر عرب کی وحشی خونخوار، جنگ جو، قوم نے جامۂ انسانیت پہن کر فلاح و بہبود عامہ کا معدن بن گئی۔ ہادی اسلام کی تعلیمات کا اثر صرف ملک عرب ہی پر نہیں بلکہ ساری دنیا میں ایک پُرامن و پُرسکون انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ اور کرنا چاہیئے تھا۔

شفیع المذنبین صلّی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

ہمارے آقا و مولا سیّد الرسل شہنشاہ کل، ساقی کوثر شافع محشر یعنی جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔ سب سے پہلے سرکار والا تبار ہی روضۂ اطہر سے برآمد ہونگے اور میدان محشر میں جب سارے نبی مرسل نفسی نفسی کرتے ہوں گے اور خدائے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عزّوجل کے د . . بلالی میں پیش ہونے کی کسی میں ہمّت نہ ہوگی۔ اس وقت حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم بے خوف و خطر اپنی اُمّت کی شفاعت کریں گے ۔ یہ شفاعتِ کبریٰ صرف حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ اقدس کے لئے مخصوص ہے ۔ آپ اپنی اُمّت کے ان لوگوں کو جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم کی طرف روانہ کردئے گئے ہوں گے اور ان لوگوں کو بھی جو اپنے گناہوں کے باعث جہنم میں جھونک دیئے گئے ہوں گے آپ ان کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ ان کو آتش دوزخ سے نکال لائیں گے اور جنت میں داخل کردیں گے ۔ یہی نہیں بلکہ آپ ان کافروں کے لئے بھی سفارش فرماکر ان کے عذاب میں کمی کردیں گے جنھوں نے آپ کے ساتھ کچھ بھی اور کسی قسم کا بھی احسان کیا ہوگا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب سے فرمائے گا ۔ اے میرے پیارے حبیبؐ آج شفاعت کا سہرا تمہارے سر ہے ۔ آج جو تم مانگو گے پاؤ گے اور جس کی سفارش کرو گے قبول ہوگی۔ اور آج ہم تمہاری اُمّت کے بڑے سے بڑے سخت گنہگار کو جس کے پاس جو برابر بھی ایمان ہے بخشتا ہوں ۔ جاؤ اور اس کو جہنم سے نکال لاؤ۔ آپؐ فوراً تشریف لے جائیں گے ا اپنی اُمّت کے ایک ایک گنہگار کو جن کے پاس ایک جو کے برابر بھی ایمان ہوگا نکال کر بہشت میں داخل کردینگے۔ شعر

سیّد و سرور محمد نورِ جاں بہتر و بہتر شفیع مجرماں

حدیث شریف میں

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار آدمی بغیر کسی حساب و کتاب کے گلشنِ جنّت میں داخل ہوں گے ۔ جن کے چہرے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

چودھویں رات کے چاند کے مانند چمکتے ہوں گے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ وہ لوگ جو رنج و راحت میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں وہ لوگ جو ہر مصیبت میں صبر کرتے ہیں جو خدا کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو راتوں میں اپنے بستروں کو چھوڑ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں (یعنی تہجد گزار) وہ لوگ جو اللہ کے واسطے لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو حج و عمرہ میں انتقال کر جاتے ہیں۔ اہل غزوات احسان والے۔ طالبانِ علم دین۔ ماں باپ کی خدمت و عظمت کرنے والے دنیا سے رغبت نہ رکھنے والے۔ خوفِ الٰہی سے رونے والے یہ سب نہایت شان و شوکت کے ساتھ بغیر کسی حساب و کتاب کے باغِ بہشت میں داخل ہونگے سبحان اللہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر خداوند کریم کا کس قدر فضل و کرم ہے۔

مندرجہ ذیل اشخاص و اعمال حضور کی اُمّت کی شفاعت کریں گے

سب سے افضل و احسن حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت دوئم جمیع انبیا و صدیقین شہدائے زہاد، اولیا کرام، علما کرام اور وہ بچے جو بچپن میں فوت ہو گئے ہیں ان کے علاوہ اعمال صالح بھی شفاعت کریں گے مثلاً تلاوت قرآن، نماز، روزہ، حافظ قرآن اور خود قرآنِ پاک، حجر اسود سورۂ ملک اور نیک اعمال جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ حکم عطا فرمائے۔ وہ لوگ جن کے تین بچے مر چکے ہیں ان کے بچّوں کو جنّت میں جانے کا حکم ہوگا وہ بچّے کہیں گے کہ ہم ابھی نہ جائیں گے۔ کیونکہ ہمارے ماں باپ جنت میں نہیں داخل ہوئے ہیں۔ پھر حکم ہوگا کہ تم جنت میں جاؤ۔ وہ کہیں گے ہم بغیر اپنے ماں باپ کے جنّت میں نہیں جائیں گے۔ تیسری بار انکے ماں باپ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بھی ان کے ساتھ جنّت میں داخل کردیئے جائیں گے۔

آسمانی کتابیں

کتب آسمانی و کلام ربّانی اور پیغمبروں کی صحیح تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے یا جن کو اس نے بتادیا ہو۔ کسی کو معلوم نہیں۔ حدیث سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ دس صحیفے حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ پچاس شیث علیہ السلام پر تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر اور دس سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نازل ہوئے ان کے علاوہ توریت سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قرآن قرآن پاک ہمارے آقا و مولا رسول مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل صحیفوں اور چاروں کتابوں کو برحق جاننے اور ان کی تعظیم لازم ہے۔ لیکن عمل قرآن پاک کے احکام کے مطابق کریں۔ توریت و زبور اور انجیل کو یہود و نصاریٰ نے جابجا بدل ڈالا ہے اور ترجمے میں بھی تغیّر و تبدل کردیا ہے۔ لیکن ہمارے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو قرآن پاک اترا ہے وہ اب تک اسی طرح ہے جیسا کہ لوحِ محفوظ میں ہے۔ قرآنِ پاک ہر قسم کے تغیر و تبدل اور تحریف سے اب تک محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا ہے۔ قرآن شریف پر اعتقاد رکھنا کہ یہ خدا کا کلام ہے فرض ہے اس پر عمل کرنا بھی فرض ہے۔ اس کی مخالفت کفر ہے۔

فضیلت تلاوتِ قرآنِ پاک

ہر مسلمان مرد وعورت عاقل و بالغ کو قرآن پاک کا احترام کرنا۔ اس پر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عمل کرنا اور اس کی تلاوت کرنا فرض ہے۔ کنز الاعمال میں ایک نہایت بسیط اور جامع حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ساری خلق میں ساری چیزوں سے افضل و احسن وارفع واعلیٰ خداوند قدوس کا کلام ہے۔ یعنی قرآن شریف۔ اس کو سارے عالم کے کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے خدائے پاک کو اپنی ساری مخلوق پر جس نے قرآنِ پاک کی عزّت و وقعت تعظیم و توقیر اور ادب کیا اس نے گویا خدا کا ادب کیا اور جس نے اس کی توقیر نہ کی اس نے خدائے پاک کی تعظیم وادب نہ کیا۔ جس نے قرآن پاک کی تصدیق کی یعنی قرآن پاک کے مطابق عمل کیا وہ صدیق ہے اور وہ بے بیشک جنّت میں داخل ہوگا۔ جس نے قرآن شریف سے بے پروائی کی اور اس کے مطابق عمل نہ کیا۔ اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ نعوذ باللہ

قرآن پاک سننے اور پڑھنے والوں کی عظمت

قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے والے اور قرآن پاک کو صحت کے ساتھ پڑھنے والے رحمتِ الٰہی سے گھرے ہوئے اور نُورِ باری تعالیٰ سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں سے دشمنی کرنا خدا سے دشمنی کرنا ہے اور انکی دوستی خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے قرآن کے جاننے والو اور اس پر عمل کرنے والو میری کتاب کی تعظیم وتوقیر کرو۔ میں تم سے محبت بڑھاؤں گا اور اپنی مخلوق میں تم کو محبوب کروں گا۔ قرآن پاک سننے والے سے تمام مکروہات دنیوی دور رہتی ہیں اور اس کی تلاوت کرنے والا مصائب آخرت سے محفوظ و مامون رہیگا۔ کلام الٰہی کے ایک آیت کے سننے کا ثواب سونے کے ڈھیر سے بھی بڑھ کر ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ حرف سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ الف ایک حرف ہے۔ ل دوسرا حرف ہے۔ م تیسرا حرف ہے۔ لہٰذا جو شخص الٓمٓ پڑھے گا اس کے نامۂ اعمال میں بعوض تین حرف کے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی

رحمتِ عالم نُورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیۃٌ مِنْ قرآن کان لہ درجۃ فی الجنۃ ومصباح مِن نور یعنی جس شخص نے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھی اسے باغ جنّت میں ایک درجہ ملے گا اور ساتھ ہی ایک نورانی چراغ بھی ہوگا۔ ایک حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا چاہے تو وہ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ قرآنِ پاک کو سوچ سمجھ کر تلاوت کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا ہے۔ سبحان اللہ قرآنِ پاک کی تلاوت کتنی بزرگی رکھتی ہے۔ ایمان والوں کے لئے قرآنِ پاک کی تلاوت ساری عبادتوں سے افضل ہے۔ اس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآنِ مجید پڑھے اور اس کو حفظ کرے اور اس کے احکام پر عمل کرے تو خداوند کریم اس کو باغ بہشت عطا فرمائے گا اور اس کے ساتھ اس کے گھر کے دس ایسے گنہگار آدمیوں کو جو مستحق دوزخ ہوں گے بخش دے گا۔

ابن صالح فرماتے ہیں کہ کلام الٰہی کی تلاوت کرنا انسان کے لئے ایک خاص کرامت ہے جو کسی فرشتے کو بھی حاصل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرشتے قرآن پاک کو انسان سے سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کھال میں قرآن شریف ہوگا۔ اس میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

آگ اثر نہ کرے گی۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس دل میں کلامِ ربّانی ہوگا اس پر آتشِ دوزخ حرام ہوگی اور ایسا شخص باغِ بہشت میں شاداں و فرحاں ہوگا قرآن شریف کو یاد کر کے بھول جانا گناہِ کبیرہ ہے۔ جو شخص قرآن شریف کو یاد کر کے بھول جائے گا وہ میدانِ قیامت میں خیر و برکت سے محروم اور خالی ہاتھ اٹھے گا۔ (ابو داؤد، سنن ابن ماجہ)

جس دل میں قرآنِ پاک نہیں ہے وہ دل ایک ویران گھر کے مانند ہے (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے ایک روز اللہ تبارک و تعالیٰ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ اے بارالٰہا تیری قربت و نزدیکی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہے۔ ارشادِ ربّ العباد ہوا۔ اے حنبل میری قربت و نزدیکی حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ میرے کلام کی تلاوت ہے میں نے عرض کیا کہ اگر بے علم ہو اور قرآن پاک کے معنی نہ سمجھتا ہو۔ ارشاد ہوا کہ تب بھی۔

چار ہزار فرشتوں کا آمین کہنا

حضرت امام نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ پاک کے ختم ہونے پر دعا مانگنا اجابت دعا کے لئے نہایت ہی مفید ہے کیوں کہ اس موقع پر چار ہزار فرشتے قرآن مجید کے پڑھنے والے کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی سب سے افضل و احسن عبادت قرآنِ مجید کی تلاوت ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مسلم قرآن شریف پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کا شفیع ہوگا رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ قرآنِ مجید فرقانِ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مجید کے پڑھنے والوں سے قیامت میں کہا جائے گا کہ قرآن پاک کی تلاوت کرو اور باغ جنت کے درجات عالیہ پر چڑھو اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت قرآن پاک کرو۔ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر اور سمجھ سمجھ کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا تیرا درجہ آخیر آیت پر ہوگا۔ سبحان اللہ اس بلندی درجات کا کیا کہنا ہے قرآن پاک کی کل آئیتیں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں لہذا اس زبردست شمار سے قیاس کر لینا چاہیئے کہ ایک حافظ اور قاری قرآن شریف کا کتنا بلند مرتبہ ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کے سر پر ایک نہایت نورانی اور چمکدار تاج رکھا جائے گا جس کی روشنی خورشید منور سے بھی زیادہ ہوگی۔ سبحان اللہ جب حافظِ قرآن کی شان کتنی اعلیٰ وارفع ہوگی۔

(رواہ احمد ابوداؤد)

قرآن مجید پڑھانے کی فضیلت

امیرالمومنین سیّدنا حضرت عثمان ابن عفّان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے اچھا اور بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (رواہ ابوداؤد، بخاری، ترمذی مسلم)

حضرت عبدالرحمن سلمیؒ ایک جلیل القدر تابعی تھے سیّدنا حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے قرآنِ مجید پڑھا۔ آپ جامع کوفہ میں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ آپ بڑے عالم وفاضل بزرگ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالی کو سن کر فرمانے لگے کہ میں اسی لئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جامع کوفہ میں بیٹھا ہوں۔ اور دوسروں کو درسِ قرآنِ پاک دیتا ہوں۔ آپ چالیس برس تک قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ اس حدیث شریف سے قرآنِ پاک پڑھانے کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ آقائے نامدار، حبیب کردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہلِ قرآن اور اہل اللہ خدائے پاک کے خاص بندے ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ)

حذیفہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہے لیکن جب مسلمان بچوں کو مکتب میں دیکھتا ہے کہ وہ الحمد للہ ربّ العالمین پڑھ رہے ہیں تو چالیس سال تک ان سے عذاب ہٹا لیتا ہے۔ (تفسیر ابن عادل)

قرآن پاک کے تلاوت کے آداب

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید کے تلاوت کرنے والے کو تلاوت قرآن سے قبل ان باتوں کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

اوّل :- پاک وصاف اور باوضو ہو کر نہایت عاجزی کے ساتھ قبلہ کی جانب رخ کر کے بیٹھے اور قرآن شریف کو کسی اونچی چیز مثلاً رحل و تکیہ وغیرہ پر رکھے اِدھر اُدھر کے پراگندہ خیالات دور کر کے نہایت حضور قلب سے قرآن پاک کی تلاوت یوں شروع کرے۔ پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے پھر بسم اللہ پڑھ کر نہایت تعظیم و توقیر اور ادب کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر آہستہ آہستہ ترتیل کے ساتھ تلاوت شروع کرے۔ ہر لفظ اور آیت کے معنیٰ پر غور کرے جلدی نہ کرے اور دل میں اس کو سوچے اور سمجھے کہ ہم کس کے کلام پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور ہم کو یہ کون اپنی ہمکلامی کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

شرف بخش رہا ہے۔ پھر خیال کرے کہ یہ اسی قادر مطلق کا کلام ہے جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے۔ وہ الفاظ جو زبان سے ادا ہو رہے ہیں وہ حروف سے مرکب ہیں جس طرح لفظ آگ زبان سے نکال دینا تو بہت آسان ہے لیکن زبان پر آگ کا رکھنا دشوار ہے۔ لہٰذا اگر کلامِ الٰہی کے الفاظ کی حقیقت ظاہر کر دی جائے تو زمین و آسمان اس کا بار سنبھال نہ سکتے جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے لو اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے انسان تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف و ہراس سے لرز کر پھٹ جاتا۔ لیکن اس قادر مطلق نے اس کے جمال و جلال اور عظمت کو حروف کے غلاف پوشیدہ کر کے نازل فرمایا اس لئے ایک انسان کے زبان و دل میں اس کلامِ بزرگ کا بار اٹھانے کی طاقت نہ تھی لہٰذا اس مالک حقیقی نے بڑا احسان فرمایا کہ اس کو حروف کے جامۂ و لباس میں نہاں فرما کر نازل فرمایا۔

دوم حق تعالیٰ کا فرمان ہے لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی قرآن پاک وہی لوگ چھوئیں جو پاک و صاف ہیں۔ لہٰذا قرآنِ پاک کی تلاوت کا لوگوں کو صفائی اور پاکی کا بہت خیال ہونا چاہیئے۔ ہر سورہ کی ابتدا میں سوائے سورہ توبہ کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لینا چاہیئے۔ اگر دورانِ تلاوت میں کسی سے ضروری گفتگو کرنی پڑ جائے تو پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر تلاوت شروع کرے۔ بغیر وضو کے قرآنِ پاک کو ہاتھ نہ لگائے اگر قرآن مجید غلاف میں ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

قرآنِ پاک کی تلاوت کے لئے وضو کرنا جائز ہے۔ ناپاک مرد یا عورت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور عذر شرعی والی عورت کو قرآنِ پاک کا چھونا اور پڑھنا بقصد قرات ناجائز ہے۔ لیکن دعا مانگنا یا کسی کام کے شروع کرتے وقت یا بچوں کو درس دیتے وقت کلمات علیٰحدہ علیٰحدہ کر کے بتا دینا جائز ہے۔ بچوں کے ہاتھ میں کلام پاک دینا جائز ہے۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کے وقت خوف کے مقام پر روئے۔ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآنِ پاک پڑھو اور پڑھتے وقت گریۂ وزاری کرو۔ اور رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ اور ہر آیت کا حق ادا کرو۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن پاک پڑھتے تھے تو عذاب کی آیت پر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے، رحمت کی آیت پر عطائے الٰہی کے طالب ہوتے تھے اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیس کی آیت آتی تو تسبیح پڑھتے

سوم :۔ رسول مکرم، نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلام الٰہی کو خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے تاکہ سننے والوں پر اس کا اثر زیادہ ہوا کرے لیکن قوالوں کی طرح مکروہ ہے۔ راگ سے پڑھنے والا فاسق ہے اور اس کا سننے والا گنہگار۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ قرآن مجید اہلِ عرب کے لحن پر پڑھا کرو اور اہلِ کتاب کی لحن وطریقے سے بچو۔

اگر قرآنِ پاک بلند آواز سے پڑھنے میں کچھ ریا کا شائبہ دل میں پایا جاتا ہو۔ یا قریب میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو آہستہ پڑھنا چاہیئے اگر ان باتوں کا خوف نہ ہو تو بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے تاکہ اور لوگوں کو بھی شوق پیدا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آہستہ آہستہ قرآنِ پاک تلاوت کرنے کی فضیلت وبزرگی ایسی ہے جیسے کہ پوشیدہ طور سے صدقہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دینے کی فضیلت علانیہ دینے پر ہے۔

سجدے کی آیت پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سجدہ تلاوت ادا کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا۔ ایک کونے میں بیٹھ جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ دیکھو اس شخص کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا اس نے تعمیل حکم کی اور ایک میں ہوں کہ مجھ کو سجدہ کا حکم ہوا میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ مردود بارگاہ الٰہی ہوا۔ یہ شخص باغ بہشت میں جائے گا اور میں جہنم میں جاؤں گا۔ نعوذ باللہ

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ

جب سجدۂ تلاوت پر پہنچے تو پہلے تکبیر کہے پھر سجدہ کرے۔ بہتر یہ ہے کہ کھڑا ہو کر دل میں نیت کرے اور زبان سے کہے کہ میں سجدۂ تلاوت ادا کرتا ہوں۔ کان تک ہاتھ بلند کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ آواز اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے اور پھر آواز سے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اٹھائے کھڑا ہو جائے۔ کُل قرآنِ پاک میں چودہ جگہ سجدہ کرنا واجب ہے۔

(۱) سورہ اعراف (۲) سورہ رعد (۳) سورہ نحل (۴) سورہ اسرار (۵) سورہ مریم (۶) سورہ حج (۷) فرقان (۸) تنزیل (۹) ص (۱۰) حم (۱۱) سجدہ (۱۲) نجم (۱۳) اشقاق (۱۴) علق

افسوس

ہمیں ان مسلمان بھائیوں اور بہنوں پر افسوس ہوتا ہے جو اپنے جگر گوشوں کے اُبھرتے ہی انگریزی اردو، ہندی وغیرہ پڑھانے کے لئے دنیاوی مدرسوں اور اُستادوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جہاں ان معصوموں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کو مرغی مرغا اور چوہے بلّی کی حکایتیں پڑھنا پڑتی ہیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان معصوموں کی رگ رگ میں کتّے' بلّی' طوطے مینا کے افسانے اور دنیاوی علم کا زہریلا مادہ پیوست ہو جاتا ہے۔ یہ بچّے جس علم کی فضا میں پرورش پاتے ہیں اس کا اخلاق اور رنگ ان پر غالب ہو جاتا ہے اور بڑے ہو کر ماں باپ پر غرّاتے ہیں ۔ سینما بازیاں کرتے ہیں۔ ڈاڑھی مونچھیں منڈوانا فخر ہی نہیں سمجھتے بلکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی بھی عادت ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں یہ ان کا قصور نہیں بلکہ ان کے ماں باپ کا قصور ہے۔ مسلمانوں سنو! اگر تم چاہتے ہو کہ ہمارے ننھے ننھے بچّے ہماری نجات کا ذریعہ ٹھہریں اور ہمارے گھر خدا و رسولؐ کے نورانی تذکرے سے منور ہوتے رہیں تو سب سے پہلے تم اپنے بچّوں کو ام الکتاب یعنی قرآن مجید کے ہدایت نما سبقوں سے ان کے ننھے ننھے دلوں کو روشن و منور کر دو۔ ان کو علم دین سے سنوار دو۔ جس کا بہترین نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بچّے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے اخلاق اور نورانی فضاؤں میں پنپ کر جوان ہوں گے۔ وہ خدا اور رسولؐ کے فرمان کے مطابق تمہاری قدر کریں گے اور ساری دنیاوی برائیوں سے بھی بچیں گے اور دوسروں کو بچائیں گے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دوسرے علم برے ہیں۔ ہمارا کہنا صرف یہ ہے کہ جس عمارت کی بنیاد اچھی نہیں ہوتی وہ گر جاتی ہے۔ اسی طرح جس کا علم کمزور ہوگا وہ گمراہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا دین اسلام جو اپنی جگہ پر ہر وقت کے لئے مکمل ہے اس کی تعلیم اولین فرض ہے۔ بچّے کو ابتدا ہی میں جان لینا چاہیئے کہ خدا کیا ہے۔ رسولؐ کی منزلت کیا ہے۔ حلال و حرام میں کیا فرق ہے؟ مشروع اور غیر مشروع کس کو کہتے ہیں۔ گناہ اور اعمال صالح کس کا نام ہے؟ جب ابتدا میں یہ باتیں دماغ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

میں راسخ ہو جائیں گی تو دوسرے علم حاصل کرنے کے بعد وہ خود ہی نیک و بد میں امتیاز کر سکیں گے۔" یا اللہ تو تمام مسلمانوں کو علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق دے۔ آمین۔ ثم آمین۔

گناہوں کی کثرت سے دنیا ہی میں بڑے نقصانات ہوتے ہیں

اے مسلمان بھائیو اور بہنو۔ گناہوں کی کثرت سے دنیا میں بڑے بڑے نقصان ہوتے ہیں۔ لہٰذا گناہوں کی باتوں سے پرہیز کرو اور بہت جلد توبہ کرکے خدائے پاک کی نعمتوں اور برکتوں سے مالامال ہونے کی کوشش کرو۔ گناہوں سے جو نقصان ہوتے ہیں اس کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) روزی کا کم ہونا (۲) نیک آدمیوں سے وحشت ہونا۔ (۳) خدا کی یاد سے غفلت ہونا (۴) علم سے محروم رہنا (۵) اکثر کاموں میں سخت مشکل پڑ جانا (۶) دل میں صفائی نہ رہنا (۷) عمر کا کم ہونا (۸) توبہ کی توفیق نہ ہونا (۹) دل میں کمزوری پیدا ہو جانا (۱۰) خدا کے نزدیک ذلیل و خوار ہو جانا (۱۱) عقل میں فتور پڑ جانا (۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا (۱۳) فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا (۱۴) شرم و حیاء کا دور ہو جانا (۱۵) اللہ تعالیٰ کی عظمت دل سے نکل جانا (۱۶) نعمتوں کا چھن جانا (۱۷) بلاؤں کا ہجوم ہونا (۱۸) ہر وقت پریشان رہنا (۱۹) شیطان کا مسلط رہنا (۲۰) خدا کی رحمت سے مایوس رہنا (۲۱) مرتے وقت زبان سے کلمہ شریف نہ نکلنا۔

اللہ تعالیٰ کی یاد و عبادت سے مندرجہ فائدے ہوتے ہیں

(۱) خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں (۲) پریشانیاں دور ہوتی ہیں (۳) روزی میں ترقی ہوتی ہے (۴) اللہ تعالیٰ مہربان و مددگار ہو جاتا ہے (۵) مرتبے بلند

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہوتے ہیں (۶) لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ہو جاتی ہے۔ (۷) صحت و تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ (۸) اگر کوئی نقصان ہو جائے تو اس کا بہترین اور اچھا اجر ملتا ہے۔ (۹) زندگی ہی میں عمدہ بشارتیں نصیب ہوتی ہیں (۱۰) موت کے وقت فرشتے جنت کا مژدہ سناتے ہیں۔ (۱۱) عمر میں ترقی ہوتی ہے (۱۲) افلاس فاقہ سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱۳) خدا کی رحمتوں کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں (۱۴) نسل کی افزائش ہوتی ہے (۱۵) دل ہر طرح سے غنی رہتا ہے۔ (۱۶) قرآن پاک اس کا حق شفا بن جاتا ہے (۱۷) تھوڑی چیزوں میں بھی زیادہ برکت ہو جاتی ہے۔ (۱۸) اللہ کا غضب دور ہو جاتا ہے۔ (۱۹) ہر قسم کی بلائیں ٹل جاتی ہیں (۲۰) مرادیں پوری ہوتی ہیں (۲۱) مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل باتوں سے افلاس اور رزق میں تنگی ہوتی ہے

انسان کی زندگی میں بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جن سے وہ مفلسی اور تنگ دستی اور طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جن کو بزرگوں نے تحریر کیا ہے۔ ناچیز مؤلف بغرض فائدہ عام کے لئے تحریر کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ان ساری بری باتوں سے مسلمان مرد و عورتوں کو بچائے۔

(۱) ناپاکی و گندی حالت میں کھانا کھانا۔ (۲) برہنہ اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا (۳) رات میں کپڑے یا کسی شے سے جھاڑو دینا۔ (۴) فقیروں سے روٹی طلب کرنا۔ (۵) ماں باپ کا نام لے کر پکارنا۔ (۶) دانت سے ناخن تراشنا (۷) پاجامے سے منہ پوچھنا۔ (۸) کھڑے ہو کر پاجامہ پہننا (۹) ٹوٹی ہوئی کنگھی استعمال کرنا۔ (۱۰) بزرگوں کے آگے چلنا۔ (۱۱) لہسن پیاز کے چھلکے کو جلانا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

(۱۲) مکڑی کے جالے کو گھر سے دور نہ کرنا (۱۳) جوں کو زندہ چھوڑ دینا۔ (۱۴) اپنے دامن سے ہاتھ صاف کرنا (۱۵) پھٹے ہوئے کپڑے کو بدن پر سینا (۱۶) سورج نکلنے تک سوتے رہنا (۱۷) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا۔ (۱۸) ہر وقت گھر میں اہل وعیال سے لڑتے رہنا۔ (۱۹) میّت کے قریب بیٹھ کر کھانا کھانا (۲۰) چراغ منہ سے پھونک کر بجھانا (۲۱) اوندھے جوتے کو دیکھ کر اسے سیدھا نہ کرنا۔ (۲۲) اپنی اولاد یا رشتہ داروں پر لعنت کرنا۔ (۲۳) کسی فقیر یا سائل کو جھڑکنا (۲۴) پاجامے میں پہلے اپنا بایاں پیر ڈالنا (۲۵) چالیس دن سے زیادہ موئے زیر ناف کو رکھنا یا قینچی سے زیر ناف کے بالوں کو کاٹنا (۲۶) قبرستان میں ہنسنا۔ (۲۷) کوڑا کرکٹ جھاڑ کر گھر میں جمع کرنا۔ (۲۸) مغرب وعشا کے درمیان سونا (۲۹) جنابت کی حالت میں حجامت بنوانا (۳۰) اندھیرے میں کھانا کھانا (۳۱) بغیر وضو قرآن پاک کو ہاتھ لگانا (۳۲) اتوار اور بدھ کی رات کو صحبت کرنا۔ اگر بچّہ پیدا ہوا تو بے حیا و بدنصیب ہوگا اور ہمیشہ مفلس رہے گا۔ (۳۳) راستے میں کھانا کھانا (۳۴) وضو کے وقت دُنیا کی باتیں کرنا (۳۵) مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا (۳۶) مٹی یا چینی کے شکستہ برتن کو استعمال میں رکھنا (۳۷) برہنہ ہو کر سونا (۳۸) تالاب یا حوض میں برہنہ ہو کر نہانا۔ (۳۹) غسل کی جگہ پر پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا (۴۰) وضو کی جگہ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا (۴۱) سوتے وقت تہہ بند یا پاجامہ سرہانے رکھ کر سونا اس سے خوفناک خواب بھی نظر آتے ہیں۔ (۴۲) بستر کے پاس پاخانے پیشاب کا برتن رکھنا۔ (۴۳) ٹوٹے یا گرہ دار قلم سے لکھنا۔ (۴۴) تراشے ہوئے قلم کو پیر کے نیچے لانا (۴۵) ٹوٹے ہوئے کوزے سے پانی پینا (۴۶) مہمان کے آنے سے ناخوش ہونا (۴۷) پاخانے میں باتیں کرنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

(۴۸) استنجے کے وقت گفتگو کرنا (۴۹) چارپائی پر بغیر دستر خوان بچھائے کھانا کھانا (۵۰) کپڑے سے دانتوں کو صاف کرنا (۵۱) دانتوں سے روٹی کاٹ کر کھانا (۵۲) جس برتن میں کھانا کھائے اس برتن میں ہاتھ دھونا (۵۳) گھڑے صراحی وغیرہ سے منہ لگا کر پانی پینا (۵۴) بازار میں سر برہنہ پھرنا (۵۵) کسی سے عاریتہً کنگھی مانگ کر اپنی ڈاڑھی میں کرنا (۵۶) پانی میں پاخانہ پھرنا۔ (۵۷) راکھ پر تالاب میں پاخانہ پیشاب کرنے اور جو ہے کا جھوٹا کھانے سے یا قبلہ کی طرف بیٹھ کر پاخانہ پیشاب کرنے سے نسیان کا مرض ہو جاتا ہے (۵۸) ہمسایہ کو ستانا پریشان کرنا (۵۹) دہلیز پر بیٹھنا اس پر سر رکھ کر سونا (۶۰) پگڑی سے گھر جھاڑنا (۶۱) ایک وقت کی نماز سے زیادہ نجس و ناپاک رہنا۔ (۶۲) ماں باپ مرشد کی نافرمانی کرنا (۶۳) برہنہ سر کھانا کھانا (۶۴) پاخانہ میں برہنہ سر جانا (۶۵) کسی پھل دار یا سایہ دار درخت کے نیچے بول و براز کرنا۔

اے بار الٰہا ان سب بری باتوں سے جس کے باعث مفلسی و تنگ دستی آتی ہے کل مسلمانوں کو اپنے محبوب کے صدقے میں بچا۔

چند مفید نصیحتیں

گھروں میں تصویریں لگانا منع ہے، اپنے ہاتھوں سے تصویریں کھینچنا گناہ کبیرہ ہے۔ خاص کر وہ لوگ سخت مجرم ہیں جو قرآنِ پاک کی آیتوں کو جانوروں کی شکل میں طغرے بنا کر رکھتے ہیں۔ ایک تو قرآن شریف کی بے ادبی دوسرے جانوروں کی تصویر بنانا سخت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب دو شخصوں پر سخت ہوتا ہے۔ ایک وہ جس نے کسی نبی کو قتل کیا۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دوسرے وہ جو تصویریں کھینچتا ہے۔ دوسری حدیث میں حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس مکان میں تصویر اور کتّا ہوتا ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ لہٰذا جس مکان میں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے۔ اس گھر میں شیاطین بس جاتے ہیں اور ایسے ہی گھروں میں آسیب جنّات، بھوت وغیرہ ستاتے ہیں۔ کتّوں کے پالنے دو زبردست نقصان ہیں۔ ایک تو ناخوشی سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے نیک اعمال کا برباد ہونا۔ یا اللہ تیری پناہ۔

نجومی کی باتوں پر اعتقاد کرنا گناہ ہے

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نجومی کو ہاتھ دکھائے یا فال نکالنے والے سے نیک و بد بات دریافت کرے تو اس کی چالیس ۴۰ برس تک نماز قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ غیب کی باتیں سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ جب تک خود خداوند کریم کسی کو نہ بتاتے۔ نجومی، رمال، فال دیکھنے والے کاہن اور برہمن وغیرہ سے خوشی و بیماری اور کسی قسم کی غیب کی باتیں پوچھنے سے ایمان میں خلل پڑتا ہے مسلمانوں اِن بُری باتوں سے بچو اور اپنے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ (مسلم)

نیک عورتوں کو جنّت کی بشارت

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورتیں پانچوں وقت کی نمازیں قاعدے سے پڑھیں۔ رمضان المبارک کے مہینے کا روزہ رکھے اپنی عصمت کا خیال رکھے۔ بدکاری سے بچّے۔ اپنے شوہر کو راضی کر کے دنیا سے انتقال کر جائے تو وہ عورت باغ جنت میں داخل ہوگی اور اس کی بڑی عزّت ہوگی۔ جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھول دیئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

جائیں گے اور فرشتے کہیں گے اے جنّت کی بی بی جس دروازے سے تمہارا جی چاہے داخل ہو جاؤ۔

جو عورت کرتی ہے شوہر کی خدمت خدا دیتا ہے اس کو باغ جنّت
بڑی تقدیر والی ہے وہ عورت جو کرتی ہے صدا شوہر کی عزّت
جو عورت کرتی ہے حق کی عبادت دو عالم کی اسے ملتی ہے دولت
اس کی ہے بڑی محمود قسمت
جو کرتی ہے محمّد کی اطاعت

اِن مسئلوں کو عورتیں یاد رکھیں

شوہر کے بغیر اجازت کہیں جانا سخت گناہ ہے۔ شوہر کا احسان نہ ماننا، شوہر کی برائی کرنا، شوہر کی بے عزّتی کرنا۔ شوہر کا مال بغیر اجازت کے خرچ کرنا یا کسی کو دے دینا، شوہر کا حکم نہ ماننا، مردانی وضع کا کپڑا پہننا۔ باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔ آواز والے زیور پہننا۔ لوہے تانبے اور پیتل کے زیورات پہننا۔ میّت پر چلّا کر رونا، نوحہ کرنا۔ خاوند کے مرنے پر چار مہینے دس دن اور رشتے دار کے مرنے پر تین دن سوگ کرنا درست ہے۔ اس سے زیادہ کرنا گناہ ہے۔ غیر مردوں کو اپنی آواز سنانا کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا یہ سب باتیں بھی گناہ کی ہیں۔ اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

پانچ وقتوں میں شیطان بہت رویا اور روتا ہے

اوّل اس دن رویا جس دن ہمارے آقا و مولا سید الرسل شہنشاہِ کل جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گلشن دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے اس مردود کو بڑا گہرا صدمہ ہوا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اور اپنی ذریات سے کہنے لگا کہ ان کے آنے سے ہمارا سارا کام بالکل برباد ہو جائے گا اور ہمارے سارے طلسم ٹوٹ جائیں گے شیطان کی ذریات نے کہا آپ کیوں روتے ہیں اور کیوں گھبراتے ہیں ذرا سی تو بات ہے۔ جو محبوب خدا پیدا ہوئے ہیں انھیں جاکر صرف چھو لیجئے سب کام بن جائیگا شیطان مردود حضور کے قریب پہنچا اور چاہا کہ آپ کو چھوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک ایسی ٹھوکر ماری کہ مقام عدن میں جاکر گر پڑا۔ اور پھر نہ آیا۔

دوسری بار اس دن رویا جس روز سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

تیسرے اس دن رویا جس روز کہ ملعون کر کے راندۂ درگاہ کیا گیا۔

چوتھے اس روز رویا جس دن وہ مردود بارگاہِ الٰہی ہو کر دنیا میں پھینکا گیا۔

پانچویں۔ جب اولاد آدم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو بہت روتا ہے کہ ہائے مجھ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تھا میں نے نہ کیا اور اب میں جہنّم میں جاؤں گا اور اولاد آدم نے اللہ کا حکم مانا اور سجدہ کیا یہ سب جنّت میں جائیں گے۔

چار موقعوں پر شیطان بھاگتا ہے

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے وقت مؤذّن مسجد میں اذان پکارتا ہے تو شیطان اذان سن کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے۔ پھر جب نماز جماعت کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگتا ہے۔ جب لوگ نماز میں مصروف ہو جاتے ہیں تو آکر نمازیوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور ایسی ایسی مدّت کی بھولی بھٹکی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہوئی باتیں یاد دلانا شروع کرتا ہے کہ نمازی اکثر نماز بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت پڑھی ۔ جب لاحول پڑھا جاتا ہے تب بھی بھاگ جاتا ہے۔ جب کوئی شخص آیۃ الکرسی پڑھتا ہے جب بھی یہ بدبخت بڑی زوروں سے بھاگتا ہے۔

ہفتے کی دنوں کی تاریخی اہمیت

سنیچر کے روز حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ، برادرانِ یوسف علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے۔ قوم موسیٰ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، قوم عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور کفار مکّہ نے حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریب ونافرمانی کی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام اسی دن کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔

اتوار وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین، آسمان، ستارے جہنم، دریائے عمان اور وجود انسان۔ لیل و نہار، ماہ و سال پیدا فرمائے تھے۔

پیر یہ وہ مبارک دن ہے کہ جس دن شہنشاہ کونین سلطان دارین سرور انبیا، محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم باغ دنیا میں تشریف لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بلا لئے گئے۔ قرآن پاک کا نزول ہونا اسی دن سے شروع ہوا۔ حضور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سب سے پہلے جبریل علیہ السلام اسی دن آئے۔ آپ کو نبوت اسی دن عطا ہوئی۔ حضور نے مکہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت اسی دن فرمایا۔ آپ اسی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور اسی دن وفات پائی۔

منگل[۴] ہابیل، جرجلس، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، فرعون کی بی بی آسیہ بنت مزاحم، گاؤ بنی اسرائیل اور ساحران فرعون اسی دن قتل کیے گئے۔

بدھ[۵] یہ دن نہایت بد ہے اسی دن قارون زمین میں دھنسا، عوج بن عنق ہد ہد سے۔ فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل میں، نمرود مچھر سے، قوم لوط علیہ السلام پتھروں سے، شداد حضرت جبریل علیہ السلام کی آواز سخت سے، قوم عاد طوفان باد سے ہلاک و برباد ہوئے۔

جمعرات[۶] کے دن بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابراہیم علیہ السلام نے پایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام اسی دن اپنے بھائیوں سے ملے۔ یعقوب علیہ السلام نے اسی دن اپنی بی بی کو پایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی دن مصر میں تشریف لائے اور فتح مکہ اسی دن ہوا۔

جمعہ[۷] یہ وہ مبارک دن ہے کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح بی بی حوا کے ساتھ ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بی بی صفورا کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس کے ساتھ۔ اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا۔

نفوس اربع

ہر آدمی کے جسم میں چار قسم کے نفس ہوتے ہیں یعنی نفس امّارہ[۱] یہ نفس انسان کو ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور ہمیشہ برے اور ذلیل کاموں کی خواہش دلاتا رہتا ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

نفس ملہمہ[۲] یہ نفس انسان کو ہمیشہ نیک کاموں کی طرف راغب کرتا ہے اور ہمیشہ انسان کے دل کو اچھے اور نیک کام کی تلقین کرتا رہتا ہے۔

نفس لوّامہ[۳] یہ نفس آدمی کو برے کام کرنے کے بعد اس کے دل کو شرمندگی کی طرف مائل کرتا ہے۔

نفس مطمئنہ[۴] یہ نفس انسان کو ہمیشہ سوائے اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت اور رضائے الٰہی کے کسی اور طرف متوجہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے سارے احکام پر ایمان رکھتا ہے اور کبھی کوئی کام مرضی الٰہی کے خلاف نہیں کرنے دیتا ہمیشہ گناہ اور معصیت کی باتوں سے دور رکھتا ہے۔ یہ نفس نبیوں، صدیقوں عارفوں اور اولیاء اللہ کو ملتا ہے۔ دوسرے بزرگ کو ملنا سوائے خدا کی مہربانی کے دشوار ہے۔

مندرجہ ذیل دس[۱۰] سبب سے مسلمانوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

اوّل توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ دوم[۲] استغفار سے۔ سوم[۳] نیک اعمال سے چہارم[۴] کسی مصیبت و بلائیں گرفتار ہونے سے۔ پنجم[۵] ضغطۂ قبر سے۔ ششم[۶] اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری کرنے سے، ہفتم[۷] صدقہ وخیرات کرنے سے۔ ہشتم[۸] روز حشر کی سختی سے۔ نہم[۹] حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے۔ دہم[۱۰] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

ان لوگوں کی دعائیں مقبول بارگاہ الٰہی ہوتی ہیں

مضطر و مظلوم کی، اگرچہ وہ فاسق و فاجر اور کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بادشاہ عادل کی۔ نیک اعمال کرنے والوں کی۔ مسافر کی روزہ دار کی افطار کے وقت۔ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے واسطے دعا کرنے میں۔ اوّل و آخر مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگنے سے۔ خدا سے ڈرنے والوں کی۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

بیمار کی، والدین کے ادائے حق میں اور اللہ والوں کی۔

ان اوقات میں دعائیں مقبول ہوتی ہیں

شب قدر میں عرفہ کے روز یعنی نویں ذی الحجہ کو۔ ماہ رمضان میں شب جمعہ اور روز جمعہ میں آدھی رات میں تہجد کے وقت۔ نماز فجر کے وقت۔ نماز جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے جس کا علم اللہ والوں کو ہے دُعا مقبول ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فرض نماز کی تکبیر کے وقت۔ بعض کا قول ہے کہ اقامت نماز کے وقت سے سلام پھیرنے تک خطیب کے خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز پوری کرنے تک، نماز عصر کے وقت سے غروب آفتاب تک، طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک امام کے الحمد پڑھنے کے وقت سے آمین کہنے تک۔ اذان کے وقت، جہاد کی صف میں۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن شریف کے بعد، زم زم کا پانی پیتے وقت، پانی برسنے کے وقت کعبۃ اللہ شریف کے دیکھنے کے وقت، مرنے والے کی آنکھ بند ہوتے وقت مرغ کی اذان کے وقت، مسلمانوں کو جمعیت کے ساتھ دعا مانگنے کے وقت عیدگاہ میں نماز اور خطبہ کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

آیاتِ شفا

وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جس نے انسان کو خلق کیا، اپنی مخلوق پر بدرجۂ کمال مہربان ہے۔ چنانچہ انسان کے امراض جن کی تعداد طبیبوں، ڈاکٹروں اور ویدوں کو بھی معلوم نہیں۔ ان سب کا علاج جسمانی روحانی خود اپنے کلام قرآنی میں تجویز فرما دیا ہے۔ یہ علاج ایسا ہے کہ حکیم اور ڈاکٹر بھی اس میں حیران وسرگرداں رہ جاتے ہیں۔ بخار والے مریض کے منہ پر چھینٹا دے تو بخار خدا کے فضل سے دور ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کو دیوانے کتّے نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

کاٹ لیا ہو اور مریض کے پاگل ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس آیت شریف کو
اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا ٥ فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ
رُوَيْدًا ٥ کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ہر روز ایک ٹکڑا مریض کو
کھلائیں۔ انشاء اللہ مریض دیوانہ نہ ہوگا۔ اور صحت پائے گا۔
(از حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں تو اجوائن اور کالی مرچ پر
دوشنبہ کے روز چالیس مرتبہ سورہ والشمس پڑھے اور سورہ کے اوّل و آخر ہر مرتبہ
درود شریف بھی پڑھے پھر حمل کے شروع ہونے سے بچّے کے دودھ چھڑانے
تک ہر روز عورت دم کی ہوئی اجوائن اور کالی مرچ قدرے قدرے کھا یا
کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچّے زندہ رہیں گے۔ (از شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

جو شخص کسی کام کا انجام معلوم کرنا چاہے تو رات کو وضو کر کے پاک وصاف
کپڑے پہنے اور داہنی کروٹ قبلہ رخ ہو کر سورہ والشمس ۷ بار سورۂ والیل
سات بار اور سورۂ والتین ۷ بار اور قل ہو اللہ شریف سات بار پڑھ کر کسی
سے بات نہ کرے اور خاموش ہو کر سو رہے سونے سے قبل اللہ تعالیٰ سے
التجا کرے کہ اے بارِ الٰہا تو میرے فلاں کام کے انجام سے آگاہ کر دے۔ یہ عمل
سات روز برابر کرتا جائے ساتویں روز کامیابی ہوگی۔
(از مولوی احمد علی صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ)

جب کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو سات بار سورہ والضحیٰ مع اوّل و آخر درود
شریف پڑھ کر اپنی انگشت شہادت اپنے سر کے گرد پھراوے اور پھر سات بار
یہ کلمات کہے اَصْبَحْتُ فِىْ اَمَانِ اللّٰهِ وَاَمْسَيْتُ فِىْ جَوَارِ اللّٰهِ وَاَمْسَيْتُ
فِىْ اَمَانِ اللّٰهِ وَاَصْبَحْتُ فِىْ جَوَارِ اللّٰهِ دستک دے انشاء اللہ ضرور کامیابی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

ہو گی۔ اگر کہیں آگ لگ گئی ہو تو اس کے بجھانے کے لئے سات کنکریوں پر سورہ والضحٰی پڑھ کر پھینک دے انشاء اللہ آگ بجھ جائے گی۔

جو مسافر سورۂ علق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ اپنے گھر واپس آنے تک ہر بلا اور ہر آفات سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ القدر کو باوضو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ہمیشہ پڑھ لینا بینائی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس سورۂ مبارک کا یرقان والے مریض پر بھی دم کرنا نہایت مفید ہے۔

اگر کسی شخص کے کھیت میں جنگلی گائے، گیدڑ اور ہرن وغیرہ برابر آ کر کھیت چر جاتے ہوں تو اس عمل کے کرنے سے کھیت محفوظ ہو جائے گا کاغذ کے چار ٹکڑوں پر علیحدہ علیحدہ ہر ٹکڑے پر صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ لکھ کر مٹی کے کورے آبخورے کو مٹی کے ڈھکن سے بند کر کے چاروں طرف سے مٹی سے منہ بند کر کے ایک ایک آبخورہ کھیت کے چاروں کونوں پر گاڑ دے، پھر ایک آبخورہ اور اس میں بھی آیت شریف کا پرچہ رکھ کر بند کر دے اور اس پانچویں آبخورے پر اس جانور کا نام لکھے جو کھیت کو نقصان پہنچاتے ہیں پھر اس آبخورے کو کھیت کے عین درمیان میں دفن کرے۔ انشاء اللہ پھر وہ نقصان پہنچانے والے جانور کھیت میں نہ آئیں گے۔ نہایت مجرب ہے۔

(از حضرت داتا گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ)

غصّہ دور کرنے کا عمل

صحیح بخاری شریف میں مروی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصّہ اور غضب دور کرنے کے لئے یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیْم ۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً اسی وقت غصّہ غائب ہو جائے گا۔

بچھو کے کاٹے کا عمل

طبرانی میں سیّدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پانی میں نمک ملا کر سورہ قل یا یّہا الکافرون سورہ علق. سورہ ناس پڑھ کر پانی کو دم کر کے کاٹے ہوئے مقام پر مل دے۔ انشاء اللہ اسی دم اچھا ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے درد نظر بد اور بیماری کے لئے تعوذ تین بار پڑھ کر دم کر دینا نہایت مفید ہے اور یہ کرنا مسنون ہے۔

(حضرت داتا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

مفلسی دور ہونے کا عمل

چاشت کی نماز پڑھنا مفلسی کو دور کرتی ہے، بزرگوں نے لکھا ہے کہ چاشت کی نماز اور مفلسی ہرگز جمع نہیں ہوئی یعنی جو شخص چاشت کی نماز ہمیشہ پڑھے گا وہ کبھی مفلس نہ ہوگا۔ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد سورہ واقعہ کی تلاوت کرنے والا بھی مفلس نہ ہوگا۔

حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ اگر کوئی شخص بعد نماز صبح ہر روز پچیس ۲۵ مرتبہ سورہ اذا جاء پڑھا کرے گا تو تونگر ہو جائے گا اگر پچاس مرتبہ پڑھے تو ابواب فتوحات اخروی کھل جائیں اور اولیاء اللہ کے مرتبے پر پہنچے۔

سفر کرتے وقت اس دعا کو پڑھنے سے ہر بلا و آفت سے محفوظ رہیگا

رَبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّی مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ط اس آیت شریف کے پڑھنے سے جہاں رہے گا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

عزت سے بسر ہو گی۔

کشائش رزق

جو کوئی ہر روز صبح یا مُغنِی کو گیارہ مرتبہ پڑھے وہ شخص بڑا غنی ہو جائے گا اور اس اسم شریف کا پڑھنے والا ہرگز ہرگز محتاج نہ ہو گا۔

جو شخص ہر روز آخر رات میں ایک ہزار مرتبہ یا وَھّابُ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے نام کی برکت سے رزق فراخ کر دے گا۔

قرض ادا ہونے کا عمل

دانتوں میں خلال کرنا۔ مسواک کی پابندی کرنا۔ ہر وضو کے بعد ڈاڑھی میں کنگھا کرنا ایک بار سورہ الم نشرح شریف کی تلاوت کرنا۔ یہ عمل ادائے قرض کے لیے نہایت مفید ہے۔

برائے دردِ زہ!

یہ تعویذ مجرب برائے دردِ زہ مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر عورت کے داہنے ہاتھ پر رکھ دے اور عورت اس نقش شریف کو غور سے دیکھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو گا نقش شریف یہ ہے۔

۱؍
۷۸۶
ج ح خ ط ظ ع ف ق ق
ث ل م ا ششم ۱۵۵۵ اسوث
ل م

۲؍

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

جس کو بخار آتا ہو یہ پندرہ کا نقش زعفران یا کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے انشاءاللہ تعالیٰ ضرور شفا ہو گی۔ (از حضرت داتا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

۳؍

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

اس نقش شریف کو ایک پاک و صاف کوری ٹھیکری پر لکھ کر ہاتھ کے نیچے دبا کر توڑ دے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بچہ پیدا ہونے میں بڑی آسانی ہو گی۔ نقش مبارک یہ ہے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی پھوڑے پھنسی کا مریض آتا تو آپ زخم کی جگہ مٹی لگا کر اپنا لعاب دہن مبارک لگاتے اور یہ پڑھتے تھے۔ مریض کو شفا ہو جاتی تھی وہ دُعائے مبارک یہ ہے۔ تُربَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (ابو داؤد)

مصیبت کے وقت پڑھنے کی دُعا

اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف مصیبت پہنچے تو یہ دعا پڑھا کرو۔ بیشک یہ دُعا نہایت مفید ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْ بِھَا خَیْرًا مِّنْھَا۔ (ابو داؤد)

دشمنانِ اسلام کی اذیتوں سے محفوظ رہنے کی دُعا

رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (ممتحنہ ۱٤)

وبائی امراض سے صحت پانے کا عمل

جب کسی کو کوئی وبائی بیماری آگھیرے تو اس کو چاہیئے کہ ایک کاغذ کے ٹکڑے پر مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر مریض کو پلا دے انشاءاللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ بحرمت سیدنا حضرت شیخ محمد صادق اکابر اَوْلِیَاءُ اللہ سیدنا حضرت شیخ سرھندی مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنھا از شر بلاد و با نگھدار اللہ شافی۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

دُعا عبادت کا مغز ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دعا عبادت ہے اور پھر آپ نے یہ آیت شریف پڑھی اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ (صحیح ترمذی)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دعا عبادت کا مغز ہے۔

قرآن پاک اور حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ دعا مانگنے کی بڑی فضیلت ہے اور دعا کرنا عین عبادت ہے اس کا ترک کرنا کفرانِ نعمت ہے جس نے جو کچھ بھی پایا خدا سے التجا کرنے اور دعا کرنے سے پایا۔ دین و دنیا کی ہر ایک مشکل اسی دعا کی بدولت آسان ہو جاتی ہے۔

حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا مومن کے لئے ہتھیار اور ستون دین اور زمین کا نور ہے۔ اس حدیث شریف میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کو ہتھیار سے تشبیہہ دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہتھیار سے دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دعا سے بھی مصائب و تکالیف کا مقابلہ کیا جاتا ہے

صحیح ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو دعا کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اس کی مقبولیت کے لئے دروازۂ اجابت بھی کھل جاتا ہے۔

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قضا نہیں ٹلتی لیکن دعا میں اللہ تعالیٰ نے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

وہ برکت دی ہے کہ اس سے قضا بھی ٹل جاتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے جو چاہتا ہے لکھ دیتا ہے اور جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے
سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو مصائب وتکالیف کے وقت قبول کرے تو اس شخص کو چاہیئے کہ اپنے عیش وفراخی کے عالم میں کثرت سے دعا مانگے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی دعائیں مقبول نہیں ہوتیں جو لوگ کہ عیش وعشرت اور خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا مانگنے سے گریز کرتے ہیں چونکہ اکثر وبیشتر ایسا دیکھا گیا ہے کہ لوگ صدمہ وغم مصائب وتکالیف کے وقت خداوند کریم کے آگے ناک بھی رگڑتے ہیں اور دعا بھی مانگتے ہیں۔ لیکن امن وراحت اور خوش حالی کے زمانہ میں خدا سے التجا کرنا تو درکنار اس سے روگردانی بھی کرنے لگتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ان کی دعا مقبول بارگاہ نہیں ہوتی
حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن خدائے واحد وقدوس کے دربار عالی میں گڑگڑا کر نہایت خلوص دلی کے ساتھ دعا کے لئے اپنا ہاتھ اٹھاتا ہے تو خداوند کریم اس کی دُعا کو رد نہیں کرتا۔ اگر مناسب سمجھتا ہے تو اس دم فوراً سائل کی التجا ودعا کو مقبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ اور اس امر کی مراد دنیا ہی میں پوری کر دیتا ہے اور اگر دنیا میں اس کی دُعا کا اجر دینا مناسب نہیں سمجھتا تو اس کی دُعا کو آخرت کی منفعت کے لئے رکھ چھوڑتا ہے اور میدان قیامت کے ہولناک مصائب وآلام کے سخت موقع پر اس کا صلہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ اس حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندۂ مومن کی دعا کو کسی صورت سے بھی رائیگاں نہیں فرماتا اور کسی کی ہر دُعا کو ضرور قبول فرماتا ہے خواہ اس کا اجر دنیا میں عطا فرمائے یا آخرت کیلئے جمع کر دے لہٰذا نہایت بلند قسمت اور خوش نصیب وہ لوگ ہیں جو بارگاہ خداوندی میں نہایت عجز وانکساری گریہ وزاری اور خلوص کے ساتھ ہر وقت کثرت سے دعا مانگا کرتے ہیں۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

مندرجہ ذیل مضمون کو آپ غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔

قبر والوں کی فریاد

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی رات ارواح آسمان سے دنیا کی طرف آتی ہیں اور اپنے گھروں کی طرف مخاطب ہو کر نہایت رنج وغم سے پکارتی ہیں۔ اے میرے خاندان والو، اے میرے عزیزو! اے میرے گھر والو! ہمارے حال پر رحم کھاؤ اور مہربانی کر کے ہمیں کچھ عطا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم و کرم فرمائے۔ تم ہم کو یاد رکھو اور تم ہمیں ہرگز نہ بھولو ہم یہاں قید خانے میں اور نہایت رنج وغم اور مصیبت میں ہیں۔ پس تم ہم پر رحم کرو اللہ تم پر رحم کرے اور نہ بند رکھو ہم سے اپنی دعا صدقہ اور تسبیح کو ممکن ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے ہم پر اس سے پہلے کہ تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ۔ اے اللہ کے بندو ہماری بات سنو اور ہم کو مت بھولو۔ تم جانتے ہو کہ یہ گھر یہ مکان جو آج تمہارے قبضہ میں ہے مرنے سے قبل کل ہمارے قبضہ میں تھا یعنی ہم اسکے مالک تھے لیکن نہ ہم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے نہ اللہ کی راہ میں کچھ دیتے تھے۔ چنانچہ یہ سب مال جس کو ہم یہیں چھوڑ کر چلے گئے ہمارے لئے وبال جان اور مصیبت بن گیا۔ اور اب دوسرے لوگ اس مال سے خوب نفع اٹھا رہے ہیں اور اس کا عذاب اور حساب ہم پر مسلط ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک روح ہزار ہزار بار ان مردوں اور عورتوں کو پکارتی ہے جو ابھی دنیا میں زندہ ہیں کہ لوگو ہم پر مہربانی کرو ہم پر رحم کرو صرف ایک درہم یا روٹی کے ایک ٹکڑے سے۔ ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ بھی زار و زار روئے (از شرح الصدور) حضرت ابوہریرہ رض سے یہ بھی روایت ہے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! تم صدقہ دیکر اپنے سے پہلے جانے والوں پر یعنی میت پر رحم کرو لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر ہم صدقہ دینے کو کچھ نہ پاویں تو کیا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیت الکرسی ایک بار اور الھاکم التکاثر ایک بار اور قل ھو اللہ گیارہ بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ درود شریف پڑھ کر میت کو تحفہ پیش کر دے یعنی ایصال ثواب کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس میت کی طرف ستر فرشتے بھیجتا ہے ہر فرشتے کے ساتھ جنتی لباس اور تحفہ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نورانی کر دیتا ہے اور قبر کشادہ کر دیتا ہے (شرح الصدور امام جلال الدین سیوطی رح) حضرت انس رض سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر اپنی رحمت نازل فرمائی ہے قبر میں گناہ لیکر داخل ہوگی اور قیامت کے روز جب قبر سے اٹھیگی تو گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اٹھے گی بسبب مسلمانوں کے استغفار کے یعنی ایصال ثواب کے باعث۔ حضرت جبرئیل کا قبر والوں کو تحفہ پہنچانا

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس گھر میں کوئی مرجاتا ہے اور گھر والے اسکے لئے صدقہ کرتے ہیں۔ اس صدقہ کے ثواب کو حضرت جبرئیل نور کے طبق میں رکھ کر اسکی قبر پر لیجاتے ہیں اور کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ اے قبر والو یہ تحفہ تمہارے گھر والوں نے تمہیں بھیجا ہے اس کو قبول کرو۔ پس وہ مردہ خوش ہوتا ہے اور اپنے ہمسائے کو خوشخبری سناتا ہے اور اسکے ہمسائے جنکو کوئی تحفہ نہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

پہنچتا ہے بہت غمگین ہوتے ہیں (از شرح الصدور)

منکر نکیر کے سوالات سے نجات

روایت حضرت ابوامامہؓ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا مسلمان بھائی مر جائے تو قبر کو برابر کرنے کے بعد اس کے سراہنے کھڑے ہو کر کہو اے فلاں ابن فلاں تو وہ مردہ سنے گا اور جواب نہ دیگا۔ پھر کہو اے فلاں ابن فلاں تو وہ مردہ اُٹھ کر بیٹھ جائیگا پھر کہو فلاں ابن فلاں تو وہ مردہ پوچھے گا کیا کہتے ہو تو اس وقت اس سے کہو کہ یاد رکھنا اس بات کو جس حالت پر تم دنیا میں تھے یاد رکھنا یعنی گواہی لاالہ الا محمد الرسول اللہ کی اور اللہ کو رب ماننا اور اسلام کو دین ماننا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننا اور قرآن کو امام ماننا تو اس وقت منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں یہاں سے چلو اس کے پاس بیٹھ کر کیا کریں اس کو آخرت کی دلیل سیکھا دی گئی اور اللہ تعالی اس کی دلیل منظور کر لیتا ہے پہلے فلاں کی جگہ مردے کا نام اور دوسری بار فلاں کی جگہ مُردے کی ماں کا نام لے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس کی ماں کا نام نہ معلوم ہو سکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جگہ پر حوّا کا نام لے لو اور فلاں ابن حوّا کہے (شرح القبور)

قرض کے باعث مردہ مقیّد ہے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی روح قرض کے باعث مقید ہے۔ اپنے قرض میں یعنی جب کوئی مومن مرا اور اس کے ذمہ قرض تھا لیکن وارثوں نے اس کا قرض ادا نہ کیا تو اسکی روح جنّت میں نہ جائے گی جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔ یہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کا قرض باقی رہ گیا ہے وہ جنّت میں جانے سے محروم رہ جائے گا۔ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والدین اس دنیا سے انتقال کر چکے ہیں۔ کوئی صورت ایسی بھی ہے کہ میں اپنے ماں اور باپ پر احسان یعنی انکی خدمت اور کچھ نیکی کروں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں چار طریقے سے تو ان کے ساتھ احسان یعنی نیکی کر سکتا ہے۔ اوّل انکے حق میں دعا کرنا۔ دویم جو وصیّت یا نصیحت تم کو کی ہے اس پر عمل کرنا اور قائم رہنا۔ تیسرے جو انکے دوست ہیں انکی تعظیم اور عزّت کرنا۔ چوتھے جو ان کا خاص قرابت والا ہے اس کے ساتھ محبّت اور میل جول رکھنا ابن قیّم نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ کی احادیث اور صحابہؓ کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص زیارت قبور کے لئے جاتا ہے تو مُردوں کو خبر ہو جاتی ہے اور سلام کرنے والے کے سلام کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ میّت شہید ہو یا شہید نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب بھی قبرستان کی طرف ہوتا تو آپ سلام کرتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے اور صحابہؓ کرام کو زیارت قبر اور دعائے مغفرت کا حکم دیتے۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2012 Tareeqat - www.tareeqat.com
Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed Naqshbandi Mujaddidi

یہی وہ ہیں جن پر کہ عرشِ بریں سے
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

درود آرہا ہے سلام آرہا ہے
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدُ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

یہی جن وانس وملک کی صدا ہے
درود آپ پر یا حبیبِ خدا ہے
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ

یہی دل سے محمودؔ بھی کہہ رہا ہے
سلام آپ پر یا شفیع الوریٰ ہے
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعٌ عَظِیْمٌ
مُحَمَّدُ حَبِیْبٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

نوٹ:۔ اس کتاب خورشید رسالت میں کہیں غلطیاں ہوگئی ہوں اس پر جو صاحب مطلع ہوں وہ مہربانی فرماکر اس ناچیز کو آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی صحت کردی جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اللہ اس کتاب کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے شمع ہدایت بنائے۔ میرے اور میرے ماں باپ اور میرے احباب و ہمدردوں کے لئے اس کتاب کو وسیلۂ نجات کرے اور رحمۃ اللعالمین اور خلفائے راشدین کے سامنے یہ میرے سیدھے ہاتھ میں ہو۔ آمین یا ربّ العالمین۔

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 20 Tareeqat - www.tareeqa
Anwar-un-Nabi ibn Mujaddidi

تحفۃ الصوفیہ

یعنی ترجمہ ارشادات غوث الاعظم محبوب سبحانی
شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

رہنمائے سالک
آداب الشیخ

معہ ترجمہ اردو

از حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
معہ ترجمہ اردو و آداب مریداں
از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نورانی محفل

محبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہترین تحفہ یعنی نورانی محفل جس میں سرور کائنات کی پیاری نعتیں ۔ صلوٰۃ وسلام ولادت باسعادت اور بزرگانِ دین کے مناقب مندرج ہیں ۔ پڑھنے سے آنکھیں منور، دل روشن ۔ ایمان تازہ ہوجاتا ہے جو اصل مقصود سرمایۂ نجات ہے ۔ اس مجموعہ نعت شریف میں وہ نظمیں بھی ہیں جو مصنف نے حرمین شریف کے ارض مقدس میں پہنچکر لکھی تھیں ۔ جو اہل محبت کے لئے ایک بہتر تحفہ ہے ۔

ناشر ۔ عبدالسمیع ۔ ایف ساؤتھ جناح اکولز
مکان نمبر ۶۱/۷ ملیر کالونی ۔ کراچی

انوار محمود

المعروف بہ شمعِ حرم محبان صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہترین تحفہ جس میں سرور کائنات کی پیاری نعتیں ۔ صلوٰۃ وسلام ولادت باسعادت اور بزرگان دین کے مناقب مندرج ہیں جس کے پڑھنے سے آنکھیں منور، دل روشن ایمان تازہ ہوجاتا ہے جو اصل مقصود سرمایۂ نجات ہے ۔ اس مجموعہ شریف میں وہ نظمیں بھی ہیں جو مصنف نے حرمین شریف کے ارض مقدس میں پہنچکر لکھی ہیں جو اہل محبت کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے ۔ یہ نعت شریف کا ایک مکمل دیوان ہے ۔

محامدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محبان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بہترین تحفہ ہے جس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری نعتیں صلوٰۃ وسلام ولادت باسعادت اور بزرگان دین کے مناقب مندرج ہیں جس کے پڑھنے سے روح کو ایک سرور حاصل ہوتا ہے اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے جو اصل مقصود سرمایۂ نجات ہے ۔

مصنف کی دیگر تصنیفات

(۱) رحمتوں کے پھول
(۲) آداب وفضائل بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(۳) گلدستۂ نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(۴) وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم
(۵) مناجاتِ محمود (۶) تحفۃ الصوفیہ ۔
(۷) نعمتِ اعظمیٰ (۸) فضائے حرم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification
and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.